خواب اور تعبیر

خواجہ شمس الدین عظیمی

خواب اور تعبیر

ترمیم واضافہ شدہ

(عظیمی خواب نامہ مع تعبیر نامہ)

الشیخ خواجہ شمس الدین عظیمی

تعارف

امام سلسلہ عظیمیہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے خانوادے جناب خواجہ شمس الدین عظیمی کا سلسلہ نسب میزبان رسول اللہ ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے جاملتا ہے۔ انہوں نے لوگوں میں اللہ سے محبت کا احساس اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور منفی طرز فکر ترک کر کے مثبت طرز فکر اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے روحانی علوم کو فرضی وروایتی قصوں اور پراسراریت سے نکال کر جدید سائنس کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ عظیمی صاحب کی زیر سرپرستی روحانی علوم کی ترویج اور خدمت خلق کے مقصد کے تحت پاکستان، متحدہ عرب امارات، امریکہ، برطانیہ، ہالینڈ، اسکاٹ لینڈ، ماسکو، کینیڈا، ڈنمارک، ناروے، سوئیڈن وغیرہ میں ۷۲ سے زائد مراقبہ ہال کام کررہے ہیں۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب نے قرآن پر غوروفکر کرنے پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ کی طرز فکر اختیار کرنے کا مطلب اللہ کی نعمتوں سے منہ موڑنا نہیں ہے اور اولیاءاللہ کی طرز فکر کا مطلب اپنے آپ کو تکلیف دینا ہر گز نہیں ہے، مجاہدہ اور ریاضت ہر انسان کی اپنی سکت کو بڑھانے کے لئے۔ نماز بندے اور خالق کا رابطہ ہے اگر یہ قائم نہیں ہوا تو نماز صرف جسمانی ورزش اور قرآن کی آیت ہے کہ ”جو نمازی اپنی نمازوں سے غافل ہیں ان کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جائیں گی۔“ خواتین کو روحانی علوم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ عورت اور مرد کی روحانی صلاحیتیں مساوی ہیں۔ عظیمی صاحب پاکستان کے مختلف اخبارات اور رسالوں میں گزشتہ ۳۲ سال سے روحانی ڈاک، خواب کی تعبیر، قارئین کے مسائل کے عنوان سے کالم لکھتے رہے ہیں۔ عظیمی صاحب نے لاکھوں افراد کا نفسیاتی، جسمانی اور روحانی علاج کیا ہے۔ عظیمی صاحب نے روحانی ۷۲ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جن میں سے بعض کتابوں کے انگریزی، سندھی، عربی، فارسی، پشتو، روسی، ہندی اور ملائی زبانوں میں تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ کراچی میں سرجانی ٹاؤن میں مرکزی ہال قائم ہے جہاں ہر جمعہ کو پابندی سے مراقبہ کی محفل منعقد ہوتی ہے جس میں عظیمی صاحب روحانیت پر لیکچر اور لوگوں کے روحانی سوالوں کے جواب دیتے ہیں اور اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ کراچی، حیدر آباد، لاہور اور انگلینڈ کے مراقبہ ہالوں میں طالب علموں کو عظیمی صاحب کی کتاب پڑھائی جاتی ہیں ”سالفورڈ“ یونیورسٹی (U.K) میں عظیمی صاحب کی تین کتابیں باقاعدہ نصاب میں شامل ہیں۔ پانچ بین الاقوامی روحانی کانفرنسیں بالترتیب کراچی، لاہور، مانچسٹر (U.K)، حیدرآباد اور ابوظہبی (U.A.E) میں منعقد ہوچکی ہیں۔ پاکستان اور بیرون ملک تعلیمی اداروں میں لیکچرز کے لئے عظیمی صاحب کو مدعو کیا جاتا ہے۔ عظیمی صاحب امریکہ، کینیڈا، ڈنمارک، لندن اور پاکستان ٹیلی ویژن کے کئی پروگراموں میں

شرکت کر چکے ہیں۔ عظیمی صاحب رسول ﷺ کے انعام یافتہ بندے ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ کی محبت اور نسبت حاصل ہے۔ عظیمی صاحب کا کہنا ہے کہ بے پناہ وسائل اور اختیارات اللہ نے انسانوں کو تفویض کر دیئے ہیں جن کا قرآن میں بار بار ذکر آیا ہے۔ عظیمی صاحب کہتے ہیں کہ جدید سائنسی ترقی سے استفادہ کرنا بھی شکر ہے۔ عظیمی صاحب چاہتے ہیں کہ نوع انسانی انبیاء کے ورثے "روحانی علوم" سے متعارف ہو کر روح کی مخفی صلاحیتوں سے واقف ہو جائے تاکہ اسے خالق کائنات کا قرب حاصل ہو جائے اور انسان پر سکون زندگی گزار سکے۔ اللہ تعالیٰ عظیمی صاحب کی کوششوں کو قبول فرمائیں، ان کے روحانی درجوں اور عمر میں برکت عطا فرمائیں اور ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

حکیم سلام عارف عظیمی

نام کتاب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خواب اور تعبیر

مولف:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خواجہ شمس الدین عظیمی

سالِ اشاعت:۔۔۔۔۔۔جنوری ۱۹۹۶ء

تعداد:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۰۰۰

قیمت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔/=۲۰۰

کمپوزنگ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔اقبال لیزر کمپوزنگ، کراچی

ناشر:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الکتاب پبلیکیشنز۔I۔کے۔۵، ناظم آباد نمبرا۔ کراچی

فون:۶۲۶۴۳۳

آسمانی کتابوں میں بتایا گیا ہے کہ :

خواب مستقبل کی نشاندہی کرتے ہیں۔

عام آدمی بھی مستقبل کے آئینہ دار خواب دیکھتا ہے۔

انتساب

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام جنھوں نے خواب سن کر مستقبل میں پیش آنے والے چودہ سال کے حالات کی نشاندہی کی

اور

جن کے لئے اللہ نے فرمایا:

اسی طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں سلطنت عطا فرمائی اور اس کو خواب کی تعبیر کا علم سکھایا۔

فہرست

دیباچہ

الم○اس کتاب میں شک نہیں ہے۔ہدایت دیتی ہے متقین کو جو مشاہدہ کرتے ہیں غیب۔اوران کا تعلق اللہ کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو مشاہدہ کرتے ہیں جو کچھ اترا تیرے اوپر۔اور جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کی زندگی پر ان کا یقین ہوتا ہے یعنی عالمِ ناسوت کے بعد کی زندگی کو دہ دیکھ لیتے ہیں وہ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور وہی ہیں جو مراد کو پہنچے۔

تفکر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ غیب کی دنیا سے متعارف ہونے کے لئے غیب کی دنیا پر یقین رکھنا ضروری ہے اور یقین کی تکمیل مشاہدہ کے بغیر نہیں ہوتی۔یہ قانون زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ العمل ہے۔

ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جب تک ہم کسی چیز سے واقف نہ ہوں یا اس کے بارے میں علم نہ رکھتے ہوں اسے نہیں دیکھ سکتے۔ہم جب کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اُسے دیکھ لیتے ہیں۔ہم درخت کو دیکھتے ہیں تو پتیاں پھول رنگ سب کچھ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔درخت دیکھنے سے پہلے ہم جانتے ہیں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے درخت ہے۔اگر ہم درخت کے وجود کے بارے میں کچھ نہ جانتے ہوں تو تشریح کرنا ہماری بصارت کے لئے ناممکن ہے۔

ہم جب کسی چیز کی طرف دیکھتے ہیں تو اس چیز سے خارج ہونے والی روشنیاں آنکھوں کے ذریعہ دماغ تک پہنچتی ہیں۔دوسرے الفاظ میں ہمارا علم داخلی ہے۔اس داخلی علم کے کئی اجزاء ہیں جسے باصرہ یا باصرہ کے علاوہ دیگر حسوں کا نام دیا جاتا ہے اور یہی حسیں مشاہدہ کا ذریعہ بنتی ہیں۔مشاہدات فکر سے شروع ہو کر دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے پر مکمل ہوتے ہیں۔مشاہدات دراصل انا کی تحریکات ہیں۔"انا" کے ہی جسم کو جسمِ مثالی کہا جاتا ہے۔یہی جسم خواب میں چلتا پھرتا اور سارے کام کرتا ہے۔یہ مثالی جسم، خاکی جسم کے ساتھ حرکت کرتا ہے اور بغیر خاکی جسم کے بھی حرکت میں رہتا ہے۔خاکی جسم سے سرزد ہونیوالے اعمال کی ابتداء ذہنی تحریکات سے ہوتی ہے۔بغیر ذہن کی رہنمائی کے خاکی جسم ہلکی سے ہلکی جنبش نہیں کر سکتا۔گویا داخلی تحریکات ہی زندگی کی اصل ہیں۔

خاکی دنیا کے ساتھ ایک دوسری دنیا آباد ہے۔ یہ دوسری دنیا مذہب کی زبان میں اعراف یا برزخ کہلاتی ہے۔ اس دنیا میں زندگی بھر انسان کا آنا جانا ہوتا رہتا ہے۔ اس آنے جانے کے بارے میں بہت سی حقیقتیں انسان کی نگاہ سے چھپی ہوئی ہیں جب انسان سو جاتا ہے تو خاکی دنیا ملکوتی دنیا میں منتقل ہو جاتی ہے۔ انسانوں نے اس کا نام خواب رکھا ہے لیکن اس حقیقت پر غور کرنے کی کوششیں نہیں کی کہ خواب بھی زندگی کا ایک جزو ہے۔

بیداری کی طرح نیند میں بھی انسان کچھ نہ کچھ کرتا رہتا ہے لیکن وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے واقف نہیں ہوتا۔ صرف ''خواب'' کی حالت ایسی ہے جس کا اُسے علم ہوتا ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ ہم خواب کے علاوہ نیند کی باقی حرکات سے کس طرح مطلع ہوں۔

انسان کی ذات نیند میں جو حرکات کرتی ہے اگر حافظہ کسی طرح اس لائق ہو جائے کہ اس کو یاد رکھ سکے تو ہم باقاعدگی سے اس کا ایک ریکارڈ رکھ سکتے ہیں۔ حافظہ کسی نقش کو اس وقت یاد رکھتا ہے جب وہ گہرا ہو۔

دنیا کا ہر انسان یہ جانتا ہے کہ ہر لمحہ زندگی کی تجدید ہو رہی ہے۔ اس تجدید کے ظاہری مادی وسائل ہوا، پانی اور غذا ہیں۔

لیکن انسانی جسم پر ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے جب ہوا، پانی، غذا اور دوسرے وسائل زندگی کی تجدید نہیں کر سکتے۔ مادی دنیا میں اس ہی حالت کو موت کہتے ہیں۔ اگر مادی وسائل ہی زندگی کا باعث ہوتے تو کسی مردہ جسم کو ان چیزوں کے ذریعے زندہ کرنا ممکن نہ ہوتا۔ اب یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ زندگی کا سبب ہوا، پانی اور غذا نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔

قرآن پاک نے اس کی وضاحت کی ہے:

''پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیزوں کو دو قسموں پر پیدا کیا۔'' (یٰسین۔ ۳۶)

اس آیت کی روشنی میں انسان یا کائنات میں موجود کوئی بھی نوع یا کسی بھی نوع کا کوئی فرد زندگی گزارنے کے لئے دو رخوں کا محتاج ہے۔ ایک رخ کو ہم بیداری کا نام دیتے ہیں اور دوسرے رخ کا نام خواب لیا جاتا ہے۔ بیداری اور خواب دونوں رخوں کا تذکرہ قرآن پاک میں لیل و نہار کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ اس عنوان کے تحت آیات میں تفکر کرنے سے یہ واضح طور پر سامنے آ جاتا ہے کہ حواس ایک ہیں البتہ حواس میں ردوبدل ہوتا رہتا ہے۔ حواس جب رات کے پیٹرن میں داخل ہوتے ہیں تو خواب بن جاتے ہیں اور حواس جب دن کے پیٹرن میں داخل ہوتے ہیں تو بیداری بن جاتے ہیں۔ بیداری میں زمانیت اور مکانیت ہم پر مسلط ہے۔ اور خواب (روحانی بیداری) ہمیں زمانیت اور مکانیت سے آزاد کر دیتا ہے۔

انسانی زندگی کا نصف لاشعور ہے اور نصف شعور ہے۔ پیدائش کے بعد انسانی عمر کا ایک حصہ غیر شعوری حالت میں گزرتا ہے۔ اگر ہم پوری زندگی میں نیند کا وقفہ شمار کریں تو وہ عمر کی ایک تہائی سے زیادہ ہوتا ہے۔ اگر غیر شعوری عمر اور نیند کے وقفے ایک جگہ کئے جائیں تو تمام عمر کا نصف ہوں گے۔ یہ وہ نصف ہے جس کو انسان لاشعور کے زیر اثر بسر کرتا ہے۔

حضور قلندر بابا اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہ انسان کی سب سے بڑی محرومی ہے کہ اس نے محسوسیت کو میڈیم بنا رکھا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اسے استعمال کرے اور جتنا زیادہ چاہے استعمال کرلے البتہ یہ بہت بڑا ستم ہے کہ وہ اس ہی پر اپنی ذات کو منحصر کردے۔ ذات جب محسوسیت پر منحصر کردی جاتی ہے تو ذات بالکل معطل ہو جاتی ہے اور انسان محسوسیت کے ہاتھوں میں کھلونا بن جاتا ہے۔ اب محسوسیت کھلونے کو توڑ دے یا محفوظ رکھے یہ اس کی مرضی ہے۔ فی الواقع غلامی کو ساری دنیا بُرا سمجھتی ہے لیکن تمام نوع انسانی نے محسوسیت کی غلامی کا طوق، فخریہ اپنے گلے میں پہن رکھا ہے۔ خواب اور خیال سے فائدہ نہ اٹھانے کا اصل سبب یہی ہے۔

خواب ورائے محسوسیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اسے محسوسیت ناپسند کرتی ہے اور جب یہ انسانی زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح بیداری کا عمل دخل ہوتا ہے تو محسوسیت ہر طرح کی رکاوٹ ڈالنے لگتی ہے اور ہر دروازہ میں دیوار بن کر کھڑی ہو جاتی ہے تاکہ ورائے محسوسیت عملی زندگی میں داخل نہ ہو سکے۔''

خواب میں جو کچھ دیکھا جاتا ہے نتائج کے اعتبار سے وہ چیزیں بہت پیچیدہ ہوتی ہیں کبھی بالکل الٹ پلٹ نظر آتی ہیں۔ خواب میں جو نشریات آتی ہیں وہ براہ راست لاشعور سے آتی ہیں۔ خواب کے اجزائے ترکیبی سے وقوف کے لئے اپنی ذات (روح کی تحریکات) سے واقف ہونا ضروری ہے۔ خواب اور بیداری الگ الگ نہیں ہیں۔ اگر انسان کو ''روح'' کا سراغ مل جائے تو خواب کی زندگی بیداری کی طرح سامنے آجاتی ہے۔

سائنس کی ترقی میں جو عمل کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ وقت (Time) پر گرفت کس طرح ہو اور وقت کو کس طرح کم سے کم کیا جائے۔ (Time) یا وقت کم کرنے میں رفتار کا عمل دخل ہے۔ رفتار حرکت پر قائم ہے۔ حرکت نہیں ہوگی تو رفتار کا تذکرہ نہیں ہوگا۔ تیز رفتاری کا زیادہ سے زیادہ تعین ٹائم کی نفی کرتا ہے۔

انسانی زندگی میں خواب ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں بلا تخصیص ہر انسان ٹائم کو لیس نیس (Lessness) کر دیتا ہے۔ یعنی خواب میں انسان پلک جھپکتے ہزاروں، لاکھوں میل کا سفر کرلیتا ہے۔ مذہب کے پیروکار آسمانی کتابوں اور آخری کتاب قرآن سے

استفادہ کریں تو Time کی نفی ایک نہایت آسان عمل ثابت ہوگا۔ پیغمبر سلیمانؑ کا قصہ قرآن کریم نے بڑی خوبصورتی اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔

۔۔۔۔۔۔اور سلیمانؑ نے کہا۔

۔۔۔۔۔۔ہے کوئی جو بلقیس کا تخت اس دربار میں لے آئے۔

۔۔۔۔۔۔دربار میں موجود ایک جن نے کہا۔

۔۔۔۔۔۔میں تخت لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ دربار برخاست کریں۔

۔۔۔۔۔۔دربار میں موجود ایک آدم زاد نے کہا۔

۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ آپ کی پلک جھپکے میں تخت لے آؤں گا۔

۔۔۔۔۔۔پلک جھپکی۔

۔۔۔۔۔۔تو سلیمانؑ اور وہاں موجود درباریوں نے دیکھا۔

۔۔۔۔۔۔بلقیس ملکہ صبا کا تخت دربار میں رکھا ہوا ہے۔

۔۔۔۔۔۔اس بندے نے یہ بھی کہا کہ ٹائم کی نفی کا یہ علم میں نے کتاب سے سیکھا ہے۔

کوئی انسان اگر خواب کی زندگی سے جو اس کی زندگی کا نصف حصہ ہے۔ واقف ہو جائے تو وقت کی نفی اس کے لئے ایک آسان عمل بن جاتا ہے۔ خواب ایک ماورائی صلاحیت ہے جس سے غیب کی دنیا کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ عالمین میں کوئی ایک فرد بھی ''خیال'' کے دائرہ سے باہر زندگی نہیں گزارتا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ ''خیال'' کہاں سے آتا ہے۔ اب کوئی بندہ باطنی صلاحیت خواب سے واقف ہو جاتا ہے تو SOURCE OF INFORMATION کہاں واقع ہے اس کی نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔

مرکزی مراقبہ ہال خواجہ شمس الدین عظیمی

سرجانی ٹاؤن، کراچی۔ (خانوادہ سلسلہ عظیمیہ)

۲۷ جنوری ۱۹۹۶ء

الستُ بربکم

قرآن پاک کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ کریم نے ازل میں اپنی مخلوق کو مخاطب کر کے فرمایا:

" میں تمہارا رب ہوں۔"

مخلوق نے اس بات کا اقرار کیا کہ

"جی ہاں! آپ ہمارے رب ہیں۔"

قرآن پاک کے الفاظ "الست بربکم" اور "قالو بلیٰ" کے معانی اور مفہوم ہماری رہنمائی اس طرح کر رہے ہیں کہ ازل میں مخلوق نے اللہ کی آواز سنی، اللہ کی آواز سن کر اللہ کو دیکھا اور اللہ کو دیکھنے کے بعد مخلوق ہونے کا اعتراف کیا۔

اس آیت مبارکہ کی رو سے تخلیق کا منشاء یہ ہوا کہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ مخلوق اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ کی آواز سن کر اور اللہ کو دیکھ کر کیا تھا۔

ہم جب اپنی پیدائش پر غور کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ ہم مسلسل سفر میں ہیں۔ کہیں سے آئے ہیں اور اس زمین پر کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد کہیں جا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔کیوں آتے ہیں، کیوں چلے جاتے ہیں؟

پیدائش۔

پیدائش کے بعد نشوونما۔

نشوونما کے بعد وسائل کی فراہمی۔

وسائل کی فراہمی کے ساتھ ساتھ دن رات، ماہ و سال کے تعین سے عمر بڑھنے میں ایک خاص توازن۔

آخر اس مرحلہ در مرحلہ نظام کے قیام کی وجہ کیا ہے؟

کیا یہ اتنا بڑا نظام بغیر کسی مقصد کے چل رہا ہے؟

اس وسیع نظام کائنات کے علاوہ ہم اپنے جسمانی نظام کا جب مطالعہ کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اندر ایک مشینری فٹ ہے۔ اس مشینری کے کل پرزے دل ہے، پھیپھڑے ہیں، پِتّا ہے، گردے ہیں، بے شمار ایندھن جلانے کی بھٹیاں ہیں جو غذا کو Process کر کے جسمانی نظام کو قائم رکھنے کے لئے انرجی فراہم کرتی ہیں اور پھر یہ انرجی خون کی صورت میں تمام اعضاء کو منتقل کر دی جاتی ہے۔ اس پراسیس سے جو کثافت بچ جاتی ہے اس کے اخراج کا ایک معقول انتظام ہے۔ دماغ میں ایسی ایسی اطلاعات کا نزول ہوتا ہے جن اطلاعات کی رہنمائی میں انسان ترقی کرتا ہے، نئی نئی ایجادات وجود میں آتی ہیں۔۔۔۔۔ آخر یہ سب کیا ہے؟

کیوں اللہ نے اتنا بڑا نظام قائم کیا ہے؟

اس کے بارے میں خود اللہ کہتا ہے:

’’میں چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے محبت کے ساتھ مخلوق کو پیدا کیا تا کہ میں پہچانا جاؤں۔‘‘

(حدیث قدسی)

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد عالی مقام ہے:

’’جس نے خود کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔‘‘

یہ سب باتیں اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کا تعارف حاصل کرے۔ انسان ازل سے ہی اللہ سے واقف ہے لیکن روح پر ایک پردہ پڑ گیا ہے اور اس پردے کو ہٹانا ہی اپنے آپ کو پہچاننا ہے۔ کچھ حضرات جن پر اللہ کو دیکھنے کی طرزیں منکشف نہیں ہوتیں یہ فیصلہ صادر کر دیتے ہیں کہ اللہ کو دیکھا نہیں جا سکتا، اللہ سے ہمکلام نہیں ہوا جا سکتا۔ یہ بات قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے۔ جبکہ اللہ خود فرماتا ہے:

’’اور کسی آدمی کی حد نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ، مگر وحی کے ذریعہ یا پردہ کے پیچھے سے یا بھیجے پیغام لانے والا۔‘‘

(الشوریٰ)

اللہ کو نہ دیکھنے کی اک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم اس بات کا یقین نہیں رکھتے کہ ہم اللہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ جب ہمارے اندر اس بات کا یقین ہی نہیں ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ سکتے ہیں اور اللہ کی آواز سن سکتے ہیں، اللہ سے باتیں کر سکتے ہیں، اللہ کے حضور اپنی دعائیں، اپنی درخواستیں، اپنی التجائیں روبرو ہو کر پیش کر سکتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ہم نے خود ہی اپنے اور اللہ کے درمیان دیوار کھڑی کر لی ہے۔

قرآن پاک میں تفکر ہم پر منکشف کرتا ہے کہ مخلوق نے ازل میں اپنے خالق کو دیکھ کر، خالق کی آواز سن کر، خالق سے ہمکلام ہو کر اس کی ربوبیت کا اقرار کیا ہے۔ ربوبیت کا جب تذکرہ آتا ہے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی واحد و یکتا ذات جو اپنی تمام صفات کے ساتھ ہمہ وقت مخلوق کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اسی لازوال ہستی کی صفات ہر آن، ہر لمحہ ہمیں سنبھالے ہوئے ہیں۔ ہمارے اندر زندگی بن کر دوڑ رہی ہیں، ہمارے اندر حواس کی تخلیق کر رہی ہیں یعنی زندگی کا دار و مدار جن حواس پر ہے وہ حواس خالق کی صفات سے فیڈ (Feed) ہو رہے ہیں۔

قالو بلیٰ

ذات باری تعالیٰ کے ذہن میں کائنات کا وجود اس کے ارادے کے تحت موجود ہے۔ جب اس نے اس کا مظاہرہ پسند فرمایا تو حکم دیا۔۔۔۔۔"کن" یعنی حرکت میں آ۔ جس وقت اللہ نے لفظ "کن" کہا تو ازل سے ابد تک جو کچھ جس طرح اور جس ترتیب کے ساتھ وقوع میں آنا تھا، آ گیا۔ ازل سے ابد تک ہر ذرہ اس کی تمام حرکات و سکنات موجود ہو گئیں یعنی صفاتِ الٰہیہ نزول کر کے کائنات کی شکل و صورت بن گئیں۔

ازل کے ابتدائی مرحلہ میں موجودات ساکت و صامت تھیں۔ جب اللہ کو یہ منظور ہوا کہ موجودات کا سکوت ٹوٹے اور حرکت کا آغاز ہو تو اللہ نے موجودات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

"الست بربکم"

اب ہر شئے متوجہ ہو گئی۔ توجہ اور مرکزیت سے اس میں شعور پیدا ہو گیا۔ اس شعور نے جواباً۔۔۔۔۔"بلیٰ" کہہ کر اللہ کریم کے رب ہونے کا عہد کیا۔

پہلی حرکت یہ تھی کہ موجودات کے ہر فرد کو صرف اتنا احساس تھا کہ میں ہوں۔ کہاں ہوں، کیا ہوں اور کس طرح ہوں اس کا کوئی احساس اسے نہیں تھا۔

اللہ کریم نے موجودات کو جب مخاطب کر کے رب کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا تو سب سے پہلے قوت سماعت پیدا ہوئی۔ موجودات نے سنا کوئی کچھ کہہ رہا ہے۔ پھر قوت بصارت وجود میں آئی اور مخاطب پر نگاہ پڑی، مخلوق نے دیکھا کہ کسی نے مجھے مخاطب کیا ہے اور مخاطب اپنا تعارف رب کی حیثیت سے کرا رہا ہے۔ ذات باری تعالیٰ پر نظر پڑتے ہی قوت ناطقہ متحرک ہوئی اور مخلوق نے کہا:

"جی ہاں! ہم آپ کی ربانیت کے سائے میں اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں۔"

اس مقام پر مخلوق کثرت سے متعارف ہوگئی۔ ہر مخلوق نے محسوس کرکے دیکھ لیا کہ میرے سوا اور بھی مخلوق ہے۔

لوح محفوظ کا قانون ہمیں بتاتا ہے کہ ازل سے ابد تک صرف لفظ کی کارفرمائی ہے۔ حال، مستقبل اور ازل سے ابد تک کا درمیانی وقفہ لفظ کے علاوہ کچھ نہیں ہے، کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب اللہ کا فرمایا ہوا لفظ ہے۔ اسی لفظ یا اسم کی مختلف طرزوں سے نئی نئی تخلیقات وجود میں آتی ہیں اور آتی رہیں گی۔ اللہ کا اسم ہی پوری کائنات پر محیط ہے۔ لفظ یا اسم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہر قسم کے اسماء کا ایک سردار ہوتا ہے اور وہی سردار اسم اپنی قسم کے تمام اسماء کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اسی سردار اسم کو اسم اعظم کہتے ہیں۔

الفاظ یا اسماء کی حیثیت روشنیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ایک طرز کی جتنی روشنیاں ہیں ان کو کنٹرول کرنے والا اسم بھی ان ہی روشنیوں سے مرکب ہوتا ہے اور یہ اسماء کائنات میں موجود اشیاء کی تخلیق کے اجزاء ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان کے اندر کام کرنے والے تمام تقاضوں اور حواس کو قائم رکھنے والا اسم ان تقاضوں اور حواس کا سردار ہوتا ہے اور یہی سردار اسم، اسم اعظم کہلاتا ہے۔

نوعِ جنات کے لئے الگ اسم اعظم ہے، نوع انسان کے اوپر الگ اسم اعظم کی حکمرانی ہے۔ نوع نباتات کے لئے الگ، نوع جمادات کے لئے الگ اور فرشتوں کے لئے الگ اسم اعظم ہے۔ کسی نوع سے متعلق اسم اعظم کو جاننے والا صاحب علم اس نوع کی کامل طرزوں، تقاضوں اور کیفیات کا علم رکھتا ہے۔

انسان کے اندر تمام تقاضے اور جذبات، دو قسم کے حواس میں کام کرتے ہیں۔ ایک طرح کے حواس خواب میں کام کرتے ہیں اور دوسری طرح کے حواس بیداری میں کام کرتے ہیں۔

تمام نوعوں پر تقریباً گیارہ ہزار اسمائے الٰہیہ کی حکمرانی ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار اسمائے الٰہیہ بیداری میں کام کرتے ہیں اور ساڑھے پانچ ہزار خواب میں کام کرتے ہیں۔ انسان چونکہ تمام مخلوق میں افضل حیثیت کا حامل ہے۔ اس لئے اللہ کے قانون کے مطابق انسان کے اندر کام کرنے والا ہر اسم کسی دوسری نوع کے لئے اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وہ اسماء ہیں جن کا علم اللہ کریم نے آدمؑ کو سکھایا ہے اور فرشتوں کے سامنے حضرت آدمؑ نے بیان کیا۔

اس علمی برتری اور تخلیقی اختیارات کی بناء پر فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا۔ تکوین یا کائنات کے نظام (Administration) کو چلانے والے حضرات یا صاحبِ خدمت اپنے اپنے عہدوں کے مطابق ان ہی اسمائے الٰہیہ کا علم رکھتے ہیں۔

تخلیق میں کام کرنے والا پورا سسٹم نورانی بیلٹ پر قائم اور رواں دواں ہے۔

''اللہ نور السمٰوٰت والارض''

اور یہی نور لہروں کی شکل میں نباتات، جمادات، حیوانات، انسان، جنات، فرشتوں اور تمام اجزائے کائنات میں زندگی اور زندگی کی پوری تحریکات بن رہا ہے۔ پوری کائنات میں قدرت کا یہ فیضان جاری ہے کہ کائنات کا ہر فرد نور کی ان لہروں کے ذریعہ زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہے۔

تجلیوں کا ذخیرہ

کہکشانی نظام (Galaxies)، چاند، سورج، سیارے، زمین آسمان تین دائروں (Circles) میں گردش کر رہے ہیں۔ پہلے دائرے میں جو کچھ ہے وہ نوری تحریر میں نقش ہے، جسے قرآن نے علم القلم کہا ہے۔

علم القلم سے مراد وہ صفات ہیں جن صفات پر کائنات کو تخلیق کیا گیا ہے۔ ماوراء ہستی، خالق نے جب چاہا کہ میرے ذہن میں موجود پروگرام موجودات کی شکل میں مظہر بن جائے، کائنات وجود میں آگئی۔ یہ سب وجود میں آنے والا علم، علم القلم ہے۔ علم القلم میں کائنات کی تخلیق کے فارمولوں کی وضاحت ہے۔

علم القلم میں گیارہ ہزار تجلیوں کا ذخیرہ ہے۔ روحانی استاد کی نگرانی میں طالب علم جب پہلے دائرے سے واقفیت حاصل کر لیتا ہے تو اس کے مشاہدے میں گیارہ ہزار تجلیاں آ جاتی ہیں۔ علم القلم میں اس بات کی تفصیل موجود ہے کہ پوری کائنات انسان کے اندر ہے۔ کائنات کا کوئی ایک ذرہ بھی انسان کے اِنر (Inner) سے باہر نہیں ہے۔

نوعِ انسانی کا ہر فرد جانتا ہے کہ انسان جاگنے کے بعد سو جاتا ہے اور سونے کے بعد جاگتا ہے۔ کوئی آدمی جتنے گھنٹے سونے کی عادت ڈال لیتا ہے اسی مناسبت سے نینداس کی طبیعت کا تقاضہ بن جاتی ہے۔

قانون:

جس طرح انسان کے اندر نگاہ بیداری میں کام کرتی ہے۔

اسی طرح نگاہ سونے کی حالت میں بھی کام کرتی ہے۔

دیکھنا بیداری میں ہو یا نیند میں،

انسان کے ذہن کی یہ عادت ہے کہ

وہ گہرے نقوش کو یاد رکھتا ہے

اور ہلکے نقوش کو بھلا دیتا ہے۔

مثال:

ایک آرٹسٹ جو بہت اچھا مصور ہے لیکن وہ کبھی تصویر نہیں بناتا، اس کا تعارف مصور کی حیثیت سے نہیں کرایا جا سکتا۔ یعنی کسی مصور کو اس وقت مصور کہہ سکتے ہیں جب اس کی تخلیقات منظر عام پر آ جائیں۔

خالق کائنات کو پہچاننے اور خالق کی صفات سے وقوف حاصل کرنے کے لئے تخلیقی فارمولوں سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ہم کائنات کے بارے میں تفکر کرتے ہیں تو ہمیں دو بنیادی باتوں کا سراغ ملتا ہے۔ ایک یہ کہ کائنات کے اندر زندگی رواں دواں ہے۔ ساتھ ہی یہ علم ہمارا یقین بنتا ہے کہ زندگی کسی کے تابع ہے۔ افراد کائنات کو زندہ رکھنے والی ہستی جب تک فرد کو زندگی منتقل کرتی رہتی ہے، فرد متحرک رہتا ہے اور جب وہ فرد سے اپنا رشتہ توڑ لیتی ہے تو زندگی بکھر جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو پوری کائنات کے افراد میں جاری و ساری ہے۔

ماوراء ہستی کے ذہن سے نکلا ہوا ایک لفظ، لاشمار علوم پر محیط ہے۔ لامتناہی صفات کا حامل ہے، غیر متغیر ہے اور کبھی نہ رکنے والی مسلسل حرکت ہے۔

قانون:

ازل تا ابد حرکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

عقدہ یہ کھلا کہ زندگی مسلسل حرکت کا نام ہے۔ جب انسان شعوری حواس میں زندگی بسر کرتا ہے، تو کیفیات الگ ہوتی ہیں اور جب انسان لاشعور میں زندگی بسر کرتا ہے تو کیفیات مختلف ہوتی ہیں۔

قانون: حرکت کسی وقت ساقط نہیں ہوتی۔

انسان شعوری کیفیات میں ہو یا لاشعوری کیفیات میں، مسلسل حرکت کرتا رہتا ہے۔ جب زمان و مکان کی پابندی ہوتی ہے تو زندگی کو بیداری کہا جاتا ہے اور جب زمان و مکان کی گرفت ٹوٹ جاتی ہے تو اس زندگی کو نیند کہا جاتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ طبیعت آدمی کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ سو جائے۔ پھر مجبور کرتی ہے کہ آدمی بیدار ہو جائے۔ طبیعت اس بات کی عادی ہے کہ آدمی کو سلا کر لاشعور کو بیدار کر دیتی ہے اور طبیعت اس بات کی عادی ہے کہ آدمی کو جگا کر لاشعور کو سلا دیتی ہے۔

قانون:

لاشعور سو جاتا ہے تو شعور بیدار ہو جاتا ہے۔

اور جب شعور سو جاتا ہے تو لاشعور بیدار ہو جاتا ہے۔

انسان وہی کچھ دیکھتا ہے جس کا مظاہرہ ''کن'' کے بعد ہو چکا ہے۔

اللہ کریم نے بیداری کو دن ''نہار'' اور خواب کو رات ''لیل'' کہا ہے۔یعنی حواس دو قسم کے ہیں۔

۱۔ بیداری (دن) کے حواس۔

۲۔ نیند (رات) کے حواس۔

یہی دو حواس زندگی میں ردوبدل ہو رہے ہیں۔ حواس جب رات کے پیٹرن (Pattern) میں داخل ہوتے ہیں تو خواب بن جاتے ہیں اور حواس جب دن کے پیٹرن میں داخل ہوتے ہیں تو بیداری بن جاتے ہیں۔ حواس دن میں داخل ہوتے ہیں تو پابند ہو جاتے ہیں اور حواس رات میں داخل ہوتے ہیں تو آزاد ہو جاتے ہیں۔

علم غیب یا غیب کی دنیا، دراصل رات کے حواس (خواب) ہیں۔ علم دنیا، علم مظاہر اور مادی دنیا دن کے حواس (بیداری) ہیں۔

تمام زمینوں (Screens) پر نشر ہونے والی اطلاع ایک ہے

الہامی کتابوں کے ماہر، علمائے باطن کہتے ہیں:

انسان صرف اس زمین پر ہی آباد نہیں ہے اور بھی بے شمار سیاروں میں انسانوں کی آبادیاں ہیں اور ہر سیارہ میں زمین ہے۔ دوسرے سیاروں کی زمین پر زندگی کی طرزیں گو مختلف ہیں، لیکن تقاضے سب کے یکساں ہیں۔ جس طرح زمین پر آباد انسان کے اندر خواب اور بیداری کے حواس کام کرتے ہیں بالکل اسی طرح دوسرے لاشمار سیاروں میں آباد انسانوں میں بھی بیداری اور خواب کے حواس کام کرتے ہیں۔

خواب کے حواس ہوں یا بیداری کے حواس ہوں دونوں کے تقاضے یکساں ہوتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ بیداری میں حواس زمان و مکان کے پابند ہوتے ہیں اور خواب میں حواس زمان و مکان کے پابند نہیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کوئی انسان خواب میں کئے ہوئے اعمال یاد یکھے ہوئے واقعات میں ترتیب قائم نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اسے بیداری کے ایسے حواس میں زندگی گزارنے کی عادت پڑ جاتی ہے جہاں وہ ہر قدم پر پابند ہے۔

روحانی سائنسدان قلندر بابا اولیاءؒ بتاتے ہیں کہ کہکشانی نظاموں اور ہمارے درمیان بڑا مستحکم رشتہ ہے۔ پے در پے جو خیالات ہمارے ذہن میں آتے ہیں وہ دوسرے نظاموں اوران کی آبادیوں سے ہمیں وصول ہوتے رہتے ہیں۔

اللہ کریم نے انسان کے اندر یہ صلاحیت ودیعت کی ہے کہ وہ غیب سے آگاہی حاصل کر سکے اس لئے انسان کے اندر ایسے حواس کی موجودگی ضروری ہے، جن سے وہ غیب سے متعارف ہو جائے۔ خواب میں کام کرنے والے حواس دراصل وہ صلاحیت ہے جو نوع انسان کو غیب سے نہ صرف قریب کرتی ہے بلکہ غیب کے اندر داخل کر دیتی ہے۔ بیداری میں کام کرنے والے حواس کی رفتار خواب میں کام کرنے والے حواس کی رفتار سے ساٹھ ہزار گنا کم ہے۔

قانون: خواب ایسے حواس کی نشاندہی کرتا ہے جن کے ذریعے انسان کے اوپر غیب کا انکشاف ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

''ہم داخل کرتے ہیں رات کو دن میں اور داخل کرتے ہیں دن کو رات میں۔''

(آل عمران)

''ہم ادھیڑ لیتے ہیں رات پر سے دن کو۔''

(الحج)

قرآن پاک نوع انسانی پر واضح کرتا ہے کہ بیداری کے حواس اور خواب کے حواس ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوئے ہیں بالکل اس طرح جیسے ایک ورق میں دو صفحے چپکے ہوتے ہیں۔ الگ الگ ہونے کے باوجود ورق ایک ہی رہتا ہے لیکن دونوں صفحے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر یک جان ہو گئے ہیں۔

انسان کے اندر کام کرنے والے حواس بیداری کے ہوں یا خواب کے، غیب سے براہ راست ایک ربط رکھتے ہیں کیونکہ ایک ہی عبارت الگ الگ دو صفحوں پر تحریر ہے اس لئے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ انسان نے اپنی نادانی کی وجہ سے ایک حصے کا نام ظاہر اور دوسرے حصے کا نام غیب رکھ لیا ہے۔ فی الواقع یہ طرز فکر اللہ کے بیان کردہ قانون کے خلاف ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں:

''ہم داخل کرتے ہیں رات کو دن میں اور داخل کرتے ہیں دن کو رات میں۔''

یعنی رات اور دن کے حواس ایک ہی ہیں فرق یہ ہے کہ ہم نے ان حواس میں سے ایک کو اپنے اوپر مسلط کیا ہوا ہے چونکہ یہ تسلط خود ہمارا اختیار کردہ ہے اس لئے ہم نے اس پابندی میں مقید ہو کر خود کو پابند کر لیا ہے اور اس پابندی نے ہمیں مکان(Space)اور زمان(Time)کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

حواسِ خمسہ

زندگی کا اگر تذکرہ کیا جائے تو کہا جائے گا کہ زندگی دراصل حواس کا دوسرا نام ہے۔ نوع انسانی ظاہری طور پر پانچ حواس سے واقف ہے۔ ان ظاہری پانچ حواس میں سے ایک حِس بھی اگر متوازن نہ ہو یا پوری طرح متحرک نہ ہو تو زندگی میں خلاء واقع ہو جاتا ہے۔ یہ پانچ جسمانی حواس پیدائش سے شروع ہو کر مرتے وقت تک قائم رہتے ہیں۔

قانون:

ہر شئے کی تخلیق دو رخوں پر کی گئی ہے۔

حواس کے بھی دو رخ ہیں۔

حواس کے ایک رخ میں ہم گوشت پوست کی آنکھ سے

دنیا میں موجود مادی مظاہر کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

دوسرے رخ میں باطن کی آنکھ سے غیب ہمارے مشاہدے میں آجاتا ہے۔

جس طرح ظاہری دنیا میں مادی کانوں کے ذریعے آوازیں سنائی دیتی ہیں بالکل اسی طرح باطنی دنیا میں ذہنی مرکزیت حاصل ہونے پر سماعت کا باطنی رخ عالم غیب میں پھیلی ہوئی آوازوں کو سن لیتا ہے۔ عالم غیب میں پھیلی ہوئی آوازوں سے مراد روحوں کی آواز ہے۔ پیغمبروں کی آواز ہے، فرشتوں کی آواز ہے، اور اللہ کی آواز ہے۔ جب ہم سونگھنے کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ مادی دنیا میں کوئی بندہ خوشبو یا بدبو کو محسوس کر کے اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اسی طرح غیب کی دنیا میں قوتِ شامہ جب کام کرتی ہے تو وہاں بھی جنت کے باغات کی خوشبو پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جب لامسہ کا تذکرہ آتا ہے تو جس طرح کوئی آدمی مادی دنیا میں چھو کر، نرمی اور سختی کو، گرمی اور ٹھنڈی کو الگ الگ پہچانتا ہے۔ اسی طرح غیب کی دنیا میں قوت لامسہ بیدار ہو جائے تو انسان آسمانوں میں موجود فرشتوں سے مصافحہ کرتا ہے، عالم ارواح میں موجود پیغمبروں کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے۔ لمس کی یہ کیفیت نوعی اعتبار سے تخلیقی فرق کو منکشف کر دیتی ہے کہ میں آدم زاد ہوں، یہ فرشتہ ہے، یہ جنات ہیں۔ اسی طرح وہ آسمانوں میں موجود دوسری تمام

نوعوں سے رابطہ قائم کرکے ان کے ٹھوس پن، ان کی لطافت، ان کی رنگت اور ان کے ٹرانسپیرنٹ خدوخال کو دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔ جب کسی بندے کے اندر قوت لامسہ روحانی طور پر بیدار ہو جاتی ہے تو بالآخر وہ اللہ کی ذات کو محسوس کر لیتا ہے۔

انسان خواب اور بیداری کے حواس کا مجموعہ ہے

قرآن پاک کے بیان کردہ قانون کی روشنی میں اصل انسان حواس کا پابند کبھی نہیں ہوتا۔ حواس ہمیشہ انسان کے پابند رہے ہیں۔

آیئے! یہ تلاش کریں کہ انسان کو حواس، سوچنا، سمجھنا، متاثر ہونا، غم زدہ یا خوش ہونا، زندہ رہنے کی کوشش کرنا یا موت سے ہم آغوش ہو جانا کہاں سے ملے ہیں۔ اور ان کی حیثیت کیا ہے؟

اللہ کریم فرماتے ہیں:

''اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے تمہارا دل چاہے خوش ہو کر کھاؤ پیو (تمہارے اوپر زمانیت اور مکانیت کی کوئی پابندی نہیں) لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنے اوپر قید و بند کا عذاب مسلط کر لوگے۔''

(قرآن)

درخت معنوی نقطۂ نظر سے ایک ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جس میں شاخ در شاخ پتے اور پھل پھول کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ اللہ کریم کے فرمان کا مفہوم یہ ہے، ''اے آدم! زمان و مکان کی پابندی قبول نہ کرنا ورنہ تو اس میں اس طرح جکڑ جائے گا جس طرح کسی درخت میں شاخ میں سے شاخ اور پھر شاخ میں سے شاخ اور ہر شاخ میں بے شمار پتے ہوتے ہیں اور جب تو خوشی کے بدلے قید کی زندگی قبول کرلے گا تو اپنے اوپر ظلم کرے گا۔''

اور جب شیطان کے بہکانے سے آدمؑ نے قید و بند کی زندگی کو اپنا لیا تو جنت نے آدم و حوا کو رد کر دیا۔ چونکہ انسان جنت کے حواس کھو بیٹھا تھا جو اس کے اپنے اصلی حواس ہیں اس لئے انسان کو زمین پر پھینک دیا گیا جہاں وہ پابندی اور صعوبت کے حواس میں گرفتار ہے۔ زمین کے اوپر کام کرنے والے حواس مفروضہ ہیں۔ یہ بات مبنی بر حقیقت اس لئے ہے کہ یہ انسان کے اصل حواس نہیں بلکہ نافرمانی کے بعد مسلط شدہ عارضی حواس ہیں۔ انسان کے اصل حواس وہ ہیں جہاں اس پر زمان و مکان کی حد بندیاں عائد نہیں ہوتیں۔ اگر انسان ان عارضی اور فکشن حواس کے تسلط سے نجات پا جائے تو پھر وہ اپنے اصل اور آزاد حواس کو حاصل کر سکتا ہے۔

اصل حواس میں غم، پریشانی، جذباتی کشمکش، اعصابی کشاکش اور دل ودماغ کا کرب نہیں ہے۔

نوع انسانی کی تاریخ میں ایک بھی مثال پیش نہیں کی جاسکتی کہ انسان بیداری اور سونے کی حالتوں میں سے کسی ایک حالت پر قدرت رکھتا ہو۔ انسان جس طرح سونے پر مجبور ہے بالکل اسی طرح بیداری بھی اس کی طبیعت کا ایسا تقاضہ ہے جس کو کسی صورت میں رد نہیں کر سکتا۔ بیداری کے اعمال و واقعات میں انسان کا دماغ جس طرح توہمات، خیالات، تصورات، احساسات اور عمل کرنے کی تحریکات کی آماجگاہ بنا رہتا ہے، بالکل اسی طرح خواب میں انسانی دماغ ایک لمحہ چین سے نہیں بیٹھتا۔ خواب کے اندر کئے ہوئے اعمال اگر حافظہ کی گہرائی میں نقش ہو جاتے ہیں تو وہ اسی طرح یاد رہتے ہیں جس طرح بیداری میں کیا ہوا عمل یاد رہتا ہے۔ اگر بیداری کا عمل حافظہ کی گہرائی میں نقش نہ ہو تو وہ اسی طرح بھول کے خانے میں جا پڑتا ہے جس طرح خواب میں کئے ہوئے اعمال فراموش ہو جاتے ہیں۔ یہ کوئی تمثیل نہیں ہے۔ عام تجربات اور مشاہدات ہیں جس سے ہر شخص کو واسطہ پڑتا ہے۔

انسان خواب اور بیداری کے حواس کا مجموعہ ہے۔ اگر انسان کے اندر خواب کے حواس نہ ہوتے تو انسان کبھی بھی مستقبل میں قدم نہیں رکھ سکتا تھا، جنت جہاں ماضی ہے وہاں مستقبل بھی ہے جو انسان کا اصل مقام اور وطن ہے۔ اگر بیداری کے حواس کو خواب کے حواس پر غلبہ حاصل ہو جاتا تو انسان غیب کی دنیا میں اپنے لئے کوئی مقام منتخب نہیں کر سکتا تھا۔

علم الاسماء اور آسمانی کتابیں

جتنی آسمانی کتابیں ہیں وہ ان علوم کی دستاویز ہیں جو علوم اللہ کریم نے حضرت آدمؑ کو بحیثیت نائب اور خلیفہ کے سکھائے ہیں۔ اللہ کریم نے جب حضرت آدمؑ کو نیابت اور خلافت کے علوم منتقل کئے تو فرشتوں نے اعتراض کیا کہ آدم زمین پر خون خرابہ اور فساد برپا کردے گا۔ اللہ کریم نے فرشتوں کی یہ بات سن کر تردید نہیں کی بلکہ حضرت آدمؑ سے کہا ہم نے تجھے جو علوم سکھائے ہیں وہ تو فرشتوں اور جنات کے سامنے بیان کردے۔ حضرت آدمؑ نے جب یہ علوم بیان کئے تو فرشتوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم اتنا ہی جانتے ہیں جس قدر علم آپ نے ہمیں سکھادیا ہے۔ آدمؑ سے پہلے زمین پر دو تخلیقات ممتاز تھیں۔

۱۔ فرشتے

۲۔ جنات

فرشتوں نے سجدہ کرکے ''آدم'' کی حاکمیت کو تسلیم کرلیا اور جنات کے ایک گروہ میں سے اس گروہ کے سردار نے آدم کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کیا جس کی بناء پر جنات کا ایک گروہ اللہ کا نافرمان ٹھہرا اور اللہ نے اسے منکر قرار دے دیا۔ اس وقت کائنات میں تین تخلیقات ممتاز ہیں۔

۱۔ آدم

۲۔ جنات

۳۔ فرشتے

چونکہ ''آدم'' کے پاس اللہ کریم نے عطا کردہ وہ علوم ہیں جو علوم بیان کردہ دونوں تخلیقات اور کائنات میں کسی بھی نوع کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے آدم زاد زمین پر اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے۔

آدمؑ کو اور ان کی زوج "حوا" کو رہنے کے لئے جنت عطا کی گئی۔ جنت میں ان کو پورا تصرف عطا کیا گیا تاکہ وہ جہاں سے چاہیں، جو چاہیں جس طرح چاہیں کھائیں پئیں اور جس جگہ چاہیں قیام کریں۔ جنت کے بارے میں قرآن ارشادات اور الہامی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ جنت میں آدمؑ کے اوپر زمان و مکان (Space&Time) کی پابندی نہیں تھی۔

آدمؑ آزاد حواس سے جنت میں مقیم تھے۔ اللہ کریم نے چونکہ آدمؑ کو اختیارات عطا کر دیئے تھے اس لئے ان سے کہا کہ اس درخت کے قریب نہ جانا۔۔۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آدمؑ سے اللہ نے فرمایا کہ آزاد حواس سے اگر روگردانی ہوئی اور ہم نے جو پابندی عائد کی ہے اس کی تعمیل نہیں ہوئی تو تیرے اوپر پابند طرز فکر مسلط ہو جائے گی۔ اس لئے کہ پابندی کو قبول کرنا ہی پابند طرز فکر ہے۔ اور جب آدمؑ کو شیطان نے بہکا دیا یعنی آدمؑ کے آزاد دماغ میں شیطان نے وسوسہ ڈال دیا تو آدمؑ کے اندر اس بات کا احساس اجاگر ہوا کہ مجھ سے حکم عدولی ہو گئی ہے۔ جیسے ہی آدمؑ کے اندر یہ احساس پیدا ہوا تو آدمؑ نے جنت کے شعور کے اوپر پابند شعور کا غلبہ دیکھا اور جیسے ہی پابند شعور کے غلبے نے آدمؑ کو متاثر کیا تو اللہ کریم نے فرمایا کہ اب تم جنت سے نکل جاؤ۔ بتایا جاتا ہے کہ آدمؑ کے اندر پابند شعور کا پہلا احساس "عریانی" پیدا ہوا۔ آدمؑ ستر پوشی کی طرف متوجہ ہوئے۔ جیسے ہی ستر پوشی عمل میں آئی، جنت کے آزاد شعور اور پابندی کے شعور (زمینی شعور) کے درمیان ایک پردہ حائل آ گیا اور اس پردے نے آدمؑ کو پوری طرح ٹائم اسپیس کا پابند بنا دیا۔ صورت حال کچھ اس طرح واقع ہوئی کہ آدمؑ کے آزاد اور جنتی حواس میں پابند حواس داخل ہو گئے۔

قرآن حکیم نے "آدم" کو نوع انسانی کی اکائی (Unit) کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔ اللہ کریم کا یہ بڑا انعام اور فضل ہے کہ اللہ کریم نے آدم کے جنتی شعور کو پابند حواس کی وجہ سے ختم نہیں کیا۔ اللہ کریم نے فرمایا کہ ہمارے بندے (Messenger) تمہارے پاس آتے رہیں گے اور وہ برگزیدہ بندے آزاد شعور اور پابند شعور کے بارے میں تمہاری رہنمائی کریں گے۔ اگر تم نے ہمارے فرستادہ بندوں کی باتوں پر عمل کیا تو ہم دوبارہ تمہیں تمہارا وطن (جنت) واپس کر دیں گے۔

EQUATION

آدم دو شعوروں سے مرکب ہے:

جنت کا شعور + زمین کا شعور = Gravity = کشش ثقل

چونکہ آدم کی تمام زندگی کا دارومدار دونوں شعوروں پر ہے اور دونوں شعوروں کا بیک وقت ہونا لازم و ملزوم ہے اس لئے شعور لاشعور میں اور لاشعور شعور میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ یہ منتقلی ہی دنیاوی اور اخروی زندگی ہے۔ محدود اور کشش ثقل میں بند شعور کو قرآن میں "دن" کہا گیا ہے۔

کشش ثقل (Gravity) سے آزاد شعور (لاشعور) کو ''لیل'' کہا گیا ہے۔ افراد کائنات لیل اور نہار کے حواس میں زندگی گزارتے ہیں۔ لیل و نہار کے حواس کے بغیر زندگی کا کوئی تذکرہ نہیں کیا جاسکتا۔

جب کوئی انسان خواب کے حواس میں ہوتا ہے تو وہ لاشعور (جنت کے شعور) میں زندگی گزارتا ہے۔ اور جب کوئی انسان دن کے حواس میں ہوتا ہے تو وہ بیداری میں زندگی گزارتا ہے۔

جب سے دنیا بنی ہے اور جب تک دنیا قائم رہے گی کوئی فرد اس قانون سے آزاد نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

خواب درحقیقت ہر آدمی کی زندگی کا نصف حصہ ہے یعنی ہر آدمی جو زمین پر پیدا ہوا وہ آدھی زندگی خواب میں بسر کرتا ہے اور آدھی زندگی بیداری میں گزارتا ہے۔

قرآن پاک میں تین علوم

قرآن پاک، تین علوم پر مشتمل ہے۔

۱۔ معاد

۲۔ تاریخ

۳۔ معاشرت

معاد سے مراد وہ تمام علوم ہیں جو تسخیر کائنات، آدم کی نیابت اور زمین پر آدم کی حکمرانی سے متعلق ہیں۔

تاریخ قوموں کے عروج و زوال کی دستاویز ہے۔

معاشرت ان اصول و ضوابط سے متعلق علوم ہیں جو اچھائی اور برائی کے تصورات سے آگاہ کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت میں جزاء اور سزا کے قانون سے واقف کرتے ہیں اور آدم زاد کو حیوانات سے ممتاز کرتی ہیں۔

تاریخ میں جہاں قوموں کے عروج و زوال کا تذکرہ ہے وہاں معاد کا بھی تذکرہ ہے اور یہ تذکرہ ہمیں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تفکر میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔

روح کا لباس

''تم اللہ کا کیونکر انکار کر سکتے ہو کہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر تم کو زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے''۔

(قرآن)

انسان موت و حیات کے دو مرحلوں میں سفر کر رہا ہے۔ اس پر موت آتی ہے اور زندگی کے دائرے میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن کسی بھی لمحے نیست و نابود نہیں ہوتا۔ یعنی موت بھی زندگی کی ایک شکل ہے۔ اگر موت کا مقصد نیست و نابود ہوتا تو آج کا پیدا ہونے والا بچہ دوسرے لمحے سے تیسرے لمحے میں موجود نہ ہوتا۔ موت و حیات کے مرحلوں سے گزرنے کے لئے روح مادی جسم بناتی ہے۔ اس کی حفاظت کرتی ہے اور اسے استعمال کرتی ہے اور جب روح اس لباس کو اتار دیتی ہے تو انسان پر ایسی موت وارد ہو جاتی ہے کہ انسان اس زمین پر نظر نہیں آتا۔

فصوص الحکم میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ خلقت انسانی کو موت سے فنا نہیں کرتا۔

موت کا مطلب عدم نہیں ہے۔

بلکہ اجزاء کا بکھرنا ہے۔''

ہماری زندگی میں موت سے ملتی جلتی حالت نیند ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں:

''اور وہی ہے جو تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔ پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تاکہ یہی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی معین مدت پوری کر دی جائے۔''

(الانعام)

"اللہ مرنے کے وقت لوگوں کی روحیں قبض کرلیتا ہے۔ جو مرتے نہیں ان کی نیند میں، پھر جن پر موت کا حکم کرتا ہے ان کو روک لیتا ہے اور باقی روحوں کو وقت مقررہ تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ تفکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔"

(الزمر)

نیند اور موت کا موازنہ کیا جائے تو ایک بہت واضح فرق سامنے آتا ہے۔ جس طرح موت میں تمام حواس معطل ہو جاتے ہیں اسی طرح خواب میں بھی حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ فرق صرف سانس کے آنے جانے کا ہے۔ نیند ایک ایسی موت ہے جس میں سانس کا آنا جانا جاری رہتا ہے اور موت ایک ایسی کیفیت ہے کہ جس میں حواس کے ساتھ ساتھ سانس کی آمد و شُد معطل ہو جاتی ہے۔

سائنس دانوں نے جب مختلف آلات کے ذریعے نیند کے دوران دماغ کی برقی رو کا مطالعہ کیا تو یہ برقی رو حالت بیداری کے مشابہہ ثابت ہوئی۔ گویا سونے والے انسان کا دماغ مکمل طور پر مستعد پایا گیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مادی اعتبار سے تو انسان ہمارے سامنے معطل حواس میں موجود ہے لیکن اس کا دماغ حالت بیداری کی طرح متحرک اور مصروف عمل ہے۔

خواب کیا ہے۔ اس بارے میں مسلم اور غیر مسلم دانشوروں کے اپنے اپنے نظریات ہیں۔

امام غزالیؒ نے روح اور جسم کے باہمی تعلق کو مد نظر رکھ کر خواب کے بارے میں تفصیلات جمع کی ہیں۔ امام غزالیؒ کے نزدیک انسان کے اندر ہمہ وقت دو رخ کام کرتے ہیں۔ یہ دو رخ جسم اور روح ہیں۔ جب تک انسان جاگتا ہے جسم مادی دنیا میں مصروف رہتا ہے اور جب وہ سو جاتا ہے تو روح عالم بالا میں پہنچ جاتی ہے۔ جب تک انسان سوتا رہتا ہے روح عالم ارواح میں سیر کرتی رہتی ہے۔ اکابر علمائے باطن نے اس عالم کو عالم مثال کہا ہے۔

قرآن پاک میں جتنے بھی خوابوں کا ذکر آیا ہے سب کا تعلق مستقبل سے ہے یعنی خواب مستقبل بینی کا حقیقی ذریعہ ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

"عالم موجودات میں ایک ایسا عالم بھی ہے جو غیر عنصری ہے۔ جس میں معانی ان اجسام کی صورت میں مشکل ہوتے ہیں جو اوصاف کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ اشیاء کا وجود پہلے اس عالم میں ہوتا ہے پھر دنیا میں ہوتا ہے اور دنیا عالم مثال کا عکس ہے۔"

انسان کے لاشعور میں ازل سے ابد تک کا تمام ریکارڈ موجود ہے۔ لاشعور میں سے جس قدر علم حاصل کر لیا جائے دراصل وہی انسان کا شعور ہے۔ لاشعوری ریکارڈ میں سے جتنا زیادہ ریکارڈ کوئی انسان پڑھ لیتا ہے۔ اسی مناسبت سے وہ صاحب ادراک ہو جاتا ہے۔

لاشعوری ریکارڈ میں سے جو ریکارڈ دنیاوی شعور میں نظر نہیں آتا وہ خواب میں نظر آتا رہتا ہے اور جو کچھ نظر آتا ہے وہ ماضی ہوتا ہے۔ خواب میں ملنے والے یہی اشارات ''الہام'' ہیں۔ جو رنگ، جنس، نسل اور مذہب کی تخصیص کے بغیر ہر انسان کی فطری اور روحانی صلاحیت ہے۔

قلندر بابا اولیاءؒ فرماتے ہیں:

''جس کو ہم خواب دیکھنا کہتے ہیں ہمیں روح اور روح کی صلاحیتوں کا سراغ دیتا ہے۔''

کم و بیش ہر زمانے میں دانشوروں نے اعتراض کیا ہے کہ خواب محض خیالات کی پیداوار ہیں۔۔۔۔۔ میں مؤلف کتاب خواجہ شمس الدین عظیمی ابن الحاج انیس احمد انصاری عرض کرتا ہوں کہ زندگی کا تجزیہ ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ زندگی کا ایک عمل بھی خیال سے آزاد نہیں ہے۔ زندگی کی بنیاد بھوک اور پیاس پر ہے۔ ہر پیدا ہونے والا بچہ اور ہر بوڑھا ہونے والا جوان کھانے اور پینے کے دائرے سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اس وقت تک کھانا پینا ممکن نہیں ہے جب تک کھانے یا پینے کا خیال دماغ میں وارد نہ ہو، علیٰ ہذاالقیاس۔۔۔۔۔ زندگی کا کوئی بھی عمل چھوٹا ہو یا بڑا خیالات کے تانے بانے پر قائم ہے۔ ہم ہرگز دفتر نہیں جا سکتے اگر ہمیں دفتر جانے کا خیال نہ آئے۔ ہم سو نہیں سکتے جب تک ہمارے اعصاب یہ نہ بتائیں کہ اب جسم کو آرام کی ضرورت ہے۔ ہمیں جنسی آسودگی کا خیال نہ آئے تو ہماری نسل آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ہمیں کچھ کرنے کا خیال نہیں آتا تو ہم منجمد ہو جاتے ہیں۔

دانشوروں کا یہ کہنا کہ خواب محض خیالات کی پیداوار ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک مخصوص گروہ کے اس خیال کو اہمیت دی جائے کہ خواب محض خیال کی پیداوار ہے تو یہ ایک غیر سائنسی غلط رویئے کو قبول کرنے کے مترادف ہوگا۔

محمد قطب کتاب ''شبہات حول الاسلام'' میں لکھتے ہیں:

''خوابوں کی حقیقت کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو کائنات کے غیر مادی پہلو کے منکر ہیں اور یہ ایسے لوگ ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا صرف مادیت ہے۔''

سائنس ابھی ایسے مسائل سے دوچار ہے جن کے بارے میں سائنسدانوں کی معلومات ناقابل اعتبار ہیں کیونکہ سائنس دان مادی خول میں بند ہو کر کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ کچھ سائنس دان دعویٰ کرتے ہیں روح نام کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔

سائنسدانوں کے نزدیک کوئی انسان غیب کی دنیا سے اپنا رشتہ استوار نہیں کر سکتا جبکہ ہر سائنسدان پر ایسا وقت آتا ہے کہ اس کا مادی وجود تو ہوتا ہے لیکن اس کے اندر حرکت (روح) نہیں ہوتی۔ سائنس کہتی ہے کہ زندگی کا دار و مدار آکسیجن پر ہے۔ ہمارا روزمرہ کا

مشاہدہ ہے کہ جب سائنسدان یا کوئی آدمی مرتا ہے تو فوری طور پر جسمانی اعضاء منتشر نہیں ہو جاتے جبکہ فضا میں آکسیجن بھی موجود ہوتی ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ایک کتابچہ ''تحقیق الرویا'' خواب کی حقیقت پر قلمبند کیا ہے۔ علامہ ابن قیم نے ''روح کی حقیقت'' پر ایک کتاب لکھی ہے، جس میں خواب سے استدلال کیا گیا ہے۔

قلندر بابا اولیاءؒ خواب اور بیداری کا موازنہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خواب اور بیداری کے اعمال و واقعات یکساں ہیں۔ دونوں میں قدریں مشترک ہیں۔''

بیداری کے اعمال و واقعات کے بارے میں فرماتے ہیں:

''جس طرح عالم بیداری میں ہم جن چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے وہ ہمیں یاد نہیں رہتیں۔

ہم صرف ان چیزوں کو یاد رکھتے ہیں جن چیزوں کی طرف ہماری توجہ رہتی ہے۔

اسی طرح عالم خواب میں بھی جو چیزیں ہماری توجہ کا مرکز بنتی ہیں وہ چیزیں ہمارے حافظے میں محفوظ رہتی ہیں۔ باقی محو ہو جاتی ہیں۔

بیداری کا بڑے سے بڑا وقفہ بے خیالی میں گزرتا ہے۔

اور خواب کا بھی بہت سا حصہ بے خبری میں گزر جاتا ہے۔

کتنی مرتبہ خواب کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔

اور کتنی ہی دفعہ بیداری کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔''

جن چیزوں پر ہماری توجہ ٹھہر جاتی ہے ہم ان چیزوں کو بیان کر دیتے ہیں۔ مطلب یہی ہے کہ جن چیزوں کی طرف توجہ مرکوز ہوتی ہے وہ چیزیں ہمارے حافظے میں نقش ہو جاتی ہیں اور جن چیزوں کی طرف ہم متوجہ نہیں ہوتے ہمیں یاد نہیں رہتیں۔ یہی حال خواب اور خواب میں دیکھے ہوئے حالات و واقعات کا ہے۔ کچھ خواب ہمیں برسوں یاد رہتے ہیں اور بہت زیادہ خواب بھول کے خانے میں جا پڑتے ہیں۔

ان حقائق سے یہ منکشف ہوا کہ اصل بات متوجہ ہونا ہے، خواہ یہ متوجہ ہونا بیداری میں ہو یا خواب میں ہو۔

تفکر اور آگاہی

ہر تخلیق میں دو رخ ہوتے ہیں۔ ایک رخ کا نام اگر مظہر ہے تو دوسرے رخ کا نام لامظہر ہے۔ مظہر مشاہدہ ہوتا ہے اور لا مظہر مخفی۔ ان دونوں اجزائے ترکیبی کے بغیر تخلیق ممکن نہیں ہوتی۔ مخفی پرت کے ایک رخ کا نام علم ہے اور دوسرے رخ رخ کا نام آگاہی ہے۔ گو کہ آگاہی اور مظاہر الگ الگ معلوم ہوتے ہیں فی الواقع الگ الگ نہیں ہوتے کیونکہ ادراک میں دونوں کی اجتماعیت واقع نہ ہو تو محسوسات نہیں بن سکتے۔

قانون: انسانی ذہن قدرت کی ایک خودکار مشین ہے۔

جو مظاہر کو مخفی میں اور مخفی کو مظاہر میں ردوبدل کرتی رہتی ہے۔

نیند غالب آجاتی ہے تو مظاہر خفی میں چلے جاتے ہیں۔

بیداری غالب آجاتی ہے تو خفی ظاہر ہو جاتا ہے۔

جسمانی خودکار مشین

انسانی ذہن کو کچھ بیرونی تحریکات برابر ملتی رہتی ہیں۔ بعض تحریکیں شعور کے نزدیک کارآمد ہوتی ہیں اور بعض بے کار ہوتی ہیں۔ تمام بے کار تحریکیں دماغ کے نچلے حصے میں جمع ہو جاتی ہیں۔ جب یہ ذخیرہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ محفوظ نہ رہ سکے تو خواب، خیال اور جسمانی حرکات کی صورت میں متشکل ہو جاتا ہے۔ جتنی حرکات اس ذخیرے سے بنتی ہیں وہ جسم کو خودکار مشین بنا دیتی ہیں۔ یہ

معلوم نہیں ہوتا کہ ارادہ کے علاوہ جتنی حرکات صادر ہوتی ہیں وہ کہاں سے آتی ہیں۔ حالانکہ یہ سب اسی ذخیرے کا جزو ہوتی ہیں۔ شعور اس کوشش میں رہتا ہے کہ اپنے مطلب اور مقصد کا سلسلہ اس سے ملائے رکھے۔ اس کوشش میں کتنی ہی چیزیں شعور پر منکشف ہو جاتی ہیں یہ سب ماضی کے اجزاء ہوتے ہیں یا مستقبل کے انکشافات۔

انسان کی اندرونی واردات انہی نقوش سے بنتی ہے جو طبیعت میں گہرے ہو چکے ہیں۔ یہ گہرے نقوش سے بنتی ہے جو طبیعت میں گہرے ہو چکے ہیں۔ یہ گہرے نقوش کسی زمانہ سے وابستہ ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے بچپن جوانی یا بڑھاپے کی کوئی شرط نہیں۔ یہ نقوش جب موقع پاتے ہیں ذہن کی سطح پر ابھر آتے ہیں۔ تاہم عام انسانی زندگی میں فکر مندی اور پریشانی سے زیادہ ابھرتے ہیں اور طبیعت ان نقوش کو خواب میں منتقل کر دیتی ہے۔

خواب کیوں نظر آتے ہیں

نوع انسانی کو جب سے حواس عطا ہوئے ہیں وہ کچھ نہ کچھ سوچنے سمجھنے اور نتائج اخذ کرنے کی عادی ہے۔ آج تک شعوری علم کی کوئی شاخ خواہ وہ فلسفہ ہو، علم طب ہو، علم نباتات و حیوانات ہو، کیمیا ہو، طبیعات ہو، نفسیات ہو یا مابعد نفسیات، اس کا تعلق تعمیرات سے ہو، لاسلکی نظام سے ہو، مواصلات کے علم سے ہو، جنیٹیک انجینئرنگ سے ہو۔۔۔۔۔ اس کی بنیاد موج امکانی (لازمانیت) کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ بات نوع انسانی کو کبھی معلوم نہیں ہو سکی کہ زمانیت اور مکانیت کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں۔ چنانچہ یہ کہنا کہ انسان کے ذہن کو صرف خارجی دنیا کنٹرول کرتی ہے اور خارجی دنیا ہی دماغی سطح پر صورتیں بناتی ہے۔ نیز حواس کا کنٹرول خارجی دنیا کے ہاتھ میں ہے۔ محض مغالطہ ہے۔

موج امکانی کائنات کی بساط ہے۔ اور موج امکانی کسی طرح خارجی نہیں ہو سکتی اور نہ داخلی ہو سکتی ہے۔ یہ بنیادی غلطی ہے کہ موج امکانی کو کسی دائرہ میں کواہ وہ خارجی ہو یا داخلی محدود کر دیا جائے۔ بہر صورت ہمارے حواس کی ڈوری جہاں سے اپنی جنبش شروع کرتی ہے وہ لازمانیت ہے۔ لازمانیت کا خارج اور داخل نہیں ہوتا۔ معلوم اور نامعلوم کے درمیان خود ہمارے حواس نے پردہ کھینچ لیا ہے۔ لازمانیت کا اس پردے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے حواس خواب میں بھی اسی طرح تحریک پاتے ہیں جس طرح بیداری میں حواس کے اندر تحریکات پیدا ہوتی ہیں۔

ہمارے حواس میں مسلسل تغیر ہوتا رہتا ہے۔ وہ حواس زمانی ہوں یا مکانی، دراصل حواس میں تغیر ہی وقفہ ہے۔ انسانی دماغ دو طرح کام کرتا ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ وقفوں میں طوالت ہوتی ہے اور دوسری حالت یہ ہے کہ وقفوں میں طوالت کی جگہ محوری گردش ہوتی ہے۔ جب طولانی حرکت ہوتی ہے تو یہ وقفہ بیداری کے حواس بن جاتا ہے اور جب وقفہ محوری گردش میں ہوتا ہے تو اس کا نام خواب ہے۔

زندگی کا تجزیہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ساری زندگی دراصل حواس میں تغیر اور تغیر کے ساتھ ردوبدل کا نام ہے۔ انسانی زندگی دو طرح حرکت کر رہی ہے۔ ایک یہ ہے کہ اوپر سے زندگی کے تمام احساسات کا نزول ہو رہا ہے اور دوسرے یہ کہ زندگی میں کام کرنے والے احساسات صعود کر رہے ہیں۔ صعود و نزل کے اس قانون کو جاری و ساری رکھنے کے لئے قدرت نے یہ نظام قائم کیا ہے کہ دونوں وقفے متحرک رہیں۔ محوری گردش کے وقفے خواب میں کام کرتے ہیں اور طولانی گردش کے وقفے بیداری میں کام کرتے ہیں۔ زندگی کی بساط چونکہ محوری گردش کے وقفوں پر ہے اس لئے طولانی گردش کے وقفوں کا محوری گردش کے وقفوں سے مسلسل اور متواتر ربط قائم رہنا ضروری ہے۔

ہماری زندگی کا یہ معمول ہے کہ ہم سونے کے بعد بیدار ہوتے ہیں اور بیدار ہونے کے بعد سو جانے پر مجبور ہیں۔

انسانی زندگی کا سارا ریکارڈ لاشعور میں ذخیرہ ہے۔ لاشعور سے شعور میں زندگی منتقل ہو رہی ہے۔ اگر ہم خواب نہ دیکھیں تو شعور میں حواس منتقل نہیں ہوں گے۔ ہم خواب اس لئے دیکھتے ہیں کہ شعوری زندگی تعمیر کرنے والے حواس میں کام کرنے والی انرجی کا ذخیرہ جب ختم ہو جاتا ہے وہ لاشعور سے شعور میں دوبارہ جمع ہو جائے۔ اگر ہم خواب نہیں دیکھیں یعنی سوئیں گے نہیں تو زندگی کو تحریک دینے والا ذخیرہ شعور میں منتقل نہیں ہو گا۔

شعور۔۔۔۔۔۔لاشعور

ہماری زبان میں ایک اصطلاح ہے:

”بازوئے شمشیر زن“

خیال کیا جاتا ہے کہ بازو کی قوت اور تلوار کی دھار کاٹتی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بازو کی قوت کاٹتی ہے نہ تلوار کی دھار۔ دراصل یہ سب لہروں کی کارفرمائی ہے۔

قانون: آفاق سے نور کی لہریں آتی ہیں۔

انسان کی روح انہیں جذب کرتی ہے اس لئے کہ نور ہی

نور کو جذب کر سکتا ہے۔

روح کوئی تصور نہیں بلکہ حقیقی جسم ہے۔

روح کی یہی لہریں کیمیاوی اجزاء کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

ان کیمیاوی اجزاء کو ہم دماغ کہتے ہیں۔

یہ لہریں دماغ کے اربوں خلیوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔

یہاں یہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ لہریں خلیوں میں تقسیم ہونے کے بعد کیمیاوی اجزاء بنتی ہیں۔ لیکن تمام لہریں دماغ کو نہیں ملتیں۔ جتنی لہریں روح کے لئے ضروری ہیں وہ سب روح میں پیوست ہو جاتی ہیں اور جتنی لہریں دماغ کے لئے ضروری ہیں وہ دماغی اجزاء بن جاتی ہیں اور ان سے دماغ تشکیل پاتا ہے۔

عمل دو ہوتے ہیں۔ایک عمل اختیاری اور دوسرا غیر اختیاری۔ غیر اختیاری عمل کو عقل نہیں سمجھ سکتی اور یہ عمل بغیر وساطت کے انجام نہیں پاتا جیسا کہ ہم پیروں سے چلنے کا کام لیتے ہیں، ہاتھوں سے پکڑنے کا کام لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ دماغ کا کام ہے۔ دماغ اس کو کنٹرول کرتا ہے لیکن خفیہ طور پر روح کا عمل بھی ہوتا رہتا ہے جو دماغ کے کنٹرول سے بالکل باہر ہے۔ خواب میں زیادہ تر روح کا عمل کام کرتا ہے۔ لیکن خواب میں جہاں اختیاری اشارات پائے جائیں وہ دماغ کا عمل ہے۔اس لئے جب تک کوئی بندہ روح کی تحریکات سے وقوف حاصل نہیں کرلے گا خواب کی تعبیر بیان نہیں کر سکتا۔

خواب دیکھنے کا تعلق کسی تاریخ، وقت یا مقام سے ہے نہ اس کی تعبیر کا ان سے کوئی واسطہ ہے۔ خواب میں جو کچھ بھی مشاہدہ ہوتا ہے اس کا تجزیہ ہی اس بات کا پتہ دے سکتا ہے کہ خواب کس سرچشمہ سے دماغ کی سطح پر وارد ہوا ہے اور اس سرچشمہ کی نوعیت کیا ہے۔ خواب میں جو کچھ دیکھا جاتا ہے نتائج کے اعتبار سے وہ چیزیں بہت پیچیدہ ہوتی ہیں۔ کبھی بالکل الٹ پلٹ نظر آتی ہیں۔ ان حضرات کے لئے جو خواب کا علم نہ رکھتے ہوں صحیح بات تک پہنچنا تقریباً ناممکن ہے۔ خواب کی تعبیر کا علم ''علمِ سینہ'' ہے اور یہ علم اللہ کریم کی طرف سے عطیہ (Gift) ہوتا ہے۔

قانون: فی الواقع یہ بات بہت ہی عمیق ہے کہ انسان کی حقیقی خواہش کیا ہے۔

شعوری خواہشات ہمیشہ حقیقی خواہشات نہیں ہوتیں۔

دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر خواہشات شعور میں رہتی ہیں۔

انسان کی انا ان کو مسترد کرتی رہتی ہے اور ہرگز قبول نہیں کرتی۔

یہ ایک راز ہے۔۔۔۔۔۔

اگر انا کسی خواہش کو قبول کرلے تو پھر اس کا پورا ہونا لازم ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ پوری نہ ہو۔

خواب میں جو نشریات آتی ہیں براہ راست لاشعور سے آتی ہیں۔ شعور سے ان کا کوئی واسطہ نہیں آتا۔ لاشعور کا علم جاننے والا بندہ یہ جان لیتا ہے کہ خواب میں انا کی تحریکات کا کتنا عمل دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعبیر معلوم ہونے پر یقیناً انسان اپنی زندگی کے کسی خطرناک موڑ پر احتیاط کر کے اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔

رویائے کاذبہ، رویائے صادقہ

ہم جو کچھ دیکھتے ہیں ان کے محرکات سے ہماری ذات پیوست ہے۔ لیکن ہماری ذات محرکات کے اشاروں کو فطرت کے مطابق صحیح صحیح سمجھنے کی پابند نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے خواہشات کا خول اپنے اوپر پہن لیا ہے۔ خواہشات کا خول شبیہوں کو مسخ کر کے دیکھتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ فطرت کے اشارے غلط ہوں۔ کسی معاملہ میں بھی فطرت کو الزام دینا صرف ہماری نافہمی ہے۔

فطرت ''کل'' ہے۔ کل محدود، مجبور نہیں ہوتا۔ کل کی تعریف ہی یہ ہے کہ وسعتوں میں آزاد ہے۔

قانون:

غلطی یا لغزش ہمیشہ محدودیت میں سرزد ہوتی ہے۔

لامتناہیت میں سرزد نہیں ہوتی۔

غلطی نام ہے حد بندی کا، جس کے بعد صحیح کی ہستی کو قطعی تسلیم کرنا پڑے گا۔ لیکن صحیح کی کوئی حد بندی نہیں۔ اس لئے کہ صحیح حقیقت ہے۔ غلطی حقیقت سے بے بہرہ ہے۔

ہماری ذات ناروا خواہشات میں پھنس جانے کی وجہ سے فطرت کے اشاروں کی جن شبیہوں کو مسخ کر کے دیکھتی ہے وہ رویائے کاذبہ ہیں۔

ہماری ذات اگر نیوٹرل ہو کر فطرت کے اشاروں کو کل میں دیکھے تو یہ رویائے صادقہ ہوتے ہیں۔ کل چونکہ شبہات سے آزاد ہے اس لئے کل کے اندر تمام اشارے، لامتناہیت کا انکشاف کرتے ہیں اور لامتناہیت سب کس سب غیب ہے۔

حواس پر اثرانداز ہونے والے خواب

جب انسانی ارادہ اور شعور کسی چیز میں مرتکز ہو جاتا ہے (خواہ بیداری ہو یا خواب) تو وہ تصویر سے عمل میں بدل جاتی ہے۔ یعنی وہ چیز مظہر بن کر سامنے آ جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ کیمیکل امپلس (Chemical Impulse) ان تصورات کو خدوخال دے کر مظہر بناتے ہیں۔ الیکٹرک امپلس (Electric Impulse) جب کیمیکل امپلس میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو تصور مادی نقش ونگار کا روپ دھار کر شکل وصورت میں رونما ہو جاتا ہے۔

قانون: جو چیز الیکٹرک امپلس سے کیمیکل امپلس میں بدل جاتی ہے۔

اس کا اثر کواب کی طرح بیداری کے حواس پر بھی معین وقفہ تک موجود رہتا ہے۔

خواب یا بیداری دونوں حالتوں میں یہ دونوں ایجنسیاں برسرعمل رہتی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ خواب میں الیکٹرک امپلس کی کارکردگی زیادہ ہوتی ہے اور بیداری میں کیمیکل امپلس کی کارکردگی نمایاں ہوتی ہے۔ اگر بیداری کی طرح خواب میں بھی کیمیکل امپلس نمایاں ہو جائے تو ایسی صورت میں خواب میں دیکھی ہوئی، محسوس کی ہوئی یا چکھی ہوئی کوئی چیز بیداری میں بھی خواب کی طرح نظر آتی ہے۔

مثال: خواب میں ہم سنگترہ کھاتے ہیں اور اس کا مزہ بھول جاتے ہیں۔

کیوں بھول جاتے ہیں؟

اس لئے کہ سنگترہ اور سنگترے کا مزہ ہمیں الیکٹرک امپلس کے ذریعہ موصول ہوا ہے۔۔۔۔۔ لیکن یہی مزہ اگر خواب میں الیکٹرک امپلس سے کیمیکل امپلس میں بدل جائے۔ تو ہم سنگترہ اور سنگترے کے ذائقے کو بیداری میں بھی محسوس کریں گے۔

خواب میں پرواز

انسان بیداری میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ اس کے شعور کا اظہار احوال ہے۔ جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے وہ اس کے لاشعور کا اظہار احوال ہے۔ جب لاشعور میں کوئی اظہار احوال ہوا ہے تو وہ شعور میں آکر تصاویر کی شکل میں منعکس ہونے لگتا ہے۔ ایسا ہونے سے لاشعوری تقاضے کی کچھ تسکین ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی ایک سمبل (Symbol) پرواز ہے۔ چاہے آدمی جدوجہد نہ کرے۔ پھر بھی اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ تیزی سے مستقبل کی مسافت طے کرتا چلا جائے۔ حد یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی منزل اس کے ذہن میں ضرور ہوتی ہے۔ چاہے آدمی اس سے واقف ہو یا نہ ہو۔ جس دور میں ایسے کسی تقاضے کی شدت ہوتی ہے تو پرواز کے خواب نظر آنے لگتے ہیں۔ البتہ پس پردہ لاشعور کا ایک اشارہ ضرور ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جدوجہد میں کمی ہے اسے پورا کیا جائے۔ انتھک کوشش اور محنت سے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ لاشعور یہ ساری باتیں اس لئے بتاتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں زندگی کی شاہراہ سے واقف ہے۔

رنگین خواب کیوں نظر آتے ہیں

خود سے محبت کا رجحان فطری ہے۔ انسان اپنی ذات سے محبت کرتا ہے۔ یہ فطری رجحان اعتدال سے آگے قدم رکھنے کے بعد فطری کم اور اکتسابی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی انتہا پسندی کا میلان اپنی ذات کے ساتھ والہانہ محبت سکھا دیتا ہے۔ آہستہ آہستہ ایسی عادتیں اور خواہشات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ضمیر جن کی تائید نہیں کرتا اور ان خواہشات کو چھپانے کی کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ ذہنی اور نفسیاتی طور پر یہ حالت بہت خطرناک ہے۔ اس کا نتیجہ زیادہ تر عملی زندگی کو مفلوج کر دیتا ہے۔ ذات سے والہانہ محبت، ذات کو طرح طرح کے خاکوں میں پیش کر کے تسکین کا باعث بنتی ہے۔ یہ تسکین ایک طرح کی شراب ہے۔ اگر روک تھام نہ کی جائے تو انسان اس شراب میں غرق ہو کر رہ جاتا ہے۔

آدمی کی تمام خواہشات نہ کبھی پوری ہوئی ہیں نہ ہو سکتی ہیں۔ خواہشات کا تسلسل ہی زندگی ہے۔ آدمی کو زندگی میں قدم قدم آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ جس قدم پر خواہش پیدا ہوتی ہے اگر وہ پوری نہ ہو تو بھی اس کو اگلا قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ زندگی ٹھہر کر انتظار نہیں کر سکتی۔ کسی محرومی یا ناکامی کا افسوس لاحاصل اور خلاف عقل ہے۔ محروم تمناؤں، ناکام خواہشات اور اس قسم کے تصورات سے گزر جانا چاہئے اس طرح کہ طبیعت ان کا اثر قبول نہ کرے۔

جب تحت الشعور میں کوئی غیر معمولی امید۔۔۔۔۔ مستحکم ہو جاتی ہے مثلاً ایسی امید جو کوشش یا جدوجہد کے بغیر غیب سے بطور عطیہ کے پوری ہو جائے یا اس قسم کے حالات میں ذہن مرکوز ہو جائے کہ کوشش اور کام سے طبیعت اُچاٹ ہو چکی ہو، لیکن دل

میں امیدیں زیادہ قائم ہو چکی ہوں، سستی اور کاہلی کے باوجود امیدوں سے دستبردار ہونا طبیعت قبول نہ کرے تو خواب میں ہر چیز یا تو نیلی نظر آتی ہے یا اس کی گہرائی میں نیلا پن ہوتا ہے۔

خواب کیوں نظر نہیں آتے؟

خواب نظر نہ آنے کی وجہ حافظہ کی کمزوری ہے۔ جس دور میں رجحانات اعتدال کی حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خیالات کے بار سے دماغ پر اس قدر تھکن ہوتی ہے کہ اُمّ الدماغ میں کمزوری آجاتی ہے۔ اُمّ الدماغ ذہنی فکر و فہم کا مرکز ہے۔ زیادہ بار پڑنے سے دماغ کے ریشے پٹھے اور باریک نسیں جو حافظہ سے متعلق زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کارکردگی میں کوتاہی کرنے لگتی ہیں۔ انسان خواب ضرور دیکھتا ہے البتہ کمزور حافظہ خواب کو بھلا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی میں کبھی خواب نظر نہ آنا بیماری کی علامت ہے۔

گہری اور خوشگوار نیند کا راز

عطریات اور پھولوں کی خوشبوئیں جب لہروں کی شکل میں دماغ کے اندر مجتمع ہو جاتی ہیں تو دو صورتیں رونما ہوتی ہیں۔

*خوشبو کی لہریں یا تو بہت خوشگوار، پُر بہار اور محوِپرواز خواب میں منتقل ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔ یا

*بہت گہری نیند میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

جب یہ لہریں خواب میں منتقل ہوتی ہیں تو اس وقت ایک خاص قسم کی فرحت کا احساس پیدا کرتی ہیں۔ یہ خوشگوار احساس تھپک تھپک کر انسان کو گہری نیند سلا دیتا ہے۔

خواب اور الہامی کتابیں

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا:

''اسماعیل! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ جواب دیا، اے میرے باپ! جو حکم آپ کو ہوا ہے بجا لائیں۔ مجھے انشاءاللہ صابروں میں سے پائیں گے۔ جب دونوں اللہ کے حکم کے مطیع ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکارا اور کہا، اے ابراہیم علیہ السلام! تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ تحقیق ہم محسنین کو اسی طرح جزاء دیتے ہیں۔''

(قرآن)

قرآن نے جنت کے شعور یعنی لاشعور اور خواب کا تذکرہ بالوضاحت حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں کیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا:

''اے میرے باپ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، چاند اور سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

''میرے بیٹے جس طرح تو نے دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند تیرے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ اسی طرح تیرا پروردگار تجھے برگزیدہ کرنے والا ہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جنہیں اللہ کی طرف سے بصیرت عطا ہوئی تھی، اپنے لخت جگر سے یہ بھی کہا کہ اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔

روایت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام سے الفت و محبت، حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائیوں کو ناگوار گزرتی تھی۔ ایک روز حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائیوں نے پروگرام بنایا کہ انہیں راستے سے ہٹا دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ان سب بھائیوں نے مل کر باپ اے اجازت طلب کی حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ جنگل لے جائیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کے بھائیوں کے مخاصمت سے باخبر تھے۔ بھائیوں کے بے انتہا اصرار کے بعد انہوں نے نیم دلی سے اجازت دے دی۔ سوتیلے بھائی سیر کے بہانے حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے گئے۔ واپس آتے ہوئے انہیں ایک اندھے کنویں میں ڈال دیا۔ مکر و فریب سے روتے ہوئے گھر لوٹ آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی عدم موجودگی کا یہ عذر پیش کیا کہ انہیں بھیڑیا لے گیا ہے۔ ثبوت کے طور پر بکری کے خون میں رنگے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کے کپڑے باپ کو دکھائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام گو کہ ان کا حیلہ سمجھ گئے تھے۔ لیکن رضائے الٰہی سمجھ کر خاموش ہو رہے اور بشری تقاضے کے تحت اپنے لخت جگر کی جدائی میں اتنا روئے کہ آنکھیں جاتی رہیں۔

جس اندھے کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ڈالا گیا تھا اس کے قریب سے اسماعیلی عربوں کا مصر جانے والا قافلہ گزرا۔

قافلے والوں نے پانی کیلئے کنویں میں ڈول ڈالا تو حضرت یوسف علیہ السلام اسے پکڑ کر کنوئیں سے باہر نکل آئے، قافلہ والے آپ کو ساتھ لے گئے اور مصر کے بازار میں نیلام کر دیا۔ مصری فوج کے سپہ سالار ''فوطیفار'' نے آپ کو خریدا۔ فوطیفا فرعون کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور لوگ اسے ''عزیز مصر'' کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ دور حضرت یوسف علیہ السلام کی جوانی کا دور

تھا۔ حسن و خوبروئی کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا، جو ان کے اندر موجود نہ ہو۔ عزیز مصر کی بیوی ''زلیخا'' دل پر قابو نہ رکھ سکی اور حضرت یوسف علیہ السلام پر پروانہ وار نثار ہوگئی۔

عصمت و حیا کے پیکر حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک لمحہ کے لئے بھی زلیخا کی حوصلہ افزائی نہ کی بلکہ اسے بے قراری کی حالت میں چھوڑ کر کمرے سے باہر جانے لگے، زلیخا نے روکنا چاہا، جس سے آپ کی قمیض پھٹ گئی۔ دروازہ کھلا تو عزیز مصر کی بیوی کا چچازاد بھائی سامنے کھڑا تھا۔ زلیخا نے مکر سے کام لیا اور حضرت یوسف علیہ السلام پر الزام لگادیا کہ آپ نے اس کی عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ شخص ذکی، فطین، ہوشیار اور معاملہ فہم تھا۔ اس نے کہا کہ یوسف کا پیراہن دیکھنا چاہئے اگر سامنے سے چاک ہے تو زلیخا سچ کہتی ہے اگر پیچھے سے چاک ہے تو یوسف بے گناہ ہے۔ دیکھا تو پیراہن پیچھے سے چاک تھا۔ عزیز مصر کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے معاملہ رفع دفع کردیا۔ لیکن خاندان میں یہ بات کسی نہ کسی طرح پھیل ہی گئی۔ عورتوں نے زلیخا پر لعن طعن شروع کردیا۔ زلیخا نے حقیقت حال ان پر آشکارا کرنے کے لئے ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ تواضع کیلئے پھل رکھے گئے۔ زلیخا نے مہمانوں کو پھل کاٹنے کو کہا اور عین اسی وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو قریب سے گزارا گیا۔ حسن و جمال کے مجسمہ اور مردانہ وجاہت کے پیکر حضرت یوسف علیہ السلام پر جب عورتوں کی نگاہ پڑی تو ان کے حواس معطل ہوگئے اور انہوں نے پھلوں کے ساتھ اپنی انگلیاں بھی کاٹ ڈالیں۔

زلیخا نے مقصد براری کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو تنگ کرنا جاری رکھا اور جب اسے کامیابی نہ ہوئی تو آپ پر طرح طرح کے الزامات لگا کر جیل بھجوادیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام سات برس جیل میں قید رہے۔ قیدیوں نے جن میں ایک بادشاہ کا ساقی اور دوسرا باورچی تھا اور وہ بادشاہ کو زہر سے ہلاک کرنے کی سازش میں پکڑے گئے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے اپنے خواب سنائے۔ ایک نے بتایا۔ ''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ انگور نچوڑ رہا ہوں۔'' دوسرے نے کہا۔ ''میں نے دیکھا ہے کہ سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اسے کھا رہے ہیں۔''

حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر میں فرمایا کہ انگور نچوڑنے والا بری ہوجائے گا اور اسے پھر ساقی گری سونپ دی جائے گی۔ دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا اور اس کا گوشت مردار جانور کھائیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بیان کردہ چوتھا خواب بادشاہ مصر ''ملک الریان'' کا ہے۔ بادشاہ نے تمام درباریوں کو جمع کرکے کہا، ''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں انہیں سات دبلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور سات دوسری سوکھی۔''

بادشاہ کے دربار میں ماہرین خواب نے اس خواب کو بادشاہ کی پریشان خیالی کا مظہر قرار دیا۔اس خواب سے بادشاہ مصر ''فرعون'' ہر وقت پریشان رہنے لگا۔ بادشاہ کو پریشان دیکھ کر ساقی کو اپنا خواب اور اس کی تعبیر یاد آگئی۔اس نے جیل میں قید حضرت یوسف علیہ السلام کے علم و حکمت سے بادشاہ کو آگاہ کیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ سات برس تک تم لگاتار کھیتی کرتے رہو گے۔ان سات برسوں میں غلے کی فراوانی خوب ہو گی اور اس کے بعد سات برس بہت سخت مصیبت کے آئیں گے اور سخت قحط پڑ جائے گا ایک دانہ بھی باہر سے نہیں آئے گا۔ان سات سالوں میں وہی غلہ کام آئے گا جو پہلے سات سالوں میں ذخیرہ کیا گیا ہو گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس پورے قصے میں اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ خواب مستقبل کی نشاندہی کا ذریعہ ہیں۔خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی بیان کردہ تعبیر کے مطابق چودہ سال کا مستقبل سامنے آگیا۔غور و فکر کے بعد دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ عام آدمی بھی مستقبل کے آئینہ دار خواب دیکھتا ہے یہ بالکل الگ بات ہے کہ علم تعبیر خواب پیغمبروں کا معجزہ ہے۔

''اسی طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں سلطنت عطا فرمائی اور اس کو خواب کی تعبیر کا علم سکھایا۔

(قرآن)

خواب میں پوشیدہ حکمت اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بیان کردہ تعبیر سے بادشاہ مصر بے حد متاثر ہوا۔ بادشاہ نے اس صاحب علم قیدی کو رہا کر کے دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے رہا ہونے سے انکار کر دیا اور مطالبہ کیا کہ اس الزام کی تحقیق کی جائے جس کے تحت وہ قید کئے گئے ہیں۔ بادشاہ جان گیا کہ قیدی صاحب حکمت اور بزرگ ہے۔اور یہ صاحب علم برگزیدہ شخص یقیناً بے گناہ ہے ورنہ الزام کی تحقیق کا مطالبہ نہ کرتا اور بخوشی جیل سے باہر آجاتا۔شاہ مصر نے تحقیقات کا حکم دیا اور نتیجہ میں حضرت یوسف علیہ السلام بے قصور ثابت ہوئے۔

خواب کی تعبیر معلوم ہونے کے بعد بادشاہ نے دربار میں موجود ماہرین کو اس صورت حال سے نمٹنے کی ہدایت کی۔یہ خواب جس طرح انوکھا تھا اسی طرح تعبیر بھی عجیب تھی۔سارے دربار میں ایک بھی فرد ایسانہ تھا جو اس کام سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکتا۔تب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس قحط سالی سے بچنے کی تدابیر بھی بتادیں۔ بادشاہ ان کے علم و حکمت اور بزرگی کا پہلے ہی معترف تھا اب اس کے دل میں حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت و عظمت گھر کر گئی۔اس نے ان تدابیر کو نہ صرف قبول کیا بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان پر عمل کرنے کا اختیار بھی دے دیا۔اور کہا:

آج سے تو میرا نائب ہے۔

آج سے تیرا حکم میری تمام رعایا پر چلے گا۔

آج سے میں نے تجھے ساری سلطنت کا مختار بنایا ہے۔

آج سے تو اپنی مرضی کا مالک ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے سلطنت مصر کی باگ ڈور سنبھال لی اور چودہ سال کی غذائی پلاننگ کر دی۔ زرعی زمینوں کے قریب غلہ ذخیرہ کرنے کیلئے گودام تیار کرائے گئے۔ یہ گودام اہرام مصر کے طرز کے تھے جن کے اندر رکھی ہوئی چیزوں پر موسمی اثرات اثر انداز نہیں ہوتے۔ سات سال بارشیں خوب ہوئیں اور بہترین فصل حاصل ہوئی۔ پھر کھیتیاں سوکھنے لگیں۔ جوہڑوں اور تالابوں میں جمع شدہ پانی ختم ہو گیا۔ لوگوں کے پاس جمع شدہ غذائی اجناس کی قلت ہو گئی۔ مصر کی ساری زمین سوکھ گئی اور قرب و جوار میں شدید قحط پڑا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن انتظام کی بدولت غلہ وافر مقدار میں موجود رہا۔

کنعان کے باشندے مصر آکر سرکاری گوداموں سے غلہ لے کر گئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو مصر سے غلہ لانے کے لئے بھیجا۔

حضرت یوسف علیہ السلام ان گوداموں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً تقسیم اجناس کا جائزہ لیتے تھے۔ ایک بار جائزہ لینے پہنچے تو ایک جیسے لباس اور ایک جیسی شکل وصورت کے حامل دس کنعانیوں کو قطار میں انتظار کرتے دیکھا۔۔۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا۔۔۔۔۔ استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ہم سب آپس میں بھائی ہیں اور کنعان سے آئے ہیں۔ ہم دس بھائیوں کے علاوہ ایک اور بھائی اور باپ کنعان میں ہیں۔ گیارہواں بھائی غلہ لینے اس لئے آ نہ سکا کہ ہمارے باپ آنکھوں سے معذور ہیں۔ باپ کی معذوری کی وجہ یہ بتائی کہ ہمارے یک اور بھائی یوسف کو بچپن میں بھیڑیا اٹھا کر لے گیا تھا۔ باپ کو اس سے بے انتہا محبت تھی۔ وہ اس کے غم میں روتے روتے بینائی سے محروم ہو گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ سن کر صدمہ پہنچا کہ ان کے باپ ان کی جدائی کے غم میں بینائی کھو چکے ہیں۔ ساتھ ہی اپنے چھوٹے بھائی کی فکر بھی لاحق ہوئی۔ آپ نے اپنے بھائیوں سے کہا، ''تم لوگ کنعان سے آئے ہو ممکن ہے تمہیں یہاں کے قانون کا علم نہ ہو۔ غلہ صرف ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جو یہاں موجود ہوتے ہیں۔ اس بار تم کو معذور باپ اور بھائی کے حصے کا غلہ دے دیا جاتا ہے لیکن آئندہ جب غلہ لینے آؤ تو اپنے باپ اور بھائی کو بھی ساتھ لے کر آنا۔'' بھائیوں نے کہا کہ ہمارے والد تو بیٹے کے غم میں گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ آنکھوں سے معذور بھی ہیں ان کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ چھوٹا بھائی باپ کی خدمت میں لگا رہتا ہے اور وہ بھی اسے خود سے دور کرنا گوارا نہیں کرتے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کی معذوری کا عذر تو قبول کر لیا لیکن بھائی کے نہ آنے کی وجہ کو قبول نہیں کیا اور کہا کہ تمہارے بھائی کو اپنے حصے کا غلہ لینے یہاں آنا پڑے گا۔ اگر وہ نہیں آیا تو تم کو بھی غلہ نہیں دیا جائے گا۔

مصر سے واپسی پر تمام بھائی اپنے نابینا باپ کے پاس پہنچے اور انہیں والیٔ مصر کے حکم سے آگاہ کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بات سن کر کہا:

''کیا تم پر اس ہی طرح اعتماد کروں جس طرح اس کے بھائی یوسف کے معاملہ میں کر چکا ہوں؟''

حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کے بعد، حضرت یعقوب علیہ السلام کے دل کا سکون ''بن یامین'' ہی تھا۔ آنکھوں کی روشنی سے محروم ہونے کے بعد بن یامین ہی باپ کی ضروریات کا خیال رکھتا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائی اپنے باپ کا جواب سن کر شرمندہ ہوئے اور بڑے بھائی نے نہایت عاجزی سے کہا، ''آپ کو ہم پر اعتماد نہیں رہا لیکن ہم مجبور ہیں۔ اگر آپ نے بن یامین کو ہمارے ساتھ نہیں بھیجا تو کسی کو بھی غلہ نہیں ملے گا۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے اس بات کا وعدہ لیا کہ وہ بن یامین کو صحیح سلامت باپ کے پاس واپس لے آئیں گے۔ دوسری مرتبہ برادران یوسف کا قافلہ جب مصر کو روانہ ہونے لگا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو نصیحت کی کہ دیکھو ایک ساتھ جتھا بنا کر شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے ایک ، دو دو داخل ہونا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیٹوں کو یہ نصیحت اس وجہ سے تھی کہ جب وہ پہلی بار مصر میں داخل ہوئے تھے تو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے تھے اور بعد ازاں الزام ثابت نہ ہونے پر رہا ہوئے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام جانتے تھے کہ ان کے بھائی جو غلہ لے گئے ہیں وہ زیادہ دن نہیں چلے گا اور انہیں جلد ہی غلہ لینے کے لئے دوبارہ آنا پڑے گا۔ بھائی کے انتظار میں وہ شہر کے باہر بھی چکر لگایا کرتے تھے۔ بالآخر برادران یوسف پہنچ گئے اور باپ کی نصیحت کے مطابق الگ الگ دروازوں سے شہر میں داخل ہوئے اور پھر ایک جگہ جمع ہو گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں شاہی مہمان خانہ میں ٹھہرایا اور اپنے سگے بھائی بن یامین کو تنہائی میں طلب کر کے اسے حقیقت حال سے آگاہ کر دیا۔ باپ کی خیر خبر معلوم کی، اپنی ساری روئداد سنائی۔ باپ سے جدائی سے لے کر اب تک کا سارا قصہ بھائی کو سنایا اور تاکید کی کہ دوسرے بھائیوں پر اس راز کو آشکارا نہ کیا جائے کہ میں ہی ان کا وہ بھائی ہوں جس کو اپنی دانست میں وہ ختم کر چکے ہیں۔

اب کی بار حضرت یوسف علیہ السلام نے تمام بھائیوں کو پہلے سے زیادہ غلہ دیا اور اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس رکھنے کی یہ ترکیب کی کہ غلہ ناپنے کا شاہی پیالہ اس کے سامان میں رکھ دیا۔

کنعانی جوانوں کا یہ قافلہ ابھی روانہ ہی ہوا تھا کہ چاندی سے بنے شاہی پیمانے کی تلاش شروع ہو گئی۔ جب پیمانہ نہ ملا تو قافلہ والوں پر چوری کا شبہ ظاہر کیا گیا کیونکہ غلہ صرف اسی قافلہ کو تقسیم کیا گیا تھا۔ قافلہ رکوایا گیا۔ برادران یوسف نے اس پر احتجاج کیا کہ چوری کا الزام بے بنیاد ہے۔ بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ قافلہ والے واپس چل کر تلاشی دیں گے۔ الزام ثابت نہ ہوا تو انہیں غلط شبہ کے نتیجہ میں پہنچنے والی تکلیف کے بدلہ میں مزید غلہ دیا جائے گا اور اگر الزام ثابت ہوا تو مجرم کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔۔۔۔۔اور قانون میں اس کی سزا یہ تھی کہ مجرم کو اس شخص کے حوالے کر دیتے تھے جس کی چیز چوری ہوتی تھی۔

شاہی داروغہ نے تمام بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ سب سے چھوٹے بھائی بن یامین کی خورجی میں سے شاہی پیمانہ برآمد ہوا۔ یہ دیکھ کر تمام بھائی پریشان ہو گئے۔

شاہی پہرہ دار بن یامین کو گرفتار کر کے لے جانے لگے تو ان سب کو باپ سے کیا ہوا وعدہ یاد آیا انہوں نے داروغہ کی منت سماجت شروع کر دی کہ بن یامین کو چھوڑ دیا جائے اور اس کی جگہ جس بھائی کو چاہیں گرفتار کر لیں۔ معاملہ حضرت یوسف علیہ السلام والیٔ مصر کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس امر سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ اس سے زیادہ ظلم اور کیا ہو گا کہ اصل مجرم کو چھوڑ کر کسی اور کو پکڑ لیا جائے۔

ناکام و نامراد برادران یوسف وطن واپس ہوئے۔ لیکن اس سفر میں ان کا بڑا بھائی ان کے ساتھ نہیں تھا کیونکہ اس نے خاص طور پر بن یامین کی بحفاظت واپسی کا ذمہ اپنے سر لیا تھا اور بار ندامت سے باپ کا سامنا کرنے کی ہمت اس کے اندر موجود نہ تھی اس لئے وہ وہیں رہ گیا۔

باقی بھائیوں نے کنعان پہنچ کر اپنے باپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرط غم سے ایک آہ کھینچی اور غمزدہ آواز سے بولے، ''میں جانتا ہوں کہ بات یہ نہیں ہے لیکن تم جو کچھ کہتے ہو مان لیتا ہوں۔ اب سوائے صبر کے اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے جو غلہ لائے تھے، ختم ہو گیا۔ وہ پھر مصر جانے کے بارے میں سوچنے لگے لیکن بن یامین کی حرکت سے جو شرمندگی انہیں اٹھانا پڑی تھی اس کی وجہ سے جاتے ہوئے ہچکچا رہے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں تسلی دی اور مصر جانے پر آمادہ کیا تا کہ غلہ کے حصول کے ساتھ ساتھ بن یامین کی قید سے رہائی کے لئے والیٔ مصر سے معافی کی التجا کی جا سکے۔

باپ کی ہمت دلانے پر بیٹے دربار میں حاضر ہوئے اور کہا۔

’’ہمیں قحط سالی نے پریشان کر دیا ہے۔ اب معاملہ خرید و فروخت کا نہیں ہے۔ ذرائع آمدنی ختم ہو گئے ہیں۔ ہم غلہ کی پوری قیمت ادا نہیں کر سکتے ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے حاضر ہے۔ اگر تو ہمیں غلہ نہیں دے گا تو ہمارے گھروں میں فاقے شروع ہو جائیں گے۔‘‘

حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سنا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور آبدیدہ ہو کر کہا۔

’’نہیں نہیں میں تمہیں اور اپنے باپ کو مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا۔‘‘

برادران یوسف اس بات پر کہ عزیز مصر ہمارے باپ کو اپنا باپ کہہ رہا ہے حیرت زدہ ہو رہے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مزید کہا۔

’’تم لوگوں نے یوسف اور اس کے بھائی بن یامین کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟‘‘

یہ جملہ سن کر ان پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عزیز مصر کو یوسف اور بن یامین سے کیا واسطہ ہے۔

’’میرے بھائیو! میں ہی تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ جسے تم نے حسد کی بناء پر کنویں میں ڈال دیا تھا۔‘‘

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس انکشاف سے ان کے رہے سہے حواس بھی جاتے رہے۔ خوف، شرمساری اور ندامت کے احساس سے ان کی گردنیں جھک گئیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے پیغمبرانہ طرز فکر سے درگزر سے کام لیا۔ فرمایا:

’’میں تمہارا بھائی ہوں۔ ہم ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ میں آج بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ تم کو کوئی سرزنش نہیں، کوئی شکوہ نہیں، کوئی شکایت نہیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے گناہ بخش دے کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے۔‘‘

فرعون مصر کو بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی آمد کا پتہ چلا اور یہ کہ ان کے والد اللہ کے برگزیدہ بندے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان میں اسرائیل کے نام سے پکارے جاتے تھے اور آپ سے کئی معجزے منسوب تھے جن سے فرعون بھی واقف تھا۔ فرعون کو جب یہ پتہ چلا کہ حضرت یوسف علیہ السلام اس برگزیدہ ہستی کے بیٹے ہیں تو اس نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کے پورے خاندان سمیت مصر میں آباد ہونے کی دعوت دی اور سہولت کے لئے فوج کا ایک دستہ برادران یوسف کے ہمراہ کنعان بھیجا جس میں مال برداری کے جانور بھی شامل تھے۔

قافلے کی کنعان روانگی سے قبل حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا پیراہن بھائیوں کو دیتے ہوئے کہا کہ اسے میرے محترم و مقدس باپ کی آنکھوں سے لگانا، خداوند قدوس اپنا فضل کرے گا۔

قافلہ ابھی کنعان میں داخل نہیں ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اہل خاندان سے کہا کہ مجھے اپنے گمشدہ بیٹے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ اہل خاندان نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس بات کو پیرانہ سالی کی وجہ سے ضعف دماغ پر محمول کیا اور کہا کہ برسوں کا گمشدہ بیٹا جس کو بھیڑیا لے گیا تھا بھلا اس کی خوشبو کیسے آنے لگی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ ''تم لوگ وہ بات نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔''

شاہی دستہ کے ہمراہ قافلہ شہر میں داخل ہوا تو حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے گھر کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے سر جھکائے ان کے پاس پہنچے حضرت یعقوب علیہ السلام نے خوشی اور بے قراری سے کہا۔ ''تم سب آئے۔ مجھے یوسف کی مہک محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔''

''یوسف ہمارے ساتھ نہیں آیا۔'' ایک بھائی نے جھکے ہوئے سر کے ساتھ جواب دیا اور پیراہن نکال کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''یوسف نے یہ بھیجا ہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام نے پیراہن ہاتھ میں لیا اور یہ کہتے ہوئے چوما اور آنکھوں سے لگانا شروع کر دیا۔ ''میرا یوسف زندہ ہے۔ میں نہ کہتا تھا میرا یوسف زندہ ہے۔ مجھے اس کی مہک آرہی ہے۔'' پیراہن آنکھوں سے مس ہو رہا تھا اور رفتہ رفتہ بینائی لوٹ رہی تھی۔

بھائیوں نے اول تا آخر سارا قصہ کہہ سنایا۔۔۔۔۔

حضرت یعقوب علیہ السلام تمام خاندان والوں کے ہمراہ جن کی تعداد ستر (۷۰) بتائی جاتی ہے مصر روانہ ہو گئے۔ توریت کی تصریح کے مطابق والد سے بچھڑتے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر ۱۷ سال تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام نوے سال کے تھے۔ جس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام مصر تشریف لائے اس وقت ان کی عمر ۱۳۰ سال تھی گویا باپ بیٹا چالیس سال ایک دوسرے سے جدا رہے۔

س دوران فوطیفار کا انتقال ہو گیا۔ اللہ نے حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کو دوبارہ جوانی عطا کی اور دونوں کی شادی ہو گئی۔ انجیل میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے خواب کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

''اور خدا نے رات کو خواب میں اسرائیل سے باتیں کیں۔ اور کہا اے یعقوب! اے یعقوب! اس نے جواب دیا میں حاضر ہوں۔ اس نے کہا میں خدا، تیرے باپ کا خدا ہوں۔ مصر میں جانے سے نہ ڈر کیونکہ میں وہاں تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤں گا (یعنی میری نگہبانی تیرے ساتھ ہے) اور پھر تجھے ضرور لوٹا کر بھی لاؤں گا۔ یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر لگائے گا۔''

تاریخ شاہد ہے کہ حالات و واقعات اسی طرح پیش آئے جس طرح خوابوں میں نشاندہی کی گئی تھی۔

خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی دنوں میں ہی سچے خوابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خواب بھی دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح صادق کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی۔ خواب کو جزو نبوت کہا گیا ہے۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

''خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

مفسرین اس کی تشریح یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ وحی کے نزول کا زمانہ ۲۲ سال ہے۔ ابتدائی چھ ماہ کا عرصہ خوابوں پر مشتمل تھا۔ ۶ ماہ کو ۲۳ سال سے وہی نسبت ہے جو ایک کو چھیالیس سے ہے۔

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خواب بھی ایک قسم کی وحی ہے جس کے ذریعے اللہ کریم خواب دیکھنے والے کو اس بھلائی یا برائی سے مطلع کر دیتا ہے جو اس کو پہنچنے والی ہوتی ہے۔ تاکہ وہ شخص دنیا میں مغرور نہ ہو جائے اور خدائے ذوالجلال کے حکم سے غافل نہ رہے۔

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔''

صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔ ''سچا خواب''

جب رسول خدا ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ کرامؓ غمگیں ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ہم کو کار خیر سے مطلع فرمایا کرتے ہیں۔ خدانخواستہ آپ اگر ہمارے درمیان موجود نہ رہے تو ہم کو کون مطلع کیا کرے گا۔ دینی اور دنیاوی امور کی بھلائی ہمیں کس طرح معلوم ہو گی؟

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں ارشاد فرمایا:

''میری وفات کے بعد وحی تو منقطع ہو جائے گی لیکن مبشرات بند نہیں ہوں گے۔''

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ''مبشرات'' کیا چیز ہیں؟

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''مبشرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک بندوں کو نظر آتے ہیں۔''

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ حق تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس خواب کو اپنے مومن دوستوں اور بھائیوں کے سامنے بیان کرے اور اگر نیک آدمی برا خواب دیکھے تو چند بار یہ کہے:

''میں راندۂ درگاہ شیطان سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔''

رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے گویا مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد عموماً صحابہ کرامؓ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو بیان کرتا اور سیدنا حضور الصلوٰۃ والسلام اس کی تعبیر بیان فرماتے۔

خواب اور صحابہ کرامؓ کے اقوال

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے:

''اللہ کریم کے عجائبات خلق میں سے ایک خواب بھی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ سب سے پہلی نعمت جو اللہ نے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے خواب میں ایک مقرب فرشتے کو دیکھا جو آپ ﷺ سے اس طرح ہمکلام ہوا کہ اے محمد ﷺ! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ ﷺ کو اللہ نے اپنے انبیاء کے گروہ میں ممتاز فرمایا ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء بنایا ہے اور آپ ﷺ کے حق میں یہ ارشاد ہوا ہے:

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔''

خواب اور بزرگان دین کے اقوال

امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ دلی خیالات کا انعکاس

۲۔ شیطانی وسوسے

۳۔ مبشرات خداوندی

خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی خواب میں خیر اور منفعت و راحت دیکھتا ہے تو شر اور آفت دیکھتا ہے۔ بعد ازاں بعینہ یہی چیز بیداری میں پیش آجاتی ہے۔ دوسری بات غور طلب یہ ہے کہ بہت سے کند ذہن و کند فہم لوگ جو بیداری میں پڑھی ہوئی شاعری یاد نہیں کر سکتے بحالت خواب سنی ہوئی پوری پوری غزل بیدار ہونے پر سنا دیتے ہیں۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک ان پڑھ شخص عالم رویاء میں کسی علمی محفل میں شریک ہوتا ہے اور بیدار ہونے پر علم و حکمت کی باتیں بیان کرنے لگتا ہے۔

بعض حالات میں شعور اس حد تک بیدار ہوتا ہے کہ خواب میں بھی تخلیق کا کام جاری رہتا ہے اور یہ تخلیق بیداری میں کی گئی تخلیق سے عمدہ ہوتی ہے۔ دنیائے ادب کے بہت سے شاہکار ایسے ہی خواب میں تخلیق ہوئے مثلاً جلال الدین رومیؒ نے اپنے بعض بہترین اشعار نیند کی حالت میں کہے۔ یہی حالت رابندر ناتھ ٹیگور کی تھی۔ کولرج (Coleridge) نے اپنی مشہور نظم ''کبلا خان'' خواب میں لکھی۔ جاگتے ہی اس نے اسے قلم بند کر لیا۔ ابھی نظم پوری نہیں ہوئی تھی کہ دروازے پر کسی نے دستک دی۔ دستک کی آواز سنتے ہی باقی سب اشعار حافظہ سے محو ہو گئے۔

مصر کے صوفی شاعر ابن فارض کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے سارے عمدہ قصائد خواب میں وضع کئے اور بیدار ہونے پر لکھے۔ اس ضمن میں شیخ سعدی کا وہ شہرۂ آفاق شعر جو انہوں نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق خواب میں فرمایا تھا، بہترین مثال ہے:

حسن یوسف عدم عیسیٰ ید بیضا داری

آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت امام غزالیؒ ایک شخص کا خواب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس پر اس قدر شہوت غالب ہوئی کہ وہ متحمل نہ ہو سکا اور اس نے بہت آہ و زاری کے ساتھ دعا کی۔ اس نے خواب میں بزرگ کو دیکھا کہ بزرگ سینے پر ہاتھ پھیر رہے ہیں جب بیدار ہوا تو طبیعت کو پر سکون پایا۔ ایک سال بعد پھر شہوت کا زور ہوا۔ پھر انہی بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ بزرگ نے پوچھا کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے اندر شہوت ختم ہو جائے۔ اس شخص نے کہا کہ ہاں میں یہی چاہتا ہوں۔ بزرگ نے فرمایا۔ ''گردن جھکا لے۔'' جب گردن جھکائی تو بزرگ نے تلوار سے گردن پر وار کیا۔ جس کے باعث اس کی شہوت کافی عرصہ کے لئے ختم ہو گئی۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

''دل آئینے کی مانند ہے اور لوح محفوظ اس آئینہ کی مانند ہے جس میں تمام موجودات کی تصویریں موجود ہیں۔ اور صاف آئینے کو جب تصویروں کے سامنے کرتے ہیں تو اس میں بھی تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح دل جب آئینے کی طرف صاف ہو اور

محسوسات سے قطع تعلق کرلے تو لوح محفوظ سے مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ لوح محفوظ میں موجودات کی جو تصویریں موجود ہیں دل کے آئینے میں نظر آتی ہیں۔ یہی حال خواب کا ہے۔"

حضرت ابراہیم کرمانیؒ کہتے ہیں کہ:

جو شخص اپنے خواب کو علامت اور دلیل کے ساتھ اچھی طرح جاننا چاہتا ہے، حتی المقدور طہارت کے ساتھ دائیں پہلو پر سو جائے۔ اللہ کریم کو یاد کرے اور کھانا آدھا پیٹ کھائے۔

حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ:

اللہ کریم کو خواب میں دیکھنے کی سات تعبیرات ہیں۔

۱۔ معافی اور بخشش

۲۔ بلا اور مصیبت سے امن

۳۔ ہدایت اور دین میں ترقی

۴۔ ظالموں پر فتح

۵۔ آخرت کے عذاب سے امن

۶۔ رعایا اور عادل بادشاہ

۷۔ دنیا و آخرت میں عزت و شرف۔

شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ بن سینا کا قول ہے کہ ہر انسان اپنے مزاج کے اعتبار سے خواب دیکھتا ہے۔

۱۔ جس شخص کے مزاج میں حرارت کا غلبہ ہو وہ خواب میں آگ یا دھوپ دیکھتا ہے۔

۲۔ جس شخص کے مزاج میں سردی کا غلبہ ہو وہ خواب میں برف یا خود کو ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھتا ہے۔

۳۔ غرضیکہ جس شخص میں جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے وہ اسی کے موافق خواب دیکھتا ہے۔

ڈراؤنے خواب دیکھنے کے ضمن میں حکیم بو علی سینا کہتا ہے کہ خوب پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ شکم سیر ہو کر کھانے سے معدے میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ جس سے اعصاب متاثر ہوتے ہیں اور اعصاب متاثر ہونے سے قوت متخیلہ اور قوت متصورہ دماغ کو بھاری کر دیتی ہے اور آدمی ڈراؤنے خواب دیکھنے لگتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جب تک معدہ غذا سے بھرا ہوا ہو، سویا نہ جائے۔

حکمائے طب خواب کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک طبعی دوسری غیر طبعی۔ طبعی حرارت غریزی کو قائم رکھتی ہے۔ لیکن قوائے نفسانی پر رطوبت غالب آجائے تو اعصاب سست ہو جاتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جو فضلات جسم میں جمع ہو گئے ہیں ان کو پسینہ کے ذریعے خارج کر دیا جائے۔

غیر طبعی خواب تین قسم کے ہیں:

۱۔ مزاج میں اعتدال نہ ہونے سے جسم میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔

۲۔ اخلاط کی زیادتی سے خون اور صفرا اور سودا زیادہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ غلیظ غذاؤں کے کھانے سے دماغ میں فاسد خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خشک مزاج آدمی کو نیند کم آتی ہے اور گرم و تر مزاج آدمی کو نیند زیادہ آتی ہے۔

نیند کے دوران جزوی اور بسا اوقات کُلی طور پر شعور معطل ہو جاتا ہے۔ افکار و تصورات، ذہنی اور جسمانی افعال پر قابو نہیں رہتا۔ شعوری تعطل کے علاوہ خواب میں کیمیاوی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے۔ اس کیمیاوی تبدیلی سے نیند میں جو سانس لیا جاتا ہے۔ وہ گہرا ہوتا ہے۔ بیداری میں سانس کی آمد و رفت کے دوران پیٹ کا گھٹنا بڑھنا زیادہ ہوتا ہے اس کے برعکس خواب میں پسلیوں کا ابھار زیادہ ہوتا ہے۔ کسی بھی سوتے ہوئے آدمی کو دیکھا جائے کہ جب وہ سانس اندر لیتا ہے تو سانس گہرا ہوتا ہے اور اسی طرح جب وہ سانس باہر نکالتا ہے تو سانس باہر آنے میں بیداری کی نسبت جسم پر زیادہ زور پڑتا ہے۔ ایک کیمیاوی تبدیلی جس کی وجہ سے سو کر اٹھنے کے بعد اکثر اوقات آنکھ کے اندر کی سطح خشک ہو جاتی ہے۔ اگر آنکھوں کو ملا نہ جائے تو رطوبت پیدا کرنے والے غدودوں کا فعل دیر میں بیدار ہوتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ نیند کے دوران نبض سست پڑ جاتی ہے۔ اعضاء سکڑ جاتے ہیں۔ سو کر اٹھنے کے بعد اگر قد ناپا جائے تو کم ہوتا ہے۔

اکثر لوگ بے خوابی کا ذکر بھی کرتے ہیں اور یہ بے خوابی رفتہ رفتہ کسی نہ کسی نفسیاتی مرض کا پیش خیمہ بھی بن جاتی ہے۔ بے خوابی اصل میں تکنیکی لحاظ سے بے چین یا مضطرب نیند کی انتہائی صورت ہے۔ نیند کا کم آنا، نیند کا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا یا نیند کا بالکل نہ آنا، یہ

مخصوص حالتیں ہیں اور ان تبدیلیوں کی وجہ سے مزاجی کیفیات میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ جو زیادہ فکر مند رہتے ہیں اور جن کی نیند گہری اور مسلسل نہیں ہوتی ان کے دماغ میں وہ خلئے جن کے اوپر اچھی اور مثالی صحت کا دار و مدار ہے کمزور ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ خواب ہر انسان کی باطنی اور نفسیاتی زندگی کا آئینہ دار ہے۔

میں مؤلف کتاب خواجہ شمس الدین عظیمی عرض کرتا ہوں کہ انسانی حواس رنگوں سے بنتے ہیں۔ اور رنگوں کی زیادتی اور کمی سے خواب کے حواس بھی متاثر ہوتے ہیں۔

عام مشاہدہ ہے کہ زمین پر موجود ہر شئے میں کوئی نہ کوئی رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ عالم رنگ و بو میں کوئی شئے بے رنگ نہیں ہے۔ حیات میں رنگوں اور لہروں کا ایک مکمل نظام بر سر عمل ہے۔ رنگوں اور لہروں کا خاص توازن کے ساتھ عمل پذیر ہونا صحت کا ضامن ہے۔ اگر کسی وجہ سے رنگوں کے نظام میں خلل واقع ہو جائے، کوئی رنگ زیادہ یا کم ہو جائے یا رنگوں کی مقداروں میں فرق آجائے تو محسوسات میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

نیلے رنگ کی کمی سے تمام قسم کے دماغی امراض، گردن اور کمر میں درد، ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں خرابی، ڈپریشن، احساس محرومی، کمزور قوت ارادی جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ امراض لاحق ہو جانے سے خوابوں کی کیفیات بدل جاتی ہیں۔ امراض سے چھٹکارا پانے کے لئے لاشعور اس انداز میں رہنمائی کرتا ہے کہ مریض خواب میں نیلا رنگ یا نیلے رنگ سے مرکب اشیاء کو دیکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ میں نیلے آسمان کے نیچے موجود ہوں۔ کبھی نیلی روشنیوں کی بارش ہوتے اور خود خود کو اس بارش میں بھیگتے ہوئے دیکھتا ہے اور کبھی اسے اپنا سراپا نیلی روشنیوں کا بنا ہوا نظر آتا ہے۔

زرد رنگ کی مقداروں میں اعتدال نہ رہے تو نظام ہضم، حبس ریاح، آنتوں کی دق، پیچش، قبض، بواسیر، معدہ کا السر وغیرہ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ مادی جسم کے گرد روشنیوں کے ہالے میں جب زرد رنگ کی کمی ہو جاتی ہے تو خواب میں اس کے اشارات ملنے لگتے ہیں۔ مریض خود کو زرد لباس میں ملبوس دیکھتا ہے کبھی کھانے پینے کی اشیاء میں زرد رنگ غالب نظر آتا ہے۔ سرسوں کے پھول کے کھیت نظر آتے ہیں۔ ایسے پھل خواب میں نظر آتے ہیں جن میں زرد رنگ غالب ہوتا ہے۔

نارنجی رنگ سے مزین اشیاء خواب میں اس وقت نظر آتی ہیں جب جسم سینے کے امراض مثلاً دق، سل، پرانی کھانسی، دمہ وغیرہ سے متاثر ہو۔

ہائی بلڈ پریشر اور خون میں حدت سے پیدا ہونے والے امراض، جلدی بیماریاں خارش، آتشک، سوزاک، چھیپ، ایگزیما وغیرہ سے شفا یابی کے لئے مریض سبز روشنی خود پر محیط دیکھتا ہے یا یہ دیکھتا ہے کہ پورے ماحول میں سبز روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

سرخ رنگ کی کمی واقع ہونے لگتی ہے تو لو بلڈ پریشر، اینیمیا، گٹھیا، دل کا گھٹنا، دل کا ڈوبنا، توانائی کا کم محسوس ہونا، نروس بریک ڈاؤن، دماغ میں مایوس کن خیالات آنا، بزدلی، موت کا خوف اور ڈپریشن جیسے امراض آدمی کو گھیر لیتے ہیں۔ایسی صورت میں سرخ رنگ خواب میں زیادہ نظر آتے ہیں۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جسم میں سرخ رنگ کی کمی ہو گئی ہے۔

جنسی امراض لاحق ہونے کی وجہ جامنی رنگ کی کمی ہے۔جبکہ مرگی، ذہن میں منفی خیالات آنا، دنیا بیزاری، ذہن کا ماؤف ہونا وغیرہ ایسے امراض ہیں جو گلابی رنگ کی کمی کو ظاہر کرتے ہیں اور خواب میں آدمی اس رنگ کو بار بار دیکھتا ہے۔ خواب میں جب رنگ نظر آتے ہیں تو طبیعت ان کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے یا بیزاری محسوس کرتی ہے۔بیزاری کا احساس ان رنگوں کی زیادتی کا مظہر ہے جبکہ طبیعت کا میلان متعلقہ رنگ کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔

یونانی حکیم بیماریاں کو علاج بھی خواب کے ذریعے تلاش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔جب ان کے پاس کوئی مریض آتا تھا تو اسے وہ اپالو کے مندر لے جاتے۔وہاں نہلا دھلا کر اس کے اوپر عطر اور گلاب چھڑکتے تھے۔اتنا زیادہ گلاب اور عطر ڈالتے تھے کہ اس کے جسم کے ہر عضو میں خوشبو بس جاتی تھی۔مریض کو ہپناٹائزڈ کر کے قربانی کی کھال پر لٹا دیتے تھے اور جو خواب اسے نظر آتا تھا خواب کی علامات میں غور و فکر کر کے مندر کے پروہت تعبیر نکالتے تھے اور علاج تجویز کرتے تھے۔

اچھے اور بُرے خواب

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا شیطان کی جانب سے۔پس جب کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اس شخص سے بیان کرنا چاہئے جس سے محبت اور عقیدت ہو اور جب مکروہ خواب نظر آئے تو اس خواب کے شر سے اور شیطان کے فتنہ سے بارگاہ الٰہی میں پناہ مانگے اور مناسب یہ ہے کہ مکروہ خواب دیکھ کر تین بار تھتکار دے اور ایسا خواب کسی سے بیان نہ کرے۔“

حلال رزق کھانے والے اور پاکیزگی زندگی گزارنے والے سچے خواب دیکھتے ہیں۔ جو حضرات ڈراؤنے اور وسوسوں سے متعلق خواب زیادہ دیکھتے ہیں انہیں اپنی اخلاقی حالت کا ضرور جائزہ لینا چاہئے۔

بُرا خواب بیان کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''جب تک خواب بیان نہ کیا جائے اس وقت تک اسے قیام و ثبات نہیں۔ اور جب بیان کر دیا جائے تو جو تعبیر بیان کر دی جاتی ہے اسی طرح وہ تعبیر پوری ہو جاتی ہے۔''

خواب بیان کرنے کی ممانعت اس لئے کی گئی ہے کہ مبادا تعبیر دینے والا بُری تعبیر نہ دے دے اور عام مشاہدہ بھی یہی ہے کہ جیسی تعبیر بتادی جاتی ہے، خواب دیکھنے والے کا ذہن اس کو ویسا ہی قبول کر لیتا ہے اور خواب کی تعبیر اس ہی کے مطابق ظاہر ہو جاتی ہے۔

خواب دیکھنے کے بعد خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے لئے آدمی کا شعور خالی (Blank) ہوتا ہے اور جیسے ہی تعبیر دی جاتی ہے وہ شعوری طور پر اسے بلا چون وچرا قبول کر لیتا ہے۔ چونکہ تعبیر کے نقوش یقین کے پیٹرن میں داخل ہو جاتے ہیں اس لئے وہ ہی مظہر بن جاتا ہے جو تعبیر بتائی جاتی ہے۔

خواب کسی دوست صالح یا عالم با عمل یا صاحب مشاہدہ سے بیان کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ لوگ حتی الامکان خواب کی تعبیر اچھی بتاتے ہیں۔

*خواب ایسے شخص کو بتانا چاہئے کہ جو ہمدرد، نیک اور صالح ہو۔

*خواب کی تعبیر کا کچھ نہ کچھ علم رکھتا ہو۔

*خواب کی تعبیر بیان کرنے والے شخص کا ذہن غیر جانب دار (Neutral) ہونا ضروری ہے۔

*وہ لوگوں کا ہمدرد ہو۔

*شعور اور لاشعور کے باہم رشتہ کو جانتا اور سمجھتا ہو۔

*خواب چونکہ غیب کے پس پردہ دیکھا جاتا ہے اس لئے معبر کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی حد تک غیب کی دنیا سے واقف ہو۔

*بیداری کے حواس کے مقابلہ میں خواب کے حواس کی رفتار ساٹھ ہزار گنا زیادہ ہے اس لئے خواب کی تعبیر وہی شخص دے سکتا ہے جو خواب کے حواس سے واقف ہو۔

*خواب کی تعبیر میں کوئی حادثہ چھپا ہوا ہو تو فوری طور پر حادثہ کی نشاندہی نہیں کرنی چاہئے۔ احتیاطی تدابیر بتا کر، صدقہ خیرات کی ترغیب دینی چاہئے۔

*خواب کی تعبیر کا علم سیکھنے سے نہیں آتا۔ یہ علم قدرت کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔

مستند کتب اور فن تعبیر

فن تعبیر میں آج تک جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب زیادہ جامع، ضخیم اور مستند کتاب ''کامل التعبیر'' مانی جاتی ہے۔ جسے شیخ ابوالفضل حسین بن ابراہیم محمد تقلیسی نے عہد آل سلجوق میں اکیس کتابوں میں سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ کتاب کے مولف نے کتاب کے دیباچہ میں بیان کیا ہے کہ میں نے کتاب کامل التعبیر مدون کر کے سلطان قزل ارسلان (ثانی) بن سلطان مسعود ناصر سلجوقی والیٔ روم و شام کو پیش کیا۔ یہ کتاب تقریباً آٹھ سو بہتر (۸۷۲) سال پہلے تالیف ہوئی تھی۔

خواب اور خواب کی تعبیر پر ہر زبان میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن علم خواب اور تعبیر خواب کے سلسلے میں جو کتابیں فی زمانہ لائبریریوں میں ملتی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ کتاب الوصول حضرت دانیالؑ

۲۔ کتاب التقسیم حضرت امام جعفر صادقؑ

۳۔ کتاب جامع حضرت امام محمد بن سیرینؒ

۴۔ کتاب دستور حضرت امام ابراہیم کرمانیؒ

۵۔ کتاب الارشاد حضرت امام جابر مغربیؒ

۶۔ کتاب کنزالرویاء حضرت امام مامونیؒ

۷۔ کتاب التعبیر حضرت امام اسماعیل بن اشعثؒ

۸۔ کتاب بیان التعبیر حضرت حافظ بن اسحاقؒ

۹۔کتاب التعبیر حضرت حافظ بن اسحاقؒ

۱۰۔کتاب ایضاح التعبیر حضرت امام فخریؒ

۱۱۔کتاب التعبیر بطاؤس

۱۲۔کتاب الدلائل والمنامات نام نامعلوم

۱۳۔کتاب مبادی التعبیر نام نامعلوم

۱۴۔کتاب کافی الرویا نام نامعلوم

۱۵۔کتاب مفرح الرویا نام نامعلوم

۱۶۔کتاب تحفتہ الملوک نام نامعلوم

۱۷۔لوح و قلم (رویا کے مدارج) قلندر بابا اولیاءؒ

عام دماغ۔۔۔۔۔۔جینئیس دماغ

مذہبی نقطۂ نظر سے انسانی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے علم و جہل، آرام و تکلیف، آزادی و پابندی اور صحت و بیماری وغیرہ کا دار و مدار محض اس بات پر ہے کہ انسان کون سا دماغ استعمال کرتا ہے۔

آدم کی اولاد میں زندگی گزارنے کے لئے یہ دونوں رخ موجود ہیں۔ ہر انسان روزانہ ان دونوں رخوں میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔ ان دونوں رخوں کے تجربات ہی انسان کی پوری زندگی ہے۔

ایک رخ کا تجربہ ہمیں دن کے وقت بیداری میں اور دوسرے رخ کا تجربہ رات کے وقت خواب میں ہوتا ہے۔ ان دونوں رخوں کو شعوری حواس اور لاشعوری حواس کہا جاتا ہے۔

روحانی علوم کے مطابق شعوری حواس یعنی حواس خمسہ والا دماغ انسان کو مادی دنیا میں قید رکھتا ہے اور لاشعوری حواس کا دماغ انسان کو لامحدود غیب کی دنیا سے متعارف کراتا ہے۔

سائنسی ماہرین کے مطابق دماغ کے دونوں حصے یعنی دایاں اور بایاں دماغ مختلف قسم کے حواس بناتے ہیں۔

دائیں دماغ کا تعلق لاشعوری حواس سے ہے اور بائیں دماغ کا تعلق شعوری حواس سے ہے۔ دایاں دماغ وجدانی دماغ ہے اور بایاں دماغ منطقی اور تنقیدی دماغ ہے۔ دائیں دماغ میں لامحدود علوم ہیں اور بائیں دماغ میں محدود علوم کا ذخیرہ ہے۔

انسانی دماغ اور یاداشت پر کام کرنے والے ماہرین کہتے ہیں کہ اگر ہم ۸۰۰ یادداشتیں فی سیکنڈ کے حساب سے اپنے دماغ میں ریکارڈ کرتے جائیں تو اس میں اتنی گنجائش ہے کہ ہم لگاتار بغیر کسی وقفہ کے ۷۵ سال تک یادداشتیں ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ اگر انسانی دماغ کی صلاحیتوں کے برابر کوئی کمپیوٹر بنایا جائے تو اس کا سائز ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ جس کی بلندی ۱۲۵۰ فٹ ہے، کے برابر بنے گا اور اسے چلانے کے لئے ایک ارب واٹ (Watt) بجلی درکار ہوگی۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ذہین ترین آدمی اپنی پوری زندگی میں ۵ سے ۱۰ فیصد دماغ کا استعمال کرتا ہے اور ۹۰ فیصد دماغ استعمال کئے بغیر مر جاتا ہے۔

مشہور سائنس دان آئن سٹائن جسے دنیا جینئیس مانتی ہے اس کا دماغ امریکہ کی لیبارٹریوں میں محفوظ ہے۔ بڑے بڑے محققین نے اس پر عمیق ریسرچ محض اس غرض سے کی ہے کہ وہ کسی طرح یہ جان لیں کہ آئن سٹائن کی دماغی ساخت میں ایسی کون سی صلاحیت تھی، جس نے اسے جینئیس بنایا تھا۔ لیکن ابھی تک انہیں ایسی کوئی چیز نہیں مل سکی جو عام آدمی کے دماغ اور جینئیس آدمی کے دماغ میں امتیاز پیدا کر سکے۔ محققین کا خیال ہے کہ شاید آئن سٹائن کے دماغ میں Data Processing یعنی نتائج مرتب کرنے کی صلاحیت عام لوگوں سے زیادہ تھی۔ جبکہ دماغی ساخت میں کوئی فرق نہ تھا۔

جن نظریات کی وجہ سے آئن سٹائن کو اس صدی کا عظیم اور جینئیس سائنس دان کہا جاتا ہے ان کے بارے میں اس نے خود کہا تھا کہ وہ Therories اس نے خود نہیں سوچی تھیں بلکہ وہ اس پر الہام ہوئی تھیں۔ یاد رہے یہ وہی آئن سٹائن تھا جو اسکول کے زمانے میں اسکول کا نالائق ترین طالب علم شمار کیا جاتا تھا۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک نالائق ترین اسٹوڈنٹ جینئیس کیسے بن گیا؟

دنیا بھر میں Sleep Laboratories میں ہونے والی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بلا تخصیص جینئیس اور عام آدمی جب سوتا ہے تو اس کا دماغ Data Processing کا کام شروع کر دیتا ہے۔

بیداری کے وقت انسانی دماغ میں چلنے والی برقی رو ایک مخصوص حد تک کام کرتی ہے تو شعور ٹھیک کام کرتا ہے اگر ان لہروں میں اضافہ ہو جائے تو انسان پریشانی اور بے سکونی کا شکار ہو جاتا ہے اور دماغی صلاحیتوں کے استعمال میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ان لہروں کی مزید زیادتی جسم کے مدافعتی نظام کو سخت متاثر کرتی ہے اور انسان پر بے ہوشی کے دورے پڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ زیادہ تر لوگ بائیں دماغ کے زیر تسلط ہیں۔ بایاں دماغ وہی دماغ ہے جس میں نسیان کا عمل دخل ہے۔ یعنی کائناتی علوم کی بے خبری سے انسان مصائب و مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ دن کے وقت اس دماغ کا بے دریغ استعمال ہوتا رہتا ہے اور وجدانی دماغ استعمال ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا انسان کائنات کے حقیقی علم سے بے بہرہ رہتا ہے اور جب یہ بھول چوک والا دماغ دن بھر کام کر کے تھک جاتا ہے تو بے سدھ و بے خبر ہو کر ایسا ہوتا ہے کہ اسے وجدانی دماغ کی کارگزاریوں کی خبر نہیں ہوتی۔ اس کا آسان علاج یہ ہے کہ انسان اپنے وجدانی دماغ (خواب کے حواس) سے بھی رابطہ قائم کرے اور اپنے شعوری دماغ میں اتنی سکت پیدا کرے کہ وہ لاشعوری اور وجدانی دماغ کی کارگزاریوں سے واقف ہوتا رہے۔ اس صورت میں دماغ آدھے یونٹ کے طور پر نہیں بلکہ پورے یونٹ کے طور پر کام کرے گا۔ اس طرح دنیاوی معاملات میں غلطیوں، پریشانیوں، تکلیفوں اور پیچیدہ بیماریوں کے امکانات حیرت انگیز طور پر کم ہو جائیں گے۔

ترقی یافتہ ممالک میں اس وقت انسانی صلاحیتوں سے بہتر سے بہتر کام لینے پر جتنی بھی ریسرچ ہو رہی ہے اور طرح طرح کی جو اختراعات ہو رہی ہیں ان سب کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ کسی طرح دائیں دماغ اور بائیں دماغ کا رابطہ قائم ہو جائے۔ دائیں دماغ اور بائیں دماغ میں رابطہ قائم ہونے سے انسان مخفی علوم اور غیب کی دنیا سے واقف ہو جاتا ہے۔

خواب اور سائنس

سائنس کے لغوی معانی مربوط علم (Systemetic Knowledge) کے ہیں۔ایک طرف تو اس علم کا سارادارومدار کسی شئے یا عمل کے کسی نہ کسی طرح قابل پیمائش اور قابل تکرار ہونے پر ہے۔ لیکن دوسری طرف سائنس ہمیشہ کسی نامعلوم کو معلوم کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ جب سائنس کسی شئے یا عمل (Phenomenon) کو تلاش کر لیتی ہے تو قابل پیمائش اور قابل تکرار ہونے کے اصول وضوابط مرتب کرتی ہے۔ باالفاظ دیگر قدم بقدم تفکر کرنے کا نام سائنس ہے۔

فزکس اور سائیکالوجی کے بعد پیراسائیکالوجی بھی ایک علم ہے جو نفس انسانی کی ان صلاحیتوں سے متعلق ہے جن کا دائرۂ کار حواس خمسہ اور مادی قابل پیمائش مقداروں سے الگ ہے۔ مثلاً ٹیلی پیتھی میں کون سی لہریں کام کرتی ہیں، غیب بینی میں کون سی نظر کام کرتی ہے یا خواب میں کون سا جسم کام کرتا ہے۔

سائنس کی بہت بڑی کمزوری یہ ہے کہ تاحال روشنی (Electro Magnetic Spectrum) سے تیز رفتار توانائیوں کی پیمائش کے لئے اس کے پاس کوئی یقینی پیمانہ نہیں ہے۔ سائنس دان سائنس کی اس کمزوری سے بخوبی واقف ہیں۔ اسی بناء پر پیراسائیکالوجی میں کام کرنے والی توانائیوں کی مقداریں اور توانائیوں کے پس پردہ کام کرنے والے اصول وضوابط سائنس کی پہنچ سے باہر ہیں۔

جب سے دنیا بنی ہے کوئی انسان نیند پر غلبہ حاصل نہیں کر سکا ہے۔ نیند کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان خواب دیکھتا ہے۔ خواب سائنس دان بھی دیکھتے ہیں۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ سائنسدانوں نے خوابیدہ دنیا اور پیراسائیکالوجی کو بھی سائنس کی باقاعدہ برانچ تسلیم کروانے کی پرزور سفارشات کی ہیں۔ ان سفارشات کی بنیاد پر ۱۹۶۰ء میں امریکہ کی سب سے بڑی سائنسی اتھارٹی نے پیراسائیکالوجی کو سائنس کی باقاعدہ برانچ تسلیم کر لیا ہے۔ دوسری طرف روس میں تقریباً ۵۰ سال سے پیراسائیکالوجی کو باقاعدہ سائنس تسلیم کرتے ہوئے اس کے مختلف عوامل پر سائنسی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ دونوں بڑی طاقتوں کے درمیان سرد جنگ کے دوران پیراسائیکالوجی میں سبقت لے جانے کی جنگ پورے زوروں پر تھی اور اب بھی دنیا کے اکثر ترقی یافتہ

ممالک میں ایسی تحقیقات عوام الناس سے خفیہ رکھی جارہی ہیں کیونکہ ان کا بہت بڑا حصہ فوجی اور جاسوسی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بہر حال تقریباً ۳۵ سال سے امریکہ، برطانیہ، جرمنی، فرانس، جاپان اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی اکثر بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پیراسائیکالوجی پر تحقیقات کے باقاعدہ شعبہ جات قائم ہیں۔ خواب اور خواب کی پوری دنیا پیراسائیکالوجی کا ایک مکمل باب ہے جو نفس انسانی کی ان کارگزاریوں کے زمرے میں آتا ہے جس میں کام کرنے والے حواس تاحال سائنس کے پیمائشی پیمانوں سے باہر ہیں۔ مگر جسم انسانی پر اس مخصوص حالت میں جو طبعی اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ اس بناء پر گزشتہ ۲۵۰ سے زائد آزادانہ تحقیقات ہو چکی ہیں۔

سائنسی تحقیقات عموماً دو طرح کی ہوتی ہیں:

پہلی طرح کی تحقیقات کسی شئے یا عمل کی موجودگی کی تصدیق یا تردید کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

دوسری قسم کی تحقیقات کسی شئے یا عمل کی موجودگی تسلیم کرتے ہوئے اس کے پس پردہ میکانزم کا پتہ لگانے کے لئے کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ سائنس کے پاس کسی بھی مخصوص حالت یا عمل کی پہچان کے لئے کوئی نہ کوئی پیمائشی پیمانہ ہونا ضروری ہے۔ اس لئے سائنس دانوں نے خوابوں کی پہچان کے لئے جسم انسانی میں ہونے والی تبدیلیوں کے مطالعہ کے لئے آلات استعمال کئے ہیں جو جسم میں ہونے والی خفیف ترین تبدیلیوں کی بھی خبر دیتے ہیں، جن سے ہم عموماً بے خبر رہتے ہیں۔

روزمرہ زندگی میں ہم اپنے آپ کو جانچنے کے لئے ایک آلہ بکثرت استعمال کرتے ہیں جو آئینہ کہلاتا ہے۔ آئینہ Bio Feed Back کی آسان ترین مثال ہے۔ جس میں دیکھ کر ہمیں معلوم ہوتا رہتا ہے کہ فی الوقت ہم کیسے ہیں اور ہمیں اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔

Bio Feed Back کیا ہے؟

شعور انسانی (Consciousness) جسم کو اپنی ضروریات کے مطابق مختلف طریقوں سے استعمال کرتا رہتا ہے۔ جسم (بشمول دماغ) کبھی حالت جنگ میں ہوتا ہے کبھی حالت امن میں ہوتا ہے۔ کبھی بے سکونی و پریشانی میں ہوتا ہے، کبھی سکون و اطمینان میں ہوتا ہے۔ کبھی بیدار ہوتا ہے اور کبھی نیند میں ہوتا ہے۔ ان سب حالتوں میں جسم میں جو طبعی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً حالت بیداری میں دل کی دھڑکن نظام تنفس، رگوں اور پٹھوں کا کھچاؤ، جسم کا درجہ حرارت اور دماغ میں چلنے والے برقی کرنٹ کا پیٹرن نیند کی حالت کے برعکس ہے۔ اسی طرح ہر حالت کے طبعی پیٹرن مختلف ہوتے ہیں۔ سائنسدانوں نے مختلف مشینوں کے استعمال سے بیداری اور اس کی تمام حالتوں، نیند اور اس کے درجات کی مختلف حالتیں تلاش کی

ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی جسم پر کوئی مخصوص طبعی پیٹرن طاری ہوتا ہے تو انسان اس سے متعلقہ شعوری کیفیت میں سفر کرتا ہے یا کوئی مخصوص شعوری کیفیت طاری کرنے کے لئے جسم پر کسی نہ کسی طرح اس سے منسلکہ طبعی پیٹرن قائم کرنا پڑے گا۔لہٰذا Bio Feed Back کا کردار اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ ہم شعوری طور پر ان عوامل کو کنٹرول کر سکیں جو جسم میں غیر شعوری طور پر رونما ہوتے ہیں۔

یوں تو جسم میں طبعی تبدیلیوں کی پیمائش کے لئے سائنس بہت سارے آلات استعمال کرتی ہے مگر Bio Feed Back میں

وچند آلات استعمال کئے جاتے ہیں ان کا مختصر سا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

Electro Encephalo Gram) E.E.G

۱۸۷۵ء میں دریافت کر لیا گیا تھا کہ بندروں اور خرگوشوں کے دماغ میں خفیف برقی کرنٹ چلتا ہے۔۱۹۲۴ء میں انسانی دماغ میں چلنے والی برقی کرنٹ کی پیمائش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اسی سال کے آخر میں ایک جرمن سائنس دان نے معلوم کیا کہ انسانی دماغ میں چلنے والا برقی کرنٹ کھوپڑی کے اوپر سے بھی ناپا جا سکتا ہے اور اس نے جو آلہ اس کام کے لئے ایجاد کیا اسے Electro Encephalo Gram کا نام دیا گیا جسے مختصراً E.E.G کہتے ہیں۔اب اس آلے کی بہت ترقی یافتہ قسمیں موجود ہیں۔جن سے دماغ میں چلنے والی خفیف ترین برقی رو (Brain Wave) بھی ناپی جا سکتی ہے۔اس آلے کی بہت ساری تاریں کھوپڑی سے چپکائی جاتی ہیں۔۔۔۔۔بیداری، نیند، خواب اور خواب سے ملتی جلتی حالت مراقبہ میں یہ آلہ مختلف قسم کے کرنٹ دکھاتا ہے۔ بہت ساری جسمانی و دماغی بیماریوں کا سراغ دماغی برقی رو کی حرکت کے ذریعے لگایا جا سکتا ہے۔

Electrical Skin Resistence Meter (E.S.R):

یہ آلہ ہتھیلیوں اور تلوؤں کی جلد پر چلنے والی برقی کرنٹ کی مزاحمت ناپتا ہے اور اس کے ذریعے آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ

دمی کتنا بیدار اور چاق و چوبند ہے۔کتنا نیند میں ہے یا کتنا سست اور کتنا پرسکون ہے۔

Temperature Meter:

ہ آلہ جسم پر درجہ حرارت کی اطلاع فراہم کرتا ہے۔درجہ حرارت کی کمی بیشی بھی سکون و بے سکونی کا باعث بنتی ہے۔

Electro Mayo Gram (E.M.G):

یہ آلہ اعصاب، رگوں اور پٹھوں سے منسلک برقی لہریں ناپتا ہے اور بتاتا ہے کہ اعصاب کتنے پر سکون (Relaxed) اور کتنے کھچاؤ (Tense) کی حالت میں ہیں۔ بیداری اور بیداری کی مختلف حالتوں میں رگ وپٹھے بیرونی حالات سے نبرد آزما ہونے اور جسمانی ڈھانچے کو سنبھالنے کے لئے کھنچے اور تنے رہتے ہیں۔ جبکہ پر سکون حالتوں میں بہت ہی نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔ نیند اور خواب کی حالتوں میں یہ اعصاب ریشم کی طرح نرم وملائم ہو جاتے ہیں۔

دماغ میں چلنے والے برقی کرنٹ کو عموماً چار گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔Beta Brain Waves:

یہ لہریں بیداری میں انسان پر غالب ہوتی ہیں اس وقت ذہن وجسم پوری طرح بیرونی دنیا میں متحرک ہوتے ہیں اور مختلف قسم کے مادی وسائل سے آدمی نبرد آزما ہوتا ہے۔ غم وپریشانی کی حالتوں میں یہ لہریں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اکثر نفسیاتی امراض میں یہ لہریں بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔

۲۔Alpha Brain Waves:

جس وقت انسانی دماغ ان لہروں سے ہم آہنگ ہوتا ہے اس وقت آدمی پر سکون ہوتا ہے اور دھیان بیرونی دنیا سے ہٹ کر اندرونی دنیا کی طرف ہوتا ہے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ آنکھیں کھولنے یا ذہن میں ذرا سی پریشانی سے یہ لہریں غائب ہو جاتی ہیں اور اگر پریشانی اور بے سکونی موجود رہے تو یہ پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ جب انسانی ذہن ہر قسم کے خیالات سے بالکل خالی ہو جاتا ہے تو دماغ میں خالص الفا لہریں خاصی مقدار میں موجود ہوتی ہیں۔ یہ لہریں لاشعور کی طرف جانے کا دروازہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جینئیس (Genius) لوگ اس ہی حالت میں نئی نئی ایجادات کرتے ہیں۔

۳۔Theta Brain Waves:

یہ لہریں روحانی لحاظ سے بہت ہی پر اسرار ہیں جو نیند گہری ہوتے ہیں دماغ میں چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ان لہروں اور الفا لہروں کے اشتراک سے ذہن خواب دیکھتا ہے۔ گہرے لاشعوری علوم اور جذبات واحساسات تک رسائی انہی لہروں کے دماغ پر طاری ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ اس لئے یہ یادداشت اور تحقیق ومطالعہ کے معاملات کے لئے بہت اہم ہیں۔

۴۔Delta Brain Waves:

یہ لہریں گہری ترین نیند میں دماغ پر غالب ہوتی ہیں۔ یہ حالت لاشعور کی گہری ترین حالت ہوتی ہے۔ نیند کی اس حالت میں دن کے دوران ہونے والی تمام جسمانی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت ہوتی ہے۔ اس حالت میں بھی بہت سارے ماورائی واقعات پیش آتے ہیں۔ شعور (Consciousness) جسم سے کام لینے کے لئے اس جسم پر نصب ایک آلے سے کام لیتا ہے وہ آلہ گو کہ وزن کے لحاظ سے جسم کا صرف ۲ فیصد ہوتا ہے مگر اس کی ساخت بہت پیچیدہ ہے۔ اس آلے کو ہم دماغ کے نام سے جانتے ہیں۔ ماہرین کے لئے یہ بات معمہ بنی ہوئی ہے کہ ذہن (Mind)، دماغ (Brain) کی پیداوار ہے یا دماغ ذہن کے ماتحت ہے۔ یہ اس لئے کہ زندگی میں ذہن و جسم اس قدر مل جل کر کام کرتے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کون کس کے ماتحت ہے۔ لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ ذہن و دماغ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ اس کی مثال کمپیوٹر سے دی جاسکتی ہے۔ کمپیوٹر پروگرام (Soft Ware) کمپیوٹر کا ذہن ہے اور کمپیوٹر کی چپ (Chip) اور دوسرا ضروری ڈھانچہ (Hard Ware) کمپیوٹر کا دماغ ہے۔ کمپیوٹر سے کام لینے کے لئے دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

خواب میں بیداری کے عوامل پر تحقیق کرنے والے ماہرین کی رائے یہ ہے کہ ہم ذہنی و جسمانی لحاظ سے شب و روز ایک خودکار نظام کے تحت تین بڑی حالتوں سے گزرتے ہیں۔

۱۔ بیداری

۲۔ نیند

۳۔ خواب

ان حالتوں کی تشریح وہ مندرجہ ذیل پیرائے میں کرتے ہیں:

۱۔ بیداری (Awarefulness):

ایسی حالت جس میں ذہن و جسم (بشمول دماغ) پوری طرح مستعد اور ہر قسم کے بیرونی خطرات و حالات سے نمٹنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ تمام مشاغل جو انسان بیداری میں کرتا ہے ان میں ذہنی و جسمانی توانائی بہت خرچ ہوتی ہے۔

۲۔ نیند (Orthodox Sleep):

آدمی بیداری کے بے رحم ہاتھوں سے شکست کھا کر جب نڈھال ہو جاتا ہے تو ایک خودکار نظام کے تحت نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ نیند کسی ایک یکساں حالت کا نام نہیں ہے بلکہ نیند کی حالتوں پر ریسرچ کرنے والے ماہرین کے نزدیک نیند کے چار درجات

ہیں۔

۱۔ذہن اور جسم پر سکون ہونا

۲۔نیند کی ابتداء

۳۔گہری نیند

۴۔بہت گہری نیند

ایک صحت مند آدمی رات بھر ایک مخصوص روٹین سے ان درجات سے گزرتا رہتا ہے۔ نیند کے ابتدائی ایک تہائی حصہ میں گہری ترین نیند غالب رہتی ہے۔(نقشہ پر اسٹیج ۳ اور ۴) یعنی نیند کے وقفے لمبے ہوتے ہیں اور خوابوں کے وقفے مختصر ہوتے ہیں۔ اگر ادویات وغیرہ سے اس روٹین کو متاثر کر دیا جائے تو نیند کا فطری دورانیہ متاثر ہو جاتا ہے۔ جس کے اثرات جسم اور ذہن دونوں پر ہوتے ہیں۔ نیند میں داخل ہوتے وقت انسان ایک ایسے وقفے سے گزرتا ہے جس میں تھوڑی سی دیر کے لئے کچھ آوازیں سنائی دیتی ہیں یا خواب نما مناظر نظر آتے ہیں۔

۳۔خواب (Rapid Eye Movement - REM):

یہ حالت گو کہ نیند کے دوران ہی پیش آتی ہے مگر اپنے مخصوص پیٹرن کی وجہ سے اسے ایک مستقل اور الگ حالت قرار دیا گیا ہے۔ نیند جب اپنے گہرے ترین درجے سے واپس پلٹتی ہے تو ایک ترتیب سے پہلے درجے میں آکر عجیب و غریب حالت میں داخل ہو جاتی ہے۔اس حالت میں آنکھوں کے ڈیلے تیزی سے ادھر ادھر حرکت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔اسی لئے اس حالت کو (تصویر کتاب صفحہ نمبر 119) REM یعنی Rapid Eye Movement کا نام دیا گیا ہے۔ نیند کو پہلی حالت سے REM تک پہنچنے میں ۹۰ منٹ لگتے ہیں اور اسی طرح رات بھر ۹۰ منٹ کے وقفے سے آدمی خواب کی حالت سے گزرتا رہتا ہے۔ نیند کے آخری تہائی حصے میں خوابوں کے وقفے لمبے ہو جاتے ہیں کیونکہ نقشہ میں دکھائے گئے اسٹیج ۳ اور ۴ کی نیند اس وقت موجود ہی نہیں ہوتی۔ ان محققین کے مطابق ہر رات خوابوں کا کل وقفہ ملا کر ۹۰ منٹ بنتا ہے۔ایک صحت مند آدمی ہر رات ۴ سے ۶ خواب دیکھتا ہے۔ نیند کے دوران خواب کا آنا آٹو میٹک عمل ہے۔ لہٰذا ہر آدمی نیند میں چند خواب ضرور دیکھتا ہے۔ کچھ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ عرصہ ہوا انہوں نے خواب نہیں دیکھا۔ یہ بات سائنسی تحقیق سے غلط ثابت ہو چکی ہے۔ تجربے کے دوران دیکھا گیا ہے کہ وہ لوگ بھی ہر رات ۳ تا ۶ خواب دیکھتے ہیں مگر انہیں خواب یاد نہیں رہتے اور خواب یاد نہ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ نیند کے ابتدائی (3/1) حصے میں خوابوں کے وقفے لمبے ہوتے ہیں اور نیند نقشہ میں بتائے گئے اسٹیج ۱ یا ۲ میں ہوتی ہے۔ اکثر یاد رہنے والے خواب بیداری سے

تقریباً ڈھائی گھنٹے کے اندر اندر نظر آتے ہیں۔ خواب کے دوران انسان کا دایاں دماغ زیادہ متحرک ہوتا ہے اگر بایاں دماغ بھی متحرک ہو جائے تو خواب یاد رہتے ہیں بصورت دیگر بھول جاتے ہیں۔ تحقیق کے دوران کچھ لوگوں کو خواب دیکھنے سے روک دیا گیا۔ دیکھا گیا کہ ان لوگوں کی یادداشت اور دوسری ذہنی صلاحیتیں بری طرح متاثر ہونا شروع ہو گئیں اور چند ہی دنوں میں وہ لوگ ذہنی طور پر اتنے متاثر ہوئے کہ پاگلوں جیسی حرکتیں کرنے لگے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نیند جسمانی صحت کے لئے ضروری ہے کیونکہ نیند کے دوران جسم کے تمام ٹوٹے پھوٹے خلیات کی جگہ نئے خلیات بنتے ہیں۔ جبکہ خواب ذہنی صحت کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ خواب کے دوران تمام شعوری اور لاشعوری انفارمیشن کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اگر خواب نظر آنا بند ہو جائیں تو آدمی چند دنوں میں پاگل ہو کر مر سکتا ہے۔

ماہرین کے نزدیک خواب دراصل نیند کی ساری حالتوں میں موجود ہوتے ہیں۔ مگر جس مخصوص حالت REM کو خواب سے یقیناً منسلک کیا جا سکتا ہے وہ نیند کی ہلکی ترین حالت میں موجود ہوتی ہے۔ خواب کے بھی کئی درجات ہیں، جو ڈراؤنے خوابوں سے لے کر اچھے روحانی اور سچے خوابوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خواب دیکھنے والے کو اگر کوئی اطلاع انسپائر کی جائے تو وہ اسے کسی نہ کسی خواب میں دیکھ لیتا ہے۔ دوران خواب گو کہ جسم پوری طرح ساکت و جامد ہوتا ہے، مگر دوران خون، دل کی دھڑکن، تنفس اور دیگر غیر اختیاری عوامل خواب کے نظارے کے مطابق بالکل اسی طرح متحرک ہوتے ہیں جس طرح بیداری میں خود کار نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ ذہنی تحریکات جب جسم میں پھیل کر کام کرتی ہیں تو بیداری ہیں اور جب ذہنی تحریکات جسم سے آزاد ہو کر عمل کرتی ہیں تو خواب ہیں۔

انسان اس وقت تاریخ کے بیمار ترین دور سے گزر رہا ہے۔ جدید ترقی جس کا بظاہر مقصد تو آسانیاں فراہم کرنا تھا لیکن اس ترقی نے انسان کو ظاہری اور باطنی طور پر بالکل نڈھال کر دیا ہے۔ اگر ہم موجودہ معاشرتی زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ مادی حرص و طمع کی دوڑ میں انسان ہر وقت ٹینشن کا شکار رہتا ہے۔ انہی تفکرات میں اسے نیند بھی نہیں آتی۔ اس بے خوابی کو دور کرنے کے لئے وہ دوائیں کھاتا ہے تو وہ دوائیں نیند کے فطری پیٹرن کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ جس سے یا تو نیند ختم ہو جاتی ہے یا خواب کی حالت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً وہ پہلے سے بھی زیادہ نڈھال اور ذہنی طور پر بیمار ہو کر اٹھتا ہے۔ اس حالت سے نجات پانے کے لئے وہ سگریٹ نوشی، چائے، کافی اور اس طرح کی دوسری اشتعال انگیز اشیائے خورد و نوش استعمال کرتا ہے جو وقتی طور پر خون میں تحریک پیدا کر کے اس کی تھکاوٹ کا احساس تو ختم کر دیتی ہیں لیکن طبیعت میں غصہ اور اضمحلال بڑھ جاتا ہے۔ غصہ نہ صرف جسمانی نظام کو مزید تباہ کرتا ہے بلکہ ماحول کو بھی مکدر کر دیتا ہے۔ سخت زبانی اور تلخ کلامی کا استعمال اس قدر زیادہ ہے کہ ہر آدمی الفاظ کے ہیر پھیر سے ہر وقت دوسروں کو بے وقوف بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ لگتا ہے کہ لوگ کسی کے لئے دلی جذبات و احساسات رکھتے ہی نہیں، جس کی وجہ سے یقین و اعتبار کا پیٹرن ناپید ہو گیا ہے۔

سائنسی ایجاد بجلی نے گو ہمارے لئے آسانیاں پیدا کی ہیں مگر ذہن انسانی کو اس نے بالکل ناکارہ کر دیا ہے۔ گھریلو بجلی کی فریکوئینسی دنیا بھر میں ۳۵g۱۰۰Hz کے درمیان ہے۔ جو ہر وقت ہماری دماغی فریکوئینسی کو مشتعل کر کے اسے اپنے برابر کرتی رہتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ۴۰۷۰Hz کی فریکوئینسی دماغی اور جسمانی صلاحیتوں کے لئے تباہ کن ہے۔ فضا میں ریڈیو، ریڈار، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون اور نجانے کون کون سی لہریں ہر وقت گردش میں رہتی ہیں۔ جو زہر سے بھی زیادہ مہلک ہیں۔ ماحول میں شور اس قدر زیادہ ہے کہ ہر وقت حواس پر دباؤ رہتا ہے۔ یہ سارے عوامل کسی ایک آدمی کے ساتھ نہیں بلکہ پوری نوع انسانی کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔

محققین نے شب و روز کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہم بیداری کی حالت میں بایاں دماغ استعمال کرتے ہیں۔ دائیں دماغ سے ہمارا رابطہ منقطع رہتا ہے یا وہ دماغ ہم استعمال ہی نہیں کرتے۔ ۹۵ فیصد لوگ صرف بائیں دماغ سے ہی کام لیتے ہیں۔ انسانیت اس وقت بھیانک طور پر دماغی عدم توازن کا شکار ہے اور یہی عدم توازن جسمانی اور نفسیاتی بیماریاں ہیں۔

موجودہ دور میں لوگوں کا جرائم کی طرف رجحان، جدید طرز زندگی کے پریشر اور ناامیدی کے باعث توانائی کے عدم توازن کی وجہ سے ہے۔

توانائی کے عدم توازن کی وجہ سے جرائم ہوں یا جرائم کی وجہ سے مزید عدم توازن دونوں صورتیں فطرت کے ''قانون توازن'' اور ''انصاف'' کے خلاف ہیں۔ فطرت نے نہ صرف متوازن زندگی پر زور دیا ہے بلکہ اس کے لئے پورے پورے وسائل بھی پیدا کئے ہیں۔

ماہرین نے یہ بات تسلیم کی ہے ذہنی اور جسمانی تندرستی کے لئے خوابوں کی بڑی اہمیت ہے۔ وہ کہتے ہیں:

فطرت نے دن کا توازن رات سے کیا ہے اور بیداری کا نیند سے۔

دن کا توازن خود دن کے اندر ۹۰ منٹ کا ایک دور (Cycle) چلا کر کیا ہے، جس میں انسان کا دایاں دماغ متحرک اور بایاں سست ہو جاتا ہے۔

رات کو توازن ہر ۹۰ منٹ کے بعد خواب دکھا کر گیا ہے۔ اور یہ کہ دن کے وقت بھی ہر ۹۰ منٹ بعد آدمی خواب دیکھتا ہے جو جسمانی اور ذہنی صحت کے لئے ضروری ہے۔

قلندر بابا اولیاءؒ اور خواب کی تعبیر

زمانہ قدیم سے انسان کے لئے خواب دیکھنا ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ وہ سو جاتا ہے اور مادی دنیا سے اس کے حواس بے خبر ہو جاتے ہیں لیکن وہ پھر بھی خود کو اسی طرح چلتا پھرتا، باتیں کرتا اور وہ سارے کام کرتے دیکھتا ہے جس طرح وہ بیداری میں جسم کے ساتھ کرتا ہے۔ طرح طرح کے مناظر اسے خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ عام طور پر انسان یہ کہہ کر خواب کو رد کر دیتا ہے کہ یہ تو محض خیالات اور وہ باتیں ہیں جن سے میں بیداری میں گزرتا رہتا ہوں اور جو حافظہ میں محفوظ ہو جاتی ہیں اور پھر یہی باتیں سوتے میں بھی یاد آتی رہتی ہیں۔ لیکن انسان بہت سے خواب ایسے دیکھتا ہے جن کا تاثر بہت گہرا ہوتا ہے اور اس کے اندر قدرتی طور پر یہ تجسس بیدار ہو جاتا ہے کہ ان تمام باتوں کا کیا مطلب ہے؟ یا پھر وہ کوئی نہ کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو کچھ عرصے بعد بیداری میں من و عن پورا ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر وہ چونکتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ خواب کی دنیا محض خیالات نہیں ہیں بلکہ اس کے اندر اسرار پنہاں ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "انبیاء کا ورثہ علم ہے۔" انبیائے کرام علیہم السلام کو علم لدنی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کریم انہیں خصوصی علوم عطا فرماتے ہیں۔ ان علوم میں سے ایک علم خواب کی تعبیر سے متعلق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔ امام سلسلہ عظیمیہ حضرت سید محمد عظیم برخیا قلندر بابا اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ انبیائے کرامؑ نے علوم لدنیہ کی تدوین فرمائی تو اس کے ابواب قائم کئے۔ خواب اور خواب کی تعبیر کا علم ان علوم کا چھیالیسواں باب ہے۔ علم لدنی کے اس باب میں یہ بات علیم کی جاتی ہے کہ خواب کیا ہے اور انسان خواب میں کن روایات و کیفیات سے گزرتا ہے نیز خواب کی صلاحیتوں اور قوتوں کا استعمال اسی باب کا حصہ ہے۔

علم روحانیت کے مطابق خواب ایک ایسی ایجنسی ہے جس کے ذریعے کشف و الہام کی ابتداء ہوتی ہے۔ حقائق کا کشف اور غیب کا انکشاف خواب کی صلاحیت کے ذریعے واقع ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں اس بات کی طرح واضح اشارہ موجود ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی بہت سے واقعات خواب کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد صحابہ کرامؓ سے ان کے خواب پوچھتے اور ان کی تعبیر عنایت فرماتے تھے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث اولیاءاللہ کو خواب کا علم انبیاء سے منتقل ہوتا ہے۔ایک ایسے ہی ولی کامل امام سلسلہ عظیمیہ قلندر باباولیاء رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔۱۹۶۹ء میں علم روحانیت کو عام کرنے کے لئے میں نے اخبارات میں روحانی مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔روحانی مضامین کے ساتھ ساتھ لوگوں کے خواب اوران کی تعبیر شائع ہوئی۔اس وقت یہ علم عوامی سطح پر سامنے آیااور ایک ایسا ذریعہ پیدا ہوا جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ چنانچہ روزنامہ جنگ، جسارت، حریت، مشرق اور روحانی ڈائجسٹ کے ذریعے ہزاروں لوگوں کے خواب اوران کی تعبیر پیش کی گئی۔

خواب کی تعبیروں کے ذریعے لوگوں کے مسائل کا حل، مستقبل کا انکشاف، امراض کی نشاندہی کے لئے قلندر باباولیاء کے مشورے روحانیت کی تاریخ کا ایک نادر اور منفرد باب ہے۔اللہ کا بہت بڑا کرم ہے کہ آپ کی تحریریں آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ ہیں۔ان تحریروں کو پڑھ کر روح میں سرشاری اور قلب میں وجدان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔شاعر نے کیا خوب کہاہے:

نہ تخت وتاج میں،نہ لشکر وسپاہ میں ہے

جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

حضرت قلندر باباولیاء رحمتہ اللہ علیہ خواب سے متعلق ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

لوح محفوظ سے ایک نور آتا ہے وہ اس طرح پھیلتا ہے کہ ساری کائنات اس کی گرفت میں ہوتی ہے۔اس کے پھیلنے کی طرزیں کسی ایک سمت میں نہیں ہوتیں بلکہ ہر سمت میں ہوتی ہیں۔اسی بات کو دوسرے الفاظ میں اس طرح کہیں گے کہ اس نور کے پھیلنے کی کوئی سمت نہیں ہوتی۔اب تم سمت نہ ہونے کا مطلب سمجھ لو کہ سمت نہ ہونا کیا چیز ہے اور نور کا تمام سمتوں میں پھیلنا کیا معنی رکھتا ہے۔یہ ساری باتیں قرآن پاک میں بالتصریح اللہ تعالی نے ارشاد فرمائی ہیں۔افسوس یہ ہے کہ ان ارشادات کو متشابہات کہہ کر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔تحریر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے۔صرف ایک مثال دے کر میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔

اس مثال پر غور کرو۔

چند خلاء باز خلاء میں جا چکے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ سو(۱۰۰) میل سے زیادہ بلندی پر ایک تو بالکل بے وزنی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔دوسرے یہ کہ زمین یا تو بالکل گول یا تقریباً گول نظر آتی ہے۔ایک نے کہا کہ گیند نما نظر آتی ہے۔تم نے خود بھی مشاہدہ کیا ہے کہ پپیتہ کی صورت ہے۔اب صحیح صورتحال سمجھنا چاہو تو یہ نظر آئے گا یا یہ محسوس ہوگا یا یہ حقیقت منکشف ہو گی کہ ساڑھے تین ارب انسان اور چلنے پھرنے والے چوپائے سب کے سب ٹانگوں کے بل لٹکے ہوئے ہیں۔ہر انسان یہ کہتا ہے کہ میں زمین پر

پیروں کے بل چل رہا ہوں۔ سمجھ لو کہ وہ کتنی غلط بات کہہ رہا ہے۔ جب سے نوع انسانی آباد ہے وہ تمام لوگ جن پر حقیقت منکشف نہیں ہوئی یہی کہتے ہیں، یہی سمجھتے ہیں۔ غور کرو کہ جب آدمی پیروں کے بل لٹک رہا ہے تو چل کیسے سکتا ہے۔ لٹکنے کی حالت تو بالکل جبری ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ میں چل رہا ہوں سراسر غلط ہے۔ جبری حالت میں اس کا ارادہ بے معنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی اپنی کوئی حرکت ممکن نہیں۔ یہ بات تو قرین قیاس ہے کہ جن تاروں میں اس کے پیر بندھے ہوئے ہیں وہ تار حرکت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ پیر بھی حرکت کرتے ہوں۔ ان تاروں سے انسان کے ارادے کا کیا تعلق جب کہ انسان کو ان تاروں کا علم ہی نہیں۔ باوجود اتنی صریح غلطیوں کے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرا سر بلندی کی طرف ہے اور میرے پیر پستی کی طرف، اور میں چلتا پھرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ایک بنوا نا بنالیا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بنوا حقیقت ہے۔

دراصل نہ کوئی سمت ہے، نہ انسان حرکت کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہاں صرف نیت کر سکتا ہے چنانچہ اس نے اپنی نیت ہی لاشمار دعوے جمع کر لئے ہیں انسان کے باقی تمام دعوؤں کا اس ہی دعوے پر قیاس کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر مشاہدہ کو رد کیا ہے۔ جگہ جگہ فرمایا ہے ''تم نہیں سمجھتے ایسا ہے، ایسا ہے اور تم نہیں دیکھتے۔'' ایک جگہ فرمایا ہے ''تم دیکھتے ہو پہاڑ اور گمان کرتے ہو کہ یہ جم رہے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو قرآن پاک میں غیب فرمایا ہے وہ انسان کا غیب ہے، اللہ کا غیب نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اللہ کے لئے غیب نہیں ہے تو اللہ کے لئے حضور ہے۔ جو اللہ کا حضور ہے وہ حقیقت ہے جو انسان پر منکشف نہیں ہے۔ اس لئے جو اس کا مشاہدہ ہے وہ حقیقت نہیں ہے۔ اس ہی لئے غلط ہے۔ بریں سبب ہر مشاہدہ کو رد کیا ہے۔ اب ساری حقیقیت علم حضوری ہے۔ یہ علم حضوری اللہ کی طرف سے ملتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ قرآن پاک میں اس کی بھی وضاحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''جس نے ہمارے لئے جہد کیا ہے، ہم اس پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔'' قرآن پاک میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔

ملکۂ سبا کے قصے میں ہے جب سلیمان علیہ السلام نے کہا اپنے درباریوں سے کہ تم میں سے کون اس کا تخت جلدی لا سکتا ہے تو جنات میں سے ایک نے کہا کہ جتنی دیر میں آپ دربار برخاست کریں، میں تخت حاضر کر دوں گا۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایک دوسرے شخص نے کہا پلک جھپکنے بھی نہ پائے گی کہ تخت یہاں موجود ہوگا۔۔۔۔۔اور تخت آ گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی خصوصیت بتائی ہے کہ وہ کتاب کا علم رکھتا تھا۔ جتنے صحائف آسمانی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو کتاب کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان میں قرآن بھی ہے۔ چنانچہ قرآن میں یہ علم موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اور بار بار قرآن کو کتاب کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جو قرآن نہیں سمجھتے وہ جو بھی چاہیں کہیں۔ ان کی زبان کون پکڑ سکتا ہے۔ لیکن قرآن خود ان کی

تردید کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم عربی پڑھو اور قرآن کو قرآن کے الفاظ میں سمجھو۔ بغیر کسی تاویل اور بغیر کسی اثر کے بالکل غیر جانبدار ہو کر، اس تصور سے کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں۔ جہاں تک سمجھنے کا سوال ہے، اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے کہ میں نے تمہارے لئے قرآن کا سمجھنا آسان کر دیا ہے۔ ہے کوئی سمجھنے والا؟

یہ صلائے عام ہے۔ سورۃ قمر میں چار مرتبہ یہ بات کہی گئی ہے۔

آمدم بر سر مطلب۔ تم یہ بات سمجھ گئے ہو گے کہ سمت کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ انسان کی اپنی مفروضہ اور قیاس کردہ ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کہ علم حضوری کے علاوہ کوئی علم موجود نہیں ہے۔ انسان کا حافظہ اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ علم حضوری کی کسی ایک طرز کو بھی اپنے اندر محفوظ کر لے۔ چنانچہ لوح محفوظ سے پھیلنے والا نور انسان کو اطلاعات فراہم کرتا ہے تو آدمی اپنی غرض اور مطلب برآری کے نقطۂ نظر سے کام لے کر ان اطلاعات کو ۹۹۹ فی ہزار تورد کر دیتا ہے۔ ایک فی ہزار کو مسخ کر کے توڑ مروڑ کر حافظہ میں رکھ لیتا ہے۔ یہی مسخ شدہ اور بگڑے ہوئے خدوخال اس کے تجربات کا، مشاہدات کا، عادات اور حرکات کا سانچہ بن جاتے ہیں۔ اب جتنی اطلاعات وہ اخذ کرتا ہے، ان ہی سانچوں میں ڈھلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ ہے انسان کا تمام کارنامہ اور اس کی معین کردہ اور فرض کردہ سمتیں، فارمولے اور اصول۔ اس ہی خرافات کے بارے میں وہ بار بار یہ کہتا رہتا ہے کہ یہ ہے میرا تجربہ، یہ ہے مشاہدہ، یہ ہے علم طبعی۔

تمہارے ذہن میں یہ بات تو آگئی کہ جو نور پوری کائنات میں پھیلتا ہے اس میں ہر قسم کی اطلاعات ہوتی ہیں۔ جو کائنات کے ذرہ ذرہ کو ملتی ہیں۔ ان اطلاعات میں چکھنا، سونگھنا، سننا، دیکھنا، محسوس کرنا، خیال کرنا، وہم و گمان وغیرہ وغیرہ زندگی کا ہر شعبہ، ہر حرکت، ہر کیفیت کامل طرزوں کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ ان کو صحیح حالت میں وصول کرنے کا طریقہ صرف ایک ہے۔۔۔۔۔

''انسان ہر طرز میں، ہر معاملہ میں، ہر حالت میں کامل استغنیٰ رکھتا ہو۔''

مسخ کرنے والی اس کی اپنی مصلحتیں ہوتی ہیں۔ جہاں مصلحت نہیں ہے، وہاں استغنیٰ ہے، غیر جانبداری ہے اور اللہ کا شعار ہے۔

اب جو حرکت ہوتی ہے وہ پوری کائنات کو محیط ہے اور پوری کائنات میں عمل کرتی ہے۔

اس چیز کو پھر ایک دفعہ سمجھ لو۔ یہ کوئی باریک بات نہیں ہے۔ صرف توجہ ضروری ہے۔

انسان کی ذاتی مصلحتیں اپنے لئے نور کی شاعوں کو محدود کر لیتی ہیں۔ یہ محدود شعاعیں اپنا کائناتی عمل ترک نہیں کر سکتیں۔ وہ جاری رہتا ہے۔ اب انسان کا ایک باطل تصور جو اس نے شعاعوں سے وابستہ کر لیا ہے، غلط امیدیں بن جاتا ہے۔ یہی ناکامی ہے۔ یہی انسانی

مصیبت ہے۔ سیدھی سادی بات ہے کہ جس نور کا تعلق ساری کائنات سے وہ ایک فرد واحد کے لئے کیسے مخصوص ہو سکتا ہے۔ انسان اگر ذاتی اغراض کی قید و بند میں مبتلا نہیں ہے تو ان شعاعوں کو پوری کائنات پر محیط دیکھتا اور محیط سمجھتا ہے۔ چنانچہ شعاعوں کا اور اس کے زاویہ نظر کا ایک خاص ارتباط قائم ہو جاتا ہے۔ یہ ارتباط وہ شئے ہے جو اللہ کے قانون کے زیر اثر شعاعوں کے لئے محل وجہ ہے۔ اب اس کے مفاد کا تحفظ شعاعیں خود کرتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ اگر وہ کہے ''دن'' تو شعاعوں کو دن پیدا کرنا پڑے گا۔ اگر وہ کہے ''رات'' تو شعاعوں کو رات تخلیق کرنا پڑے گا۔ اللہ کا شعار شعاعوں کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ وہ دو سنتیں پوری کریں۔۔۔۔۔ ایک کائنات کے لئے عمل کرنا، دوسری اس فرد کے مفاد میں عمل کرنا جس نے ان شعاعوں سے ارتباط قائم کیا ہے۔

جس وقت حضرت اویس قرنیؒ اور حضرت عمرؓ کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے حضرت اویس قرنیؒ سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کریں۔ اس پر حضرت اویس قرنیؒ نے دو سوال کئے۔۔۔۔۔

۱۔ ''یا عمرؓ! آپ اللہ کو جانتے ہیں؟''

انہوں نے جواب دیا۔ ''ہاں! میں اللہ کو جانتا ہوں۔''

۲۔ ''یا عمرؓ! اللہ بھی آپ کو جانتا ہے؟''

جواب دیا۔ ''اللہ بھی مجھے جانتا ہے۔''

ان دونوں باتوں کا مطلب بالکل واضح ہے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں قدم اٹھائے اور کام پورا ہو جائے۔ وہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ قدم صرف اللہ کے لئے اٹھایا گیا ہے یا اور بھی مصلحتیں شامل ہیں۔ اس میں جنت بھی ایک مصلحت ہے اور بہت سی نیکیاں بھی مصلحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس وقت تک نہیں پہچانتا جب تک کہ مقصد صرف اللہ کی ذات نہ ہو۔ اگر ایک آدمی کا مقصد جنت ہے تو جنت اسے جانتی ہے۔ کہتی ہے ''آؤ، لبیک''۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ روحانیت میں اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا مقصد، کوئی دوسری غایت شریک کرنا کفر ہے۔

تم نے جو خواب لکھا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں آپ کے قدموں میں بیٹھا رو رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ حضور! میری اماں کہاں گئی۔ میری اماں مجھے لا دو۔''

اطلاع کے تین حصے ہیں۔ ایک حصہ میری صورت ہے۔ دوسری حصہ تمہاری اپنی صورت ہے۔ تیسرا حصہ اماں ہیں جو موجود نہیں ہیں۔ اطلاع کا انکشاف ہوتا ہے یہاں سے کہ تم ایک جگہ ہو۔ اس جگہ تمہاری حیثیت ایک ایسے سوال کی ہے جو بہت سے سوالات کا

مجموعہ ہے۔اس مجموعہ کا نام ہے اماں یعنی زندگی کے بہت سے راستے جس نقطہ سے شروع ہوتے ہیں اور انسان یہ طے نہیں کر سکتا کہ مجھے کن راستوں پر سفر کرنا ہے۔قدرتاًماں کی پوزیشن یہی ہے کہ وہ زندگی کو ایک ایسے نقطے پر لا کھڑا کر دیتی ہے جہاں سے زندگی کا سفر شروع ہوتا ہے۔راستے لا شمار ہیں۔انسان کے سامنے یہ مرحلہ ہے کہ وہ جس راستہ پر سفر شروع کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ راستہ غلط ثابت ہو جائے اور اسے ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑے۔یہاں وہ اپنی روح سے رہنمائی چاہتا ہے لیکن روح کو کسی روپ میں مشکل دیکھتا ہے کیونکہ اسے ہر شئے کو مشہود بنا کر دیکھنے کی عادت ہے۔جن دنوں میں تم نے یہ خواب دیکھا ہے،ان دنوں میں ایسے خیالات کا زیادہ زور اور دباؤ رہا ہے۔مذکورہ بالآخر خواب ۱۹ جون کا ہے۔ذہن پر یہ کیفیت ہفتوں پہلے سے مسلط تھی۔اس کا جواب روح ۷ جون کو خواب میں دے چکی ہے۔جو خواب تم نے ۷ جون کو دیکھا ہے اس میں مذکورہ سوالات کا پورا جواب موجود ہے۔یعنی مستقبل میں اللہ کی طرف سے معاونت کا بندوبست ہو گا۔غیب سے ایسا پروگرام بن جائے گا جو آئندہ زندگی کو کامیاب بنانے کا ضامن ہے۔ہر چیز بروقت ہوتی جائے گی۔واضح طور پر اس خواب میں سب چیزیں موجود ہیں۔

خواب روح کی زبان ہے:

قلندر باباؒ کا اعجاز تھا کہ وہ خواب کی تعبیر کے ساتھ ساتھ جہاں ضرورت ہوتی خواب کے علم کی جزئیات اور اس کی تشریحات بھی بیان فرمادیتے تھے۔ان تشریحات و توجیہات سے علم تعبیر خواب کی عظمت و وسعت سامنے آئی۔ایک ایسا ہی خواب اور اس کی تعبیر ہم درج کرتے ہیں جس میں قلندر باباؒ نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ انسان کو خواب میں اطلاعات کیوں موصول ہوتی ہیں۔

کراچی سے رفعت جہاں صاحبہ نے اپنا خواب یوں لکھا۔

میں نے دیکھا کہ میں چار پانچ سال کی بچی ہوں اور اپنے اسکول کی چھت پر کھڑی ہوں۔آسمان صاف شفاف ہے جیسے بارش کے بعد گرد و غبار دھل جانے کے بعد آسمان کا رنگ نکھر جاتا ہے۔کسی طرف سے بادل کا ایک دبیز ٹکڑا آسمان پر آگیا اور اس بادل کے ٹکڑے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔یہ بادل کسی فلمی منظر کی طرح طرز گیا۔اس کے پیچھے بادل کے بڑے بڑے ٹکڑے آئے۔ان پر قرآن کریم کی مختلف آیات لکھی ہوئی ہیں۔یہ بادل بھی ہوا کے دوش پر بہت دور چلے گئے۔پھر ایسا ہوا کہ دو بادل کے ٹکڑے نظر کے سامنے آکر ٹھہر گئے۔ان دونوں کے درمیان اک بزرگ صورت انسان کا چہرہ نمودار ہوا۔یہ بزرگ مسکرا کر میری طرف دیکھ رہے ہیں۔درخواست ہے کہ خواب کی تعبیر کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی وضاحت فرمادیں کہ خواب کیوں نظر آتے ہیں۔

جواب:

"خواب کو اختصار میں سمجھنے کے لئے چند باتیں پیش نظر رکھنا ضروری ہیں۔"

انسانی زندگی کے تمام کاموں کا دارومدار حواس پر ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا کہ حواس کیا ہیں اور کس طرح مرتب ہوتے ہیں تفصیل طلب ہے۔ صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ ہمارے تجربے میں حواس کا زندگی سے کیا تعلق ہے۔ حواس کو زیادہ تر اسٹف (Stuff) بصارت سے ملتا ہے۔ اس اسٹف کی مقدار ۹۵% یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ باقی اسٹف جو تقریباً ۴% ہے بقطیہ حواس کے ذریعے ملتا ہے۔ دراصل یہ اسٹف کوڈ (Code) یا استعارے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ہم استعارے کو اپنی زندگی کی حدود میں اس کی ضروریات اور اس کے متعلقات کے دائرے میں سمجھتے اور بیان کرتے ہیں۔ انہی استعاروں کے اجتماعی نتیجے سے ہماری زندگی کی میکانیکی تحریکات اور اعمال و وظائف کے اعضاء بنتے ہیں۔ ان اعمال و وظائف میں ایک ترتیب ہوتی ہے۔ ترتیب کو قائم رکھنے کے لئے ذات انسانی میں ایک تفکر پایا جاتا ہے۔ یہ تفکر جسے روح کہہ سکتے ہیں شعور سے ماوراء ہے۔ یہی تفکر شعور کو ترتیب دیتا ہے۔ ان میں زیادہ سے زیادہ استعارے محدود ضرورتوں اور محدود عقل، محدود اعمال و وظائف کے دائروں سے باہر ہوتے ہیں۔ اب جو کم سے کم استعارے باقی رہے۔ ترتیب میں آئے اور شعور کا نام پا گئے، ان کو بیداری کی زندگی کہا جاتا ہے۔ کثیر المقدار استعارے خواب کے لا محدود ذخیروں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

کبھی کبھی ذات انسانی، انا، روح یا لاشعور کو ان لا محدود ذخیروں میں سے کسی جزو کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اس کے دو اہم مندرجات ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بیداری کی زندگی سے متعلق مستقبل میں کام کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو شعور کے کسی تجربے کو یاد دلاتے ہیں تاکہ شعور اس کا فائدہ اٹھا سکے۔ جب روح ان ذخیروں میں سے کسی جزو کو استعمال کرتی ہے تو اس جزو کا تمام اسٹف نہ شعور حافظہ میں رکھ سکتا ہے نہ سنبھال سکتا ہے بلکہ خال خال حافظہ میں رہ جاتا ہے۔ اسی کو شعور خواب کا نام دیتا ہے۔

اس تشریح کی روشنی میں خواب کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:

جو استعارے بچپن میں بصورت عقائد فہم میں نہیں سما سکے، اب وہ خواب میں اس لئے دہرائے گئے ہیں کہ شعور ان کو تشریح اور تفصیل کے ساتھ سمجھے۔ ساتھ ہی اعتماد اور یقین کی پختگی حاصل کرے۔ ایک بزرگ کا چہرہ اس امر کا تمثل ہے کہ ابھی شعور میں یہ چیزیں ناپختہ ہیں۔ ذہن ڈگمگاتا ہے اور یقین کی وہ قوت طبیعت کو حاصل نہیں ہے جو مستقبل کے محرکات اور اعمال و وظائف بنتے ہیں۔ طبیعت نے انتباہ کیا ہے کہ اس قوت کا حاصل کرنا زندگی کے لائحہ عمل میں استحکام پیدا کرنے کے لئے اور فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ روح نے یہ بتایا ہے کہ بہتر اور کامیاب زندگی اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ یقین کی قوت سے کام لیا جائے۔ یہ قوت ہی منزل تک پہنچا سکتی ہے۔

اولاد کی خوشخبری:

کراچی سے شاہد صاحب نے اپنا خواب یوں لکھا ہے:

میں نے دیکھا کہ میں اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوں کچھ فاصلے پر ایک عورت بیٹھی توے پر گھی پگھلا رہی ہے۔ میں اس عورت کے پاس گیا اور ڈرتے ڈرتے گلاب کا پھول اسے پیش کیا۔ عورت نے مسکرا کر اسے قبول کیا اور میں نے گلاب کا پھول توے پر موجود گھی میں ڈال دیا۔

تعبیر:

"دونوں عورتوں کے چہرے بیوی ہی کے دو چہرے ہیں۔ کسی دوسری عورت کا چہرہ نہیں ہے۔ گلاب کی پیشکش پر اظہار خوشی اولاد نرینہ کی خوشخبری ہے۔"

امتحان میں کامیابی کی نوید

شہباز خان نے اپنا خواب ان الفاظ میں بیان کیا:

میں اردو اور معاشرتی علوم کا پرچہ حل کر رہا ہوں۔ اردو کے پرچے میں دو گھنٹے لگ جاتے ہیں پھر جلدی جلدی دوسرا پرچہ حل کرتا ہوں۔ میرے بعد دو اور لڑکوں نے استاد صاحب کو حل شدہ پرچے دیئے۔ میں کلاس میں بیٹھا ہوں کہ میرا دوست گاجریں لایا۔ یہ گاجریں وہ استاد صاحب کو دینا چاہتا ہے لیکن میں اسے منع کر دیتا ہوں اور خود ایک صاف ستھری گاجر استاد صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں لیکن وہ انکار کر دیتے ہیں۔

تعبیر:

آئندہ ہونے والے امتحان میں ایک پرچے کے نمبر زیادہ، ایک پرچے کے نمبر کم اور باقی مضامین میں نمبر اچھے حاصل ہوں گے۔ مجموعی طور پر ڈویژن مل جائے گی۔

غلط طرز عمل کی نشاندہی:

شمیم صاحبہ نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھا:

میری امی نہر کے کنارے ایک درخت کے نیچے کھڑی ہیں۔ ایک آدمی گزرتے ہوئے میرے والد کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے شاباش تم اس آدمی کی بیوی ہو۔ دوسرا خواب یہ ہے کہ کوئلے دہک رہے ہیں ان کوئلوں پر ایک مرغی آکر گرتی ہے اور جل جاتی ہے۔ امی نوکر کو آواز دیتی ہے کہ جلدی سے چھری لاؤ تاکہ مرغی ذبح کرلیں۔

تعبیر:

امی جان کے بیجا پیار نے خصائل و عادات پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ درخت کا سایہ، اماں ابا کی صورتیں، ایک آدمی کا نعرہ تحسین بلند کرنا یہ سب خاکے ہیں اچھے خصائل کو ردی سمجھنے کے۔

دوسرا خواب پہلے خواب کا انتہاہی رخ ہے۔ یہ رخ خبردار کر رہا ہے کہ موجودہ روش فوراً ترک کردی جائے ورنہ مستقبل تاریک ہونے کا اندیشہ ہے۔ دہکتی آگ میں مرغی کا جلنا نتیجہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ ''چھری لاؤ'' شرط کی تصویر ہے کہ یہ روش ترک نہ کی گئی تو ''چھری۔ مرغی۔ ذبح'' سارا بندوبست لا حاصل ہو جائے گا۔

بیگم منظور حسین رسول نے اپنا خواب تحریر کیا:

دیکھتی ہوں کہ زبردست سیلاب آیا ہوا ہے اور ایک مسجد سیلاب کے پانی میں ڈوب گئی ہے۔ پانی میں بے شمار قرآن پاک تیر رہے ہیں۔ پانی میں بہت سے نوجوان کھڑے ہیں۔ میں کنارے پر کھڑی ہو کر کہتی ہوں کہ ایک صاف اور خشک قرآن پاک جو سب سے اچھا ہو مجھے لادو۔ ایک جوان میرے ہاتھ پر قرآن پاک لا کر رکھ دیتا ہے۔ میں اس سے پھر کہتی ہوں کہ ایک رحل بھی لادو۔ پھر کچھ سوچ کر کہتی ہوں کہ ایک اور قرآن مجید لا کر دیدو۔ وہ کہتا ہے کہ اب قرآن پاک قیمتاً ملے گا یہ سن کر مجھے مایوسی ہوتی ہے۔

تعبیر:

مسجد کا سیلاب میں ڈوبنا، قرآن پاک کے نسخوں کا پانی میں تیرنا، ایک نسخے کا حصول، دوسرے نسخے کے حصول میں ناکامی، ان اورادو وظائف کے خاکے ہیں جو پڑھے گئے ہیں۔ ان کا اپنی بہتری کے لیے پڑھنا تو ٹھیک ہے لیکن دوسروں کی برائی کے لئے پڑھنا ہرگز مناسب نہیں۔

میاں اقبال سندھو نے لکھا:

ایک عورت نے مجھ سے کہا دیکھو میں گھر سے اٹھ کر نماز کے لئے آگئی ہوں مگر تم ابھی تک نہیں اٹھے کیا تم نماز نہیں پڑھو گے؟

انہوں نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے پوچھا، تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے اپنا کمرہ بتایا تو وہ کمرے میں گئیں پھر وہاں سے باہر آکر وضو کیا اور فجر کی دو رکعت نماز مسجد میں ادا کی پھر میرے سرہانے بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگیں۔ دیکھا کہ ایک دوست جو گی

کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور رسی کے ذریعے دو منہ والا سانپ چھت سے لٹکا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اپنی قوت اور صلاحیتوں کی بہت ڈینگ مارتے ہو اگر مرد ہو تو اس سانپ کو مار کر دکھاؤ۔

تعبیر:

عورت اور نماز، خوشی اور نیکی کے رجحانات ہیں۔ طبیعت مائل تو ہوتی ہے مگر آرام طلبی مانع آجاتی ہے۔ یہ روش ترک کر دینا چاہئے۔ آپ کوئی کام برابر کر رہے ہیں۔ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ یہ کام بہت بڑے اجر کا مستحق ہے اور بہت بڑی نیکی ہے۔ جبکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں کیا جارہا ہے اس کے پس پردہ آپ کی کوئی غرض ہے۔ نہ یہ نیکی ہے اور نہ اس کا کوئی اجر ہے۔

ایم طاہر صاحب نے اپنا خواب ان الفاظ میں بیان کیا۔

محکمہ کی طرف سے خط موصول ہوا کہ آپ کو بہت زیادہ فعال اور متحرک ہونے کی وجہ سے ایگریکلچر میں دو سالہ کورس کے لئے انڈونیشیا بھیجا جارہا ہے۔ صبح اٹھ کر حیران ہوا کہ یہ حکم کیسا تھا کیونکہ ایگریکلچر سے میرا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

تعبیر:

لاشعور نے بتایا ہے کہ معاشی ترقی محنت اور تندہی کے ساتھ کام کرنے سے ہی مل سکتی ہے۔ ایگریکلچر اور انڈونیشیا تندہی اور مسلسل تندہی کے نقوش ہیں جن کا تصور ذہن میں موجود نہیں ہے۔ محض سینیارٹی، ترقی کے حصول کے لئے کافی نہیں ہے۔

غلام مصطفی نے خواب کے تمثلات ان الفاظ میں تحریر کئے۔

میں اپنے چچا کے مکان میں داخل ہوا۔ دیکھا کہ مکان خالی ہے۔ اچانک ہتھیلی میں جلن محسوس ہوئی۔ دوسرے ہاتھ سے ہتھیلی دبا دیتا ہوں اور جلن ختم ہو جاتی ہے۔ پیچھے دیکھتا ہوں تو دو سانپ بیٹھے ہیں۔ ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا۔ چھوٹا سانپ ہل رہا ہے۔ جب کہ بڑا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ میں مارنے کی کوشش کرتا ہوں تو سانپ غائب ہو جاتا ہے۔ میں اسے تلاش کر کے مار دیتا ہوں اور آگ میں ڈال دیتا ہوں۔ سانپ کے جلتے وقت ایک عورت کی آواز آتی ہے۔ دیکھو یہ سونا تو نہیں بن گیا۔

تعبیر:

آپ کسی سے دشمنی کر کے اور اس کو نقصان پہنچا کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ طرز فکر غلط اور لاحاصل ہے۔ چچا کا خالی مکان، سانپ کو مار کر آگ میں ڈالنا، عورت کی آواز کا یہ کہنا کہ دیکھو یہ سونا تو نہیں بن گیا، بہت واضح علامتیں ہیں۔

خوابوں کے ذریعے امراض کی تشخیص:

ذیشان احمد صاحب نے خط میں لکھا:

کسی نامانوس جگہ موجود ہوں میز پر کھانا لگا ہوا ہے۔ میری والدہ نے ایک مرتبان میں سے اچار نکال کر مجھے دیا۔ یہ اچار نیولے کا تھا۔ میں نے پورا نیولا روٹی پر رکھا اور نیولے کی گردن توڑ کر کھا گیا۔ اس خواب سے پہلے میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک گرگٹ ہے جس کی دم ایک گز لمبی ہے۔ انہوں نے گرگٹ کا سر کچل کر پھینک دیا۔ اس کے بعد میری بہن نے جس کی عمر اٹھارہ سال ہے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک گرگٹ اس کی دائیں ہتھیلی اپنے جبڑوں کی گرفت میں لئے ہوئے ہے۔ درد اور تکلیف سے بہن کی آنکھ کھل گئی۔

تعبیر:

آپ کی والدہ اور بہن کے خوابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تینوں کو نزلہ حار کی بیماری ننہیال کی طرف سے ورثے میں ملی ہے۔ یہ بیماری کسی طرح کی الرجی ہے۔ یہ بیماری نزلہ حار کے علاوہ دماغی اور اعصابی کمزوری کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ صحیح اور مکمل علاج کرایئے اس سے نجات حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

عبدالماجد صاحب نے اپنا خواب یوں لکھا ہے:

ہم تین آدمی بارش میں کہیں جا رہے ہیں۔ سب کے پاس چھتریاں ہیں۔ چلتے چلتے ایک بند آ گیا۔ اس بند کو عبور کیا تو ایک ٹیلے پر پہنچ گئے۔ ٹیلے کے اوپر ایک جھونپڑی تھی جس میں ایک صاحب موجود تھے۔ ان صاحب نے ہمیں ایک قلعے کا راستہ بتایا۔ قلعے پر پہنچے تو دیکھا کہ سرخ رنگ کا قلعہ تھا اور اس کے تین دروازے تھے۔ قلعے میں بہت بڑی فوج جمع تھی اور ہمارے پاس تلواریں تھیں۔ وہاں ایک سپاہی نے مجھے چھرا مارا جو دیوار میں پیوست ہو گیا۔ یہی چھرا میں نے نکال کر سپاہی کے سینے میں گھونپ دیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

تعبیر خواب میں یہ انکشاف سامنے آیا:

''آپ نے اپنی بیماری کا جن صاحبان سے علاج کرایا ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکے ہیں۔ اس بیماری کی بنیاد جگر کی خرابی ہے۔ ٹیلہ، جھونپڑی، قلعے کی نشاندہی، یہ سب خاکے ہیں جگر کی بیماری کے۔ بارش بیماری کا تمثل ہے۔ چھتری والے خواہ عطائی ہیں یا سند یافتہ معالج، ان کی تشخیص غلط ہے۔ چھرا اور ہلاکت بیماری کا خاتمہ ہیں۔ ہوشیار معالج سے علاج کرائیں۔ انشاءاللہ شفا ہو گی۔''

عبدالمجید صاحب نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھا۔

ایک فقیر دروازے پر صدا لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ کھانڈ دیدو۔ میں نے کہا اسے کھانڈ دیدو۔ دوسری دفعہ فقیر آیا اور کہا چاول دیدو۔

بچوں نے کہا چاول نہیں ہیں۔ کہنے لگا، کھانڈ ہی دیدو اس کو کھانڈ دے دی گئی۔ یہ کیا راز ہے۔ فقیر تو آٹا روٹی اور پیسے مانگتے ہیں یا پرانا کپڑا طلب کرتے ہیں۔

تعبیر یہ نکلی کہ۔۔۔۔۔۔

''نمک زیادہ استعمال کرنے کی وجہ سے جسم میں فاسد رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ مقدار میں اعتدال ہونا چاہئے۔ لاشعور نے اعصابی حالت کی تصویر دکھادی ہے۔ فقیر کا کھانڈ طلب کرنا اور چاول مانگنا نمک کی فاسد مقدار اور رطوبت کے اشارات ہیں۔''

ناصر حسین صاحب کا خواب کچھ یوں ہے:

دیکھا کہ کچھ لوگ میری تلاش میں ہیں اور میں ان سے چھپتا پھر رہا ہوں۔ کافی تگ و دو کے بعد میں اپنے آپ کو بلند و بالا عمارت پر دیکھتا ہوں۔ وہ عمارت کسی تعلیمی درسگاہ کا ایک حصہ ہے۔ وہاں اور لوگ بھی موجود ہیں۔ وہ لوگ مجھے پکڑ لیتے ہیں اور ایک ریڑھی پر بٹھا کر تیزی سے لے جاتے ہیں۔ رفتار اتنی تیز ہے کہ عمارت بہت چھوٹی سی نظر آرہی ہے۔ پھر میں خود کو ایک مکان میں پاتا ہوں۔ کمرے میں ایک صاحب چارپائی پر سفید چادر اوڑھے لیٹے ہیں۔ میں چادر اٹھا کر دیکھتا ہوں تو وہ ایک لاش تھی۔ پھر دیکھا کہ کمرے کے ایک کونے میں حوض بنا ہوا ہے اور اس حوض میں انسانی اعضاء بکھرے ہوئے ہیں۔ اس گھر میں ایک عورت بھی ہے جو کہتی ہے کہ تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ عورت دروازہ کھول دیتی ہے اور بہت سی عورتیں اندر داخل ہو کر انسانی اعضاء پر ٹوٹ پڑتی ہیں اور کھانے لگتی ہیں۔

خواب کے اجزائے ترکیبی کا جمع کیا گیا تو تعبیر یہ نکلی:

''خواب میں لوگوں کی تلاش کئی اعصابی بیماریوں کی سمت ایک اشارہ ہے۔ بلند و بالا عمارت کا مطلب ہے کہ یہ بیماری پرانی ہو چکی ہے مگر عمارت تعلیمی درسگاہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بیماری لاعلاج نہیں ہے۔ کچھ لوگوں کا ریڑھی پر بٹھا کر لے جانا اور عمارت کا چھوٹا سا نظر آنا، ایک مکان، ایک کمرہ، سفید چادر میں لپٹا ہوا ایک شخص، چادر کے اندر اس شخص کی لاش، حوض میں انسانی اعضاء کا بکھرا ہوا دیکھنا یہ سب نقوش ہیں غلط علاج، غلط تشخیص اور غلط دواؤں کے۔ کوئی عورت علاج کے سلسلے میں غلط مشورہ دیتی ہے۔ بہت سی عورتوں کا انسانی اعضاء کھانے پر ٹوٹ پڑنا سب بے احتیاطیوں اور بدپرہیزیوں کی علامت ہے۔ اس طرح لاشعور نے متنبہ کیا ہے کہ ہوشیار معالج سے پرہیز کے ساتھ علاج کروایا جائے۔''

صحیح لائحہ عمل کا تعین:

مدیحہ صاحبہ لکھتی ہیں:

خواب میں دیکھا کہ مرحومہ والدہ اور بہن بھائی قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔ والدہ اٹھ کر دروازے سے باہر آتی ہیں تو میرے منگیتر باہر سے آتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ ہے۔ وہ یہ ڈبہ مجھے پکڑا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مٹھائی ہمارے پاس آخری عمر تک رہے گی۔ جب میں ڈبہ کھولتی ہوں تو اس میں ساڑھی ہوتی ہے۔ منگیتر دوسرے کمرے میں جا کر صراحی سے پانی پینا چاہتے ہیں مگر والدہ کہتی ہیں کہ پانی اس وقت تک نہ پینا جب تک گلاس پاک نہ کر لیا جائے۔

تعبیر:

طرفین میں یہ گفتگو ہو رہی ہے کہ پہلے نکاح کر لیا جائے اور رخصتی بعد میں کی جائے۔ یہ طریقہ کار مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اس سے زندگی کے کئی گوشوں میں نقصانات کا اندیشہ ہے اس لئے یہ طریقہ کار اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ نکاح اور رخصتی ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ سرپرستوں کے ذہن میں یہ بات جس طرح مناسب ہو ڈال دی جائے۔ خواب میں ناصاف گلاس، ساڑھی، صراحی سب خاکے اسی نامناسب طریقہ کار پر گفتگو کرنے اور اس پر کاربند ہونے کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ لاشعور متنبہ کر رہا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

سکندر علی صاحب نے اپنا خواب بیان کیا:

ہم ایک ریتیلے میدان میں ہاکی کھیل رہے ہیں۔ گیند ہمارے گول کی طرف زیادہ آ رہی ہے۔ مخالف ٹیم گیند پر ہٹ لگاتی ہے تو میدان میں بہت زیادہ ریت اڑتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ میری ٹیم کے کھلاڑی ایک طرف ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور میں اکیلا ہی جوانمردی سے گیند روکنے کی کوشش کر رہا ہوں ساتھ ہی ٹیم کے کھلاڑیوں کو بھی جوش دلا رہا ہوں کہ وہ میدان میں آئیں اور ٹیم کو شکست سے بچائیں مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

تعبیر:

آپ جس کاروبار میں مصروف ہیں اس کاروبار میں کچھ طاقتور حریف آپ کے مقابل جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان کی طاقت زیادہ ہے لیکن وہ آپ کو شکست نہیں دے سکتے لیکن یہ لوگ پھر بھی مقابلے سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مخالفوں کا گیند پر ہٹ لگانا، ریت اڑانا، ٹیم کے کھلاڑیوں کا ٹس سے مس نہ ہونا ان ہی چیزوں کے تمثلات ہیں۔ ہمت کر کے جمے رہیئے کامیابی ہو گی۔

بشارت اور مشکل کشائی:

محمد آصف صاحب کا خواب اس طرح ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ حجرے میں تشریف فرما ہیں۔ ساتھ ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف رکھتے ہیں۔

عید گاہ کی دیوار ہے۔ دیوار کے سامنے صحابہ کرامؓ صف باندھے کھڑے ہیں۔ میرے ساتھ کوئی دوست بھی ہے۔ دیوار کی پشت سے زوردار آواز آئی، ''ابو تمامہ۔'' میں نے چونک کر کہا۔ ''یہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز ہے۔'' اگلے ہی لمحہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کی نگاہیں مجھ پر مرکوز تھیں اور مسلسل فرما رہے تھے۔ ابو تمامہ، ابو تمامہ، اس آواز سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں اسلام پر بہت کچھ لکھتا رہا ہوں۔ خیال آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو تمامہ کے متعلق پڑھنے کو کہہ رہے ہیں لیکن مذہبی کتابوں میں یہ نام کہیں نہیں ملا۔ ازراہ کرم اس راز سے پردہ اٹھائیں۔

تعبیر:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک نظر آنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اس کی تعبیر میں کوئی لاحل مسئلہ حل ہونے والا ہے جو آپ کے لئے خوشخبری ہے۔

صحابہ کرامؓ کی زیارت بھی بہت بڑا شرف ہے۔ ابو تمامہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی سنت پر پوری طرح عمل کرو۔ حضرت آدمؑ کی سنت توبہ و استغفار ہے۔ اور ابو سے مراد حضرت آدمؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کریں۔

پیشن گوئی:

فاروق مصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں:

مجھے معلوم ہوا کہ میرا دوست موٹر سائیکل کی مرمت کرتے ہوئے بری طرح جل گیا ہے اور اس حادثہ سے اس کا ذہنی توازن بھی خراب ہو گیا ہے۔ دوست پولیس کے ساتھ اس شخص کو تلاش کر رہا ہے جو اس حادثہ کا ذمہ دار ہے۔ میں یہ خبر سن کر دوست کی تلاش میں تقریباً دوڑتا ہوا ریلوے لائن کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں دوست مجھ سے بغلگیر ہوا لیکن گلے لگتے ہی میرے بائیں کندے پر کاٹ لیا۔ پولیس والوں نے مجھے زبردستی اس کے شکنجے سے چھڑایا۔ کچھ دیر بعد عوام ایکسپریس آ گئی۔ لوگوں نے اس کو بہت غور سے دیکھا اور وہ مجھ سے ملنے کے لئے آگے بڑھا تو میں خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگ آیا اور ایک مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گیا۔ صاحب خانہ نے مجھے زبردستی کھانا کھلایا۔ دیکھا کہ میزبان میرے والد کے دوست ہیں۔

تعبیر:

موٹر سائیکل کی مرمت میں دوست کا جل جانا، ذہنی توازن کھو بیٹھنا، حادثہ کے ذمہ دار شخص کی پولیس کو تلاش، تمثلات ہیں نفع حاصل کرنے کے لئے ان منصوبوں کے، جو قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے بری طرح ناکام ہو گئے ہیں۔ دوست کا بغلگیر ہو کر کندھے پر کاٹنا نادان لوگوں کے تعاون کی نشاندہی کرتا ہے۔ پولیس کا چھڑانا پریشانی کے بعد نجات ملنے کی علامت ہے۔ ایک فرد کا کھانا کھانے پر مجبور کرنا نتیجہ کی طرف اشارہ ہے۔ غیب سے رہنمائی ہو گی اور کوئی مدد دینے والا مل جائے گا۔

انبیاء کے خواب

حضرت آدمؑ کا خواب:

روایت ہے کہ اللہ کریم نے جب حضرت آدمؑ کو مخلوق کی صورتیں دکھا کر پوچھا ان صورتوں میں کوئی صورت تمہاری ہم شکل ہے یا نہیں۔ آدمؑ نے جواب دیا کوئی بھی نہیں اور ساتھ ہی انہوں نے دعا کی بارالٰہی میری ایک روح بنادے جو میری ہم شکل ہو۔ اللہ کریم نے آدمؑ کے اوپر نیند بھیج دی۔ خواب میں حضرت حوا کی صورت نظر آئی۔ نیند سے بیدار ہوئے۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہی عورت ان کے سرہانے بیٹھی ہے جس کو اللہ کریم نے ان کے پہلو سے پیدا کر کے بیٹھا دیا تھا۔ خداوند قدوس نے فرمایا:

"اے آدم! جانتے ہو یہ کون ہے؟"

آدمؑ نے عرض کیا:

'یہ وہی ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔"

حضرت ابراہیمؑ کا خواب:

حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ قرآن میں اس خواب کا تذکرہ اس طرح ہے:

"اے میرے بیٹے! میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں پھر دیکھ تو، تُو کیا دیکھتا ہے؟ بولا اے باپ! کر ڈال جو تجھ کو حکم ہوتا ہے، تو مجھ کو پاوے گا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور لٹا دیا اس کو ماتھے کے بل۔ اور ہم نے اس کو پکارا یوں کہ اے ابراہیم! تُو نے سچ کر دکھایا خواب، ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو۔" (الصّٰفّٰت)

حضرت یعقوبؑ کا خواب:

انجیل میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے خواب کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

''اور خدانے رات کو خواب میں اسرائیل سے باتیں کیں اور کہا اے یعقوب! اے یعقوب! اس نے جواب دیا، میں حاضر ہوں۔

اس نے کہا میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں۔ مصر میں جانے سے نہ ڈر کیونکہ میں وہاں تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤں گا۔ (یعنی میری نگہبانی تیرے ساتھ ہے) اور پھر تجھے ضرور لوٹا بھی لاؤں گا اور یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر لگائے گا۔''

کتاب مقدس (پرانا اور نیا عہد نامہ) کے باب ''پیدائش'' میں ایک اور خواب کا تذکرہ یوں ہوا ہے۔

''اور یعقوب بیر سبع سے نکل کر حاران کی طرف چلا اور ایک جگہ پہنچ کر ساری رات وہیں رہا کیونکہ سورج ڈوب گیا تھا اور اس نے اس جگہ کے پتھروں میں سے ایک اٹھا کر اپنے سرہانے دھر لیا اور اسی جگہ سونے کو لیٹ گیا اور خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے اور اس کا سرا آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور خدا کے فرشتے اس پر سے چڑھتے اترتے ہیں اور خداوند اس کے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے کہ میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جو پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔ اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذروں کی مانند ہوگی اور تو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائے گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری حفاظت کروں گا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤں گا اور جو میں نے تجھ سے کہا ہے جب تک اسے پورا نہ کر لوں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ تب یعقوب جاگ اٹھا۔''

حضرت یوسفؑ کا خواب:

حضرت یوسفؑ نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ نے تعبیر میں فرمایا:
''میرے بیٹے! جس طرح تو نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، چاند اور سورج تیرے آگے جھکے ہیں اسی طرح تیرا پروردگار تجھے برگزیدہ کرنے والا ہے۔''

کتاب مقدس کے پیدائش کے باب میں حضرت یوسفؑ کے ایک اور خواب کا تذکرہ ان فلاظ میں آیا ہے:

''اور یوسف نے ایک خواب دیکھا جسے اس نے اپنے بھائیوں کو بتایا تو وہ اس سے اور بھی بغض رکھنے لگے اور اس نے ان سے کہا ذرا وہ خواب تو سنو جو میں نے دیکھا ہے۔ ہم کھیت میں پولے باندھتے تھے اور کیا دیکھتا ہوں کہ میرا پولا اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو گیا اور تمہارے

پولوں نے میرے پولے کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور اسے سجدہ کیا۔ تب اس کے بھائیوں نے اس سے کہا کہ کیا تو سچ مچ ہم پر حکومت کرے گا یا ہم پر تیرا تسلط ہوگا؟ اور انہوں نے اس کے خوابوں اور اس کی باتوں کے سبب اس سے اور بھی زیادہ بغض رکھا۔''

حضرت زکریاؑ کا خواب:

حضرت زکریاؑ کے خواب کا تذکرہ کتاب مقدس کے باب ''زکریاہ'' میں یوں ہے:

''دارا کے دوسرے برس اور گیارھویں مہینے یعنی ماہ سباط کی چوبیسویں تاریخ کو خداوند کا کلام زکریاہ نبی بن برکیاہ بن عدو پر نازل ہوا۔ کہ میں نے رات کو رویاء میں دیکھا کہ ایک شخص سرنگ گھوڑے پر سوار مہندی کے درختوں کے درمیان نشیب میں کھڑا تھا اور اس کے پیچھے سرنگ اور کمیت اور نقرہ گھوڑے تھے۔ تب میں نے کہا اے میرے آقا یہ کیا ہیں؟ اس پر فرشتہ نے جو مجھ سے گفتگو کرتا تھا کہا، میں تجھے دکھاؤں گا کہ یہ کیا ہیں؟ اور جو شخص مہندی کے درمیان کھڑا تھا کہنے لگا یہ وہ ہیں جن کو خداوند نے بھیجا ہے کہ ساری دنیا میں سیر کریں اور انہوں نے خداوند کے فرشتہ سے جو مہندی کے درختوں کے درمیان کھڑا تھا کہا ہم نے ساری دنیا کی سیر کی ہے اور دیکھا کہ ساری زمین میں امن و امان ہے۔''

حضرت دانیالؑ کا خواب:

کتاب مقدس کے باب ''دانی ایل'' میں حضرت دانیالؑ کے مندرجہ ذیل خواب مذکور ہیں

'' دانی ایل نے یوں کہا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آسمان کی چاروں ہوائیں سمندر پر زور سے چلیں اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے مختلف تھے نکلے۔ پہلا ببر شیر کی مانند تھا اور عقاب کے سے بازو رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک اس کے پر اکھاڑے گئے اور وہ زمین سے اٹھایا گیا اور آدمی کی طرح پاؤں پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اسے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند ہے اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا ہے اور اس کے منہ میں اس کے دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں اور انہوں نے اس سے کہا کہ اٹھ اور کثرت سے گوشت کھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند اٹھا جس کی پیٹھ پر پرندے کے سے چار بازو تھے اور اس حیوان کی چار سر تھے اور سلطنت اسے دی گئی۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک، ہیبتناک اور نہایت زبردست ہے اور اس کے دانت لوہے کے اور بڑے بڑے تھے۔ وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا اور جو کچھ باقی بچتا اس کو پاؤں سے لتاڑتا تھا اور یہ پہلے سب حیوانوں سے مختلف تھا۔ اور اس کے دس سینگ تھے۔ میں نے ان سینگوں پر جب غور کیا تو دیکھا کہ ان کے درمیان سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جس کے آگے پہلے سینگوں میں سے تین سینگ جڑ سے اکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سینگ میں انسان کی سی آنکھیں ہیں اور ایک منہ ہے جس سے گھمنڈ کی باتیں نکلتی ہیں۔

میرے دیکھتے ہی دیکھتے تخت بچھائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس کا لباس برف سا سفید تھا اور اس کے سر کے بال خالص اون کی مانند تھے۔ اس کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور اس کے پائے جلتی آگ کی مانند تھے۔ اس کے سامنے ایک آتشی دریا جاری تھا۔

ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اس کے حضور کھڑے تھے۔ عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں۔

میں دیکھ ہی رہا تھا کہ اس سینگ کی گھمنڈ کی باتوں کی آواز کے سبب دیکھتے ہی دیکھتے وہ حیوان مارا گیا اور اس کا بدن ہلاک کر کے شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا اور باقی حیوانوں کی سلطنت بھی ان سے لے لی گئی لیکن وہ ایک زمانہ اور ایک دور زندہ رہے۔''

حضرت دانیالؑ کے دوسرے خواب کا احوال اس طرح ہے:

''رات کو رویاء میں دیکھا کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا۔ وہ اسے اس کے حضور لائے اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اسے دی گئی تاکہ سب لوگ اور امتیں اور اہل لغت اس کی خدمت گزاری کریں۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اس کی مملکت لازوال ہو گی۔''

دونوں خوابوں کی تعبیر کے حوالے سے مذکور ہے:

''پس اس نے مجھے بتایا اور ان باتوں کا مطلب سمجھا دیا۔ یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ ہیں جو زمین پر برپا ہوں گے لیکن حق تعالیٰ کے مقدس لوگ سلطنت لے لیں گے اور ابد تک ہاں ابدالاباد تک اس سلطنت کے مالک رہیں گے۔ تب میں نے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت سمجھوں جو ان سب سے مختلف اور نہایت ہولناک تھا۔ جس کے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تھے۔ جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور جو کچھ باقی بچتا اس کو پاؤں سے لتاڑتا تھا۔ اور دس سینگوں کی حقیقت جو اس کے سر پر تھے اور اس سینگ کی جو نکلا اور جس کے آگے تین گر گئے یعنی جس سینگ کی آنکھیں تھیں اور ایک منہ تھا جو بڑے گھمنڈ کی باتیں کرتا تھا اور جس کی صورت اس کے ساتھیوں سے زیادہ رعب دار تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسوں سے جنگ کرتا اور ان پر غالب آتا رہا۔ جب تک قدیم الایام نہ آیا اور حق تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں کا انصاف نہ کیا گیا اور وقت آنہ پہنچا کہ مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں۔

اس نے کہا چوتھا حیوان دنیا کی چوتھی سلطنت ہے جو تمام سلطنتوں سے مختلف ہے اور تمام زمین کو نگل جائے گی اور اسے لتاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور وہ دس سینگ دس بادشاہ ہیں جو اس سلطنت میں شورش برپا کریں گے اور ان کے بعد ایک اور بادشاہ آئے گا اور وہ پہلوں سے مختلف ہو گا اور تین بادشاہوں کو زیر کرے گا اور وہ حق تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا اور حق تعالیٰ کے دوستوں کو تنگ کرے گا اور مقررہ اوقات و شریعت کو بدلنے کی کوشش کرے گا اور وہ ایک دور اور دوروں اور نیم دور تک اس کے حوالے کئے جائیں گے۔ تب عدالت قائم ہو گی اور اس کی سلطنت اس سے لے لیں گے کہ اسے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کریں اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حمشت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گزار اور فرمانبردار ہوں گی۔ یہاں پر یہ امر تمام ہوا۔''

حضرت دانیالؑ کے ایک اور خواب کا تذکرہ کتاب مقدس کے باب ''دانی ایل'' میں اس طرح سے بیان ہوا ہے:

''پھر میں نے عالم رویاء میں دیکھا کہ میں دریائے اولائی کے کنارے پر ہوں۔ تب میں نے آنکھ اٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دریا کے پاس ایک مینڈھا کھڑا ہے۔ جس کے دو سینگ ہیں۔ دونوں سینگ اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے بعد نکلا تھا۔ میں نے اس مینڈھے کو دیکھا کہ مغرب و شمال و جنوب کی طرف سینگ مارتا ہے۔ کوئی جانور اس کے سامنے کھڑا نہ ہو سکا وہ جو کچھ چاہتا تھا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور میں سوچ یہ رہا تھا کہ ایک بکرا مغرب کی طرف سے نمودار ہوا اور زمین پر گھومتا رہا۔ اس بکرے کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک عجیب سینگ تھا اور وہ اس دو سینگ والے مینڈھے کے پاس جسے میں نے دریا کے کنارے کھڑا دیکھا تھا، آیا اور نہایت غیض و غضب کے عالم میں اس پر حملہ آور ہوا اور اس کے دونوں سینگ توڑ دیئے۔ مینڈھے میں اس کے مقابلے کی تاب نہ تھی اس نے اسے زمین پر پٹخ دیا اور اسے لتاڑا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اس سے چھڑا سکے۔ بالآخر وہ بکرا کامیاب ہوا۔ کامیاب ہونے کے بعد اچانک اس کا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ چار عجیب سینگ نکل آئے اور چاروں سمتوں سے پھیل گئے۔''

صحیفۂ دانیال میں ہے کہ اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ ظاہر ہوئے اور انہوں نے حضرت دانیالؑ کو اس خواب کی یہ تعبیر بتائی:

''جو مینڈھا تو نے دیکھا اس کے دونوں سینگ مادی اور فارس کے بادشاہ ہیں اور وہ جسیم بکرا یونان کا بادشاہ ہے اور اس کے آنکھوں کے درمیان کا بڑا سینگ پہلا بادشاہ ہے اور اس کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کی جگہ جو چار سینگ اور نکلے وہ چار سلطنتیں ہیں جو اس کی قوم میں قائم ہوں گی۔ لیکن ان کا اقتدار اس کا سا نہ ہو گا۔''

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب

*رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب بیان کیا:

"میں کالی بکریوں کے پیچھے جارہا ہوں، پھر سفید بکریوں کے پیچھے چلنے لگا۔ اور کالی بکریاں او جھل ہو گئیں۔"

یہ خواب سن کر صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کالی بکریاں عربی ہیں اور سفید بکریاں عجمی جو اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے عربی مسلمانوں سے بڑھ جائیں گی۔"

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا:

"میں ایک کنویں سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ اتنے میں کچھ سیاہ بکریاں میرے پاس آئیں اور ان کے بعد کچھ بکریاں آئیں۔ ان کے سفید بالوں میں تھوڑی سی سرخی تھی۔"

اس کی تعبیر بھی حضرت ابو بکرؓ نے وہی بتائی جو اوپر مذکور ہے۔

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا خواب حضرت صدیق اکبرؓ کو سنایا کہ میں دوڑ میں تم سے ڈھائی ہاتھ آگے نکل گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تعبیر دیتے ہوئے فرمایا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کریم آپ کو اپنے رحمت و مغفرت میں بلائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔"

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور مجھ کو دکھایا جا رہا ہے۔ یہ سب لوگ کرتہ پہنے ہوئے تھے۔

جن میں بعض کے کرتے اتنے تھے جو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے۔ پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو لایا گیا جو اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے۔"

لوگوں نے پوچھا: ''یارسول اللہ ﷺ! اس خواب کی تعبیر آپ ﷺ نے کیا قرار دی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔''دین''

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''میں سو رہا تھا کہ خواب میں میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس دودھ کو پی لیا۔ پھر میں نے اس دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمرؓ بن خطاب کو دے دیا۔''

لوگوں نے پوچھا۔ ''اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔۔۔۔''علم''

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں سو رہا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، جس پر ڈول پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس ڈول سے جس قدر اللہ نے چاہا پانی کھینچا۔ پھر ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور کنویں میں سے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا۔ ابو بکرؓ کے ڈول کھینچنے میں سستی اور کمزوری پائی جاتی تھی۔

اللہ کریم ابو بکرؓ کی سستی اور کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول چرس (بڑا ڈول) بن گیا اور عمرؓ بن خطاب نے اس کو لے لیا اور میں نے کسی جوان، قوی اور مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمر کی طرح اس چرس کو کھینچتا ہو۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر لیا اور پانی کی زیادتی کے سبب اس جگہ کو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنا لیا۔''

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں اور میرے صحابہؓ عقبہ بن رافعؓ کے گھر میں بیٹھے ہیں کہ میرے سامنے تازہ کھجوریں لائی گئیں جن کو رطب بن طاب کہتے ہیں۔''

اس خواب کی تعبیر آپ ﷺ نے بیان فرمائی کہ دنیا میں ہمارے لئے رفعت و عظمت ہے اور آخرت میں بھلائی اور یہ کہ ہمارا دین اچھا ہے۔

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور ایک بار میں سویا ہوا تھا تو زمین کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔‘‘

*حضرت عائشہؓ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’میں نے شادی سے پہلے تم کو دو بار خواب میں دیکھا۔ میں نے فرشتے کو دیکھا کہ تم کو ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کو کھول دو۔ اس نے کھولا تو تم تھیں۔ میں نے کہا۔ اگر یہ اللہ کی جانب سے ہے تو اس کو ضرور پورا کرے گا۔‘‘

*آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’میں نے ایک سیاہ عورت دیکھی جس کے بال پریشان تھے۔ وہ مدینے سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں ٹھہری۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینے کی وبا مہیعہ یعنی حجفہ کی طرف منتقل ہوگئی۔‘‘

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’ایک بار میں سویا ہوا تھا تو مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے۔ جو مجھے شاق گزرے اور بہت رنج ہوا۔ مجھے بذریعہ وحی کہا گیا کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماردی تو دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دو جھوٹے نبی پیدا ہوں گے اور میں ان دونوں کے درمیان ہوں۔ ایک توضعاء میں ہوگا اور دوسرا یمامہ میں ہوگا۔‘‘

*آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ مصیبت ہے جو احد کے روز مسلمانوں کو پہنچی پھر میں نے اس کو دوسری بار ہلایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی۔ یہ وہ چیز تھی جو اللہ نے مومنوں کے اجتماع کی صورت میں فتح عطا فرمائی۔‘‘

*ایک روز سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے اصحابہ کرامؓ کے ہمراہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہاں عمرہ ادا فرمایا۔

یہ چھوٹا سا خواب ایک غیر معمولی اور عہد آفریں واقعہ کا پیش خیمہ بن گیا۔ اس خواب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی تیاریاں شروع کیں۔ اور پھر صحابہ کرامؓ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے بیت اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور پھر وہ سلسلۂ واقعات پیش آیا جو ’’صلح حدیبیہ‘‘ پر منتج ہوا۔ جسے قرآن حکیم نے ’’فتح مبین‘‘ کہا ہے۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خواب کا ذکر قرآن حکیم کی سورہ فتح میں موجود ہے۔

* جن ایام میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام ثقیف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مکھن سے بھرا ہوا ایک پیالہ مجھے ہدیے میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ایک مرغ نے چونچ ماردی تو پیالے میں جو مکھن تھا وہ سارا بہہ نکلا۔''

اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا:

''میرا خیال ہے اس مرتبہ جنگ میں آپ ﷺ ثقیف سے جو چاہتے ہیں وہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔''

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔''

* ایک روز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرائیل میرے سر کے پاس ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی مثال بیان کرو۔ تو اس نے کہا:

''یارسول اللہ ﷺ! سنئے۔ اللہ کرے آپ کے کان سنیں اور سمجھیں، اللہ کرے آپ ﷺ کا دل سمجھے۔ حضور ﷺ کی اور آپ ﷺ کی امت کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ نے حویلی بنائی۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر اس میں دستر خوان چنا، پھر ایک قاصد بھیجا جو لوگوں کو کھانے کے لئے پکارے۔ سو بعض لوگ تو ایسے ہیں جنہوں نے قاصد کی دعوت قبول کی اور کھانے کے لئے آ گئے اور بعض لوگ ایسے نکلے جنہوں نے دعوت قبول نہیں کی۔

اللہ کریم بادشاہ ہے اور

اے محمد ﷺ! آپ قاصد ہیں۔

جس نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کی

وہ اسلام میں داخل ہوا اور

ان کھانوں کو کھایا جو جنت میں ہیں۔''

*سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمِ حرام بنتِ ملحان کے پاس، جو عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں، تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دن ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نیند آ گئی۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ اُمِ حرام کا بیان ہے کہ میں نے کہا، ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، سمندر کے بیچوں بیچ جہازوں پر سوار بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔''

اُمِ حرام نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو ان میں شامل کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے۔ کچھ دیر بعد بیدار ہوئے تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے تھے۔'' جیسا کہ پہلی بار فرمایا تھا۔

اُمِ حرام نے کہا، ''یا رسول اللہ ﷺ! دعا کیجئے کہ اللہ کریم مجھ کو ان میں شامل کر دے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔''

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا خواب

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خواب میں دیکھا کہ ''میرے گھر میں تین چاند ہیں۔'' خواب انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بیان کیا۔اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا:

''تمہارا خواب سچا ہے اور تمہارے گھر میں روئے زمین کے تین بہترین اشخاص مدفون ہوں گے۔'' پھر رسالت مآب ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد کہا:

''اے عائشہؓ! اچھے چاندوں میں سے یہ بہترین چاند ہیں۔''

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تو سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے خواب میں فرمایا کہ حجرے کی چھت میں سوراخ کر دو۔ پس آرام گاہِ نبوی میں ایک سوراخ اس طرح بنایا گیا کہ قبر شریف اور آسمان کے نیچے کوئی چیز حائل نہ رہے۔ایسا کرتے ہی خوب بارش برسی۔ گھاس اتنی زیادہ ہوئی کہ اونٹنیاں موٹی ہوگئیں۔اس سال کا نام ہی ''الفتق''(سرسبزی والا سال) پڑ گیا۔ گنبد خضرا کے کلس کی جڑ میں غربی پہلو میں آج بھی جالی لگا ہوا سوراخ موجود ہے۔

نواسئہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب

حضرت امام حسنؓ کا خواب:

نواسئہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ میں انگوٹھی بنوانا چاہتا ہوں۔ اس پر کیا نقش کندہ کرواؤں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ''انگوٹھی پر یہ حروف کندہ کراؤ

لاالہ الااللہ الملک الحق المبین o

(انجیل کے آخری الفاظ یہی ہیں)

حضرت امام حسینؓ کا خواب:

حضرت امام حسینؓ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سوار یہ اعلان کرتا ہوا آرہا ہے:

''لوگ چلتے ہیں۔ موت ان کے ساتھ چلتی ہے۔''

حضرت امام حسینؓ جب بیدار ہوئے تو انہوں نے اناللہ وانا الیہ الراجعون کہا اور اپنے صاحبزادے علی الاکبر سے فرمایا:

''میں سمجھ گیا کہ یہ ہمارے لئے موت کی خبر ہے۔ جو ہمیں سنائی جارہی ہے۔''

خلفائے راشدینؓ کے خواب

حضرت عمر فاروقؓ کا خواب:

ایک جمعہ کو خطبہ کے دوران حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ آیا ہے اور مجھ کو ٹھونگیں مار رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہی ہو سکتی ہے کہ اب میری موت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔''

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اس باغ میں داخل ہوا جو اس نے لگایا تھا۔ وہ ہر تروتازہ اور پختہ پھل کو توڑنے لگا اور اپنے نیچے جمع کرنے لگا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ اللہ اپنے کاموں پر غالب رہے گا اور عمر کو موت عطا کرے گا اور میں نہیں چاہتا کہ مرنے کے بعد بھی اس بارِ خلافت کا متحمل رہوں۔

حضرت عثمان غنیؓ کا خواب:

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ میری شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ باغی ابھی مجھے شہید کر ڈالیں گے۔ اہلیہ محترمہ نے نہایت درد مندانہ لہجہ میں فرمایا۔ ''امیر المؤمنین ایسا نہیں ہو سکتا۔'' حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ ابھی میں نے اس کھڑکی سے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا ہے:

''عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے۔''

میں نے عرض کیا۔ ''جی ہاں''۔ اس پر آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آ کر افطار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔

جب بستر سے اٹھے تو وہ پاجامہ طلب فرمایا جس کو پہلے کبھی نہ پہنا تھا۔ اسے زیب تن فرمایا۔ پھر بیس غلام آزاد کر کے کلام پاک کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ باغی محل سرا کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے۔ قرآن حکیم آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔ آپ کے خون نے جس آیت کو رنگین بنایا وہ یہ تھی:

فسیکفیکہم اللّٰہ و ھوالعلیم الحکیمo

''خدا کی ذات تم کو کافی ہے، وہ علیم ہے اور حکیم ہے۔''

حضرت علیؓ کا خواب:

روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؓ شام کے سفر میں کربلا کی سرزمین میں پہنچے تو دریائے فرات پر کھجور کے چند درخت دیکھ کر آپ کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ابن عباسؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

''اے عبداللہ! تم جانتے ہو یہ کونسی جگہ ہے۔''

وہ بولے، نہیں میں نہیں جانتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا، اگر تم جانتے تو جس طرح میں روتا ہوں اسی طرح تم بھی روتے اور اس قدر روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر حضرت امام حسینؓ کو اپنے پاس بلا کر فرمایا، ''اے جگر گوشۂ رسول! بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے۔ جن مصائب کا سامنا تمہارا باپ آج کر رہا ہے کل تم بھی کرو گے۔'' پھر گھوڑے پر سوار ہو کر کربلا کی زمین کے گرد چکر لگایا۔ گھوڑے سے اتر کر پانی طلب کیا۔ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی۔ تھوڑی دیر آرام کے غرض سے سر تکیہ پر رکھا اور سو گئے۔ کچھ دیر بعد نہایت بے قراری کی حالت میں جاگ اٹھے اور ابن عباسؓ کو بلا کر فرمایا:

''اے بھائی! میں نے عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے سفید رو مردان غیب کی ایک جماعت دیکھی ہے کہ تلواریں حمائل کئے اور سفید علم ہاتھوں میں لئے آسمانوں سے اترے ہیں۔ انہوں نے اس زمین کے گرد ایک لکیر کھینچی اور درختوں نے اپنی شاخیں زمین پر ماریں اور تازہ خون سے بھری ایک ندی بہتے دیکھی ہے۔ میرا بیٹا حسین خون کی ندی میں پڑا ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور کوئی شخص اس کی مدد کو نہیں پہنچتا۔ ان مردان غیب نے کہا، ''اے فرزندان مصطفٰی و مرتضیٰ! صبر کرو اور جان لو کہ تم اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور جنت بریں تمہارے دیدار کے لئے مشتاق ہے۔'' پھر میرے پاس آ کر کہا، ''اے ابو الحسن! تم کو بشارت ہو کہ خدائے کریم قیامت کے روز حسین کے دیدار سے تمہاری آنکھیں منور کرے گا۔'' جب میں نے یہ ہولناک خواب دیکھا تو جاگ اٹھا۔ کچھ توقف کے بعد فرمایا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اہلِ بغاوت کی جنگ کو جاتے وقت کربلا میں تم ایسا خواب دیکھو گے۔''

صحابہ کرامؓ کے خواب

حضرت حذیفہ یمانیؓ کا خواب:

حضرت عمر فاروقؓ کے فرزند ابو شحمہ کی وفات کے چالیس روز بعد حضرت حذیفہ یمانیؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا:

''یاامیر المؤمنین! گذشتہ شب خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ابو شحمہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے اور سبز رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے حذیفہ! عمر سے میرا سلام کہنا، واقعی اس نے قرآن پڑھا اور اللہ کے احکام کی تعمیل کا حق ادا کر دیا۔''

سیدنا عمرؓ یہ سن کر بے چین ہو گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جھلکنے لگے۔ حضرت حذیفہؓ نے مزید کہا، ''میں نے ابو شحمہ کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا، اے حذیفہ! میرے باپ کو میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ آپ نے حد جاری کر کے مجھے گناہوں سے پاک کر دیا ہے۔ اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔''

حضرت ابو خزیمہ انصاریؓ کا خواب:

صحابی رسول ﷺ حضرت ابو خزیمہ انصاریؓ نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہا ہوں۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر لیٹ گئے اور فرمایا، ''آؤ اپنا خواب سچا کر لو۔'' حضرت ابو خزیمہؓ نے جھک کر آپ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کر لیا۔

ایک صحابی رسول ﷺ کا خواب:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں حضرت ثابت بن قیسؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ کی سر براہی میں مسلیمہ کذاب کی سر کوبی کے لئے جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ معرکہ کے دوران مسلمان کسی قدر متفرق ہو گئے تو حضرت سالمؓ نے جو حضرت حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام تھے غیرت اور جوش میں آکر ثابت بن قیسؓ سے کہا کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی ہمراہی میں تو ہم ایسی سستی سے

نہیں لڑا کرتے تھے۔ حضرت سالمؓ اور حضرت ثابت بن قیسؓ نے مرنے پر کمر باندھی اور اپنے لئے قبر کھود کر تیار کر دی اور میدان جنگ میں اتر گئے۔ دونوں اصحاب نے وہ داد شجاعت دی کہ دشمنوں کے ہوش اڑ گئے اور صدہا کافروں کو جہنم واصل کر کے خود بھی شہید ہو گئے۔

حضرت ثابت بن قیسؓ ایک قیمتی زرہ پہنے ہوئے تھے۔ یہ زرہ ایک مسلمان نے اتار کر اپنے پاس رکھ لی۔ لڑائی کے بعد حضرت سالمؓ حضرت ثابت بن قیسؓ اور دیگر تمام شہداء کی تدفین کر دی گئی۔ زرہ کے اتارے جانے کی کسی کو خبر نہ ہوئی۔ آئندہ شب حضرت ثابتؓ کو ان کے ایک ساتھی نے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ ''دیکھو! ایک ضروری کام کے لئے تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ خواب و خیال سمجھ کر اس کو بھول جاؤ۔ کل جب میں شہید ہو گیا اور راستے میں پڑا ہوا تھا تو مسلمانوں ہی میں سے ایک شخص میرے پاس سے گزرا اور میری نفیس زرہ بدن پر سے اتار کر لے گیا۔ وہ شخص لشکر کے پڑاؤ میں سب سے کنارے پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور اس کے خیمہ کے سامنے رسی سے بندھا ہوا ایک گھوڑا بھی موجود ہے۔ وہیں خیمہ میں وہ شخص زرہ کے اوپر لیٹا ہوا ہے۔ تم خالد بن ولیدؓ کے پاس جاؤ اور اپنا خواب بیان کر کے میری طرف سے کہنا کہ میری زرہ اس شخص سے منگوا لیں اور جب مدینہ منورہ واپس جاؤ تو امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہہ دینا کہ میرے ذمہ اس قدر قرض ہے اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں۔''

خواب سے بیدار ہو کر وہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس آئے اور اپنا خواب بیان کیا۔ انہوں نے اسی پتہ اور نشانی پر آدمی بھیج کر حضرت ثابت بن قیسؓ کی زرہ منگوالی۔ مدینہ منورہ واپس پہنچنے پر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خدمت میں حضرت ثابتؓ کا پیغام پہنچا دیا گیا۔ انہوں نے غلاموں کو آزاد کر کے اور قرض چکا کر ان کی وصیت پوری کر دی۔

حضرت ابن عباسؓ کا خواب:

حضرت امام غزالیؒ کیمیائے سعادت میں لکھتے ہیں:

''ابن عباسؓ حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے قبل ایک روز سو کر اٹھے تو کہا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔''

لوگوں نے پوچھا۔ کیا ہوا؟

فرمایا:

''ظالموں نے حسین کو شہید کر ڈالا۔''

لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟

کہا:

’’میں نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ ایک شیشہ خون سے بھرا ہوا آپ کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

’’اے ابن عباس! تونے دیکھا کہ میری امت نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ میرے فرزند حسین کو شہید کر دیا۔ یہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے داد خواہی کے لئے حق تعالیٰ کے سامنے لے جا رہا ہوں۔‘‘

چوبیس دن کے بعد خبر آئی کہ امام حسینؓ کو ظالموں نے شہید کر دیا۔

تابعین کرام کے خواب

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کا خواب:

حضرت خواجہ حسن بصریؒ حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے جید خلیفہ تھے۔ بچپن کا زمانہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے حجرہ میں کھیلتے ہوئے گزرا۔ آپ کے پڑوس میں شمعون نامی ایک آتش پرست رہتا تھا۔ اس کو مرض الموت لاحق ہوا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، ''ساری زندگی تو نے آتش پرستی میں بِتادی۔ اس وقت بھی اگر تو ایمان لے آئے تو اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔ تجھے بخش دے گا۔''

شمعون نے کہا، ''تین چیزیں میرے قبول اسلام میں مانع ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسلمان دولت دنیا کو برا کہتے ہیں پھر بھی اس کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کی طلب میں مرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ لوگ موت کو امر حق جانتے ہوئے بھی اس کے لئے کچھ نہیں کرتے اور تیسرے یہ کہ اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں مگر دنیا میں اس کی مرضی کے خلاف اعمال سرانجام دیتے ہیں۔''

حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ مسلمان اگرچہ ایسا کرتے ہیں لیکن یہ ان کے انفرادی اعمال ہیں۔ اسلام وحدانیت کا پرچار کرتا ہے۔ اس کی تعلیمات میں کہیں بھی کوئی سقم موجود نہیں ہے۔ امت مسلمہ کے کسی فرد سے جب غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ انہیں بخش دیتا ہے۔ مگر یہ بتاؤ تم نے بت پرستی و آتش پرستی میں وقت ضائع کر کے کیا پایا۔ تو نے ستر برس آگ کی پرستش کی ہے اگر ہم دونوں کو آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ دونوں کو جلا ڈالے گی اور تیری پرستش کا کچھ لحاظ نہ کرے گی۔ جبکہ میرا اللہ یہ قدرت رکھتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو آگ مجھے بالکل نہیں جلا سکتی۔ شمعون نے کہا کہ اگر ایسا ہو جائے تو آگ آپ پر اثر نہ کرے تو میں آپ کے اللہ پر ایمان لے آؤں گا۔ حضرت حسن بصریؒ نے اللہ کا نام لے کر آگ میں ہاتھ ڈال دیا کچھ دیر بعد جب دیکھا گیا تو ذرہ برابر بھی آگ کا اثر نہ ہوا تھا۔ شمعون یہ حال دیکھ کر بے قرار ہو گیا۔ حضرت امام حسن بصریؒ سے کہنے لگا، ''ساری زندگی تو اسی طرح گزر گئی اب آخری وقت میں ایمان لانے سے کیا فائدہ ہو گا۔ اگر آپ اقرار نامہ لکھ دیں کہ اللہ میری خطائیں معاف کر کے مجھے بخش دے گا تو میں ایمان لے آتا ہوں۔'' حضرت حسن بصریؒ نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ اس عطا

پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور اللہ پر ایمان لے آیا۔ اس نے حضرت حسن بصریؒ سے درخواست کی کہ میرے مرنے کے بعد آپ مجھے غسل دے کر قبر میں اتاریں اور یہ کاغذ میرے ہاتھ میں رکھ دیں تاکہ قیامت کے دن اسے سفارش کے طور پر پیش کروں۔

شمعون نے جس دن وفات پائی اسی شب حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے اسے خواب میں دیکھا کہ قیمتی لباس پہنے اور سر پر تاج رکھے جنت میں سیر کر رہا ہے۔ پوچھا کیا گزری۔ اس نے کہا، ''اللہ کریم نے میرے ساتھ بے انتہا مہربانی فرمائی ہے۔ مجھے اپنے فضل سے بخش دیا اور اپنے دیدار سے نوازا ہے۔ اتنا کچھ عطا کیا ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا۔ لیجئے اپنا اقرار نامہ اس لئے کہ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی۔''

حضرت حسن بصریؒ جب بیدار ہوئے تو وہ اقرار نامہ ان کے ہاتھ میں موجود تھا۔

ایک روز حسن بصریؒ شام کے وقت حبیب العجمیؒ کی عبادت گاہ کے دروازے پر آئے۔ آپ مغرب کی نماز کے لئے اقامت کہہ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اس لئے کہ آپ عربی تلفظ میں قرآن حکیم کی تلاوت نہ کر سکتے تھے۔ حضرت حسن بصریؒ جب رات کو سوئے تو اللہ کریم کو دیکھا۔ عرض کیا یا بار الٰہی! آپ کی رضا کس چیز میں ہے؟''

ارشاد ہوا کہ اے حسن! میری رضا تو نے پالی تھی مگر اس کی قدر نہ کی۔

عرض کیا۔ الٰہی! وہ کیا تھی؟

ارشاد ہوا اگر تو حبیب العجمیؒ کے پیچھے نماز قائم کر لیتا تو میں تجھ سے راضی ہو جاتا۔

حضرت ابو عبداللہ مغربیؒ کا خواب:

حضرت ابو عبداللہ مغربیؒ ایک مرتبہ شدید پریشانی میں مبتلا تھے۔ ایک شب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو اس وقت عرض کیا، ''یا رسول اللہ ﷺ! میں کیا پڑھوں؟ سخت بلا میں گرفتار ہوں۔''

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''پہلے دو رکعت پڑھو اور چاروں سجدوں میں چالیس چالیس مرتبہ

لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین

پڑھو۔ انشاءاللہ مصیبت رفع ہو جائے گی۔''

حضرت ابو حازم مدنیؒ کا خواب:

مشائخ میں سے ایک شیخ کہتے ہیں کہ میں ابو حازم مدنیؒ کے پاس آیا۔ آپ آرام کر رہے تھے۔ میں نے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ آپ بیدار ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ میں نے خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے۔ آپ نے میرے ذریعے تجھے پیغام بھیجا ہے کہ والدہ کا حق نگاہ میں رکھنا، حج کرنے سے بہتر ہے۔ شیخ کہتے ہیں کہ میں وہیں سے واپس ہوا اور حج کا ارادہ فی الوقت ترک کر دیا۔

اولیاءاللہ کے خواب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا خواب:

محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت میرے ہمراہ ہے۔ میں نے شیطان کے خاتمہ کا ارادہ کیا تو شیطان نے کہا، ”آپ کیوں مجھے مارتے ہیں؟ اگر اللہ نے میری تقدیر برائی کے ساتھ جاری کر دی ہے تو میری کوئی قدرت و طاقت نہیں کہ میں اسے نیکی اور بھلائی کی طرف تبدیل اور منتقل کر دوں۔“

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شیطان کو مخنث (مرد و عورت دونوں کی صفات کا حامل) کی صورت میں دیکھا۔ اور میں نے اسے نرمی اور سستی سے بات کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ اس طرح نرمی سے بات کر رہا تھا جیسا کہ چرب زبان اور حیلہ باز نرمی سے بات کرتے ہیں اور میں نے اسے لمبے چہرے، لمبی آنکھ، تھوڑی پر چند بال، حقیر اور بری شکل میں دیکھا۔ وہ شرمگیں اور خوف زدہ شخص کی طرح میرے سامنے مسکرایا تھا۔

ایک اور خواب کا تذکرہ کرتے ہوئے محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایسی جگہ موجود ہوں جس کی عمارت مسجد سے مشابہہ ہے۔ اس جگہ درویشوں کا ایک گروہ پیوند لگے لباس میں موجود ہے۔ میں نے وقت کے نیک لوگوں سے ایک شخص کا نام لے کر کہا کہ فلاں مرد صالح ہوتا تو ان لوگوں کو ادب سکھاتا، ہدایت کرتا اور حق کا راستہ بتاتا۔ وہ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ کون ہیں اور کیا حال و مقام رکھتے ہیں۔ آپ کلام کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں نصیحت کیوں نہیں فرماتے؟ ہماری راہنمائی کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا اگر تم اس کے لئے راضی اور تیار ہو تو میں کلام کرتا ہوں اور تمہاری رہنمائی کرتا ہوں۔ پھر میں نے کہا۔

*جب تم مخلوق سے کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے تو پھر گداگری نہ کیا کرو۔ لوگوں سے اپنی زبان سے کچھ نہ مانگو اور جب تم نے زبان سے سوال کرنا چھوڑ دیا تو دل سے بھی سوال نہ کرو۔ دل سے سوال نہ کرنا یہ ہے کہ انسانوں سے طمع اور امید نہ رکھو۔ بے شک زبان کا سوال ظاہر اور دل کا سوال مخفی ہے۔

*اور جان لو کہ ہر روز بگاڑنے، بدلنے اور بلند و پست کرنے میں اللہ کی ایک نئی شان ہے۔

ایک گروہ کے مراتب بلند کر دیتا ہے اور ان کو بلند مقاموں اور بلند مرتبوں کی طرف لے جاتا ہے اور دوسری قوم کو پستی میں گرا دیتا ہے ایک ایسے مقام کی طرف جو کہ انتہائی پستی میں ہے۔ پھر جن کو علیین تک بلند کیا ان کو اسفل السافلین میں گرا دینے سے ڈراتا ہے۔

*اور امید دلاتا ہے کہ ان کو اپنی حالت پر باقی رکھے گا اور اس بلند مقام میں ان کو ہمیشہ بلند رکھے گا اور جن کو انتہائی پستی میں گرایا ہے ان کو ہمیشہ پستی کی حالت میں باقی رکھنے سے ڈراتا ہے اور ان کو اعلیٰ علیین تک بلند کرنے کا امیدوار بناتا ہے۔

*یہ خلاصہ صفات قہاریہ و جلالیہ اور جمالیہ ہے کہ ہر ایک اپنے آثار کے ظہور کے تقاضہ کرتا ہے اور ہر ایک خوف و امید میں رکھتا ہے اور ایک حال پر نہیں چھوڑتا۔

*اور ایمان خوف و امید کے درمیان میں ہے۔

*ناامید نہ ہونا کہ شراب پینے والے، روز اچانک ایک ہی شور کے ساتھ منزل مقصود کو پہنچ جاتے ہیں۔

محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ اس وعظ و تلقین کے بعد میں خواب سے جاگ گیا۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ خواب میں ایک بوڑھے شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کے سبب سے بندہ اللہ کے نزدیک ہو جائے؟ میں نے جواب دیا:

''اللہ کے قرب کے لئے ابتداء اور انتہاء ہے۔ اس کی ابتداء روح اور تقویٰ ہے جو تمام حرام اور مکروہات سے اجتناب کو کہتے ہیں اور اس کی انتہاء قضاء اور تقدیر الٰہی کے ساتھ راضی ہونا ہے۔ اور اپنے تمام کاموں کو اللہ کے حوالے کر دینا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا خواب:

روایت ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے ابلیس کو خواب میں برہنہ دیکھا تو پوچھا کیا تجھے لوگوں سے شرم نہیں آتی؟ ابلیس نے جواب دیا۔

''یہ لوگ، لوگ نہیں ہیں۔ لوگ تو در حقیقت وہ ہیں جو مسجد شونیزیہ میں ہیں۔ انہوں نے میرا جسم لاغر کر دیا ہے اور جگر جلا دیا

ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو مسجد شونیزیہ میں گیا اور وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ تفکر میں محو ہیں اور اپنے سروں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فوراً کہا۔ ''شیطان خبیث کی باتوں سے دھوکہ نہ کھانا۔''

حضرت داتا گنج بخشؒ کا خواب:

حضرت ابوالحسن سید علی بن عثمان بن علی الجلابی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اپنے حواس کو اپنے قابو میں رکھ۔'' داتا صاحب فرماتے ہیں کہ حقیقت میں حواس پر کنٹرول ہی سب سے بڑا مجاہدہ ہے کہ تمام قسم کے علوم اور احساسات ان ہی دروازوں سے حاصل ہوتے ہیں اور انسان کی معلومات میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا حصول حواس کے ذریعے نہ ہوتا ہو۔

شیخ ابوالحسن علی الھجویریؒ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شام میں حضرت بلالؓ کے روضہ کے سرہانے سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھا کہ مکہ معظمہ میں ہوں اور سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام باب بنی شیبہ سے اندر داخل ہو رہے ہیں اور ایک بوڑھے آدمی کو گود میں لئے ہوئے ہیں جیسے کوئی کسی بچہ کو لئے ہوئے ہو۔ میں نے آگے بڑھ کر قدم چومے اور حیران ہوا کہ گود میں یہ بوڑھا شخص کون ہے۔ آپ ﷺ کو میرے دل کا حال معلوم ہو گیا اور فرمایا، ''یہ تیرا اور تیرے دیار والوں کا امام ہے۔'' حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ بوڑے شخص امام ابو حنیفہؒ تھے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کا خواب:

شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ ۵۹۰ ہجری میں جب تلسان میں شیخ ابو مدینؒ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شب خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے فیض یاب ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ایک خاص شخص ہمارے شیخ ابو مدین کے خلاف تھا۔ اور اسی وجہ سے اس شخص کے لئے میں اچھے خیالات نہ رکھتا تھا۔ خواب میں جمال جہان نبوت سے سرفرازی ہوئی، تو سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا، ''تم اس شخص کے خلاف کیوں ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''وہ میرے شیخ کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا، ''کیا وہ اللہ اور اس کے رسول کا محب ہے؟'' میں نے عرض کیا، ''بلاشبہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔'' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ ابو مدین سے تعلق خاطر نہیں رکھتا۔ تم اسے اچھا نہیں جانتے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اس تعلق سے تم اس سے محبت کیوں نہیں کرتے؟''

شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی وقت توبہ کی اور اپنا سابقہ رویہ تبدیل کر لیا۔

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ آخر عشرہ محرم ۶۲۷ ہجری میں میرا قیام شام کے پایۂ تخت دمشق میں تھا کہ میں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک کتاب ہے اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ یہ کتاب "فصوص الحکم" ہے۔ اس کو لو اور تمام لوگوں پر ظاہر کر دو تا کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ میں نے کہا "سمعاً وطاعۃً بسر و چشم" پس اس کتاب کو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے لکھا اور جس قدر سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حد مقرر فرمائی تھی اس میں نہ زیادتی کی اور نہ کمی اور اللہ کریم سے شیطان کے تسلط سے پناہ مانگی۔ جس وقت فصوص الحکم لکھی گئی اس وقت مولانا جلال الدین رومیؒ ۲۳ برس کے تھے اور حضرت امام غزالیؒ کے وصال کو ۵۵ سال گزر چکے تھے۔

خواجہ غریب نوازؒ کا خواب:

حضرت خواجہ معین الدین سنجری چشتیؒ اپنے مرشد کریم خواجہ عثمانی ہارونیؒ کے ہمراہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ روضہ اقدس پہنچ کر مرشد کامل نے مرید صادق کو حکم دیا۔

"معین الدین آقائے دوجہاں کی بارگاہ میں سلام عرض کرو۔"

خواجہ غریب نوازؒ نے نہایت ادب واحترام کے ساتھ کہا۔

"الصلوٰۃ والسلام علیکم یاسید المرسلین وخاتم النبیین۔"

روضہ اقدس سے آواز آئی۔

"وعلیکم السلام یاقطب المشائخ"

اس کے بعد خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو درود شریف پڑھنے کی تلقین کی۔ آپ عشاء تک درود شریف پڑھتے رہے۔ نماز عشاء کے بعد آنکھ لگ گئی تو خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، "معین الدین ہم نے تمہیں بحکم الٰہی سلطان الہند مقرر کیا ہے۔ اب تم اپنے مرشد سے ہندوستان جانے کی اجازت طلب کرو۔"

صبح ہوتے ہی خواجہ غریب نوازؒ نے مرشد گرامی کے حضور خواب بیان کیا۔ خواجہ عثمان ہارونیؒ اپنے محبوب شاگرد کی دربار رسالت میں مقبولیت کا حال سن کر بہت مسرور ہوئے اور خواجہ غریب نوازؒ سے فرمایا:

''تم نے ہندوستان نہیں دیکھا ہے اپنی آنکھیں بند کرو تاکہ ہم تمہیں اس اجنبی سرزمین کی سیر کرائیں۔'' خواجہ غریب نوازؒ نے آنکھیں بند کیں اور مرشد کامل نے چند لمحوں میں سارے ہندوستان کی سیر کرادی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے پیر و مرشد تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ کی تربیت سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سترہ برس کی عمر میں درجہ کمال پر پہنچ گئے اور خلافت اور خرقہ وارادت سے نوازے گئے۔ متواتر چالیس روز تک حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ ''اے معین الدین! قطب الدین خدائے عزوجل کا دوست ہے اپنا خرقہ اس کو پہنادو۔'' حسب الحکم حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ان کو اپنا خرقہ عنایت فرمایا اور خلافت کی اجازت دے کر دہلی کی ولایت ان کے تصرف میں عطا فرمائی۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا خواب:

حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن یاد نہ ہوتا تھا۔ ایک رات میں نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھیں پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے حافظہ عطا فرما دیں تاکہ قرآن مجید یاد کر سکوں۔ آپ ﷺ نے میری گریہ وزاری پر شفقت فرمائی اور ارشاد ہوا، ''سر اٹھا'' میں نے سر اٹھایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف تلاوت کیا کر، انشاءاللہ قرآن یاد ہو جائے گا۔ حضرت بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف کی تلاوت شروع کر دی۔ اللہ کریم نے مجھ کو قرآن مجید کا حافظ کر دیا۔

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ کا خواب:

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ مرشد کی صحبت میں تعلیمات مکمل کر چکے تو مرشد کریم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے حکم سے دہلی سے ہانسی آئے۔ رخصت کرتے وقت مرشد کریم نے فرمایا کہ ''تم میری وفات کے وقت تو میرے پاس نہ ہو گے لیکن دو تین روز بعد فاتحہ خوانی کے لئے پہنچو گے۔ تمہاری امانت قاضی حمید الدین کے حوالے کر دی جائے گی اس سے لے لینا۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ ہانسی پہنچے۔ کچھ دن قیام کیا۔ جس دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے انتقال فرمایا اسی رات بابا فرید گنج شکرؒ نے خواب میں دیکھا کہ مرشد کریم ان کو بلا رہے ہیں۔ فوراً ہانسی سے دہلی روانہ ہو گئے۔ سوئم کے روز وہاں پہنچے۔ مرشد کریم کے مزار کی زیارت کی۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ نے حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کا خرقہ اور دوسری امانتیں حضرت گنج شکرؒ کے حوالے کیں۔ بابا فریدؒ چند روز دہلی میں قیام کے بعد ہانسی کے لئے روانہ ہو گئے۔

قاضی حمید الدین ناگوریؒ کا خواب:

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی دہلی آمد سے پہلے حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ نے خواب میں دیکھا کہ آفتاب جہاں تاب دہلی شہر کو منور کر رہا ہے۔ پھر قاضی صاحبؒ کے گھر میں وارد ہو کر کہتا ہے کہ میں یہیں تمہارے گھر میں ٹھہروں گا۔

اس کی تعبیر انہوں نے یہ لی کہ آفتاب سے مراد علی کامل ہے جو کہ جلد یا بدیر دہلی میں وارد ہوں گے اور میرے گھر میں اقامت اختیار کریں گے۔ اس خواب کو دو روز گزرے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ دہلی تشریف لائے اور ایک معتقد کے ہاں ٹھہرے جو پیشہ کے اعتبار سے نانبائی تھے۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ کے خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے اور کہا کہ میرا دوست قطب الدین اس شہر میں آیا ہوا ہے اور فلاں نانبائی کے گھر ٹھہرا ہوا ہے، جلدی جاؤ اور عزت و احترام سے اس کو اپنے گھر لے آؤ۔ اس کا قیام تمہارے گھر میں ہو گا۔ حضرت قاضی صاحبؒ خواجہ بختیار کاکیؒ کو اپنے ہاں عزت و احترام سے لے آئے۔

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کا خواب:

بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے خلیفہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کے مریدوں میں دہلی کا فرمانروا خضر خان بھی شامل تھا۔ قطب الدین مبارک شاہ اسے قتل کر کے دہلی کا حکمران بن گیا۔ نیا سلطان خضر خان کے تعلق سے سلطان المشائخ سے بھی پر خاش رکھنے لگا۔ روایت ہے کہ ان دنوں سلطان المشائخ کے لنگر خانہ کا خرچ غلہ کے علاوہ دو ہزار تنکہ روزانہ تھا۔

سلطان نے قاضی محمد غزنوی سے پوچھا کہ شیخ کا اس قدر خرچ کہاں سے آتا ہے؟ قاضی سلطان المشائخ سے بے حد حسد رکھتا تھا اس نے کہا اکثر امراء اور دربار سلطانی کے وظیفہ خوار شیخ کی اعانت کرتے ہیں۔ بادشاہ نے حکم صادر کر دیا کہ آئندہ جو بھی شیخ کو نذرانہ بھیجے گا۔۔۔ بادشاہ کے عتاب کا نشانہ بنے گا۔ اکثر امراء نے بادشاہ کی ناراضگی کے خوف سے حضرت محبوب الٰہیؒ کی خدمت میں حاضری ترک کر دی۔

حضرت محبوب الٰہیؒ کو جب شاہی فرمان سے متعلق اطلاع ملی تو اپنے خادم خواجہ اقبال کو بلایا اور حکم دیا کہ کل سے لنگر کا خرچ دگنا کر دیا جائے۔ پھر ہدایت فرمائی کہ جس وقت بھی تمہیں روپوں کی ضرورت ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر حجرہ کے طاق میں ہاتھ ڈالنا اور بقدر ضرورت نکال لینا۔

حضرت سلطان المشائخ کے لنگر کے بارے میں جب بادشاہ کو یہ خبریں پہنچیں تو اس نے شرمندگی محسوس کی اور پیغام بھیجا کہ شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی مجھ سے ملنے آتے ہیں۔ آپ بھی تشریف لائیں تو بندہ نوازہ ہو گی۔

حضرت محبوب الٰہیؒ نے جواب میں فرمایا:

''میں گوشہ نشین آدمی ہوں، کہیں آتا جاتا نہیں۔ ہمارے بزرگوں کا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ شاہی دربار میں جائیں اور بادشاہ کے مصاحب بنیں لہٰذا میں معافی کا خواستگار ہوں۔''

یہ پیغام سن کر بادشاہ نے کبر و نخوت سے جواب بھیجا کہ آپ کو ہفتہ میں دو بار ملاقات کو آنا پڑے گا۔ حضرت محبوب الٰہیؒ کو جب یہ پیغام ملا تو آپ نے خواجہ حسن علا سنجری کو بادشاہ کے پیر و مرشد شیخ ضیاء الدین رومی کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ وہ بادشاہ کو سمجھائیں کہ درویشوں کو تکلیف دینا درست نہیں۔ خیریت اسی میں ہے کہ بادشاہ فقیروں کو نہ ستائے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے بزرگوں کی روش ہے کہ وہ شاہی دربار میں نہیں جاتے تھے، میں بھی اس کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

شیخ رومی اس پیغام کے تیسرے روز انتقال کر گئے۔ حضرت محبوب الٰہیؒ تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حسن اتفاق سے بادشاہ پہلے ہی وہاں موجود تھا۔ لوگوں کو حضرت کی آمد کا علم ہوا تو بے پناہ ہجوم ان کے گرد جمع ہو گیا۔ بادشاہ ایک طرف اکیلا کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر سخت برہم ہوا اور دربار میں آتے ہی ایک محضر نامہ تیار کر کے حکم دیا کہ اگر ہفتہ میں ایک بار شیخ نے دربار میں حاضری نہ دی تو ان کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔

بادشاہ کے حکم کے مطابق سید قطب الدین غزنوی، مولانا برہان الدین ہروی، شیخ وحید الدین قندوزی اور دیگر اکابر نے حضرت سلطان المشائخؒ تک یہ پیغام پہنچایا۔ پیغام سن کر حضرت محبوب الٰہیؒ نے صرف یہ کہا کہ دیکھو، اللہ کی طرف سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ پیغام لانے والے اکابرین یہ سمجھے کہ حضرت محبوب الٰہیؒ بادشاہ کے دربار میں جانے کے لئے راضی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بادشاہ کو بتایا کہ ہم نے شیخ کو راضی کر لیا ہے وہ چاند رات کو ملاقات کے لئے آئیں گے۔

حضرت سلطان المشائخؒ کو جب معلوم ہوا کہ پیغامبر حضرات نے غلط فہمی سے بادشاہ کو آپ کی رضامندی کی اطلاع دی ہے تو فرمایا:
''میں ہر گز اپنے بزرگوں کی روش کے خلاف نہ چلوں گا اور بادشاہ کی ملاقات کو نہ جاؤں گا۔''

خواجہ وحید الدین قندوزی اور حضرت امیر خسروؒ کے بڑے بھائی اعزالدین علی شاہ، حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کی یہ بات سن کر غمگیں ہوئے اور انہیں خدشہ لاحق ہوا کہ بادشاہ عاقبت نااندیشی سے کوئی قدم نہ اٹھائے۔ حضرت محبوب الٰہیؒ نے انہیں افسردہ دیکھ کر فرمایا۔

''یقین جانو بادشاہ مجھ پر فتح یاب نہ ہوگا۔ رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مسجد نبوی میں صفہ پر قبلہ رو بیٹھا ہوں۔ اتنے میں سینگوں والا ایک بیل مجھ پر حملہ آور ہوا لیکن جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اسے زمین پر ایسا پٹخا کہ وہ ہلاک ہوگیا۔''

بادشاہ سے ملاقات کی رات آئی تو خواجہ اقبال اور دوسرے خادموں نے عرض کیا کہ حکم ہو تو پالکی اور کہاروں کو حاضر کیا جائے۔ سلطان المشائخؒ نے کچھ جواب نہ دیا، ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اطلاع آئی کہ بادشاہ کے پروردہ اور نمک خوار خسرو خان نے بادشاہ کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت محبوب الٰہیؒ نے اپنی خانقاہ کے خدام کو حکم دے رکھا تھا کہ خانقاہ میں لنگر کے لئے لائی جانے والی تمام اشیاء روزانہ غرباء میں تقسیم کر دیا کریں، کوئی چیز بچا کر نہ رکھیں۔ ایک روز آپ قیلولہ فرما رہے تھے کہ ایک درویش آیا اس وقت خانقاہ میں کچھ بھی موجود نہ تھا، خدام نے آپ کے آرام میں خلل ڈالنا مناسب نہ سمجھا اور درویش کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ حضرت محبوب الٰہیؒ کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ مرشد کریم حضرت بابا فرید گنج شکرؒ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں:

''ایک درویش آیا اور خستہ حال واپس گیا، اگر دینے کو کچھ نہ تھا تو کم از کم حسن رعایت تو تھا۔''

آنکھ کھلنے پر خدام سے صورت حال دریافت کی اور انہیں مرشد کی تنبیہہ سے آگاہ کیا اور حکم دیا کہ آئندہ اگر ایسی صورت حال درپیش ہو تو انہیں ضرور باخبر کیا جائے۔

محبوب الٰہیؒ حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت رسول کا یہ عالم تھا کہ وصال سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔ ''نظام! جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے۔''

اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لئے بے چین ہو گئے۔ ہر وقت آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ وصال کے ۴۰ روز قبل کھانا پینا ترک ہو گیا۔ وصال کے روز لنگر اور ملکیت کی تمام چیزیں غرباء اور مساکین میں تقسیم کرا دیں۔

حضرت امیر خسروؒ کا خواب:

حضرت امیر خسروؒ ایک روز سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گفتگو کے دوران عرض کیا کہ حکم ہو تو بندہ بھی ایک کتاب ''گلستان'' کی طرز پر لکھے۔ حضرت محبوب الٰہیؒ نے فرمایا کہ بہت مناسب ہے۔ امیر خسروؒ نے کتاب تصنیف کر کے اپنے مرشد کی خدمت میں پیش کی۔ سلطان المشائخ نے فرمایا:

"یہ کتاب تم نے خوب لکھی ہے مگر سعدیؒ کی گلستان کچھ اور ہی ہے، اس کا سا حسن و لطافت اس میں نہیں۔" امیر خسروؒ یہ سن کر دل شکستہ ہوئے۔ اسی رات خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ کے سامنے شیخ سعدی شیرازیؒ اور دائیں جانب سلطان المشائخ دست بستہ باادب کھڑے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کتاب کے مطالعہ میں مشغول ہیں۔ امیر خسروؒ نے قریب جا کر دیکھا کہ معلوم ہوا کہ یہ حضرت شیخ مصلح الدین شیرازی (شیخ سعدی) کی کتاب "گلستان" ہے۔

حضرت لعل شہباز قلندرؒ کے پیر و مرشد کا خواب:

حضرت سید محمد عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندرؒ جس دوران مروند میں زیر تعلیم تھے اس دوران آپ کے مرشد شیخ ابو اسحاق بابا ابراہیم قادریؒ نے جن کا سلسلہ دو واسطوں سے حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے، خواب میں دیکھا کہ حضرت محبوب سبحانیؒ فرما رہے ہیں، "اے ابو اسحاق! سید محمد عثمان کی طرف توجہ دو اور راہ سلوک طے کرانے میں کوشاں رہو۔"

حضرت لعل شہباز قلندرؒ کا خواب:

حضرت لعل شہباز قلندرؒ جب بغداد میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے روضہ پر حاضر ہوئے اور خانقاہ غوثیہ میں قیام فرمایا تو ایک شب خواب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دیکھا۔ انہوں نے حضرت لعل شہباز قلندرؒ کو اپنے سینے سے لگا اور کہا:

"عثمان! تم ہمارے "قلندر" ہو۔ یہاں اب تمہارا کام ختم ہو چکا ہے۔ بغداد سے مکہ چلے جاؤ اور اللہ کے گھر کا قرب حاصل کرو۔"

بیدار ہونے کے بعد مکہ کے لئے روانہ ہو گئے اور حج بیت اللہ میں شامل ہوئے۔

حضرت شاہ شجاع کرمانیؒ کا خواب:

شاہ شجاع کرمانیؒ طویل عرصہ تک نہیں سوئے۔ انہوں نے اللہ کریم کو خواب میں دیکھا۔ عرض کیا، "اے میرے پروردگار! میں تو آپ کو بیداری میں ڈھونڈ رہا تھا مگر آپ کو میں نے خواب میں پایا۔" حکم ہوا کہ اے شاہ! آپ نے اس بیداری کی بدولت ہم کو خواب میں پایا اگر آپ بیدار نہ رہتے تو مجھے خواب میں نہ پاتے۔

حضرت حسن البوصیریؒ کا خواب:

شیخ الاسلام حضرت شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد البوصیریؒ فالج میں مبتلا ہوئے جس کی وجہ سے نچلا نصف جسم بالکل سن اور بے حس ہو گیا۔ متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق آپ روز بروز نحیف و کمزور ہوتے چلے گئے۔ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے مایوس متفکر اور غمگین رہتے تھے اور اللہ کریم کے حضور میں دعا کرتے تھے۔ اللہ کریم نے آپ کے دل میں القاء کیا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں قصیدہ نظم کریں۔ چنانچہ قصیدہ بردہ شریف نظم کیا اور خدائے غفور الرحیم کے حضور میں اس کو وسیلہ اور ذریعہ بنا کر جمعہ کی رات، ایک تنہا مکان میں خلوص و عقیدت کے ساتھ اور حضور قلب سے پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ آپ سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ آپ یہ قصیدہ دربار رسالت ﷺ میں پڑھ رہے ہیں اور سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی سماعت سے محظوظ و مسرور ہو رہے ہیں۔ جب آپ اس شعر پر پہنچے:

کم ابرأت و صبا باللمس راحته

تو حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بردہ یمانی (دھاری دار یمنی چادر) عطا فرمائی۔ شیخ صاحب بیدار ہوئے تو خود کو بالکل تندرست پایا اور جسم پر فی الواقع وہ چادر مبارک موجود تھی۔ صبح حضرت البوصیریؒ کسی ضرورت سے بازار تشریف لے گئے تو راستہ میں ایک درویش آپ کے سامنے آیا اور سلام کر کے قصیدہ نقل کرنے کی اجازت چاہی۔ حضرت البوصیریؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں آپ کو کس قصیدہ کی نقل درکار ہے۔ درویش نے کہا کہ اس قصیدہ کی جس کی ابتداء میں ہے۔

ترجمہ: ''کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے۔''

حضرت شیخ البوصیریؒ نے متعجب ہو کر دریافت کیا کہ اب تک میرے اس قصیدہ سے کوئی شخص مطلع نہیں۔ سچ بتایئے آپ نے کس سے سنا ہے۔ درویش نے کہا، ''خدا کی قسم! میں نے اس کو گزشتہ رات آپ سے سنا تھا اور رات کے خواب کا واقعہ من و عن بیان کر دیا اور بتایا کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں اس وقت میں بھی موجود تھا۔

حضرت ممشاد دنیوریؒ کا خواب:

حضرت ممشاد دنیوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھ پر قرض کا بوجھ کچھ بڑھ گیا جس کی وجہ سے میں متردد ہوا۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی پکارنے والا کہہ رہا ہے۔

''اے بخیل! تیرا قرض ہم ادا کریں گے۔ اس قدر معمولی قرض سے فکر مند نہ ہو اور جو ضرورت پڑے تو اور قرض لے تیرا کام لینا ہے اور ہمارا کام دینا ہے۔''

فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اپنے قرض خواہوں سے کبھی حساب نہیں کیا بلکہ جتنا قرض وہ بتا دیتے تھے میں دے دیتا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا خواب:

حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ میری ظاہری بیعت تو شاہ صاحب سے تھی مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ باطنی طور پر سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بلا واسطہ سعادت حاصل ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عالم رویاء میں جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلند مقام پر فائز المرام دیکھا اور دیکھا کہ حضرت سید احمد شہیدؒ کا ہاتھ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی قریب ہی مؤدب کھڑا ہوں۔ اتنے میں سید صاحبؒ نے میرا ہاتھ پکڑ کر جناب سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں دے دیا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنے ایک اور خواب کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ایک شب میں نے خواب دیکھا کہ جمال کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، ''تم ہمارے پاس آؤ۔'' یہ خواب دیکھ کر دل میں جوش پیدا پیدا ہوا اور مدینہ شریف کی زیارت کے لئے دل بے چین ہونے لگا۔ یہاں تک کہ زادِ راہ کے بغیر آپ نے جانے کا ارادہ کر لیا اور پاپیادہ چل کھڑے ہوئے۔ ابھی ایک منزل طے ہوئی تھی کہ آپ کے بھائیوں کو خبر ہوئی۔ انہوں نے کچھ زادِ راہ پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کر لیا۔ جب بندرگاہ لیس (متصل جدہ) پر جہاز سے اترے تو حج کا زمانہ تھا۔ براہ راست میدان عرفات تشریف لے گئے اور جملہ ارکان حج ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ میں حاضری دی۔

حضرت مہر علی شاہؒ کا خواب:

حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتداء میں سیر وسیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔ حجاز مقدس کے سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے ہوئی۔ انہوں نے نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان چلے جاؤ۔ الغرض ہندوستان میں اگر خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا۔ پس ہم عرب میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ حضرت مہر علی شاہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔

مشاہیر کے خواب

امام ابو حنیفہؒ کا خواب:

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب نوفل بن حبانؒ نے وفات پائی، میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور تمام مخلوق میدان حشر میں جمع ہے۔ میں نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ حوض کے کنارے کھڑے ہیں اور آپ کے دائیں اور بائیں بہت سے مشائخ کھڑے ہیں۔ میں نے ایک خوبصورت سفید بالوں والے بزرگ کو بھی دیکھا کہ وہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رخساروں پر منہ رکھے ہوئے ہیں اور میں نے نوفلؒ کو دیکھا جب اس کی نظر مجھ پر پڑی تو میرے پاس آیا اور سلام کیا۔ میں نے کہا مجھے پانی پلاؤ۔ نوفلؒ نے کہا میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے لوں۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ سے اشارہ فرمادیا کہ پانی پلا دو۔ انہوں نے مجھے پانی پلایا اور میرے ساتھیوں کو بھی دیا۔ سب نے پانی پیا لیکن اس پیالے کا پانی ویسا کا ویسا ہی رہا اس میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ میں نے کہا۔ ''اے نوفلؒ! حضور ﷺ کے دائیں طرف جو بوڑھے آدمی کھڑے ہیں وہ کون ہیں؟'' اس نے کہا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور آپ ﷺ کے بائیں پہلو پر حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب کھڑے اصحاب کے متعلق پوچھتے ہوئے تعداد انگلیوں کی پوروں پر گنتا رہا۔ سترہ افراد سے متعلق پوچھا تھا کہ بیدار ہو گیا۔ دیکھا تو ٹھیک سترہ عدد ہاتھ کی انگلیوں پر گنے ہوئے تھے۔

ایک شب امام ابو حنیفہؒ نے دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہڈیوں کو لحد مبارک سے جمع کر رہے ہیں اور بعض ہڈیوں کو دوسری ہڈیوں پر ترجیح دے رہے ہیں۔ بیدار ہونے پر آپ اس خواب سے بہت پریشان ہوئے اور پھر محمد بن سیرینؒ کے ایک ساتھی سے اس کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے بشارت دی اور بتایا کہ آپ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی حفاظت میں اس درجہ اور مقام پر پہنچیں گے کہ صحیح کو غلط سے جدا کر دیں گے۔

ایک اور مرتبہ امام ابو حنیفہؒ کو زیارت کی فضیلت نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ آپ نے دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سے فرما رہے ہیں:

''اے ابو حنیفہ ! اللہ کریم نے تجھے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ گوشہ نشینی کا قصد مت کر۔''

امام بخاریؒ کا خواب:

محمد ابو عبداللہ بن اسمٰعیل بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ ''بخاری'' کی تدوین کا محرک ایک خواب ہے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں پنکھے سے ہوا کر رہا ہوں۔ صبح اپنے استاد محترم جناب اسحاق راہویہؒ سے اس خواب کی تعبیر چاہی تو انہوں نے کہا کہ ''مبارک ہو تمہیں کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین کے لئے چن لیا گیا ہے اور یہ سعادت تمہارے لئے مقدر ہے۔'' امام بخاری کہتے ہیں کہ اس کے بعد میرے دل میں ''بخاری'' کی تدوین و ترتیب کا خیال پیدا ہوا اور سولہ سال کی مدت میں اس کی تکمیل ہوئی۔

امام شافعیؒ کا خواب:

محمد بن ادریس (امام شافعیؒ) کا سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خانہ کعبہ میں صلوٰۃ قائم کرتے دیکھا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے قریب ہو کر عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ ! مجھے بھی کچھ سکھایئے۔'' آپ ﷺ نے اپنی آستین مبارک سے میزان (ترازو) نکال کر مجھے عطا فرمایا اور ارشاد ہوا کہ تیرے لئے میرا یہ عطیہ ہے۔ معبر نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ تم دنیا میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ کی نشر و اشاعت میں امام بنو گے۔

امام شاذلیؒ کا خواب:

شیخ ابوالحسن شاذلیؒ چھٹی اور ساتویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء میں سے تھے۔ عالم اسلام میں آپ کا نام مثل آفتاب کے روشن تھا۔ آپ نے ٦٥٦ ہجری میں ایک سو پانچ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ، امام شاذلیؒ کے بڑے مداح تھے۔ معتبر اکابرین نے مندرجہ ذیل واقعہ بیان کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن شاذلیؒ ایک بار قاہرہ میں مقیم تھے اور حج کے دن نزدیک آرہے تھے۔ انہی ایام میں ایک دم امام شاذلیؒ نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا کہ امسال تو مجھے غیب سے حج کرنے کا حکم ہوا ہے۔ لہٰذا جہاز تلاش کر لو۔ شیخ کے احباب، مریدین اور متوسلین نے جہاز کی تلاش شروع کر دی۔ بڑی مشکل سے ایک بوڑھے عیسائی کے جہاز کا پتہ چل سکا۔ جب اور کوئی جہاز نہ ملا تو امام شاذلیؒ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اسی جہاز میں سوار ہو گئے۔ قاہرہ کی آبادی سے نکلتے ہی نہایت تند و تیز باد مخالف نے جہاز کو چلنے نہیں دیا۔ جہاز کا

آگے بڑھنا موقوف ہو گیا۔ جہاز جب ہفتہ بھر رکا رہا تو شیخ شاذلیؒ کے مخالفین نے انہیں طعنے دینا شروع کر دیئے کہ آپ کو توغیب سے حج کا حکم ہوا تھا؟

ان طعنوں نے امام شاذلیؒ کو بے چین کر دیا مگر وہ ضبط کئے رہے اور طعنوں کا جواب نہیں دیا۔ ایک دن دوپہر کے وقت شیخ نے نیم غنودگی کے عالم میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے امام شاذلیؒ کو وہ دعا تعلیم فرمائی جو بعد میں ''دعائے حزب البحر'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ امام شاذلیؒ نے دعا پڑھی اور بیدار ہو کر جہاز کے کپتان کو لنگر اٹھانے کا حکم دیا۔ کپتان نے کہا کہ اگر ہم لنگر اٹھائیں گے تو مخالف ہوا ہمارا رخ پھیر دے گی۔ امام شاذلیؒ نے کہا، ''تو اپنے دل میں پکڑ دھکڑ مت کر، اللہ پر بھروسہ کر، جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کر، اور پھر اللہ کی مدد کا نظارہ دیکھ۔''

کپتان اس ایمان و یقین سے بہت متاثر ہوا اور لنگر اٹھانے کا حکم دے دیا۔ عین اسی وقت ہوا کا رخ پھر گیا اور باد مخالف کے بجائے موافق ہوا چلنے لگی اور اس زور سے چلی کہ جس رسی سے جہاز کا مستول بندھا ہوا تھا وہ بھی کھولی نہ جا سکی۔ بہ امر مجبوری اسے کاٹنا پڑا اور جہاز سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچ گیا۔

یہ واقعہ دیکھ کر جہاز کے کپتان کے بیٹے مسلمان ہو گئے۔ بیٹوں کا قبول اسلام اس کے لئے انتہائی تکلیف دہ امر تھا وہ بڑا دل گرفتہ ہوا۔ اسی شب اس نے خواب میں دیکھا کہ شیخ شاذلیؒ ایک بڑی جماعت کے ہمراہ جنت میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس کے لڑکے بھی ہمراہ ہیں۔ اس نے اپنے لڑکوں کے پیچھے جانا چاہا مگر فرشتوں نے اسے روک دیا اور کہا کہ تیرا راستہ ان سے جدا ہے۔ لہٰذا تجھے ان سے کیا واسطہ؟ صبح کے وقت اللہ نے ہدایت کے لئے اس کا سینہ کھول دیا۔ اس نے شیخ کے ہاتھ پر کلمہ توحید پڑھا اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت شیخ عبدالرحیم محدث دہلویؒ کا خواب:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی مشہور کتاب ''دار الثمین فی المبشرات النبی الامین'' کی پندرہویں حدیث کے ضمن میں ذکر کرتے تھے کہ میرے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالرحیم محدث دہلویؒ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ بیمار ہوا تو خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے میرا حال دریافت فرمایا اور صحت و تندرستی کی بشارت فرمائی اور مجھ سے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ وضو کے بعد ریش مبارک میں کنگھی فرمائی اور کنگھی سے نکلے ہوئے دو بال مجھے عطا فرمائے۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو بالکل تندرست تھا اور دونوں موئے مبارک میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ چنانچہ والد بزرگوار نے ان میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا خواب:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ایک مرتبہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ امام حسینؓ اور امام حسنؓ اُن کے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ امام حسنؓ کے دست مبارک میں ایک قلم ہے جس کی نوک شکستہ ہے۔ پھر امام حسنؓ نے ہاتھ بڑھا کر قلم مجھے دینا چاہا اور فرمایا، ''یہ قلم میرے نانا سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔'' اس کے بعد فرمایا، ''پہلے اس قلم کو حسینؓ ٹھیک کرلے پھر دوں گا۔ کیونکہ اسے جیسا حسینؓ ٹھیک کر سکتے ہیں، ویسا کوئی اور نہیں کر سکتا۔'' میں اس انعام پر انتہائی مسرور ہوا۔ پھر ایک چادر لائی گئی جس پر دھاریاں نقش تھیں۔ ایک دھاری سبز تھی اور ایک سفید۔ امام حسینؓ نے چادر کو اٹھاتے ہوئے فرمایا۔ ''یہ میرے نانا سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چادر ہے۔'' پھر وہ چادر مجھے اوڑھائی گئی۔ میں نے اس چادر کو تعظیماً اپنے سر پر رکھ لیا اور اللہ کریم کا شکر ادا کیا۔

ایک اور خواب کے حوالے سے حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص میرے لئے دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں مجھے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ کا وہ پیالہ میں نے بھیجا تھا۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو تقاضۂ بشریت کے تحت بچوں کی صغر سنی کا خیال ذہن میں آنے لگا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے ہیں۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ فکر کیوں کرتے ہو۔ جیسے تمہاری اولاد ہے ویسے ہی میری اولاد ہے۔ یہ سن کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا خواب:

حضرت سید احمد شہیدؒ جب تیسری بار دہلی تشریف لائے تو آپ کی آمد سے ایک ہفتہ قبل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہلی کی جامعہ مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ ہر طرف سے بے شمار خلقت آپ ﷺ کے دیدار کے لئے اُمڈی چلی آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے شاہ صاحبؒ کو دست بوسی کی سعادت سے مشرف فرمایا، پھر ایک عصا مرحمت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ جا اور ہر آنے والے کا حال ہمیں سنا۔ جس کو ہمارے یہاں حاضر ہونے کی اجازت ملے اسے اندر آنے دے۔ شاہ صاحبؒ نے اس حکم کی تعمیل کی اور ہزارہا بندگان خدا نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔

شاہ صاحب بیدار ہونے پر تعبیر دریافت کرنے حضرت شاہ غلام علی محدث دہلویؒ خلیفہ حضرت مرزا جان جاناںؒ کی خدمت میں گئے۔ شاہ غلام علی دہلویؒ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! یوسف وقت مجھ سے تعبیر پوچھتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔

شاہ غلام علیؒ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ حضرت سید حسن رسول نماؒ کے وصال کے بعد رحمت کون و مکاں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس دیار میں ہدایت خلق کی طرف بہت کم ہو گئی ہے۔ اب اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ یا آپ کے کسی شاگرد رشید کے ذریعہ وہ سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا۔ شاہ عبدالعزیز نے فرمایا کہ میرے خیال میں بھی یہی تعبیر آئی تھی۔ جب سید احمد شہیدؒ دہلی پہنچے تو شاہ صاحبؒ کو یقین ہو گیا کہ جس سلسلۂ ہدایت کے اجراء کی بشارت خواب میں دی گئی تھی وہ انشاءاللہ سید احمد شہیدؒ سے جاری ہو گا اور یہی ہوا کہ علم و فضل کے ستون مولانا عبدالحیؒ، محمد اسمٰعیل شہیدؒ اور شاہ اسحٰق محدث دہلویؒ جیسے بزرگوں نے سید صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور بہت سے دوسرے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا خواب:

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مدینہ منورہ میں جب تکمیل حدیث کر چکے تو خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تم ہندوستان جا کر علم حدیث کی اشاعت کرو تا کہ لوگ فیض یاب ہوں۔ آپ نے عرض کیا۔ ’’یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آستانہ مبارک پر حاضری کے بغیر میری زندگی کیسے کٹے گی۔‘‘ حکم ہوا، ’’پریشان مت ہو۔ رات مراقب ہو کر بیٹھا کرو ہمارے پاس پہنچ جایا کرو گے۔ تم کو ہر روز ہماری زیارت ہوا کرے گی۔‘‘

مولانا رفیع الدینؒ کا خواب:

مولانا رفیع الدین دیوبندی شاہ عبدالغنیؒ کے خلفاء میں سے تھے اور ان کا شمار اپنے زمانے کے اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔ ۱۸۷۶ عیسوی بمطابق ۱۲۹۲ ہجری میں دیوبند میں نودرہ کی عمارت کی بنیادیں کھدوائی گئیں۔ نودرہ کی عمارت دارالعلوم دیوبند کی موجودہ عمارتوں میں سے پہلی عمارت ہے۔ انہی دنوں میں مولانا رفیع الدینؒ کو ایک شب زیارت نبوی ﷺ کا شرف نصیب ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ سرور کائنات محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نودرہ کی عمارت کے مجوزہ مقام پر تشریف فرما ہیں اور آپ سے فرما رہے ہیں ’’یہ احاطہ تو بہت مختصر ہے۔‘‘ اس کے بعد آپ ﷺ نے بنفس نفیس خود عصائے مبارک سے احاطہ و عمارت کا نقشہ کھینچا اور حکم دیا کہ ان نشانات پر تعمیر کی جائے۔ مولانا رفیع الدینؒ نے صبح اٹھ کر دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لگائے ہوئے نشانات موجود تھے۔ چنانچہ انہی نشانات پر بنیاد کھدوا کر عمارت کی تعمیر شروع کرادی گئی۔

حضرت رابعہ بصریؒ کے والد کا خواب:

جس شب حضرت رابعہ بصریؒ کی ولادت ہوئی آپ کے والد اس قدر تنگ حال تھے کہ گھر میں روشنی کے لئے چراغ میں تیل تک موجود نہ تھا۔ آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے کہا کہ:

پڑوسی کے یہاں سے تھوڑا تیل مانگ لاؤ۔ آپ کے والد نے عہد کیا تھا کہ سوائے خالق کے مخلوق سے کبھی کچھ نہ مانگوں گا۔ باہر تشریف لائے پڑوسی کے دروازے پر دستک دے کر گھر واپس آگئے اور کہا کہ وہ دروازہ نہیں کھولتا اور اسی رنج میں سو گئے۔ خواب

میں زیارت رسول ﷺ سے سرفراز ہوئے۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"غمگین نہ ہو یہ لڑکی جو تیرے یہاں پیدا ہوئی ہے بڑی مقبول اور برگزیدہ ہے۔ میری امت کے ستر ہزار مرد اس کی شفاعت کی وجہ سے بخشے جائیں گے تو امیر بصرہ کے پاس جا اور ایک کاغذ پر یہ لکھ کر دے کہ ہر رات تو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جمعہ کی شب کو چار سو بار۔ گزشتہ جمعہ کی شب تو نے درود نہیں بھیجا اس بھول کے کفارہ میں چار سو دینار اس مرد کو دیدے۔" حضرت رابعہ بصریؒ کے والد جب بیدار ہوئے تو خواب میں دی گئی ہدایت کے مطابق لکھ کر دربان کے ہاتھ رقعہ امیر بصرہ کو بھیج دیا۔ رقعہ پڑھتے ہی امیر خدمت میں حاضر ہوا اور درود شریف کی بارگاہ نبوی ﷺ میں مقبولیت کے شکرانے کے طور پر ہدیہ پیش کر کے کہا جب بھی ضرورت ہو بلا تکلف مجھے اس کی اطلاع کر دیا کیجئے۔

حضرت لعل شہباز قلندر کے والد اور والدہ کا خواب:

حضرت لعل شہباز قلندرؒ کے والد حضرت سید محمد کبیر الدین صاحبؒ کی اولاد نہ تھی۔ ایک رات خواب میں انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا اور عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! آپ میرے حق میں اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے فرزند عطا فرمائے۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا:

"احمد! اللہ تم کو بیٹا عطا فرمائے گا مگر میری ایک بات یاد رکھنا کہ جب فرزند تولد ہو تو اس کا نام محمد عثمان رکھنا اور جب وہ تین سو چوراسی دن کا ہو جائے تو اس کو لے کر مدینہ حاضری دینا اور حضور سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام کے بعد سیدنا عثمان غنیؓ کے روضہ پر لے جانا اور سلام عرض کرنا۔"

چنانچہ یہ خواب پورا ہوا اور آپ کے والد نے ہدایت کے مطابق عمل کیا۔

حضرت لعل شہباز قلندرؒ کی پیدائش سے قبل آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رابعہ بصریؒ تشریف لائی ہیں اور انہوں نے فرمایا:

''اے میری بیٹی! میں تم کو بشارت سنانے آئی ہوں کہ تمہارا فرزند اللہ کا محبوب اور صاحب کامل قلندر ہوگا۔ اس کی ذات سے اللہ اپنے بہت سے بندوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اے میری بیٹی جب یہ پیدا ہو تو اس کے کانوں میں بلند آواز سے کلمہ طیبہ کی آواز پہنچا دینا اور میرا سلام کہہ دینا۔''

آپ کی والدہ نے خواب اور بشارت کو یاد رکھا اور جب لعل شہباز قلندرؒ کی ولادت ہوئی تو انہوں نے ہدایت کے مطابق عمل کیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد کا خواب:

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ولادت سے پہلے ان کے والد نے خواب دیکھا کہ تمام دنیا میں اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ سؤر اور بندر لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یکایک مجدد صاحب کے والد بزرگوار کے سینے سے ایک نور نکلا اور اس میں سے ایک تخت ظاہر ہوا۔ اس تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہے۔ جس کے سامنے ظالموں اور ملحدوں کو ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی شخص بلند آواز سے پکار رہا ہے۔

''حق آیا اور باطل مٹ گیا اور باطل کے مقدر میں مٹ جانا ہی ہے۔''

تعبیر یہ بتائی گئی کہ تمہارے یہاں ایک لڑکا ہوگا اور اس کے ذریعے حق کا بول بالا ہوگا اور کفر والحاد کا خاتمہ ہو جائے گا۔

حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کی والدہ ماجدہ کا خواب:

تاج الاولیاء حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کی والدہ ماجدہ نے حضرت بابا تاج الدینؒ کی پیدائش سے قبل خواب میں دیکھا کہ ایک ایسا میدان ہے جس کی وسعت کا اندازہ ممکن نہیں۔ اس میدان کے اندر ہزاروں شہر آباد ہیں اور ان شہروں میں ہر مذہب و ملت کے لوگ رہتے ہیں۔ سردی کا موسم ہے چودھویں رات ہے، چاندنی ہر سمت پھیلی ہوئی ہے۔ ہر شخص چاندنی کے حسن میں سرشار اور پر کیف ہے۔ حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کی والدہ نے دیکھا کہ چاند آسمان سے ٹوٹ کر ان کی گود میں آ گیا اور اس چاند کی کرنیں پورے عالم کو منور کر رہی ہیں۔

الحاج انیس احمد انصاریؒ کا خواب:

الحاج انیس احمد انصاریؒ حضرت مولانا خلیل احمد امبہٹوی کے بھتیجے ہیں اور حضرت کے مرید بھی تھے۔ نہایت مذہبی آدمی تھے۔ شریعت اور طریقت میں ان کی ممتاز حیثیت تھی۔ صاحب کشف تھے۔ اکل حلال کا بطور خاص اہتمام کرتے تھے۔ وکالت کے پیشے

سے منسلک تھے کہ خیال آیا وکیل کی کامیابی اس بات میں ہے کہ جھوٹ کو سچ ثابت کر دے اور سچ کو جھوٹ ثابت کر کے مقدمہ جیت لے۔اس خیال سے کہ بچوں کی تربیت صحیح نہیں ہو گی وکالت کا پیشہ ترک کر دیا۔ حالات جب نامساعد ہو گئے تو لکڑی کے ٹال میں لکڑیاں پھاڑنے کی مزدوری شروع کر دی۔اللہ نے مدد فرمائی اور حالات جب اچھے ہو گئے توحج کا شوق پیدا ہوا۔ پانچ حج کئے جس میں سے ایک حج جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ منورہ تک پیدل سفر کر کے حرمین شریفین کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت حاجی صاحب نے خواب میں دیکھا کہ تہجد کا وقت ہے اور آسمان ستاروں سے بھرا ہوا ہے۔ ذوق و شوق سے آسمان میں لٹکی ہوئی قندیلوں کو دیکھ رہے تھے کہ ایک ستارہ آسمان سے ٹوٹا اور حاجی صاحب نے اپنا دامن پھیلا لیا۔ یہ ستارہ ان کے دامن میں آ گیا۔ اگلے روز شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب سے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا:

"حاجی صاحب! مبارک ہو آپ کی اولاد میں ایک اولاد روحانی ہو گی اور اس سے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن فروغ پائے گا۔"

علامہ اقبالؒ کے والد کا خواب:

علامہ اقبالؒ کی پیدائش سے قبل ان کے والد بزرگوار نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے۔اس میں لوگوں کا ہجوم ہے۔

ضا میں رنگین پروں والا ایک نہایت خوبصورت پرندہ اڑ رہا ہے۔ لوگ دیوانہ وار اپنا ہاتھ بڑھا کر اس پرندے کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علامہ اقبالؒ کے والد بھی اس ہجوم میں شریک ہیں۔ وہ پرندہ باوجود جدوجہد کے ہجوم میں سے کسی صاحب کے ہاتھ نہیں آتا۔ چکر لگاتے ہوئے پرندہ ایک دم فضا سے اترا اور علامہ اقبالؒ کے والد کی گود میں آ گرا اور انہوں نے اسے پکڑ لیا۔

علامہ اقبالؒ کا خواب:

علامہ اقبالؒ نے ایک رات خواب دیکھا کہ انہوں نے دوزخ کی سیر کی اور دوزخ کو نہایت سرد پایا۔ انہیں بتایا گیا کہ دوزخ کی اصل "ٹھنڈک" ہے مگر جب لوگ یہاں آئیں گے اور ہر ایک اپنی آگ دنیا سے اپنے ساتھ لائے گا تو دوزخ نہایت گرم ہو جائے گی۔ حکیم الامت علامہ اقبالؒ کے نام ایک گمنام خط ۱۹۲۰ء میں آیا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں تمہاری خاص جگہ ہے جس کا تم کو کچھ علم نہیں ہے۔ اگر تم فلاں وظیفہ پڑھ لیا کرو تو تم کو بھی اس کا علم ہو جائے گا۔" خط میں وظیفہ کے الفاظ بھی درج تھے۔ لیکن علامہ اقبالؒ نے اس خیال سے کہ راقم نے اپنا نام نہیں لکھا، اس گمنام خط کی طرف توجہ نہیں دی اور وہ خط ضائع ہو گیا۔

اس خط کے تین چار ماہ بعد کشمیر سے ایک پیرزادہ صاحب علامہ اقبالؒ سے ملنے کے لئے آئے۔ عمر تیس پینتیس سال کے لگ بھگ تھی۔ چہرے مہرے سے شرافت اور ذہانت کا اظہار ہوتا تھا۔ اس شخص نے علامہ اقبالؒ کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا۔ آنسوؤں کی

ایسی جھڑی لگی کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ علامہ اقبالؒ نے خیال کیا کہ یہ شخص مصیبت زدہ اور پریشان حال ہے اور میرے پاس اپنی کوئی ضرورت لے کر آیا ہے۔ انہوں نے شفقت آمیز لہجہ میں استفسار حال کیا۔ ان صاحب نے کہا کہ مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کریم کا مجھ پر بڑا فضل و کرم ہے۔ میرے بزرگوں نے اللہ کریم کی ملازمت کی اور میں اس کی پنشن کھا رہا ہوں۔

میرے اس بے اختیار رونے کی وجہ خوشی ہے نہ کہ غم۔

علامہ اقبالؒ کے مزید استفسار پر اس نے کہا۔ ''میں سری نگر کے قریب نوگام گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ ایک دن عالم رویاء میں، میں نے سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دربار دیکھا۔ نماز کے لئے جب صف بنائی گئی تو سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ محمد اقبالؒ آیا ہے یا نہیں؟ بتایا گیا کہ ابھی انہیں آیا۔ اس پر ایک بزرگ کو بلانے بھیجا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک نوجوان جس کی داڑھی منڈھی ہوئی تھی اور رنگ گورا تھا، کو ساتھ لے کر آئے اور وہ نوجوان سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔

کشمیری پیرزادہ نے کہا کہ آج سے قبل میں نے آپ کی شکل دیکھی نہ آپ کا نام پتہ جانتا تھا۔ کشمیر میں ایک بزرگ مولانا نجم الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرہ بیان کیا۔ تو انہوں نے آپ کا نام لے کر آپ کی بہت تعریف کی۔ وہ آپ کو، آپ کی تحریروں کے ذریعے جانتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے بھی آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ مجھے آپ سے ملنے کا اشتیاق ہوا تو صرف آپ سے ملاقات کے لئے کشمیر سے لاہور آیا ہوں۔ آپ کی صورت دیکھتے ہی میری آنکھیں اس لئے اشکبار ہو گئیں کہ اللہ کریم کے فضل سے میرے خواب کی عالم بیداری میں تصدیق ہو گئی۔

اب علامہ اقبالؒ کو وہ گمنام خط یاد آیا اور وہ مضطرب ہو گئے۔ خط میں مرقوم وظیفہ انہیں یاد نہیں تھا۔ انہوں نے اس پوری واردات کی تفصیل اپنے والد گرامی کو لکھ کر بھیج دی۔ خط کے ضائع ہونے پر اپنی ندامت کا اظہار بھی کیا اور والد صاحب سے اس اضطراب سے نکلنے کا حل دریافت کیا۔ کیونکہ اس پیرزادے نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے آپ کے بارے میں جو کچھ دیکھا ہے وہ آپ کے والدین ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم جرمانوس کا خواب:

ڈاکٹر جرمانوس، ہنگری کے دارالسلطنت بوڈاپسٹ میں فن تعمیر کے پروفیسر تھے۔ دوسری جنگ عظیم سے قبل ہندوستان آئے۔ مسلمانوں کے فن تعمیر سے بہت متاثر تھے۔ کچھ مدت کلکتہ میں ٹیگور کے شانتی نکتین میں بھی رہے مگر آپ کی جویائے حق طبیعت کو یہ درس گاہ راس نہیں آئی۔ وہاں سے دہلی کی جامعہ ملیہ میں چلے گئے، وہاں مسلمان ہوئے اور جرمانوس سے عبدالکریم جرمانوس ہو گئے۔

شعوراً حق کو قبول کرنے والے قبول حق سے قبل ایک مہیب جذباتی اور ذہنی کشمکش کو برداشت کرتے ہیں۔ یہ مرحلہ طے کر لینے کے بعد ان کا سینہ حقانیت کے لئے کھل جاتا ہے۔ ڈاکٹر جرمانوس ابھی اسی عرصہ کشمکش میں تھے کہ انہیں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، لکھتے ہیں:

''ایک شب میں نے خواب میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: بلا جھجک قدم بڑھاؤ۔ صراط مستقیم تمہارے سامنے ہے۔ پھر سورۃ النساء کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں اور تمہارے جوڑے بنائے اور تمہاری نیند کو آرام کیا اور رات کو پردہ پوش کیا اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔''

ڈاکٹر جرمانوس کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھ پر اسلام کی صداقت کا ملاآشکار ہوگئی اور میں جمعہ کے دن جامع مسجد دہلی گیا اور وہاں میں نے قبول اسلام کا اعلان کر دیا۔ اس پر چہار اطراف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوا۔ کئی ہزار مسلمانوں نے اٹھ کر مجھ سے معانقہ کیا، میرے ہاتھ چومے۔ اخوت و محبت کے اس سیل بے پناہ سے میں انتہائی متاثر ہوا۔ میری روح کی گہرائیوں میں طمانیت اور مسرت کی اتنی بڑی لہر اٹھی جو تاحیات میرے جسم میں دوڑتی رہے گی۔

بادشاہوں اور سلاطین کے خواب

عزیز مصر کا خواب:

ملک الریان شاہ مصر نے تمام درباریوں کو جمع کر کے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات گائیں ہیں انہیں سات دبلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور سات دوسری سوکھی۔

بادشاہ کے دربار میں ماہرین خواب نے اس خواب کو بادشاہ کی پریشان خیالی کا مظہر قرار دیا۔ لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ سات برس تک تم لگاتار کھیتی کرتے رہو گے۔ ان سات برسوں میں غلے کی خوب فراوانی ہو گی اور اس کے بعد سات برس بہت سخت مصیبت کے آئیں گے اور سخت قحط پڑ جائے گا۔ ان سات سالوں میں وہی غلہ کام آئے گا جو پہلے سات سالوں میں ذخیرہ کیا گیا ہو گا۔

بنوکدنضر بادشاہ کا خواب:

شاہ بابل بنوکدنضر نے اپنی حکومت کے دوسرے سال ایک خواب دیکھا جس کا تذکرہ کتاب مقدس (نیا اور پرانا عہد نامہ) کے باب "دانی ایل" میں ان الفاظ میں ہے:

"پلنگ پر میرے دماغ کی رویا یہ تھی۔ میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ زمین کے وسط میں ایک نہایت اونچا درخت ہے۔ وہ درخت بڑھا اور مضبوط ہوا اور اس کی چوٹی آسمان تک پہنچی اور وہ زمین کی انتہا تک دکھائی دینے لگا۔ اس کے پتے خوشنما تھے اور میوہ فراوان تھا اور اس میں سب کے لئے خوراک تھی۔ میدان کے چرندے اس کے سایہ میں اور ہوا کے پرندے اس کی شاخوں پر بسیرا کرتے تھے اور تمام بشر نے اس سے پرورش پائی۔ میں نے اپنے پلنگ پر اپنی دماغی رویا پر نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نگہبان، ہاں ایک قدسی آسمان سے اترا۔ اس نے بلند آواز سے پکارا اور یوں کہا کہ درخت کو کاٹو۔ اس کی شاخیں تراشو اور اس کے پتے جھاڑو اور اس کا پھل بکھیر دو۔ چرندے اس کے نیچے سے چلے جائیں اور پرندے اس کی شاخوں پر سے اڑ جائیں۔ لیکن اس کی جڑوں کا کندہ زمین میں باقی رہنے دو۔ ہاں لوہے اور تانبے کے بندھن سے بندھا ہوا میدان کی ہری گھاس میں رہنے دو اور وہ آسمان کی شبنم سے تر ہو اور

اس کا حصہ زمین کی گھاس میں حیوانوں کے ساتھ ہو۔اس کا دل انسان کا دل نہ رہے بلکہ اس کو حیوان کا دل دیا جائے اور اس پر سات دور گزر جائیں۔ یہ حکم نگہبانوں کے فیصلہ سے ہے اور یہ امر قدسیوں کے کہنے کے مطابق ہے تا کہ سب ذی حیات پہچان لیں کہ حق تعالیٰ آدمیوں کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسے دیتا ہے بلکہ آدمیوں میں سے ادنیٰ آدمی کو اس پر قائم کرتا ہے۔"

بندکدنضر بادشاہ اس خواب سے پریشان ہو گیا۔اس نے شاہی فرمان کے ذریعے بابل کے تمام ماہرین خواب اور نجومیوں کو دربار میں طلب کر کے خواب کی تعبیر چاہی۔ لیکن کوئی بھی اس کی تعبیر بیان نہ کر سکا۔تب حضرت دانیالؑ جن کا تعلق بنی یہودہ سے تھا بادشاہ کے سامنے آئے۔ بادشاہ نے اپنا خواب بیان کر کے ان سے تعبیر چاہی کتاب مقدس میں اس کا ذکر اس طرح ہے:

"اے بیلطشفر تو اس کی تعبیر بیان کر کیونکہ میری مملکت کے تمام حکیم مجھ سے اس کی تعبیر بیان نہیں کر سکتے لیکن تو کر سکتا ہے کیونکہ مقدس روح تجھ میں موجود ہے۔تب دانی ایل جس کا نام بیلطشفر ہے،ایک ساعت تک سراسیمہ رہا اور اپنے خیالات میں پریشان ہوا۔ بادشاہ نے اس سے کہا اے بیلطشفر خواب اور اس کی تعبیر سے تو پریشان نہ ہو۔بیلطشفر نے جواب دیا۔اے بادشاہ یہ خواب تجھ سے کینہ رکھنے والوں کے لئے اور اس کی تعبیر تیرے دشمنوں کے لئے ہو۔وہ درخت جو تو نے دیکھا کہ بڑھا اور مضبوط ہوا جس کی چوٹی آسمان تک جا پہنچی اور زمین کی انتہا تک دکھائی دیتا تھا، جس کے پتے خوشنما تھے اور میوہ فراوان تھا، جس میں سب کے لئے خوراک تھی، جس کے سایہ میں میدان کے چرندے اور شاخوں پر ہوا کے پرندے بسیرا کرتے تھے۔اے بادشاہ وہ تُو ہی ہے جو بڑھا اور مضبوط ہوا کیونکہ تیری بزرگی بڑھی اور آسمان تک پہنچی اور تیری سلطنت زمین کی انتہا تک اور جو بادشاہ نے دیکھا کہ ایک نگہبان، ہاں ایک قدسی آسمان سے اترا اور کہنے لگا کہ درخت کو کاٹ ڈالو اور اسے برباد کر دو لیکن اس کی جڑوں کا کندہ زمین میں باقی رہنے دو۔ بلکہ اسے لوہے اور تانبے کے بندھن سے بندھا ہوا میدان کی ہری گھاس میں رہنے دو کہ وہ آسمان کی شبنم سے تر ہو اور جب تک اس پر سات دور نہ گزر جائیں اس کا حصہ زمین کے حیوانوں کے ساتھ ہو،اے بادشاہ اس کی تعبیر اور حق تعالیٰ کا وہ حکم جو بادشاہ کے حق میں ہوا ہے یہی ہے کہ تجھے آدمیوں میں سے ہانک کر نکال دیں گے اور تو میدان کے حیوانوں کے ساتھ رہے گا اور تو بیل کی طرح گھاس کھائے گا اور آسمان کی شبنم سے تر ہو گا اور تجھ پر سات دور گزر جائیں گے۔تب تجھ کو معلوم ہو گا کہ حق تعالیٰ انسان کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے اور اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور یہ جو انہوں نے حکم کیا کہ درخت کی جڑوں کے کندہ کو باقی رہنے دو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تو جان جائے گا کہ بادشاہی کا اقتدار آسمان کی طرف سے ہے تو تُو اپنی سلطنت پر پھر قائم ہو جائے گا۔"

کتاب مقدس میں بندکدنضر بادشاہ کے ایک اور خواب کا تذکرہ ہے کہ کواب دیکھنے کے بعد بادشاہ نے تمام ماہرین حکمت اور دانشوروں کو طلب کر کے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ تم بتاؤ کہ خواب میں، میں نے کیا دیکھا اور اس کی تعبیر کیا ہے؟

نجومیوں اور فال معلوم کرنے والوں نے کہا کہ روئے زمین پر ایسا تو کوئی نہیں جو بادشاہ کی بات بتا سکے اور نہ کوئی ایسا بادشاہ گزرا ہے جس نے کسی نجومی یا فال بتانے والے سے اس قسم کا سوال کیا ہو۔ بادشاہ نے تمام حکیموں اور دانشوروں کے قتل کا حکم دے دیا۔ تب حضرت دانیالؑ اس قتل عام پر معمور بادشاہ کے کارندوں کے سردار اریوک کے پاس گئے اور کہا ''بابل کے حکیموں کو ہلاک نہ کر بلکہ مجھے بادشاہ کے پاس لے چل میں بادشاہ کے خواب کی تعبیر دوں گا۔''

کتاب مقدس کے باب ''دانی ایل'' میں مذکور ہے:

''دانی ایل نے بادشاہ سے کہا کہ وہ بھید جو بادشاہ نے پوچھا حکماء اور نجومی اور جادوگر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہیں سکتے۔ لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو راز کی باتیں آشکار کرتا ہے اور اس نے بند کدنضر بادشاہ پر ظاہر کیا ہے کہ آخری ایام میں کیا وقوع میں آئے گا۔ تیرا خواب اور تیرے دماغی خیال جو تو نے اپنے پلنگ پر دیکھے، یہ ہیں۔ اے بادشاہ تو اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا خیال کرنے لگا کہ آئندہ کو کیا ہو گا۔ سو جو رازوں کو کھولنے والا ہے تجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ کیا کچھ ہو گا۔ اے بادشاہ! تو نے ایک بڑی مورت دیکھی وہ بڑی مورت جس کی رونق بے انتہا تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اس کی صورت ہیبتناک تھی۔ اس کا سر خالص سونے کا تھا۔ اس کا سینہ اس کے بازو چاندی کے تھے۔ اس کا شکم اور اس کی رانیں تانبے کی تھیں۔ اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے۔ تو اسے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک پتھر ہاتھ لگائے بغیر کاٹا گیا اور اس مورت کے پاؤں پر لگا جو کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے تھے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کے بھوسے کی مانند ہوئے اور ہوا ان کو اڑا لے گئی یہاں تک کہ ان کا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو توڑا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین پر پھیل گیا۔''

خواب بیان کرنے کے بعد حضرت دانیالؑ نے تعبیر بیان کی:

''اے بادشاہ! تو شاہنشاہ ہے جس کو آسمان کے خدا نے بادشاہی و توانائی اور قدرت و شوکت بخشی ہے اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اس نے میدان کے چرندے اور ہوا کے پرندے تیرے حوالے کر کے تجھ کو ان سب کا حاکم بنایا ہے۔ وہ سونے کا سر تو ہی ہے اور تیرے بعد ایک اور سلطنت قائم ہو گی۔ جو تجھ سے چھوٹی ہو گی اور اس کے بعد ایک اور سلطنت جو تانبے کی طرح ہو گی، جو تمام زمین پر حکومت کرے گی اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہو گی اور جس طرح لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزوں پر غالب آتا ہے ہاں جس طرح لوہا سب چیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اور کچلتا ہے اسی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور کچل ڈالے گی۔ اور جو تو نے دیکھا کہ اس کے پاؤں اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھیں سو اس سلطنت میں تفرقہ ہو گا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اس میں لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا اس میں لوہے کی مضبوطی ہو گی اور چونکہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کی

تھیں اس لئے سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہو گی اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا وہ بنی آدم سے آمیختہ ہوں گے لیکن جیسے لوہا مٹی سے میل نہیں کھاتا ویسے ہی وہ بھی باہم میل نہ کھائیں گے اور ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت اور قائم کرے گا۔ جو تا ابد نیست نہ ہو گی اور اس کی حکومت کسی دوسری قوم کے حوالے نہ کی جائے گی بلکہ وہ ان تمام مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست و نابود کر دے گی۔ جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پتھر ہاتھ لگائے بغیر ہی پہاڑ سے کاٹا گیا اور اس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو جو کچھ دکھایا جو آگے کو ہونے والا ہے اور یہ خواب یقینی ہے اور اس کی تعبیر بھی یقینی ہے۔"

خسرو پرویز کا خواب:

خسرو پرویز نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام عربی گھوڑے پر سوار اس کی طرف آئے اور فرمایا:

"اے نوجوان مرد! اسلام قبول کر اور کفر سے توبہ کر۔"

خسرو نے جب انکار کیا تو سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہوئے اور خسرو پر تازیانہ مارا۔ خواب کے نقوش اتنے گہرے تھے کہ خسرو اس صدمے سے بیدار ہو گیا اور رات کا آرام اور دن کا چین ختم ہو گیا۔ نیند غائب ہو گئی اور تین مہینے بستر پر بیمار پڑا رہا۔

ہارون الرشید کا خواب:

ہارون الرشید نے انتقال سے پہلے خواب دیکھا کہ طوس کا حاکم بنا دیا گیا ہوں۔ صبح کو روتے ہوئے اس نے کہا کہ میری قبر تیار کر دی جائے۔

ملکہ زبیدہ کا خواب:

خلیفہ ہارون الرشید کی ملکہ زبیدہ نے اپنے بیٹے امین الرشید کی پیدائش کی رات خواب دیکھا کہ اور عورتوں نے امین الرشید کو کفن میں لپیٹنا شروع کر دیا ہے۔

لپیٹتے وقت ایک عورت نے دوسری عورت سے کہا۔ "کم عقل تنگ دل، بدخو بادشاہ۔"

دوسری نے کہا۔ "بدچلن، ظالم، ناسمجھ اور فضول خرچ فرمانروا۔"

تیسری نے کہا۔ "گناہگار، بے وفا، کم عقل اور ناتجربہ کار حکمران۔"

چوتھی نے کہا۔ "دھوکہ باز، عیاش اور مغرور تاجدار۔"

تاریخ بتاتی ہے کہ خواب کا ایک ایک لفظ درست ثابت ہوا۔

نورالدین زنگی کا خواب:

یہ واقعہ ۵۵۷ ہجری میں رونما ہوا۔

ایک رات ملک العادل نورالدین زنگی سو رہا تھا کہ اسے خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس وقت سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ آپ ﷺ نے نورالدین زنگی کو مخاطب کر کے کہا۔ "نورالدین! یہ دو آدمی ہمیں ستا رہے ہیں ان کے شر کا خاتمہ کر دے۔"

نورالدین زنگی اسی وقت بیدار ہو گیا، وضو کیا۔ نفل پڑھے اور پھر سو گیا۔ اس نے دوبارہ خواب میں وہی کچھ دیکھا، پھر دوبارہ اٹھا وضو کیا اور نفل ادا کئے۔ لیٹنے کے بعد اس نے تیسری بار پھر وہی خواب دیکھا اب کی بار اس نے دشمنان رسول ﷺ کو نہایت گہری نظر سے دیکھا اور ان کی تمام شناختیں اچھی طرح ذہن میں محفوظ کر لیں۔ اسے یقین ہو گیا کہ ہو نہ ہو مدینہ منورہ میں کوئی المناک واقعہ پیش آ رہا ہے جس کی سرکوبی اس کا فرض ہے۔ لٰہذا جب وہ تیسری بار بیدار ہوا تو اس نے اپنے وزیر کو طلب کیا اور مدینہ منورہ پہنچنے کے لئے تیاری کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ تیاریاں مکمل ہونے پر یہ تاریخ ساز سلطان، صلاح الدین ایوبی کا پیش رو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا اور دو ہفتوں میں وہاں پہنچ گیا۔

مدینہ منورہ میں قیام کے بعد اس نے وہاں کے حکام کو حکم دیا کہ وہ شہر کی کل آبادی سے فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتا ہے اور کوئی فرد بھی اس حکم سے بالاتر نہ سمجھا جائے اور اس کے لئے جملہ تدابیر بروئے کار لائی جائیں۔

چنانچہ تمام تدابیر آزمائی گئیں۔ اہل مدینہ سے ملاقاتیں کی گئیں دعوتیں ہوئیں۔ انعامات کی بارش ہوئی مگر سلطان کو مطلوبہ شیطان پرست لوگ دکھائی نہ دیئے۔ آخر ایک دن سلطان نے مدینہ کے حکام سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ایسا شخص رہ گیا ہے جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو۔ جواب ملا، "دو مغربی درویش اپنے حجرے ہی میں رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ لوگوں سے میل جول سے ہر طرح گریز کرتے ہیں۔" سلطان نے سختی کے ساتھ انہیں حاضر کرنے کا حکم دیا۔ جیسے ہی وہ سلطان کے روبرو لائے گئے اس نے چشم زدن میں انہیں شناخت کرایا کہ مطلوبہ دو اشخاص وہی ہیں۔ سلطان نے بحیثیت مجرم کر کے انہیں شناخت کیا مگر رائے عامہ کا اصرار تھا کہ یہ درویش ہیں اور بے ضرر ہیں۔ سلطان بلا توقف انہیں ساتھ لے کر ان کے حجرے میں پہنچ گیا۔

انہیں حجرے کے باہر کھڑا کر کے اندر گیا۔ کہتے ہیں وہاں سلطان کو ایک طاقچے پر قرآن حکیم کا ایک نسخہ ملا۔ کچھ پند و نصائح کی کتابیں ملیں۔ ایک طرف مال کا ڈھیر ملا جسے وہ مدینہ کے فقراء اور مساکین پر صرف کیا کرتے تھے۔ کمرے کی تلاشی کے دوران جب فرش پر بچھی ہوئی چٹائیاں اٹھوا کر فرش کا چپہ چپہ غور سے دیکھا گیا تو ایک سل اپنی جگہ سے اکھڑی ہوئی تھی۔ جب یہ سل اٹھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے نیچے ایک سرنگ کا راستہ ہے۔ سرنگ کا دوسرا سرا روضہ اطہر کے اندر پہنچ رہا تھا۔ ایک روایت کے مطابق روضہ اطہر میں نقب لگانے والے حضرت عمر فاروقؓ کے جسد مبارک تک پہنچ چکے تھے اور آپ ﷺ کا پاؤں مبارک نظر آ رہا تھا۔ نورالدین زنگی جب یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد باہر نکلے تو زبان پر ایک ہی جملہ رواں تھا۔ ''آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا۔''

درویش صورت، شیطان سیرت مجرم یہودی تھے اور روضۂ اطہر سے بذریعہ سرنگ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک نکال کر لے جانے کا منصوبہ بنا کے آئے تھے۔ دن بھر حجرے میں عبادت کا ڈھونگ رچا کر سرنگ کھودنے کا کام کرتے اور رات کے وقت مٹی کو مشکیزوں میں بھر کر باہر پھینک آتے۔ نورالدین زندگی نے انہیں قتل کروادیا۔

سلطان امیر سبکتگین کا خواب:

سلطان محمود غزنوی کے والد سلطان امیر سبکتگین غزنی کی سلطنت پانے سے قبل اپنے قبیلے کے سردار تھے اور ان ایام میں وہ عسرت اور جدوجہد کی زندگی گزار رہے تھے۔ ان کا اکثر وقت سیر و شکار میں صرف ہوتا تھا۔ ایک دن شکار کھیلنے کے لئے جا رہے تھے کہ ایک ہرنی اور اس کا بچہ چرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ امیر سبکتگین نے اپنے تیز رفتار گھوڑے کو ایڑ لگائی اور تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے ڈال دیا۔ ہرنی اور اس کا بچہ یہ صورت حال دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ہرنی تو تیز بھاگ کر کہیں سے کہیں پہنچ گئی مگر بچہ زیادہ دور نہیں گیا تھا۔ سبکتگین نے اسے آلیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد زندہ پکڑ لیا اور گھر کی راہ لی۔

چلتے چلتے امیر سبکتگین کو یہ احساس ہوا کہ کوئی ان کے پیچھے آ رہا ہے۔ پلٹ کر دیکھا تو ہرنی تھی۔ جو پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔ امیر نے اسے غور سے دیکھا تو ان کا دل دھل گیا۔ ہرنی کا سارا وجود غم واندوہ کا مرقع بنا ہوا تھا۔ اس کا انگ انگ رحم رحم پکار رہا تھا۔ وہ اپنے بچے کے لئے ہر پہلو بے چین ہو رہی تھی۔ اور بڑی ملتجی نگاہ سے امیر سبکتگین سے کہہ رہی تھی۔ ''میرے بچے کو چھوڑ دے۔ میرے بچے کو چھوڑ دے۔''

امیر سبکتگین ہرنی کے اندر موجزن ماماتا کے جذبے سے بے حد متاثر ہوا اور بچے کو آزاد کر دیا۔ بچہ قلانچیں بھرتا ہوا اپنی ماں کے پاس پہنچ گیا۔ اب ہرنی بہت مطمئن اور مسرور تھی۔ اپنے بچے کو لے کر جنگل کی طرف چل پڑی۔ مگر بار بار وہ پلٹ کر امیر سبکتگین کو

دیکھتی رہی۔ بلاشبہ وہ امیر کی رحم دلی کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔ جب وہ گھنے جنگل میں نظروں سے اوجھل ہو گئی تو امیر سبکتگین چل پڑا۔ اس وقت امیر خود کو لطیف اور مطمئن محسوس کر رہا تھا۔

رات کو امیر سبکتگین نے خواب میں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے امیر سبکتگین کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ''سبکتگین تم نے ہرنی پر رحم کیا، تمہارا یہ کام رب العالمین کو پسند آیا اور تمہارا نام سلاطین کی فہرست میں درج کر لیا گیا ہے۔ اب تم عنقریب بادشاہ بنا دیئے جاؤ گے لیکن سلطنت ملنے پر مغرور مت ہو جانا اور اپنی رعایا کے ساتھ اسی طرح مہربانی کا سلوک کرنا۔''

اس کے بعد امیر سبکتگین کی آنکھ کھل گئی۔

تاریخ کی شہادت موجود ہے کہ ایک معمولی قبیلے کا سردار غیر معمولی سلطنت کا بانی بنا۔

محمود غزنوی کا خواب:

ایک بار سلطان محمود غزنوی کو تین باتوں کے بارے میں شک ہو گیا۔ پہلا شک اس حدیث کے بارے میں تھا جس میں یہ حقیقت بیان ہوئی ہے کہ علمائے حق انبیاء کے وارث ہیں۔ دوسرا شک قیامت کے بارے میں تھا۔ اور تیسرا شک امیر ناصر الدین سبکتگین سے اپنی نسبت کے بارے میں تھا۔

یہ تین شکوک سلطان محمود غزنوی کے لئے کوفت اور گرانی قلب کا باعث تھے۔ انہی ایام میں ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی کہیں سے آرہے تھے۔ فراش، شمع اور سونے کا شمع دان بھی ہمراہ تھا۔ ایک جگہ دیکھا کہ ایک طالب علم مدرسہ میں اپنا سبق یاد کر رہا ہے اور اندرون مدرسہ اندھیرا ہے۔ طالب علم کو کتاب کی تحریر دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو وہاں سے اٹھ کر باہر آجاتا اور ایک دکاندار کے چراغ کی روشنی میں تحریر کو دیکھ کر واپس اپنی جگہ لوٹ جاتا تھا۔ اس منظر نے سلطان کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس نے فوراً اپنا شمع دان طالب علم کو دے دیا۔ اسی شب سلطان کو سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ سلطان نے دیکھا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں۔

''اے امیر سبکتگین کے بیٹے! خدا تجھے دونوں جہاں میں ایسی عزت دے، جیسی تو نے میرے وارث کو دی ہے۔''

سلطان شمس الدین التمش کا خواب:

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں کہ سلطان شمس الدین التمش کو ایک یادگار حوض بنانے کی تمنا تھی۔ وہ اپنے مصاحبین کے ہمراہ موزوں اور عمدہ جگہ کے لئے سرگرداں رہتے تھے۔ آخر ایک دن اس نے اپنے ذوق کے مطابق عمدہ جگہ تلاش کر لی اور پھر وہاں نشانات وغیرہ لگا کر واپس اپنے محل آ گئے۔ التمش بڑا ذہین، شجاع، متقی، پرہیزگار اور خدا سے لو لگانے والا حکمران تھا۔ اسی رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت اور صاحب جمال ہستی جن کی تعریف بیان کرنے کے لئے انسانی ذخیرہ الفاظ عاجز ہے، ایک گھوڑے پر سوار ہیں چند اور ہستیاں بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ انہوں نے سلطان کو اپنے پاس بلایا اور دریافت کیا۔ ''کیا ارادہ رکھتا ہے؟'' سلطان نے عرض کیا کہ نیت تو یہ ہے کہ ایک عمدہ حوض بنواؤں۔ اسی اثناء میں کسی نے کہا۔ ''اے التمش! آپ ﷺ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ ﷺ سے التجا کر کہ گوہر مقصود حاصل ہو جائے۔'' یہ سنتے ہی سلطان نے اپنا سر سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں رکھ دیا۔ اسی وقت اسپ رسول ﷺ نے زمین پر لات ماری اور وہاں سے چشمۂ آب پھوٹ پڑا۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ''اے التمش! اس جگہ حوض بنا۔ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا کہ اس جیسا آب شیریں کہیں نہیں ملے گا۔''

سلطان کی آنکھ کھل گئی۔ جلدی سے اٹھا اور خواب میں نشاندہی کی گئی جگہ پر پہنچا تو دیکھا کہ فی الواقع زمین سے پانی بہہ رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اسی جگہ حوض بنوایا جو آگے چل کر ''حوض شمسی'' کے نام سے مشہور ہوا۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اپنی خواہش کے مطابق اسی حوض کے پاس مدفون ہوئے۔ یہ حوض مہرولی پرانی دہلی میں ہے۔

شیر شاہ سوری کا خواب:

ایک بار شیر شاہ سوری نے خواب میں دیکھا کہ وہ دربار رسالت مآب ﷺ میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ نصیر الدین ہمایوں بھی موجود ہے۔ ہمایوں نے تاج شاہی پہنا ہوا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمایوں کے سر سے تاج شاہی اتارا اور اسے شیر شاہ سوری کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا۔ ''شیر شاہ! عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنا۔''

اس زیارت کو ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ شیر شاہ کی قلیل اور ہمایوں کی کثیر افواج میں بڑے غضب کا معرکہ ہوا۔ ہمایوں نے شکست کھائی۔ بمشکل جان بچا کر بھاگا اور ایران چلا گیا جہاں وہ پندرہ برس رہا۔

طارق بن زیاد جرنیل کا خواب:

موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو اندلس پر لشکر کشی کا حکم دیا۔ طارق اپنا سات ہزار کا لشکر چار کشتیوں میں سوار کر کے آبنائے جبل الطارق کے پاس اندلس کے جنوبی کنارے پر جا اترا۔ طارق ابھی ابنائے کے وسط ہی میں تھا اور اندلس کے ساحل پر نہیں پہنچا تھا کہ اس پر غنودگی طاری ہو گئی۔ اسے عالم خواب میں زیارت نبوی ﷺ نصیب ہوئی۔ اس نے خواب میں دیکھا اور سنا کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اندلس تمہارے ہاتھ پر فتح ہو جائے گا۔''

اس کے فوراً بعد طارق کی آنکھ کھل گئی اور اس کو اپنی فتح کا کامل یقین ہو گیا۔

خواتین کے خواب

اللہ کی آواز:

خواب میں دیکھا کہ میں کسی مقام پر بیٹھی سورۃ رحمٰن پڑھ رہی ہوں۔ ابھی پہلا لفظ پڑھا تھا کہ میرے سامنے ایک ستارہ چمکنے لگا۔ جو بہت روشن تھا۔ میری نگاہ ستارے کی طرف گئی ستارہ اپنی جگہ سے ہٹنے لگا۔ ہٹتے ہٹتے وہ بادل کے اس ٹکڑے کے پاس چلا گیا جہاں پہلے سے ایک خوبصورت شکل بادل میں سے جھانک رہی تھی۔ ستارہ اس کی خوبصورت پیشانی پر چمکنے لگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے دنیا میں آکر اپنا وعدہ بھلا دیا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ روز محشر تمہاری مدد کروں گا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب میں نے چودہ سال کی عمر میں دیکھا تھا۔

میں نے خواب دیکھا کہ میں مدینہ شریف پہنچ گئی ہوں۔ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک شق ہو گئی ہے اور حضور ﷺ باہر تشریف لے آئے ہیں ایک ہاتھ میں تھالی تھی جس میں سفید گلاب کے پھول تھے اور ایک طرف بڑی بڑی کھجوریں تھیں آنحضرت ﷺ نے مجھے کھجوریں عطا فرمائیں۔ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''خدا تیرا دین و دنیا میں بھلا کرے۔'' اس طرح تین بار فرمایا اور تشریف لے گئے۔

ایک بار میں نے دیکھا کہ کوئی مجھے آسمان پر لے جا رہا ہے۔ ساتویں آسمان پر پہنچ گئی ہوں۔ میں نے ایک آواز سنی یہ آواز اس قدر سریلی تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ آواز نے کہا، ''آسمان پر رہنے والے سب تم سے خوش ہیں یہاں تک کہ میں بھی تم سے خوش ہوں۔'' ساتھ ہی سفید رنگ کی روشنی فضا میں بلند ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ آواز اللہ کی ہے۔

(سائرہ)

تعبیر:

یہ تینوں خواب بجائے خود تعبیر ہیں اور یہ اس علم کی برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ خواب ثابت کرتے ہیں کہ آپ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتی ہیں اور اس کے معنی اور مفہوم پر غور اور تفکر کرتی ہیں۔ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق زندگی گزارنے کی پوری پوری کوشش کرتی ہیں۔ آپ کی روح اتنی پاکیزہ اور منور ہے کہ آپ کو جب بھی خاندان والوں سے تکلیف

پہنچی آپ نے انہیں اللہ کے لئے معاف کر دیا۔ آپ کی ذہنی تکلیف آسمانوں میں روح کی سیر سے فرحت وانبساط میں بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ترقی دیں۔

سورۃ رحمٰن کی برکت:

مجھے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ ایک بہت بڑے میدان میں ہوں جس کے چاروں طرف سبزہ زار اور کھیت تھے۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پیچھے سب خواتین تھیں۔ میں بھی سب سے پچھلی صف کے وسط میں کھڑی تھی۔ جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا ہم سب نے بھی سجدہ کیا پھر میں سجدے کی حالت میں رینگتی ہوئی آپ ﷺ سے ایک قدم پیچھے پہنچ گئی۔ جب سجدے سے اٹھے تو میں بالکل آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔ دعا فرمائی، میں نے آمین کہا اور پھر آپ ﷺ نے ۳۳ دانوں والی سبز رنگ کی تسبیح مجھے دی اور خود اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ ان کھیتوں کی طرف چلے گئے اور میں تسبیح لے کر گھر آگئی۔

میں اکثر خواب میں قرآن شریف کی تلاوت باآواز بلند میدانوں میں بہت بڑے اجتماع کے سامنے کرتی ہوں۔ میں اکثر سورہ والضحیٰ پڑھتی ہوں۔ اس کے علاوہ سورہ فاتحہ، سورۃ یٰسین، سورۃ نور، سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرتی ہوں۔

(یمامہ بتول)

تعبیر:

خواب بجائے خود تعبیر ہے۔ خواب کے خاکے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ حافظ قرآن ہیں آپ کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان بچیوں کو قرآن کی تعلیم دیں۔ معانی اور مفہوم میں خود بھی تفکر کریں اور ان بچیوں کو بھی تفکر میں اپنے ساتھ شریک کریں۔

المقتدرُ۔ الاحدُ:

رات میں درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گئی خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور ایک حصے پر بادل نہیں ہیں اور وہاں پر المقتدرُ، الاحد اور محمد کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں اور یہ الفاظ بڑے بڑے لکھے ہوئے ہیں۔ یوں لگ رہا ہے گویا چاند کو کاٹ کر لکھے گئے ہیں اور چاند کی طرح روشن ہیں۔ ساتھ میں بارش بھی ہو رہی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے منہ پر پھوار پڑ رہی ہے۔ پھر مجھے اٹھا کر کسی نے سجدے میں ڈال دیا۔ میری پشت پر کچھ وزن محسوس ہوا۔ دل میں خیال آیا سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائے مبارک کا وزن ہے۔ پھر مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں بہت ہلکی ہو گئی ہوں اور میرے جسم میں سے لہریں نکل رہی ہیں۔

(کنول)

تعبیر:

آپ کی پشت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس و مطہر پیر کا دباؤ وظیفہ کی مقبولیت کی علامت ہے۔اللہ مبارک کرے۔

لڑکے کی پیش گوئی:

میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دربار لگا ہوا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ آپ ﷺ سے کچھ فاصلے پر حضرت عائشہؓ اور سیدہ فاطمہؓ بیٹھی ہوئی ہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے پاس آتی ہیں ان کے ہاتھ میں ایک تھیلی ہے جس میں کچے چاول ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا،''عائشہ اسے چاول پکا کر اپنے ہاتھ سے کھلا دو۔'' یہ سن کر میں حضرت عائشہؓ کے ہاتھ سے چاول کی تھیلی لے لیتی ہوں اور ان کے قدموں پر گر کر کہتی ہوں کہ میں خود پکالوں گی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک حوض کے کنارے کھڑے ہیں دوسرے کنارے پر میں کھڑی ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا،'' میں تم سے خوش ہوں۔'' پھر مجھے محسوس ہوا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اللہ تمہیں ایسا لڑکا دے گا جو دیندار ہو فرمانبردار ہو گا۔اس کے ساتھ میری آنکھ کھل گئی۔

خواب میں دیکھا کہ آسمان پر تیز بجلی چمکی اور بل کھاتی ہوئی میرے پیٹ میں داخل ہو گئی۔اس کے ساتھ ہی ہوا میں معلق ایک تصویر سامنے آئی جو ایک کمزور سے بچے کی تھی۔میں اسے دیکھنے لگی تو آواز آئی،''اس بچے کا نام دنیا میں اور آسمانوں میں روشن ہو گا۔''

ذہن نے محسوس کیا کہ یہ لڑکا میرا ہے۔ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ لڑکا اتنا کمزور ہے بھلا یہ کیا کرے گا۔پھر آواز آئی کہ خدا ایسا ہی کرے گا۔

تعبیر:

خواب بہت مبارک ہیں۔آپ کے اندر طبیعت کی پاکیزگی اور دین سے لگاؤ ہے۔قرآن پاک میں تفکر کرنے کی عادت بدرجہ اتم موجود ہے۔یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ نے آپ کو مستجاب الدعوات بنایا ہے۔انشاء اللہ آپ کے ہاں اللہ تعالیٰ ایسا بچہ پیدا فرمائے گا جس کو آپ کی نیک طبیعت کا ورثہ ملے گا اور یہ بچہ مقبول بارگاہ ہو گا۔آپ کے لئے اس فقیر کا مشورہ ہے کہ آپ کسی صاحب روحانیت کے زیر نگرانی تصوف کی راہوں میں آگے بڑھنے کا پروگرام بنائیں۔انشاءاللہ کامیابی آپ کا مقدر ہو گی۔

روحانی خاتون:

خواب میں دیکھا شام کا وقت ہے۔ ہلکا ہلکا اندھیرا چھانے لگا ہے۔ جیسے مغرب کا وقت ہو سامنے سڑک اور سڑک کے اس پار چند شکستہ مکانات ہیں۔ اچانک میری نظر سامنے پڑتی ہے تو دیکھتی ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایک روشنی کے ہیولی میں اوپر نیچے اڑتا ہوا جا رہا ہے اور بہت چمک رہا ہے۔ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہوں۔ اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہوں اور درود شریف پڑھتی ہوں۔ اچانک میری نظر گلی میں آتے ہوئے ایک شخص پر پڑتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ان کے آگے آگے چل رہا ہے۔ وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں ہاتھ میں تسبیح اور پاؤں میں کھڑاویں ہیں۔ کاندھے پر چادر یا کمبل ہے۔ رنگ سانولا ہے، میں ان کو دیکھ کر جلدی سے کھڑی ہو جاتی ہوں۔ اور اپنی بہنوں سے کہتی ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، کھڑی ہو جاؤ۔ میں ادب سے کھڑی ہو کر درود شریف پڑھتی ہوں۔ اچانک وہ میری طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو میں کہتی ہوں، ''یا رسول اللہ! السلام علیکم'' اور پھر درود شریف پڑھتی ہوں اچانک میری نظر آپ ﷺ کے پیروں پر پڑتی ہے۔ آپ ﷺ پیروں میں چاندی کی انگوٹھیاں پہنے ہوئے ہیں۔ جن میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں سوچتی ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پتھروں سے کیا دلچسپی ہے یہ کوئی صحابی یا کوئی اور بزرگ ہیں۔ پھر سوچتی ہوں اگر یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نہیں تو ان کا نام مبارک کیوں ان کے آگے آگے چل رہا ہے۔ اسی سوچ میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(حنا یاسمین)

تعبیر:

خواب نہایت مبارک اور مسعود ہے۔ الحمدللہ کہ آپ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی لگاؤ ہے اور آپ درود شریف کا ورد کرتی رہتی ہیں۔ لیکن درود شریف پڑھنے میں جتنی احتیاط لازم ہے اور جتنی پاکیزگی ضروری ہے وہ آپ نہیں کر پاتیں۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھنے کے بجائے رات کو سوتے وقت پڑھا کریں اور جس جگہ درود شریف کا ورد کریں وہاں خوشبو کا اہتمام ضروری ہے۔ انشاءاللہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے فیض نصیب ہو گا۔ چاندی کی انگوٹھی میں جواہرات کا مطلب یہ ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر بہت بڑی روحانی خاتون بن سکتی ہیں۔ حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس سے آپ کو فیض نصیب ہو گا۔ ایسا فیضان جس سے اللہ کی مخلوق روحانی طور پر سیراب ہو گی۔

روحانی صلاحیت:

خواب میں دیکھا حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے گھر ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ سے کچھ فاصلے پر میری بہن نگہت بیٹھی ہے اور دوسرے صوفے پر ابا جان بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نگہت سے اور ابا جان سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔

آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ ہنسنے کی وجہ سے گلابی ہو گیا ہے۔ میں ڈرائنگ روم میں آتی ہوں۔ اس وقت میرے سر پر دوپٹہ نہیں ہوتا۔

(رضوانہ شفیع)

تعبیر:

خواب اچھا ہے لیکن ساتھ ہی ضمیر نے احتجاج بھی کیا ہے کہ مذہبی معاملات میں آپ سے کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اگر ان کوتاہیوں پر قابو پا لیا جائے تو آپ کی روحانی صلاحیتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کی نشست:

عشاء کی نماز پڑھ کر لیٹ گئی فوراً نیند آ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت کا دن ہے۔ زمین پھٹ گئی ہے اور ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ میں پانی میں کسی چیز پر کھڑی ہوں۔ پانی میں میری ٹانگیں گھٹنوں تک بھیگ گئی ہیں اور میں رو رہی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے کہہ رہی ہوں کہ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ ہم امت رسول ﷺ پر کوئی ظلم نہیں کریں گے تو کیا یہ جھوٹ ہے جو میں اس وقت ڈوب رہی ہوں۔ بس اتنا کہنا تھا کہ کسی نے میرا سیدھا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا۔ اوپر ایک بہت بڑا میدان ہے۔ جہاں عجیب قسم کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی ہے ایک طرف بہت بڑا سفید خوبصورت تخت ہے۔ جس پر اللہ میاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دل میں پورا یقین ہے کہ یہ اللہ میاں ہیں اور تخت کے پاس بہت خوبصورت آدمی سفید لباس پہنے بیٹھے ہیں۔ ان حضرات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام ہیں اور تخت سے کچھ دور بہت سے لوگ کھڑے ہیں۔ سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور سب ایک ہی لباس اور ایک ہی شکل کے ہیں۔ تخت کے برابر جائے نماز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور رو رہے ہیں اور ہاتھ باندھے اللہ سے امت کی بخشش کی دعا مانگ رہے ہیں، ''اللہ میاں تو میری امت کو بخش دے۔'' اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کیوں رو رہے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کہا کہ بس میری امت کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو جنت میں دھکیل دیا۔ میں جنت کے دروازے کے اندر کھڑی ہوئی رو رہی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہی ہوں کہ امی، دادی سب لوگ کہاں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی ابھی آ رہے ہیں۔ پھر ایک دم آنکھ کھل گئی۔

(سعیدہ انگلینڈ)

تعبیر:

خواب بجائے خود تعبیر ہے اور ہمارے لئے لمحہ فکر ہے کہ ہم من حیث القوم کیا کر رہے ہیں اور رحمت اللعالمین ہمارے لئے اللہ کے حضور کس طرح رو رو کر دعا کر رہے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کا دربار:

رات کا وقت ہے۔پرسکون فضا ہے۔گہری خاموشی ہے۔میں بالکل اکیلی اپنے گھر کی چھت پر کھڑی ہوں۔اچانک آسمان سے تقریباً تین فٹ چوڑا اور اتنا ہی لمبا سفید کاغذ اڑتا ہوا آیا اور میرے پاس آکر رک گیا۔میں نے اسے پکڑ کر دیکھا تو اس پر نہایت چمکیلے حروف میں اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا تھا۔یہ دیکھتے ہی مجھے ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی۔ پچھلے رمضان میں خواب دیکھا کہ میں اسکول میں چند لڑکیوں کے ساتھ کھڑی ہوں۔کسی نے آکر اطلاع دی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے ہیں۔مجھے بہت خوشی ہوئی۔میں اسکول سے باہر آگئی۔میں نے ایک بہت بڑا بازار دیکھا۔وہاں ایک مجمع لگا ہوا تھا۔میں وہاں گئی اور لوگوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔انہوں نے کہا ابھی ابھی یہاں سے گئے ہیں۔میں رونے لگی۔راستے میں ہر آدمی سے پوچھتی تو وہ جواب دیتا کہ آپ ﷺ بس ابھی ابھی یہاں سے گئے ہیں۔میں یہ سن کر پھر رونے لگتی۔روتے روتے میرا برا حال ہو گیا۔روتے ہوئے میں نے دعا مانگی کہ پروردگار مجھے ایک جھلک میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دکھا دیجئے۔

(نصرت)

تعبیر:

آپ درود شریف پڑھتی ہیں جو رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں شرف قبولیت پاتا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔آپ کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے درود شریف پڑھنے کے بعد مراقبہ بھی کیا کریں۔مراقبہ میں یہ تصور کریں کہ آپ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہیں۔

میری ایسی قسمت کہاں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔آپ ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔میں دروازے پر گئی۔آپ ﷺ نے مجھے کپڑے کے تھان دیئے جو مختلف رنگ کے تھے۔میرے دل میں وسوسہ آیا کہ شیطان ہے۔مجھے ورغلا رہا ہے، بھلا میری ایسی قسمت کہاں ہے۔میں تھان لے لیتی ہوں یا نہیں یہ یاد نہیں رہا۔

اس خواب کے کچھ عرصے بعد میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش نورانی بزرگ جن کی پگڑی اور لباس بھی سفید ہے، تشریف لاتے ہیں میں ان سے التجا کرتی ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ میں اچھی ہو جاؤں اور نیک لڑکی بنوں، کامیاب رہوں۔ وہ فرماتے ہیں، ''تیری نیکی، اچھائی، کامیابی تیری پانچ وقت کی نماز میں ہے۔ نماز سے تیری ہر مراد پوری ہو گی۔''

پھر میں نے دیکھا کہ ایک ہاتھی ہے۔ کچھ لوگ ہیں۔ میں اور میرا بھائی بھی کھڑے ہیں۔ لوگ ہاتھی کی ران سے گوشت کاٹ کر ہمیں دیتے ہیں کہ یہ تم لو۔ اس کے بعد دیکھتی ہوں، ہاتھی ہے اور نہ وہ لوگ ہیں ایک میدان ہے جس میں گتے سے بنا ہوا سبز رنگ کا گنبد ہے جس کے چار ستون ہیں۔ اس گنبد کے قریب میں اور میرا بھائی کھڑے ہیں۔ گنبد چھوٹا سا ہے۔ اس میں صرف ایک آدمی آ سکتا ہے۔ اس میں ایک شخص کھڑا ہے جس کا رنگ سانولا ہے جسم پر صرف ایک لنگوٹ ہے۔ سر اور ریش کے بال سیاہ ہیں۔ میرا بھائی جھک کر عقیدت سے ان کا ہاتھ چومتا ہے۔ میرے دل میں اچانک خیال آتا ہے یہ غوث پاک ہیں اور میں جاگ جاتی ہوں۔

(عتیقہ ساجد)

تعبیر:

آپ کو بزرگان عظام اور اولیاء کرام سے عقیدت ہے لیکن طرز فکر پیچیدہ ہے۔ آپ کو اولیاءاللہ کے مزارات پر حاضری دینے کا شوق بھی ہے۔ اولیاءاللہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی طرز فکر آدمی کے اندر مستحکم ہو۔ یہی بات بزرگ نے آپ کو بتائی ہے۔ نماز بجائے خود ایک طرز فکر ہے جو بندے کو اللہ سے اور اللہ کے دوستوں سے قریب کر دیتی ہے۔

سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ لیکن اگر طرز فکر ناقص ہے تو وسوسہ آ سکتا ہے۔ جس سے آدمی شک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

روحانی فیض:

جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھ کر سوئی تو خواب دیکھا کہ میں ایک بستی میں موجود ہوں۔ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کے لئے آٹا جمع کر رہے ہیں۔ بستی میں موجود دو چار افراد آٹا لاتے ہیں۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑے ٹب میں سارا آٹا ڈال کر گوندھتے ہیں۔ میں اور باقی افراد بھی آٹا گوندھنے لگتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے فلاں شخص نے آٹا نہیں دیا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں کہ اتنا آٹا کافی ہے۔ ٹب میں پانی کا پائپ ڈال کر ہم سب آٹا گوندھتے ہیں۔ آٹا پتلا ہونے کے ڈر سے میں پائپ بند کر دیتی ہوں۔ پھر دیکھا تنور کے پاس وہ عورتیں بیٹھی ہیں۔ خیال آتا ہے کہ یہ دو خواتین ساری بستی کے لئے

روٹیاں پکائیں گی۔ میں سوچتی ہوں کہ پہلے لوگ کتنے اچھے تھے آج کل کے زمانے میں لوگوں میں بالکل اتفاق نہیں ہے۔
جمیلہ خاتون)

تعبیر:
الحمدللہ۔آپ سے لوگوں کو روحانی فیض پہنچے گا۔سعید خواب دیکھنے پر مبارک باد قبول کیجئے۔

ایک خاتون کی روحانی ڈائری:

یہ ۱۹۷۰ء کی بات ہے تاریخ مجھے یاد نہیں۔ میں کافی بیمار تھی۔ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے کمرے کے سامنے برآمدے میں بہت تیز روشنی پھیلی ہوئی ہے اور میں بیماری کی وجہ سے اداس بیٹھی ہوں۔اتنے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور میرے سامنے آکر کھڑے ہوگئے۔ میں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا چاہتی تھی مگر پیروں نے ساتھ نہ دیا۔ میں نے معذرت چاہتے ہوئے عرض کیا، میں بہت شرمندہ ہوں کہ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑی نہیں ہوسکتی مجھے معاف فرمادیجئے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مجھے کھڑے ہونے سے منع فرمایااور کہا، ''گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔میرے جانے کے بعد تمہارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں گے۔''

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی خبر سن کر میں خوشی سے بے حال ہوگئی۔میری نظریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے بے قرار ہوگئیں۔ لیکن نہ جانے کیوں میری آنکھ کھل گئی اور میں اس سعادت سے محروم رہی۔ بیدار ہونے پر احساس ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قد اتنا زیادہ تھا کہ میں ان کے گھٹنے تک آرہی تھی۔اس خواب کا تذکرہ میں نے اپنے والدین سے کیا تو انہوں نے کوئی توجہ نہ دی اور اس واردات کو نظرانداز کردیا۔

چند روز بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک تقریب ہے۔آخری قطار میں کھانے کی گول میز کے پاس چار کرسیاں رکھی ہیں۔دو کرسیاں خالی ہیں اور باقی دو کرسیوں میں سے ایک پر میرے والد صاحب اور دوسری پر حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔یکایک حضرت نوح علیہ السلام والد صاحب سے ناراض ہو کر چلے گئے۔چند ماہ بعد میں نے حضرت نوح علیہ السلام کو دوبارہ خواب میں دیکھا۔آپ تشریف لائے اور پھر اظہار ناراضگی کرکے تشریف لے گئے۔

۱۸ نومبر فجر کی اذان سے کچھ دیر پہلے سنا کہ کوئی مجھے سورہ ابراہیم کی آخری آیت پڑھنے کی تلقین کر رہا ہے اور ساتھ ہی مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ یہ آیت میرے پاس موجود قرآن پاک کے نسخے کے کس صفحہ پر ہے۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد قرآن شریف کھول کر دیکھا تو وہ آیت اسی صفحے پر موجود تھی۔جو خواب میں بتایا گیا تھا۔

۲۴ نومبر خواب میں کسی نے مجھ سے کہا کہ سورہ والضحیٰ پڑھو اور زبانی پڑھو۔ خواب میں ہی سورہ والضحیٰ مجھے زبانی یاد ہو گئی۔ صبح جب قرآن پاک کھول کر دیکھا تو بالکل صحیح یاد تھی۔

چند ماہ بعد ایک روز رات کو کھانے کی میز پر سر رکھے آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی کہ ایک قبر نظر آئی اور میری نظریں قبر میں اترتی چلی گئیں۔ میں نے عالم اعراف کا منظر دیکھا جو صرف چند سیکنڈ نظروں کے سامنے رہا اور پھر غائب ہو گیا۔ میں اس مشاہدہ کو کوئی معانی نہیں پہنا سکی۔

۲۵ رمضان: میں روحانی ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے رمضان المبارک کے پروگرام پر عمل کر رہی ہوں۔ آج جب میں عبادت ختم کر کے اٹھنے والی تھی کہ میرے کمرے میں روشنی اس طرح چمکی جیسے جگنو چمکتے ہیں۔

۲۷ رمضان: کلمہ تمجید پڑھنے کے دوران مجھ پر غنودگی کی لہر آئی۔ اس حالت میں مجھے ایک عورت کا چہرہ نظر آیا اس کا رنگ نہایت سیاہ تھا۔ سر کے بال بھی حد درجہ کالے تھے اور بیچ میں سے مانگ نکلی ہوئی تھی۔ عورت کے کالے اور موٹے ہونٹوں پر گہری لپ اسٹک لگی ہوئی تھی۔ وہ منہ ٹیڑھا کر کے مسکرائی تاکہ میں خوف زدہ ہو جاؤں اور غائب ہو گئی۔ میں خوف زدہ ہونے کے بجائے سنبھل کر کلمہ تمجید پڑھنے لگی۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر غنودگی کی لہر آئی لیکن میں نے خود کو کنٹرول کر لیا اور شب قدر کی نفل نمازوں میں مشغول ہو گئی۔ نماز کے دوران میں نے کئی چیزیں کھلی آنکھوں سے دیکھیں۔ اس دوران میرے بائیں طرف دیوار پر چھت کے قریب سے ہلکی دودھیا روشنی اوپر سے نیچے کی طرف آ کر اس طرح بکھر رہی تھی جیسے روشن دان سے آ رہی ہو۔ اس روشنی میں چاندنی کی ٹھنڈک اور لطف تھا۔ میں نے دل ہی دل میں دعا کی:

"یااللہ مجھ کمتر کو صرف آپ کا دیدار چاہئے۔"

کچھ دیر بعد نماز کی حالت میں دیکھا کہ کوئی سفید سی چیز دائیں طرف سے میرے قریب آئی اور غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد سامنے سے ایک مخصوص شکل کی سفید چیز قریب آئی اور وہ بھی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ یہ سفید چیزیں اس وقت غائب ہوتی تھیں جب میں سجدے میں جاتی تھی۔ پھر دیکھا کہ سفید روشنی کا بنا ہوا ایک دائرہ ہے اور اس کے درمیان میں چراغ کی شکل کی کوئی شئے جس کا رنگ گلابی اور بینگنی ملا جلا ہے، نظر کے سامنے سے گول چکر لگاتی ہوئی نیچے کی طرف جا رہی تھی۔ جب میں سجدے میں جانے لگی تو وہ غائب ہو گئی۔ اس کے بعد چاندنی کی سی روشنی اوپر آ کر چاروں طرف پھیل گئی۔

۲۸ رمضان: چونکہ آج میں نے مشاہدات و واردات پر زیادہ توجہ نہیں دی اس لئے مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے کیا دیکھا۔ البتہ دیکھا سب کچھ۔ بہر حال دو واقعات یاد رہ گئے ہیں۔ جب میں کلمہ تمجید پڑھ رہی تھی تو سامنے دیوار پر سے اندھیرے کا پردہ ہٹا اور

ہلکی سبز رنگ کی خوبصورت روشنی نظر آئی۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ داہنی طرف جہاں دیوار فرش سے ملتی ہے وہاں ایک چاند روشن ہے اور اس کے نیچے ایک روشن لکیر ہے۔ یہ منظر کوئی سات آٹھ منٹ تک قائم رہا۔

۲۹ رمضان: کلمہ تمجید پڑھنے کے دوران ایک گورے رنگ کی عورت کا چہرہ سامنا آیا مگر شکل عجیب بدشکل چہرہ تھا۔ یہ عورت مسکرا کر غائب ہو گئی۔ آخر میں جب درود شریف پڑھ رہی تھی تو ایک چھوٹی سی موم بتی نظر آئی جو داہنے گھٹنے کے قریب اس قدر سکون سے جل رہی تھی کہ اس کی لو منجمد اور بے حرکت نظر آ رہی تھی۔ یہ منظر ۵ منٹ تک قائم رہا۔

۳۰ رمضان: عشاء کی نماز کے بعد ایک گھنٹے کے لئے سونے کا ارادہ کیا۔ جیسے ہی سونے کے لئے آنکھیں بند کیں تو دیکھا کہ ایک مکان کے دروازے کے قریب ایک دبلا پتلا بوڑھا شخص سفید تہمد پہنے بیٹھا ہے۔ اسے دیکھ کر میں غصے میں آگئی اور میں نے گویا کسی سے مخاطب ہو کر کہا، ''یہ بڑے میاں مجھے اچھے نہیں لگتے۔'' ابھی یہ ہی کہا تھا کہ بڑے میاں کے سامنے فرش پر ایک اور بزرگ بیٹھے نظر آئے۔ ان کا قد دراز اور جسم صحت مند تھا۔ چہرے پر سفید داڑھی تھی اور انہوں نے سفید تہمد اور کرتا پہنا ہوا تھا۔ بزرگ نے سیاہ فریم کی عینک لگائی ہوئی تھی۔ جس کے شیشے صاف، شفاف اور سفید تھے۔ وہ نہایت انہماک سے کوئی چیز سینے میں مشغول تھے۔ انہیں دیکھتے ہی میرے منہ سے بے ساختہ نکلا ''کتنے اچھے بزرگ ہیں۔''

رات کو عبادت کر رہی تھی کہ سامنے سے دیوار غائب ہو گئی اس کی جگہ ایک منظر ابھرا۔ یہ نظارہ اتنا روشن اور واضح تھا کہ مجھ لگا کہ میں اس ماحول کا حصہ ہوں۔ دیکھا کہ قطاروں میں چھوٹے چھوٹے پودے لگے ہوئے ہیں۔ صرف تین قطاریں نظر آ رہی ہیں باقی کسی آڑ کی وجہ سے نظر نہیں آئیں۔ بیچ کی قطار میں تیسرا یا چوتھا پودا مجھ سے نسبت رکھتا تھا یہ دوسرے پودوں کی طرح ضرور تھا مگر اس میں پھولوں کی جگہ روشنی کے دائرے تھے جن میں سے نکلنے والی روشنی نگاہوں کو خیرہ کئے دے رہی تھی۔ دوسرے پودوں میں صرف پتے تھے، پھول نہیں تھے۔ کچھ دیر بعد قلندر بابا اولیاءؒ تشریف لائے اور آہستگی سے میری داہنی جانب بیٹھ گئے۔ آپ نہایت توجہ سے میرا جائزہ لے رہے تھے۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک قلندر بابا اولیاءؒ میرے پاس بیٹھے رہے۔ پھر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد بھی مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ بابا صاحبؒ بیٹھے ہوئے ہیں۔

عید کی رات مراقبہ کے دوران غنودگی میں دیکھا کہ کسی کا ہاتھ اس کی سفید اور لمبی انگلیاں مجھے نظر آ رہی تھیں۔ صدر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے یا اسے ہلا کر کھولنے کا اشارہ کر رہا ہے۔ چند ثانیوں کے بعد ایک دبلے پتلے بزرگ سفید کرتے اور پاجامے میں ملبوس آئے اور کمرے کے دروازے کے قریب بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد بزرگ غائب ہو گئے اور ساتھ ہی میرا داہنا ہاتھ بے اختیار اوپر اٹھ گیا، نہ جانے کیوں؟

جائے نماز پر سجدہ کی جگہ چھوٹی بڑی پلاسٹک کی پلیٹوں میں طرح طرح کی افطاری سجی ہوئی ہے۔ بائیں طرف کی آخری پلیٹ پر نظر پڑی تو وہ اس قدر بھری ہوئی تھی کہ خیال آیا کہ کہیں اس میں رکھی ہوئی چیزیں گر ہی نہ جائیں چنانچہ انہیں سنبھالنے لگی۔ اس دوران یہ منظر نظروں سے غائب ہو گیا۔

عشاء کی نماز قائم کی تو میرے اوپر خواب کی کیفیت قائم ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک چیتا میرے کمرے کے دروازے کے سامنے داہنی طرف بیٹھا ہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ وہاں بیٹھا رہا پھر غائب ہو گیا۔ میں اکثر نماز کے دوران یہ تصور کرتی ہوں کہ میں کعبتہ اللہ کے سامنے عبادت الٰہی میں مصروف ہوں۔ ایک دن تہجد کی نماز ادا کرتے ہوئے گرد و پیش سے بے خبر ہو گئی اور خود کو کعبہ شریف کے سامنے موجود پایا۔ کعبہ شریف کی عجیب شان تھی۔ مجسم نور و روشنی تھی۔ غلاف بھی روشنی کے تانوں بانوں سے بُنا ہوا تھا۔ جس پر زرد رنگ کی روشنی کے نقش و نگار نمایاں نظر آ رہے تھے۔ اسی حالت مشاہدہ میں نماز ادا کی اور دعا مانگتے ہوئے بے اختیار منہ سے نکلا، ''میں خدا کا نور دیکھوں گی۔'' یہ کہنا تھا کہ غلاف کعبہ میں حرکت ہوئی اور وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اس وقت ایک ناقابل بیان نظارہ سامنے تھا۔ کعبہ شریف سے روشنی اور نور کی کرنیں تیزی سے نکل رہی تھیں۔ اس تیز اور چمکدار نورانی کرنوں کے درمیان کعبہ کے خد و خال نورانی لکیروں کے ذریعے نظر آ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔

''یا اللہ! واقعی کعبہ شریف تیری شان جمالی اور جلالی کا مظہر ہے اگر اس پر حجاب نہ پڑا ہوا ہو تو مخلوق اس کی تجلیات کو برداشت نہیں کر سکتی۔''

میں تقریباً دس منٹ تک اس نظارے میں ڈوبی رہی پھر دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت منقش عطر دان داہنی طرف سے آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا میرے آگے رک گیا ہے۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ جب تک میرے آقا و مولا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود مجھے اپنے دست مبارک سے عطر مرحمت نہیں فرمائیں گے میں عطر نہیں لوں گی۔ ذہن میں یہ بات آئی ہی تھی کہ عطر دان کا اوپر حصہ خود بخود کھل گیا۔ اس کے بعد احساس ہوا کہ کوئی میرے سامنے ہے۔ میری بصارت اس نورانی وجود کا احاطہ نہیں کر پائی صرف داہنا ہاتھ دکھائی دیا۔ یہ ہاتھ کسی سفید شئے میں ملفوف تھا۔ اس ہاتھ نے عطر دان میں سے عطر لیا اور مجھ پر چھڑکنا شروع کر دیا۔ ایسا لگتا تھا کہ جھلمل جھلمل کرتی چاندنی مجھ پر برس رہی ہے۔ میرا وجود کیف و سرور میں ڈوب گیا۔ اس وقت بھی مسلسل میرے منہ سے یہی الفاظ نکل رہے تھے، ''حضور ﷺ مجھے نہیں دیں گے تو میں نہیں لوں گی۔'' اس وقت ہاتھ پر چڑھی ہوئی سفید شئے غائب ہو گئی۔ ہاتھ اس قدر پر نور تھا کہ نگاہیں اس پر ٹھہر نہیں رہی تھیں۔ میں نے کہا، ''سبحان اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ بے مثال ہے اور آپ ﷺ کا نور بھی کیا نور ہے۔''

دست مبارک مسلسل عطر پاشی میں مصروف تھا۔ عطر نور کی پھلجھڑیوں کی طرح مجھ پر برس رہا تھا۔ خیال آیا کہ مجھے عطر کی خوشبو سونگھنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے زور زور سے سانس اندر کھینچنا شروع کر دیا۔ سانس کھینچنے کے عمل کے دوران جس وقت ہوا حلق اور سانس کی نالی سے ٹکراتی تھی اس وقت مجھے مسحور کن اور فرحت بخش خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ چند منٹ بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک نظروں سے اوجھل ہو گیا اور عطردان خود بخود اوپر سے بند ہو گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک عطردان وہیں رکھا رہا۔ پھر محسوس ہوا کہ ایک فرشتہ عطردان لینے آیا ہے۔ میں فرشتے کا صرف ایک بازو دیکھ پائی۔ جس وقت فرشتے نے عطردان کو اٹھانے کے لئے حرکت دی تو مجھے احساس ہوا کہ وہ بہت بھاری ہے۔

نماز کے اختتام پر دیکھا کہ ایک وسیع و عریض سرسبز و شاداب میدان ہے۔ جس کے ایک طرف صاف شفاف چمکدار پانی بہہ رہا ہے۔ اس جگہ ایک پل بھی ہے۔ ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ آب کوثر ہے یا آب زم زم ہے۔ پھر دیکھا میں جس جگہ نماز ادا کر رہی ہوں وہ خانہ کعبہ کا ایک حصہ ہے اور ایک منقش اور مزین چھت مجھ پر سایہ فگن ہے۔ سامنے ایک زنجیر لٹک رہی ہے اور چاندی کی اس زنجیر کے سرے پر ایک ہیرا لگا ہوا ہے۔

تعبیر:

اللہ کا کرم ہے کہ آپ کے اندر وہ صلاحیتیں بیدار اور متحرک ہیں جو آدم زاد کو قدم قدم چلا کر عرفان ذات تک لے جاتی ہیں اور بندہ پابندی کو عرفان ذات کے بعد عرفان الٰہی نصیب ہو جاتا ہے۔ خواب نہایت مبارک اور سعید ہیں۔ دلجمعی اور مستقل مزاجی سے عبادت و ریاضت اور مراقبہ کا اہتمام جاری رکھا جائے۔ انشاءاللہ روحانی علوم میں بیش بہا اضافہ ہو گا۔

اناللہ واناالیہ راجعون:

ایک روز دیکھا کہ والد صاحب جو بنگہ دیش میں قیام پذیر تھے، سخت بیمار ہیں۔ بیماری نے انہیں اتنا دبلا اور کمزور کر دیا ہے کہ ان کا قد گھٹ کر ایک یا دو سالہ بچے کے برابر رہ گیا ہے۔ میں انہیں گود میں لے کر افسوس کر رہی ہوں۔ پھر دیکھا کہ والد صاحب کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے اور وہ چند لمحے کے مہمان ہیں۔ میں خواب میں صرف اتنا ہی دیکھ سکی۔

ایک روز نماز تہجد کے دوران دیکھا کہ دروازے کے سامنے صحن میں ایک کبوتر ہے۔ یکایک کبوتر غائب ہو گیا اور فضا میں چار لکیریں دکھائی دیں جو مرکری لائٹ کی طرح چمک رہی تھیں۔ ان لکیروں کے اندر سے بیل بوٹے نکل کر فضا میں پھیلے ہوئے تھے۔ میں نے دعا کی، "یا اللہ میں اس وقت والد کو دیکھنا چاہتی ہوں۔" میں ابھی بارگاہ خداوندی میں عرض کر رہی تھی کہ سامنے دیوار پر ایک سکرین نمودار ہوئی اور اس پر لوگوں کی تصویریں ابھرنے لگیں۔ ان لوگوں میں ایک بات مشترک تھی کہ وہ سب اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ میں نے دل ہی دل میں کہا کہ میں تو اپنے والد کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ یکایک منظر بدلا اور مجھے والد صاحب نظر

آئے جو سفید لباس پہنے آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کسی نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھے یاد کر کے رو رہے ہیں۔ پھر یہ منظر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

اس مشاہدہ کی حقیقت اس وقت سامنے آئی جب میں ڈھاکہ گئی کیونکہ میری طبیعت والد سے ملنے کے لئے شدید بے چین ہو رہی تھی۔ والد صاحب کی صحت پہلے کے مقابلے میں بہت گر گئی تھی۔ وہ باتیں بھی بہکی بہکی کرتے تھے۔ ابھی میں باپ کی شفقت اور ان کی صحبت سے پوری طرح سیر نہ ہونے پائی تھی کہ وہ گھڑی آ گئی جو میں نے حالت واردات میں دیکھی تھی۔ جمعہ کی شب ساڑھے دس بجے والد صاحب اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

آمین

(شکیلہ خاتون)

خواب اور دماغی امراض

مرا ہوا آدمی اٹھ بیٹھا:

لبِ سڑک کسی مقام پر کھڑا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ہندو موچی یا بھنگی مرا ہوا پڑا ہے اور ایک آدمی اس لاش کے منہ پر کوئی رقیق چیز لگا رہا ہے۔ پھر دیکھا کہ آٹھ نو سال کی لڑکی میت کو اٹھا رہی ہے۔ اس لڑکی کے علاوہ وہاں کوئی اور کندھا دینے والا نہ تھا۔ اتفاق سے ہماری سوسائٹی کے سیکرٹری نے جب یہ حال دیکھا تو انہوں نے میت کو کندھا دیا۔ میرے دل میں بھی رحم آ گیا کہ اگر یہ ہندو ہے تو کیا ہوا بہر حال انسان ہے اور لڑکی اور ایک صاحب کے علاوہ کوئی اور یہاں کندھا دینے والا بھی نہیں ہے۔ اس لئے مجھے ضرور ان کی مدد کرنا چاہئے۔ چنانچہ میں تھوڑی دور تک ان کے ساتھ گیا۔ دیکھا کہ سیکرٹری صاحب یکایک غائب ہو گئے اور لڑکی میں بھی بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں رہی۔ میت ہمارے کندھوں سے گرنے لگی۔ آخر کار مجبور ہو کر میت کو نیچے زمین پر رکھ دیا۔ پھر دیکھا کہ اس لڑکی کا ہم قوم ایک شخص آیا اور اس نے میت کو اٹھانے کی کوشش کی۔ جیسے ہی اس نے میت کو سہارا دیا، میت نے سانس لینا شروع کر دیا۔ آنکھیں کھول دیں اور مرا ہوا آدمی انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھا۔ میں یہ دیکھ کر انتہائی خوفزدہ ہو گیا اور خوف کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔

(عبدالطیف)

تعبیر:

آپ کے جسم میں بہت مدت سے کوئی بیماری پرورش پا رہی ہے اور اس کا تعلق زیادہ تر دماغ سے ہے۔

قبر میں شگاف:

سحری کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ میں، میرا بھانجا اور محلے کا ایک لڑکا قبرستان گئے ہیں۔ قبرستان پہنچے تو وہاں چار پانچ لڑکے اور بھی تھے۔ قبرستان میں داخل ہو کر سب سے پہلے میں نے الحمد شریف اور اس کے بعد فاتحہ پڑھی۔ دعا کے وقت میں نے کہا، ''اللہ کے بندو! اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری صحت ٹھیک کر دیں۔'' ایک ٹوٹی ہوئی قبر پر اچانک میری نظر پڑی تو دیکھا کہ

اس میں کفن پہنے ایک میت لیٹی ہوئی ہے۔ لیکن سر کے بال کھلے ہوئے تھے۔ یہ بتانا بھول گیا کہ اس قبر کو قبرستان میں موجود لڑکوں نے ہی توڑا تھا۔ میں نے ان لڑکوں اور خاص طور پر اپنے بھانجے سے کہا، ''تم اس قبر کو ٹھیک کر دو۔'' لیکن وہ سب پیچھے ہٹ گئے میں نے خود ہی قبر کی مرمت شروع کر دی۔ اس قبر میں دو تین سوراخ تھے جن میں سے ایک سوراخ بہت بڑا تھا۔ دو چھوٹے سوراخوں کو میں نے آسانی سے بند کر دیا لیکن بڑے سوراخ پر جب پتھر رکھا تو وہ قبر میں گر گیا۔ کئی مرتبہ یہی ہوا تو میں پتھر کی تلاش میں قبرستان سے باہر نکل گیا لیکن مجھے پتھر نہیں ملا۔ اس تلاش میں دن سے رات ہو گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ میں نے دیکھا کہ قبرستان سے ایک عورت گود میں بچہ لیے ہوئے باہر آ رہی ہے۔ جب وہ میرے قریب آئی تو میں نے اس سے کہا، 'مجھے قبر بند کرنے کے لئے ایک بڑے پتھر کی تلاش ہے۔'' اس عورت نے ایک بہت بڑا پتھر اپنی بغل سے نکال کر مجھے دے دیا۔

گھپ اندھیرے میں، میں وہ پتھر لے کر قبرستان واپس آ گیا۔ لڑکے ابھی تک وہاں موجود تھے۔ میں نے ایک لڑکے سے کہا کہ تم روشنی کرو تا کہ میں اس ٹوٹی ہوئی قبر کو بند کر دوں۔ ہلکی ٹمٹماتی روشنی میں قبر کے بڑے سوراخ پر عورت کا دیا ہوا پتھر رکھ دیا اور سوراخ بند ہو گیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر ہم جب گھر واپس ہونے لگے تو دیکھا کہ اسی قبر پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ایک مولوی صاحب نظر آئے۔ میں نے ان سے ہاتھ ملایا اور استاد کہہ کر پکارا۔ اس کے بعد میں، میرا بھانجا اور دوسرے لڑکے ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ گئے اسی پہاڑ کی چوٹی پر موجود تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

(جاوید اختر)

تعبیر:

اس خواب میں آپ کی زندگی کے متعلق چار اہم باتوں کا انکشاف ہوتا ہے:

۱۔ دماغی بیماریاں، ان بیماریوں میں حافظہ کی کمزوری، نزلہ، ذہنی خلفشار، کاموں میں بے تدبیری اور نارواامیدیں شامل ہیں۔

۲۔ طبیعت میں تساہل اور لاپرواہی کا عنصر غالب ہے۔

۳۔ دماغ ہوائی امیدوں اور نقش بر آب خیالات کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔

۴۔ یہ خواب ٹونے ٹوٹکے کے رجحانات کا بھی پتہ دیتا ہے۔

ترقی کے ذرائع حاصل کرنے میں ان ٹونے ٹوٹکوں کو استعمال کیا گیا ہے۔

مشورہ:

خواب کے اندر عملی زندگی کے بارے میں مشورہ موجود ہے۔ پہاڑ پر چڑھنا اور چڑھائی میں بھانجے کا ساتھ دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عملی زندگی جدوجہد اور کوشش کا نام ہے اور انہی پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کا یہی راز ہے۔

باقی سب باتیں فضول ہیں اور بے کار ہیں۔ غور کیجئے کہ محض تصوراتی طور پر یہ سوچنے سے کہ ہم نے بہت عمدہ اور لذیذ کھانا کھایا ہے، کسی آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا۔

تین گھوڑے:

ہم تین دوست ہیں اور تینوں کے پاس ایک ایک گھوڑا ہے۔ میرے دوست کسی بات پر مشتعل ہو کر مجھے زدو کوب کر کے چلے جاتے ہیں۔ میں اپنے پسندیدہ سفید گھوڑے پر ان کا تعاقب کرتا ہوں اور انہیں ایسے مقام پر جا پکڑتا ہوں جہاں ہم تینوں کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ایک دوست دوسرے دوست سے کہتا ہے کہ یہ تو یہاں بھی پہنچ گیا ہے۔ دوسرا دوست چاقو نکال لیتا ہے لیکن میں اس کے ہاتھ سے چاقو چھین لیتا ہوں۔ بہت سارے لوگ آکر مجھے پکڑ لیتے ہیں۔

چند دن بعد خواب میں دیکھا کہ مجھے کالج سے نکال دیا جاتا ہے اور میں واپس اپنے گاؤں چلا جاتا ہوں۔ دوسرے روز کالج کا ایک کلرک آکر اطلاع دیتا ہے کہ کالج میں دوبارہ تمہارا داخلہ منظور کر لیا گیا ہے۔ مگر میں اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتا ہوں۔ لیکن میرے والد ان صاحب کے ساتھ مجھے کالج بھیج دیتے ہیں۔

(دلاور خان)

تعبیر و تجزیہ:

خواب دماغی کمزوری اور ہیجانی طبیعت کی تصویروں پر مشتمل ہے۔ ذہن ان دونوں چیزوں کو شدت سے محسوس کرتا ہے اور عاجز آچکا ہے۔ کالج میں داخلے کے لئے بھیجنا خود ہی اپنی طبیعت پر جبر کرنے کی دلیل ہے۔

مشورہ:

یہ جبر صحت کو مضرت دے رہا ہے۔ اس طرز عمل سے پرہیز لازم ہے۔ آسان طریقہ ہمہ وقت مشغول رہنا ہے۔

ستارہ کی گردش:

پہلے تو یہ عرض کردوں کہ ایک عامل صاحب نے یہ کہہ کر کہ تمہارے شوہر کا ستارہ گردش میں ہے اور شہر سے دور جنگل میں وظیفہ پڑھ کر تمہارے شوہر کی قسمت کو ستارے کو گہن سے نکال لاؤں گا، مجھ سے کافی رقم طلب کی جو میں نے دے دی۔ لیکن میری مشکلات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ حالات کی ستم ظریفی نے چھ سال کی عمر میں مجھ سے میرے والدین کو چھین لیا تھا۔ ان کی موت سے میرے دل میں اس قدر دہشت بیٹھ گئی ہے کہ ہر وقت دل ودماغ پر موت کا خوف مسلط رہتا ہے۔ بعض اوقات یہ خوف اتنی شدت اختیار کرلیتا ہے کہ دم گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ دیوانہ وار ادھر سے ادھر گھومتی پھرتی ہوں۔ کبھی کبھی جسم اتنا وزنی ہو جاتا ہے کہ باوجود کوشش کے چارپائی سے نہیں اٹھ سکتی۔ حلق میں کانٹے پڑ جاتے ہیں۔ چاہتی ہوں کہ چیخوں مگر آواز نہیں نکلتی۔

دل ہی دل میں کلمہ شریف پڑھنا شروع کردیتی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں اکثر خواب میں دیکھتی ہوں کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے ،"گھر کے دروازے مضبوط کرلو کمزور ہو گئے ہیں۔"

(فاطمہ)

تعبیر، علاج و تجزیہ:

سب کچھ پڑھنے اور غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہضم کی کمزوری اور خرابیوں سے دماغ متاثر ہے۔ دماغ کا یہ تاثر توہمات میں گشت کرتا رہتا ہے۔ خواب ہو یا بیداری، دونوں حالتوں میں یہ کیفیت کم یا زیادہ برقرار رہتی ہے۔ جب یہ کیفیت کم ہوتی ہے تو جسم کم متاثر ہوتا ہے اور جب یہ زیادہ ہوتی ہے تو جسم زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ علاج بہت سہل ہے۔ ایک کاغذ پر بڑے بڑے حروف میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لکھوا کر جس کمرے میں زیادہ تر اٹھنے بیٹھنے اور سونے کا اہتمام ہوتا ہے، وہاں ایسی جگہ ہر وقت نظر پڑتی رہے، فریم کروا کر رکھ دیں۔ آپ کی شکایت کا یہی علاج ہے۔ خواب میں گھر کے دروازوں سے مراد آنکھیں، کان اور زبان ہیں۔ اگر ان تینوں کو فضول باتوں میں استعمال نہ کیا جائے تو یہ دین دنیا میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔ بہت سی فضول باتیں سنی جاتی ہیں ان سے پرہیز کیا جائے۔ بہت سی فضول باتیں دیکھی جاتی ہیں ان سے اجتناب کیا جائے۔ گھر کے دروازے مضبوط کرلو اس کا مطلب یہی ہے۔

ایک خواب، چار سال:

میری خالہ مسلسل چار سال سے ایک ہی خواب دیکھ رہی ہیں وہ یہ کہ ایک چھوٹا سا بچہ ہے اور وہ اس کو دودھ پلا رہی ہیں۔

(طلعت احمد)

تعبیر و مشورہ:

آپ کی خالہ کا خواب دماغی کمزوری کا تمثل ہے۔ بادی چیزیں اور ایسی چیزیں جو معدہ میں خمیر اٹھاتی ہیں نہ کھائیں۔ مثلاً ماش کی دال، کھٹائی، گوبھی وغیرہ استعمال نہ کریں۔ دماغی کمزوری رفع ہو جائے گی۔

آسمان پر عورت کی شکل:

میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر کسی عورت کی شکل بنی ہوئی ہے۔ اس عورت کے سر پر ایک بھی بال نہیں ہے۔

(نبیل)

تعبیر:

خواب میں دماغی کمزوری کے تمثلات ہیں۔ ایسے تمثلات جو نزلے اور سوء ہضم کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ اس لئے دماغ آہستہ آہستہ کمزور ہو رہا ہے۔

گیس کے مریض لوگوں کے خواب

چائے کا چشمہ:

میں ایک مکان کے کچے صحن میں بیٹھا ہوں۔ پائپ سے پانی بھر رہا ہوں۔ دل میں چائے پینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ فوراً زمین سے ایک چشمہ جس کا قطر ڈیڑھ دو فٹ ہے ابل پڑا۔ اس میں نہایت عمدہ صاف شفاف چائے ہے۔ چائے پانی کی طرح موجیں مار رہی ہے۔ مجھے یہ بھی محسوس ہو رہا ہے کہ چائے کافی گرم ہے۔ میرے دل میں یہ ڈر ہے کہ کہیں سانپ نہ نکل آئے۔ سامنے سے میری خوشدامن صاحبہ آتی ہیں اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(فاروق عثمانی)

تعبیر:

آپ کو چائے سگریٹ نوشی کی کثرت سے گیس کا مرض ہو گیا ہے۔ خواب میں سارے تمثلات اسی بیماری کی وجوہات کے ہیں۔ چائے بہت کم کر دیجئے۔ سگریٹ ترک کرنے سے یہ مرض از خود جاتا رہے گا۔

مکروہ شکل بڑھیا:

ایک مکروہ اور دہشت ناک صورت بڑھیا جس کی آنکھیں نہایت خوفناک ہیں، میرے پلنگ کی جانب آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ خوف سے میں چیخنے کی کوشش کرتا ہوں۔ بڑھیا اندھیرے میں گم ہو جاتی ہے لیکن اس کا سفید پاجامہ آنکھ کھلنے پر بھی ذہن پر نقش رہتا ہے۔

(محمد اسلام)

سیاہ بالوں والا کتا:

آبادی سے دور دھماکہ کی آواز سن کر آبادی کے دوسری طرف دوڑتا ہوں۔ آبادی سے باہر نکل کر دیکھتا ہوں کہ پرندوں کا ایک غول میرے دائیں جانب سے اڑتا ہوا آرہا ہے۔ میں خوفزدہ ہو کر سائیکل پر سوار ہو کر بائیں جانب مڑ جاتا ہوں۔ یہاں ایک دراز قد یورپین گالف کھیلنے میں مشغول ہے۔ سیاہ بالوں والا ایک چھوٹا کتا جو کالی گیند کا تعاقب کر رہا ہے، گیند چھوڑ کر میرے پیچھے لگ جاتا ہے۔ یکایک مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرا چھوٹا آٹھ سالہ بیٹا خطرے میں ہے۔ میں لڑکے کو اٹھا کر سائیکل پر اپنے ساتھ بٹھالیتا ہوں۔ کتا غراتے ہوئے اور تیز رفتاری سے میرا تعاقب شروع کر دیتا ہے۔ میرا لڑکا خوفزدہ ہو کر مجھ سے چمٹ جاتا ہے۔ جس راستے پر میں سائیکل چلا رہا ہوں وہ راستہ فوجی بیرکس جیسی عمارتوں پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

(جمال الدین)

کھال اتری ہوئی لاشیں:

بہت سے بچوں اور آدمیوں کی کھال اتری ہوئی لاشیں نظر آئیں۔ خون آلود جسم اس طرح لٹکے ہوئے ہیں جیسے قصاب کی دکان پر گوشت کے ٹکڑے لٹکے رہتے ہیں۔ میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ خون سے لتھڑی ہوئی یہ سب لاشیں میرے عزیز و اقارب کی ہیں۔

(ارجمند بانو)

تعبیر:

تینوں خوابوں اجزائے ترکیبی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے خواتین و حضرات معدہ اور آنتوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔

خواب میں شدید درد کی تصویر بھی نمایاں ہے۔ مرض اور درد حبس ریاح کی بناء پر ہوتا ہے۔ مریض نے بہت سی مناسب اور نامناسب انگریزی دوائیں کھائی ہیں اور دواؤں کا ردعمل بہت سخت ہوا ہے۔

حی علی الصلوٰۃ:

اس سے پہلے کہ میں خواب لکھوں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو ایک واقعہ سے باخبر کر دوں۔ میرے عقیدت مندوں میں سے ایک صاحب کی شادی شدہ لڑکی پر آسیب تھا۔ لڑکی کو پنجاب سے کراچی بلوایا گیا۔ اس فقیر نے اس پر سے آسیب اتار دیا اور اللہ نے اس کو اس بلا سے نجات دے دی۔ جو خواب میں آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں وہ بھی اسی ہی آسیب زدہ لڑکی سے متعلق ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اذان دے رہا ہوں۔ جب میں کلمۂ شہادت پر پہنچا تو میں نے محسوس کیا کہ میں اپنے معتقد کے گھر میں اذان دے رہا ہوں۔ میرے پاس ہی ان کی آسیب زدہ لڑکی ایک چار پائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اس لڑکی نے ہاتھ پیر چلانے شروع کر دیئے، جیسا کہ آسیب کے وقت ہوتا ہے اور ساتھ ہی اذان کے کلمات بھی دہرانے شروع کر دیئے۔ مجھے خیال آیا کہ یہ سب جن کی شرارت ہے اور جن اذان کی طرف سے میری توجہ ہٹانا چاہتا ہے۔ جب میں ''حی علیٰ الصلوٰۃ'' پر پہنچا تو لڑکی تڑپ کر چار پائی سے نیچے گر گئی۔ اذان ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ لڑکی کا آسیب سلام کر کے چلا گیا اور لڑکی بے حس و بے حرکت پڑی رہی۔ اذان ختم ہونے کے کچھ دیر بعد لڑکی اٹھ بیٹھی۔

(قاری غلام رسول)

تعبیر و تجزیہ:

اس خواب کا تعلق لڑکی سے نہیں ہے، جس کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے۔ خواب میں زیادہ تر تمثلات سر درد کے ہیں جو آپ کو آدھا سیسی کی شکل میں ہوتا رہتا ہے، کبھی جلد اور کبھی دیر میں۔ لڑکی کا دورہ کی حالت میں نظر آنا اور آپ کا اس گھر میں اذان دینا دونوں اس گیس کے خاکے ہیں جو دماغی سطح پر رطوبت میں منتقل ہو جاتی ہے اور دماغی ریشوں میں جمع ہونے کے بعد آدھا سیسی کا موجب بنتی ہے۔ جب تک وہ رطوبت خارج نہیں ہوتی تکلیف قائم رہتی ہے۔ لڑکی کا چار پائی سے نیچے گرنا، آسیب کا سلام کر کے رخصت ہونا اسی رطوبت کی تصویریں ہیں جو آدھا سیسی کے دوران دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ طبیعت بے کیف ہو جاتی ہے اور ہاتھ پیروں میں سنسنی دوڑ جاتی ہے۔ خواب کا آخری حصہ اس بات کا مظہر ہے کہ طبیعت جدوجہد کر کے کسی نہ کسی طرح رطوبت کو خارج کر دیتی ہے اور عارضی طور پر مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

قد قامت الصلوٰۃ:

قصائی کی دکان پر گوشت لینے گیا تو قصائی نے کہا کہ چربی لے جاؤ۔ میں نے یہ کہہ کر معذرت کر لی کہ ہم سے اس کا گھی نہیں بنتا تو قصائی نے کہا کہ دیکھو اس چربی کو میں کیسے گھی بناتا ہوں۔ اس نے تین ڈھیریاں بنا کر زمین پر الگ الگ رکھ دیں۔ میں نے کہا کہ یہ سب چربی زمین پر بہہ جائے گی۔ قصائی نے کہا، ''اماں دیکھتے جاؤ۔'' اور اس نے اس ڈھیروں کو آگ لگا دی۔ یکایک یہ تینوں ڈھیریاں تین کڑاہیوں میں بدل گئیں اور پھر یہ تینوں کڑاہیاں مل کر ایک بڑے کڑھاؤ میں تبدیل ہو گئیں۔ پھر یہ کڑھاؤ نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ہوا میں معلق ہو گیا اور بہت اونچائی سے الٹا ہو کر زمین پر آ گرا اور زمین پر کافی گہرائی تک دھنستا چلا گیا۔ بڑے کڑھاؤ کے گرنے سے ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے بہت بڑی عمارت گر گئی ہو۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ ہر طرف شور و غوغا ہونے لگا۔ اس افراتفری کے عالم میں بھاگتے بھاگتے مجھے خیال آیا کہ میں غلط راستے پر بھاگ رہا ہوں۔ اب میں بلند و بالا عمارتوں کے درمیان کھڑا ہوں۔ دیکھا کہ ایک آدمی پرندے کی طرح ہوا میں اڑ رہا ہے۔ اس آدمی نے زمین پر لٹو کی طرح چکر لگایا اور پھر گر گیا۔ لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر اذانیں دینا شروع کر دیں۔ ایک صاحب جب اذان کے اس جملے ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' پر پہنچے تو انہوں نے اس جملے کے بجائے ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا۔ میں نے ان سے کہا، ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہو۔ اس سے پہلے بھی میں خواب میں عمارتوں کو گرتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔

(اکبر حسین)

تعبیر:

خواب پُرخواری اور بسیار خودی کی علامات ظاہر کرتا ہے۔ عرصۂ دراز سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ جس سے حبس ریاح کا مرض پیدا ہو گیا ہے۔ خواب کے دونوں حصے اسی بیماری کی تشریح کرتے ہیں۔

پھوپھی منگیتر ہے:

خواب میں دیکھا کہ میں اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر سویا ہوا ہوں۔ بھائی کے گلے میں تلوار اور پستول لٹکے ہوئے ہیں۔ بھائی جیسے ہی کروٹ بدلتا ہے چارپائی سے نیچے گر جاتا ہے اور پستول سے گولی نکل جاتی ہے اور بہت زور کا دھماکہ ہوتا ہے۔ پھر خواب دیکھا کہ میری منگنی پھوپھی کے ساتھ کر دی گئی ہے۔ گھر کا ہر فرد اس خوشی میں شریک ہے۔ میں خوشی اور غم کی ملی جلی کیفیت میں مبتلا ہوں۔ پھوپھی (خواب میں میری منگیتر) ہمارے گھر آتی ہیں۔ گود میں لے کر میرا منہ چومتی ہیں۔ میں بہت زیادہ حیران ہوتا ہوں کہ سب کے سامنے اس طرح پیار کرنا معیوب بات ہے۔

(گل محمد)

تعبیر و مشورہ:

معدہ کا فعل ٹھیک نہیں ہے۔ شام کھانے کے بعد ٹہلنا ضروری ہے۔ کھانے کے بعد بیٹھے رہنا یا لیٹ جانا ہضم کو خراب کرتا ہے۔

معدہ میں Acid بن جاتا ہے اور ایسڈ گیس بن کر دماغ کو چڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔

پیٹ میں قینچی:

خواب میں دیکھا کہ ماموں کے لڑکے نے میرے پیٹ میں قینچی گھونپ دی ہے۔ پیٹ میں سوراخ ہو گیا ہے اور خون کے بجائے پیلا پیلا پانی بہنے لگا۔ میں اس پانی کو سفید کپڑے سے صاف کرتا ہوں۔ اتنے میں میرے ماموں آئے اور میں نے انہیں صورت حال بتائی تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو ایک روز پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔ خالہ آ گئیں۔ میں نے ان سے بھی شکایت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب انسان کی اوجھڑی پھٹ گئی تو انسان بھی مر گیا۔ میں گھبرایا ہوا والدہ کے پاس پہنچا اور عرض کیا، ''امی خدا کے لئے مجھے کسی ڈاکٹر کے پاس لے چلیں نہیں تو میں مر جاؤں گا۔'' امی بولیں کہ سرکاری ہسپتال بند ہیں اور پھر میں کسی جگہ لیٹ کر مر گیا۔

(جاوید اختر)

تعبیر:

خواب کے تمام خاکے ایک ہی بات ظاہر کرتے ہیں کہ نظام ہضم بری طرح متاثر ہے اور ریاح اسفل کے بجائے اعلیٰ کی طرف جاتی ہے۔ بہت سی غذاؤں میں غلط قسم کی چکنائیاں پنہاں ہوتی ہیں۔ پرہیز کریجئے۔ ایسے خواب نظر نہیں آئیں گے۔

راستہ میں لڑکی ملی:

میں کہیں جا رہا ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں یہ کچھ پتہ نہیں۔ راستے میں ایک لڑکی اور اس کے بعد ایک بچہ ملتا ہے۔ بچہ رو رہا ہے۔ میں نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ میری ماں اور باپ سخت بیمار ہیں۔ ماں ہسپتال میں داخل ہے۔ کچھ ہی دیر بعد بچے کا باپ آیا جو بیمار اور معذور ہے۔ لڑکے نے اپنے باپ کو دیکھا اور کہا پتہ نہیں میری ماں ہسپتال سے واپس آئے گی یا نہیں؟

(صنوبر خان)

تعبیر:

خواب دیکھنے والے صاحب کی آنتوں میں خشکی ہے۔ جس کی وجہ سے گیس بن جاتی ہے۔ خواب کے خاکے اس طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ سر میں درد اور کمزوری بھی لاحق رہتی ہے۔ کتاب رنگ و روشنی سے معدہ کے امراض کا علاج مفید رہے گا۔

مزدوروں کا اجتماع:

ایک مل کے احاطے میں لوگ جمع ہیں۔ مزدوروں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ آج قائد ملت لیاقت علی خان خطاب کریں گے۔ میں نے سوچا کہ فوج اور پولیس ک موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہاں گڑبڑ کا خطرہ ہے۔ میں مل کے احاطے سے باہر آگیا۔

دروازے سے ایک شخص میلے کچیلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے مزدوروں کی طرف آرہا تھا۔ اس شخص کی شکل قائد ملت سے مشابہہ تھی۔ لوگوں نے دیکھ کر نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ پاکستان زندہ باد، قائد ملت زندہ باد۔ غرض اس طرح کے نعروں سے کافی شور و غوغا ہوا۔ جیسے ہی شور برپا ہوا فوج اور پولیس حرکت میں آگئی۔

(خان گل شاہ)

تعبیر و مشورہ:

آپ کے معدہ کا نظام تلپٹ ہے۔ گیس بنتی ہے۔ یہ گیس نزلہ پیدا کرتی ہے اور اس سے کسی وقت بخار بھی ہو جاتا ہے۔ غذا میں احتیاط کریں۔ بدپرہیزی سے دور رہیں۔ خواب میں سارے خاکے مرض اور احتیاط کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ کوئی بات پریشان کن نہیں ہے۔ تشویش میں مبتلا نہ ہوں۔ علاج اور پرہیز پر توجہ دیں۔

سیڑھیاں چڑھتی اترتی ہوں:

دو مرتبہ خواب میں دیکھ چکی ہوں کہ مجھے بدمعاش اور غنڈے پکڑ لیتے ہیں یا تنگ کرتے ہیں۔ میں انہیں غضبناک ہو کر ڈانٹی ہوں اور کہتی ہوں، ''اے لوگو! کیا تمہیں اللہ کے سامنے نہیں جانا ہے، کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟'' یہ سن کر لوگ مجھے چھوڑ دیتے ہیں۔ اکثر خواب میں خود کو سیڑھیاں اترتے چڑھتے دیکھتی ہوں۔ ایک مرتبہ دیکھا کہ بہت سے لوگ کسی اونچی بلڈنگ پر چڑھ رہے ہیں۔ میں بھی اس عمارت میں جانے کی کوشش کرتی ہوں۔ لیکن سب کوششیں بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ بہت دور سے اچھل کر میں بلڈنگ میں پہنچ جاتی ہوں۔ لوگ حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

(نیلم ناز)

تعبیر و تجزیہ:

آپ کے معدہ میں رطوبات فاسدہ بنتی رہتی ہیں۔ بار بار سیڑھیاں اترنا چڑھنا ان رطوبات کی تصویریں ہیں۔ کبھی کبھی یہ رطوبات گیس بن کر دماغ تک پہنچتی ہیں۔ بدمعاشوں کو دیکھنا دماغ کے متاثر ہونے کی نشانی ہے۔

چھت گر گئی:

دیکھا کہ والد صاحب کمرے میں بیٹھے ہیں اور یکایک کمرے کی چھت گر گئی ہے۔ خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میرے ابا بچ گئے۔ پھر اس کمرے کی چھت گر گئی جہاں ہم بیٹھے تھے۔ خدا کے فضل سے ہم لوگوں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

(نرگس)

تعبیر:

خواب میں مایوس کن خیالات اور صحت متاثر ہونے کے خاکے ہیں۔ آپ کو حبس ریاح کا مرض ہے۔ معدہ میں یبوست اور خشکی ہے۔ انہضام کا عمل ناقص ہے۔ گیس جب دل و دماغ کی طرف رجوع کرتی ہے تو طبیعت اداس اور پژمردہ ہو جاتی ہے۔ طبیعت کی پژمردگی ذہن میں تکدر پیدا کر کے اوٹ پٹانگ خیالات کو جنم دیتی رہتی ہے۔ چھت کا گرنا وغیرہ انہی خیالات کی عکاسی ہے۔

اژدھے نے پانی مانگا:

چند ماہ ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے والدین کے گھر گیا ہوں۔ زمین پر چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ چٹائی پر بیٹھنے کے بعد زمین پر ایک سیدھی لائن کا ابھار نظر آیا۔ چٹائی اٹھانے کے بعد زمین کو کھودا تو وہاں سے ایک اژدہا نکلا جو بانس کی طرح موٹا تھا۔ چاقو یا کلہاڑی سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ ان ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا حرکت کرتا ہے اور چل کر دیوار کے ساتھ کھڑی ہوئی چارپائی پر چڑھ جاتا ہے اور منہ کھول کر کہتا ہے، ''میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلا دو۔'' لیکن پانی نہیں دیا جاتا اور آنکھ کھل جاتی ہے۔

(کفایت حسین بلوچ)

ڈاکٹر کی دکان:

چند دن ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے لڑکے کے ساتھ جس کی عمر ساڑھے تین سال ہے لیکن خواب میں بہت بڑا نظر آتا ہے، لائل پور کے ایک محلہ میں جاتا ہوں۔ ذہن میں یہ بات ہے کہ فلاں آدمی کا پتہ معلوم کرنا ہے۔ راستہ میں ایک ڈاکٹر کی دکان پر پہنچتے

ہیں تو لڑکا کہتا ہے کہ اباجی آپ یہاں بیٹھیں میں پتہ معلوم کر کے آتا ہوں۔ آدھا گھنٹہ انتظار کے بعد جب لڑکا نہیں آتا تو میں اس کی تلاش میں جاتا ہوں۔ آبادی سے باہر کھیت میں تین لڑکے نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکا میرے بیٹے کو مار رہا ہے اور وہ رو رو کر مجھے پکارتا ہے۔ جب میں قریب پہنچتا ہوں تو وہ لڑکا میرے بیٹے کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ میں اس کے پیچھے دوڑتا ہوں لیکن اس کو پکڑنے سے پہلے ہی آنکھ کھل گئی۔

(عبدالکریم)

تعبیر:

آپ دونوں صاحبان کے خوابوں کے سارے مظہر گیس سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو آنتوں میں بنتی ہے۔ وجوہات بھی خواب میں دکھائی گئی ہیں۔ مثلاً بے وقت کھانا، مرغن بادی اور ثقیل غذا کا زیادہ استعمال۔

پچاس فٹ لانبا درخت:

دیکھا کہ دن کے بارہ بجے ایک بنگلے میں گیا ہوں۔ بنگلہ بہت بڑا تھا۔ سب کمروں میں گھوما پھرا۔ وہاں چائے بھی پی۔ کئی چھوٹے بچے مجھے گھیر لیتے ہیں۔ لیکن جب میں نے بیگم صاحبہ سے بات کرنا چاہی تو انہوں نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں غلط جگہ آ گیا ہوں۔ باہر آیا تو وہاں ایک سائیکل کھڑی دیکھی۔ سائیکل پر بیٹھ کر کسی طرف چل پڑتا ہوں۔ تھوڑی دور جا کر دیکھا کہ میرا بھائی کھڑا ہے۔ اپنے بھائی سے پوچھا کہ تم گاؤں سے کب آئے۔ بھائی نے کہا کہ میں تم سے ملنے آیا ہوں پھر خود ہی کہنے لگا کہ گاؤں میں مجھے اچھا کھانا ملتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تم گاؤں واپس چلے جاؤ۔ جاتے وقت کیک پیسٹری لیتے جانا۔ ابھی میں بات کر ہی رہا تھا کہ ایک آدمی جو ہمارے ساتھ کام کرتا ہے، آ گیا۔ میں نے پوچھا تم اتنے دن کہاں رہے۔ تمہارے نہ ہونے سے بہت نقصان ہوا۔ پھر دیکھا کہ ایک آدمی آرا مشین سے درخت چیر رہا ہے۔ یہ درخت چالیس، پچاس فٹ لانبا ہے۔

(نیئر آفتاب)

تعبیر:

خواب میں دردسر، گیس کے امراض اور نزلہ کے اشارات پائے جاتے ہیں۔

معدہ اور آنتوں کی تکلیف میں نظر آنے والے خواب

گاڑی پھنس جائے گی:

یہ خواب کئی مرتبہ دیکھ چکا ہوں کہ میں اپنے دوست (جس کا پیشہ وکالت ہے) کی گاڑی میں بیٹھ کر شمال سمت جا رہا ہوں۔ جب ہم واپس ہوتے ہیں تو راستہ میں کوئی عمارت نظر نہیں آتی۔ زمین ریتیلی اور ناہموار نظر آتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ واپسی میں ہم لوگ راستہ بھول جاتے ہیں۔ کچھ دیر تلاش کے بعد راستہ مل جاتا ہے۔ یہ خواب اب تک رات کو دیکھتا رہا ہوں مگر آج دوپہر کو بھی یہ خواب دیکھ کر مجھے تشویش ہوئی کہ اس طرح مسلسل ایک ہی خواب کیوں دیکھ رہا ہوں۔ دوپہر کے خواب میں صرف یہ بات الگ ہے کہ گاڑی میں بیٹھا ہوا یہ سوچ رہا ہوں کہ گاڑی ریت میں پھنس جائے گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔

(عبدالمجید)

تعبیر و تجزیہ:

وکیل صاحب کا ساتھ، ریتیلی زمین اور ناہموار راستہ اور پھر یہ اندیشہ کہ گاڑی پھنس جائے گی، یہ سب جسمانی اور دماغی کمزوری کے تمثلات ہیں۔ ان تمثلات میں معدہ کی خرابی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ساری چیزیں ابھی تک معمولی کمزوری کی حد تک رونما ہوئی ہیں۔

بھڑوں نے کاٹنا شروع کر دیا:

میں اسکول میں ایک گھنٹہ کی پارٹ ٹائم سروس کرتا ہوں۔ اس بلڈنگ کے اندر جس میں اسکول واقع ہے تین فلیٹ ہیں۔ دوسرے فلیٹ میں ابتدائی جماعت کے چھوٹے بچے پڑھتے ہیں۔ میں وہیں پڑھاتا ہوں۔ خواب میں دیکھا کہ سیڑھیوں پر بیٹھ کر پڑھا رہا ہوں۔ سامنے چھت پر بھڑوں کا چھتہ ہے۔ اس میں بھڑیں آ جا رہی ہیں۔ میں خوفزدہ ہو کر وہاں سے اٹھ گیا۔ جیسے ہی اٹھا، بھڑوں نے مجھے کاٹنا شروع کر دیا۔ میں چیختا چلاتا ہوں۔ یکایک میں نے اپنے آپ کو فلیٹ میں پایا جبکہ میں فلیٹ کی سیڑھیوں پر تھا۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔

(رفعت علی)

تعبیر:

خواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والے کی آنتیں اور معدہ متاثر رہتا ہے اور اس بیماری کی طرف توجہ نہیں دی گئی ہے۔

سانپ۔ سانپ۔ سانپ:

دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا سانپ ہے۔ میں نے اپنے ملازم سے کہا جلدی سے لکڑی لے آؤ، سانپ ہے۔ ملازم نے خود ہی سانپ کو مار کر ادھ موا کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سانپ میں حرکت پیدا ہوئی اور تیزی کے ساتھ بھاگنے لگا۔ میں نے نہایت عجلت کے ساتھ ایک ڈنڈا سانپ کے سر پر دے مارا۔ سانپ مر گیا۔ کچھ دیر تک ہم اس کا تماشہ بناتے رہے اور پھر ہماری کالونی میں رہنے والے امریکن لڑکے اس کو اٹھا کر لے گئے۔

کچھ عرصہ بعد خواب دیکھا کہ اپنے کوارٹر میں بیٹھا ہوں۔ ایک دم آواز آئی، باہر سانپ ہے۔ اور پھر دروازے کے نیچے سے سانپ کمرے میں آگیا۔ میں نے اس سانپ کو مار دیا۔ تھوڑی دیر بعد دوسرا سانپ دروازے سے داخل ہوتا ہوا نظر آیا۔ دروازہ کھولا تو سانپ غائب تھا۔ باہر برآمدہ میں والدہ کا بستر بچھا ہوا ہے۔ یہ خیال آیا کہ سانپ پلنگ پر نہیں چڑھتا۔ میں پلنگ پر بچھے ہوئے بستر پر چلا گیا۔ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ سانپ بستر میں چھپا ہوا ہے۔ اسی وقت لحاف اٹھا کر جھٹکا تو سانپ زمین پر گر گیا۔ غیر متوقع طور پر ایک دوست آیا اور اس نے سانپ کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد ایک اور سانپ دیوار کے اوپر سے چھلانگ لگا کر برآمدہ میں آگیا۔ اس کو بھی میرے دوست نے ہلاک کر دیا اور ساتھ ہی میرے دوست نے مجھ سے کہا کہ تم بالکل فکر نہ کرو۔ جتنے بھی سانپ آئیں گے میں انہیں موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ اسی طرح ایک اور خواب سانپ سے متعلق دیکھا۔ راولپنڈی والے مکان میں جو ہمیں کمپنی کی طرف سے ملا ہوا ہے، اپنے جونیئر اسٹاف کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا ہوں کہ یکایک دروازے سے ایک سانپ اندر آیا مجھے محسوس ہوا کہ یہ میری تلاش میں ہے۔ جب یہ سانپ میرے قریب آیا تو میں کود کر دوسری پلنگ پر چلا گیا اور پھر اسی پلنگ پر لیٹ گیا۔ آواز کے ساتھ گدے میں سوراخ ہوا اور سوراخ میں سے سرخ رنگ کا سانپ برآمد ہو کر میری ٹانگوں کے بیچوں بیچ پھن پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔ خود دہشت سے میری حالت غیر ہو گئی۔ میرے ماتحت نے جلدی سے اس سانپ کا سر کچل دیا اور کہنے لگا آپ فکر نہ کریں میں ان سب کو نیست و نابود کر دوں گا۔

(اللہ بخش)

تعبیر:

یہ سب خواب ایک ہی زنجیر کی مشابہہ کڑیاں ہیں۔ان کریوں میں دو قسم کے نشانات ملتے ہیں۔ایک قسم غیر متوازن اور غلط غذاؤں کی ہے جو معدہ کے ذریعے دماغ پر برے اثرات مرتب کرتی ہیں یہ اثر قدرے قلیل خون میں بھی سرایت کر گیا ہے۔ دوسری قسم ان کڑیوں کی ہے جو مذموم ذہنی تخلیات کی وجہ سے طبیعت کو متاثر کر رہی ہیں۔ان میں اخلاق کی گراوٹ بھی شامل ہے۔لوگوں کے ساتھ چڑچڑاپن، غصہ، انتہاپسندی اور سخت گیری کے جذبات بھی نمایاں ہیں۔

کتے نے حملہ کیا:

رات کو دیکھا کہ میں اپنے کسی عزیز کے گھر گئی ہوں۔ یہاں ایک قد آور اور لال رنگ کا کتا میرے قدموں میں لوٹ رہا ہے۔ پھر وہ میرے ہاتھ اپنے منہ میں لے کر چبانے لگتا ہے لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ میں وہاں سے بھاگنا چاہتی ہوں مگر باہر نکلنے کے لئے راستہ نہیں ملتا۔ پھر دیکھا کہ میں بازار میں خرید و فروخت کر رہی ہوں اور وہاں مرے ہوئے کتوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ لوگ انہیں اٹھا اٹھا کر کنوئیں میں ڈال رہے ہیں۔اس کے بعد یہ خواب دیکھا کہ باورچی خانہ میں بیٹھی کچھ پکا رہی ہوں۔ مجھے بھورے رنگ کا ایک سانپ نظر آیا اور میں نے اسے پتھر سے کچل دیا۔ اس کے فوراً بعد ایک پنڈال میں اپنے والد مرحوم کو بیٹھے دیکھا۔ ان ڈراؤنے خوابوں سے میں بہت متفکر ہوں۔ تقریباً روز ہی کتوں کو حملہ کرتے دیکھتی ہوں۔ یقیناً یہ میرے دشمن ہیں جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ مہربانی فرما کر مشورہ دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔

(رئیسہ انجم)

تعبیر و مشورہ:

گرم مصالحہ اور مرچوں کے زیادہ استعمال سے آنتوں میں خشکی اور حدت پیدا ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ مدافعانہ قوتیں کمزور پڑ گئی ہیں۔ یہ قوتیں دماغ سے برابر فریاد کرتی رہتی ہیں اور دماغ شعور کو مطلع کرتا رہتا ہے۔ خواب میں سارے تمثلات ازالہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور ان شکلوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں جو آنتوں اور معدہ کے امراض سے بنتی ہیں۔ فوری طور پر توجہ دے کر چٹ پٹی چیزوں، مرچوں، گرم مصالحہ اور تیز نمک سے احتراز کیا جائے۔ مرچ کم سے کم، نمک کم اور گرم مصالحہ بالکل ترک کر دیجئے۔

LEAD کا فرش:

دیکھا کہ والدہ صاحبہ باورچی خانہ میں کسی کو ڈانٹ رہی ہیں۔ میں بھی باورچی خانہ کے دروازے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ باورچی خانہ میں کوئی زرد رنگ کی مائع چیز جس میں گھی یا تیل بھی ملا ہوا ہے، بہہ رہی ہے۔ ایک نو دس سالہ نوکرانی کام میں مصروف ہے۔ اب جو دیکھتا ہوں تو باورچی خانہ کا فرش جست کی ہموار چادر کا بنا ہوا ہے۔ میں نے والدہ صاحبہ سے پوچھا یہ جست کی چادر کا فرش کتنے میں بنوایا ہے۔ جواب دیا، دو روپے میں۔ میں نے پھر سوال کیا جست کتنے کا آیا؟ انہوں نے مسکرا کر کہا کبوتروں کی بیٹ جمع کرتی ہوں، وہ فروخت کر کے جست خریدا ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(محمد علی بخاری)

تعبیر و مشورہ:

خواب دیکھنے والے صاحب کا معدہ متورم ہے۔ مرغن اور ثقیل اور تیز مصالحوں کے کھانے استعمال کرنا بالکل ترک کر دیں۔ صحیح دوا استعمال کریں۔ آپ کی والدہ مرحومہ نے کبوتروں کی بیٹوں کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ اشارہ مرض اور مرض کی کیفیات بتاتا ہے۔ خواب کے تمام خدوخال اسی بیماری پر مشتمل ہیں۔

تالاب میں پانی۔ پانی میں کتا:

ایک دن خواب میں دیکھا کہ گھر میں ایک بھورا کتا آیا ہے۔ اس نے آٹا کھانا شروع کر دیا۔ آٹے پر ہرے رنگ کا کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے کتے کا کان پکڑ کر اسے خوب مارا اور باہر نکال دیا۔ کنڈی لگا کر اندر آئی تو دیکھا کہ ایک کالی بلی بھی آٹا کھا رہی ہے۔ اس کا بھی کان پکڑ کر خوب مارا اور باہر نکال دیا۔

پھر میں نے دیکھا کہ ایک تالاب میں کتا نہا رہا ہے۔ ایک دم تالاب کی زمین پانی کی سطح پر ظاہر ہوئی اور کتا اس میں دھنس گیا۔ کتے کا آدھا جسم پانی میں اور آدھا زمین میں گڑا ہوا تھا۔ کتے نے چلانا شروع کر دیا اور میری طرف دیکھا اور کہا۔ ''مجھے یہاں سے نکالو۔'' میں نے جواب دیا۔ ''نہیں اب یہیں گڑے رہو اور چلاتے رہو۔'' یہ کہہ کر میں تیزی کے ساتھ مڑی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر گھر آ گئی۔

(شمائلہ بلوچ)

تعبیر و تجزیہ:

دو بیماریوں نے جسم کو گھن لگا دیا ہے۔ ان میں سے ایک بیماری معدہ اور آنتوں کی ہے اور دوسری نزلہ و دماغ سے متعلق ہے۔ کتا، تالاب، پانی اور کتے کا نصف حصہ زمین میں دفن ہونے سے مراد معدہ اور آنتوں کی بیماری ہے۔ کالی بلی اور آٹا کھانا نزلہ اور

دماغ کے امراض کی نشاندہی ہے۔ کان پکڑ کر کتے کو باہر نکال دینا اور پھر بلی کو آٹا کھاتے ہوئے دیکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ علاج تو کیا گیا مگر معالج تجربہ کار نہیں ہے۔

شادی اور افسردگی:

پہلے خواب دیکھتی تھی کہ ایک بہت بڑا سانپ میرے ارد گرد رینگ رہا ہے لیکن اب یہ خواب نظر نہیں آتا۔ آج کل شادیاں ہوتے دیکھتی ہوں اور خود کو نہایت افسردہ اور غمگیں پاتی ہوں۔ نتیجے میں بیدار ہونے کے بعد بھی افسردہ رہتی ہوں۔

(فاطمہ بی بی)

تعبیر:

پہلے جب نظام ہاضمہ خراب تھا تو کچھ لوگوں کے خلاف نفرت کا جذبہ ابھرتا تھا۔ خواب میں نفرت سانپ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اب ہاضمہ خراب نہیں ہوتا اس لئے لوگوں کی طرف توجہ اور رجحان کے تقاضے تقاریب کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ انسیت کا جو رجحان پیدا ہوتا ہے وہ جواب بھی چاہتا ہے لیکن محبت کا جواب محبت سے نہیں ملتا۔ اس لئے افسردگی رونما ہوتی ہے۔

دادام

رحوم:

چند ماہ ہوئے میرے ابا جان کا انتقال ہو گیا۔ مجھے ان سے بے انتہا محبت تھی۔ وفات کے بعد اس محبت نے جنون کی شکل اختیار کر لی ہے۔ دن رات روتی رہتی ہوں۔ پڑھ پڑھ کر انہیں ایصال ثواب کرتی ہوں۔ مگر ایک پل کے لئے بھی قرار نہیں آتا۔ آج خواب دیکھا کہ میں کسی مکان کی وسیع چھت پر کھڑی ہوں۔ وہاں تایازاد بہن بھی ہے۔ اچانک دو کتے چھت پر چڑھ آئے۔ میں نے ان سے پوچھا، کیا تم کاٹتے ہو؟ ایک کتے نے انسان کی طرح مجھ سے بات کی اور کہا، ''میں نہیں کاٹتا۔'' اور پھر وہ حملہ کر دیتا ہے۔ وہاں پڑی ہوئی ایک لکڑی اٹھا کر میں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نیچے آئی۔ یہاں ایک بہت بڑا ہال ہے۔ بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک پلنگ پر میرے دادا مرحوم بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس میرے چچا اور میری پھوپھی بیٹھی ہیں۔ میں بھی دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔ دادا مرحوم مجھ پر دم کرتے ہیں اور پھر میرے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ ہاتھ پھیرنے سے میری پیشانی سے روشنی نکلتی ہے جس سے کمرہ بقعۂ نور بن جاتا ہے۔ لوگ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ یہ تو معجزہ ہو گیا۔

(مسرت جبیں)

تعبیر، تجزیہ اور مشورہ:

چھت پر کتوں کا بات کرنا اور دادا کی پیشانی پر ہاتھ پھیرنا ہاضمہ کی خرابی اور درد سر میں مبتلا رہنے کی دلیل ہے۔ اس کا علاج بہت آسان ہے۔ کسی معاملہ میں وہم نہ کریں۔ مرض خواہ مخواہ اور بات بے بات وہم کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ اس سے دماغ پر بوجھ پڑتا ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ کسی معاملے میں وہم ہر گز نہ کریں۔ ہلکی غذا استعمال کریں۔ چند ہفتہ میں مرض دور ہو جائے گی۔

دنبہ کے برابر گائے:

خواب میں کسی نے آواز دے کر کہا، ''تمہارے والد گائے ذبح کر رہے ہیں۔'' میں نے جا کر دیکھا تو گائے کی جسامت دنبہ کے برابر تھی اور والد صاحب گائے کو ذبح کرنے کے بجائے اس کا پیٹ چاک کر رہے تھے۔ اس کے بعد والدہ نے گوشت پکایا۔ ایک پلیٹ گوشت میں نے بھی کھایا۔ گوشت بہت زیادہ لذیذ تھا۔

پھر دیکھا کہ ایک بہت بڑے مکان کے کشادہ صحن میں ایک لڑکی کے ساتھ لحاف اوڑھے بیٹھا ہوں۔ میں خواہ مخواہ ایک دم غضبناک ہو جاتا ہوں اور لڑکی میرے سر پر ہاتھ پھیرتی ہے۔ جیسے ہی لڑکے میرے سر پر ہاتھ پھیرتی ہے، میری جھنجھلاہٹ مسرت اور خوشی میں بدل گئی۔ پھر دیکھا کہ پگڑی باندھے ہوئے دو چور منڈیر پر جھکے ہوئے صحن میں جھانک رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ دونوں فرار ہو گئے۔

(جمال زیدی)

تعبیر و تجزیہ:

ہاضمہ خراب ہونے سے فاسد رطوبات بنتی ہیں۔ یہ حالت ابتدائی ہے۔ خواب میں گائے دنبہ کے برابر دیکھنا اسی حالت کی تشبیہہ ہے۔ لاشعور اس کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ لاپرواہی سے مرض بڑھ سکتا ہے۔ چند اخلاقی کمزوریوں نے دماغ کو متاثر کیا ہے اور بیماری کی بنیاد رکھ دی ہے۔

دوسرا خواب بھی پہلے خواب کا تتمہ ہے۔ فاسد رطوبات دونوں ٹانگوں کی طرف میلان رکھتی ہیں۔ چھت پر دو چوروں کا نظر آنا اس میلان کا مظہر ہے۔ فاسد رطوبات کا اثر دماغ پر بھی ہے۔ اس لئے خواب میں جھنجھلاہٹ کا احساس مرتب ہوا ہے۔ تشویش کی کوئی بات نہیں۔

قبض کی شکایت سے نظر آنے والے خواب

امی کے دو بدن:

کمرے میں ایک پلنگ پر لیٹی ہوں۔ سرہانے کی طرف کا دروازہ کھلا ہے اور باہر صحن میں اندھیرا ہے۔ ڈر اور خوف سے دل لرز رہا ہے۔ لیکن اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ اٹھ کر دروازہ بند کر لوں۔ لیٹے لیٹے ہاتھ بڑھا کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتی ہوں کہ ایک سفید پوش سایہ اندر داخل ہوتا ہے اور مجھ سے لپٹ کر کہتا ہے۔ ''اپنے بھتیجوں سے کون محبت نہیں کرتا۔'' میں بہت زور سے چیختی ہوں اور اٹھ کر بھاگنے لگتی ہوں لیکن گرفت سخت ہونے کی وجہ سے نہیں بھاگ سکتی۔ میں نے ابا جان سے کہا، ''مجھے گھر سے باہر لے چلو، مجھے ڈر لگ رہا ہے۔'' لیکن ابا جان نے میری بات کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا۔ ابھی کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ ابا جان نے کوئی جواب کیوں نہیں دیا کہ دیکھا، امی کمرے میں جھاڑو دے رہی ہیں۔ صحن میں نظر پڑتی ہے تو وہاں بھی جھاڑو دے رہی ہیں۔ میں شش و پنج میں مبتلا ہو کر کہتی ہوں الٰہی کیا ماجرا ہے۔ ایک انسان کے دو قالب کیسے ہو سکتے ہیں۔ یکایک میری امی کے یہ دونوں ہیولے ایک جگہ جمع ہو کر آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ میں ان کو حضرت سلیمانؑ کی قسم دے کر کہتی ہوں، ''بتاؤ تم کون ہو؟'' جواب ملنے سے پیشتر ہی میری آنکھ کھل گئی۔

(انیسہ رؤف)

تعبیر:

ایک مدت سے قبض رہتا ہے۔ قبض کا اثر دماغ کے اوپر اور جسم کے نچلے حصے پر ہے۔

''شُوں'' کی آواز:

میں بہت اونچی پہاڑی پر بیٹھی ہوں۔ پہاڑی کی ایک سمت سمندر ہے اور دوسری طرف آبادی ہے۔ میں آبادی کی طرف دیکھ رہی تھی کہ ''شُوں'' کی آواز کے ساتھ ایک کالا ناگ میرے ہاتھ پر آ گرا۔ میں نے ہاتھ جھٹک دیا اور سانپ پھینک دیا اور آبادی کی طرف چھلانگ لگا دی۔ نیچے گرنے سے پہلے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

(نگہت زہرہ)

تعبیر:

معدہ میں رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی یہ رطوبت درد اور گیس کا باعث بنتی ہے اور کبھی ہضم اور قبض کی شکایت پیدا کرتی ہے۔ صحیح، ہلکی اور موسمی غذائیں استعمال کرنے سے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔

پیٹ میں کیڑے

بیگم دونوں ہاتھوں سے مچھلیاں پکڑتی ہیں:

بدھ کی شب میری بیوی نے خواب دیکھا کہ ہم اپنے بچے کے ساتھ بس میں کہیں جا رہے ہیں۔ ایک موڑ پر بچے کی والدہ نے بس کو رکوالیا اور ہم تینوں بس سے اتر گئے۔ دیکھا کہ یہاں ندی بہہ رہی ہے۔ اس میں بہت ساری مچھلیاں تیر رہی ہیں۔ میری بیگم دونوں ہاتھوں سے مچھلیاں پکڑتی ہیں اور جیسے ہی ہاتھ پانی سے باہر آتے ہیں، یہ سب مچھلیاں قتلے قتلے ہو جاتی ہیں۔ یہ قتلے وہ بچے کو کھلاتی ہیں اور پاس کھڑے ہوئے لوگوں میں تقسیم بھی کرتی ہیں۔

تعبیر:

خواب دیکھنے والی صاحبہ کی آنتوں میں خشکی ہے۔ اس کی وجہ سے باریک کیڑے پیدا ہو گئے ہیں۔ ہضم متاثر رہتا ہے۔ کبھی یہ کیڑے کم ہو جاتے ہیں اور کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ خواب میں اس ہی بیماری کے مظاہر پائے جاتے ہیں۔

جن سے مصافحہ:

خواب کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک فٹ پاتھ پر جا رہا ہوں۔ فٹ پاتھ پر بہت سے لوگ کھڑے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں بھی آسمان کو دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آسمان پر بہت سی چیلیں اڑ رہی ہیں۔ اور ان چیلوں سے تقریباً میل بھر فاصلے پر ایک دیو قامت آدمی فضا میں معلق کھڑا ہے۔ داڑھی بڑھی ہوئی ہے اور سر گنجا ہے۔ پھر دیکھا کہ اس آدمی کے گلے میں رسی کا پھندا ڈال کے ہوائی جہاز کے ذریعے اوپر کھینچا جا رہا ہے جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور خون کا فوارہ ابل پڑا۔ ہوائی جہاز ٹوٹی ہوئی گردن اور سر کو لے کر اڑتا پھر رہا ہے اور خون کے قطرے اور لوتھڑے زمین پر گر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک جن میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہونے کے بعد دیکھا کہ مصافحہ کے لئے میرا ہاتھ بڑھا ہوا تھا۔

(طارق وحید بلوچ)

تعبیر:

ان خوابوں کے دیکھنے کی وجہ صرف آنتوں کی خشکی اور کیڑے ہیں۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ یہ معمولی بیماری ہے۔ چند دن کے علاج سے ختم ہو جائے گی۔

مکھیاں اور چیونٹیاں تحفے میں ملیں:

گھر میں داخل ہوا تو دروازے پر بڑے بھائی جان ملتے ہیں۔ انہوں نے میز کی طرف اشارہ کر کے کہا، ''تمہارے لئے کسی صاحب نے تحفہ بھیجا ہے۔'' میں میز کی جانب لپکتا ہوں اور تحفہ اٹھالیتا ہوں۔ یہ کاغذ میں لپٹا ہوا ایک آلہ تھا جو چھوٹے پیچ کس (Screw Driver) سے مشابہت رکھتا تھا۔ آلہ اندر سے کھوکھلا ہے۔ آلے کو لے کر گلی میں جاتا ہوں اور ایک صاحب کو دکھا کر پوچھا، کیا چیز ہے؟ وہ میری کلائی پکڑ کر کہتا ہے، ''پرے کر و یار'' جونہی وہ کلائی چھوڑتا ہے، آلے سے آگ نکلتی ہے اور فائر کی آواز گونجتی ہے۔

میرے ہاتھ تفریح آگئی ہے۔ ہر ایک سے کہتا، ''ذرا میری کلائی کو چھو کر دیکھو۔'' جب وہ ایسا کرتا ہے تو آگ اور فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر تماشا کرنے کے بعد تشویش ہوئی کہ اس میں کیا ہے۔ کھول کر دیکھا تو اس میں سے مکھیاں اور چیونٹیاں برآمد ہوئیں۔ مکھیاں ایک سمت اڑ گئیں اور چیونٹیاں دوسری طرف بھاگ گئیں۔ خواب میں ہی حیران ہوتا ہوں کہ یہ کیسے عوامل تھے جو اندرونی طور پر کام کر کے چمک اور آواز پیدا کر رہے تھے۔

(جاوید احمد صدیقی)

تعبیر:

تحفہ اور تحفے کے مظاہر، آخر میں مکھیوں اور چیونٹیوں کا نکلنا معدہ کے اس مرض کی شبیہہ ہے جس میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور اجابت میں خارج ہوتے ہیں۔

کتے کے چھ پلے:

میں نے خواب میں دیکھا کہ کتے کے چھ بچے ایک جگہ کھیل رہے ہیں۔ یہ بچے بہت خوبصورت اور بھولے بھالے ہیں۔ ایک صاحب آئے اور مجھ سے کہا، ''آؤ میرے ساتھ۔'' وہ مجھے ایک مکان کے برآمدے میں لے گئے۔ وہاں دس بارہ پلے ٹیاؤں ٹیاؤں کر رہے تھے۔ ان صاحب نے کہا کہ ان میں سے تمہیں جو بھی پسند ہو لے جاؤ۔ اتنی ہی گفتگو ہوئی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔

(علم دین)

تعبیر:

کتے کے بچے پیٹ کے کیڑوں کے تمثلات ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نامناسب غذاؤں کے استعمال سے پہلے معدہ میں تعفن پیدا ہوا اور یہ سلسلہ ایک عرصہ تک برقرار رہا۔ جس کے نتیجے میں پیٹ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہو کر پرورش پا رہے ہیں۔

سانپ کا منہ پیروں میں:

دیکھا کہ کمرے میں بیٹھی ہوں۔ میرے پاس میری لڑکی یا میری بہن کی لڑکی کھڑی ہے۔ سامنے صحن میں نظر پڑی تو کیا دیکھتی ہوں کہ سفید، چمکدار اور نائلون کی رسی کی طرح کوئی چیز لپٹی ہوئی پڑی ہے۔ میں نے لڑکی سے کہا، اسے اٹھا لو۔ لیکن وہ قریب جا کر دیکھنے میں محو ہو گئی۔ لہٰذا میں خود گئی اور جا کر دیکھا تو سانپ تھا۔ سانپ کی کینچلی کا رنگ سفید تھا لیکن منہ سیاہ رنگ کا تھا۔ پہلے تو میں خوفزدہ ہو گئی اور پھر فوراً ہی خوف جاتا رہا اور مجھ میں حوصلہ پیدا ہو گیا۔ میں نے سانپ کا منہ کچل دیا اور اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ جس وقت میری آنکھ کھلی صبح صادق کا وقت تھا۔

(نور جہاں بیگم)

تعبیر:

ہضم خراب ہے۔ پیٹ میں کیڑے ہیں۔ ان کا علاج کرانا چاہئے۔ سانپ کو کچل کر باہر پھینک دینے کا مطلب یہ ہے کہ معمولی علاج سے مرض کا دفعیہ ہو جائے گا۔

نمکین خواب

خود کو اڑتے دیکھتا ہوں:

میرے گھر سے بہت دور میری خالہ کا گھر ہے اور یہ گھر پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس پہاڑ پر جانے کے لئے راستہ بہت تنگ اور دشوار گزار ہے۔ آدمی اگر پھسل جائے تو ہڈی پسلی ایک ہو جائے۔ یہ پہاڑ ہزاروں میل میں پھیلا ہوا ہے۔ جیسے جیسے اوپر چڑھتا ہوں وہاں راستہ خطرناک اور پُر پیچ ہو جاتا ہے مگر میں مسافت طے کرتا ہوا چلا جا رہا ہوں۔ جب راستہ محدود ہو جاتا ہے تو میں اڑنے لگتا ہوں اور

نتیجے میں منزل تک پہنچ جاتا ہوں۔ اس کے علاوہ اکثر میں خواب میں خود کو اڑتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جب میں اڑتا ہوں تو میرے محسوسات یہ ہوتے ہیں کہ مجھے انتہائی بلندیوں پر پہنچنا ہے اور جتنا اونچا اڑتا ہوں اتنی ہی خوشی محسوس کرتا ہوں اور پھر اس سے بھی زیادہ اونچائی پر اڑنے کی کوشش کرتا ہوں۔

(محمد اقبال)

تعبیر:

نمک بہت زیادہ استعمال کرنے سے اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔ ان خوابوں کا تعلق حقائق سے نہیں ہے بلکہ نمک کا محلول جب جسم میں تیار ہو جاتا ہے تو خواب میں یہ کیفیات پیش آتی ہیں۔ محلول اگرچہ مضر صحت نہیں ہوتا لیکن مقدار بڑھ جائے تو مضر ہے۔

گڑیا کے ٹکڑے کر دیئے:

خالہ مرحومہ ایک لوہے کے زینے پر کھڑی ہیں۔ میں نے ان سے کہا، پیروں کے نیچے سے زمین کھودو۔ زمین میں گڑھا کر کے دیکھا تو اس میں ایک گڑیا تھی۔ خالہ نے کہا اس گڑیا کو توڑ دو، میں نے گڑیا کے کئی ٹکڑے کر کے باہر پھینک دیا۔ اس کے علاوہ مجھے ایک آدمی اور ایک عورت بھی نظر آتے ہیں جن کا سر گنجا ہے۔ پہلے انہیں دیکھ کر میں خوفزدہ ہو جاتی تھی مگر اب کسی قسم کا خوف لاحق نہیں ہوتا۔

(نسیمہ بی بی)

تعبیر:

بیداری اور خواب میں جو آدمی اور عورت نظر آتے ہیں، دماغ کی گہرائی میں ایک حرکت ہوتی ہے وہ حرکت یہ شبیہیں دکھاتی ہے۔ دماغ کی گہرائی میں یہ حرکت خون کے اندر نمک کی مقدار زیادہ ہو جانے سے عمل میں آتی ہے۔ نمک کا استعمال ہرگز نہ کیا جائے۔ پھر یہ شبیہیں نظر نہیں آئیں گی۔

غیر پاکیزہ خواب کے نقوش:

اکثر و بیشتر ایسے خواب نظر آتے ہیں جن میں کوئی ربط نہیں ہوتا۔ خواب کے نقوش پاکیزگی کے حامل بھی نہیں ہوتے۔ خدارا مجھے بتایئے کہ میں اس قسم کے خواب کیوں دیکھتا ہوں۔

(اعجاز)

تعبیر:

آپ نمک زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ نمک استعمال کرنے سے دماغ کے وہ ریشے جو واردات اور خیالات مرتب کرتے ہیں متاثر ہو جاتے ہیں۔ بیداری کی حالت میں جو اثرات ہوتے ہیں وہ مصروفیت کی وجہ سے محو ہو جاتے ہیں اور ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔ خواب میں وہ اثرات نظر آنے والی تصویروں کو مسخ کر دیتے ہیں اور عقل کی حدوں کو عبور کر جاتے ہیں۔ نمک کا استعمال ضروری ہے مگر اعتدال کے ساتھ۔

پریشان حالی سے نظر آنے والے خواب

پولیس مین:

میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور میرا دوست تفریح کر رہے ہیں۔ ایک جگہ دو پولیس مین ہمیں پکڑ کر تھانے میں لے جاتے ہیں اور وہاں تھوڑی دیر بٹھا کر ہمیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تھانے سے باہر آ کر میرا دوست مجھ سے بچھڑ جاتا ہے۔ میں راستہ بھول جاتا ہوں۔ چلتے چلتے ایک مسجد آ جاتی ہے۔ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو ایک اور دوست مجھے وہاں مل جاتا ہے۔ میں مسجد کے صحن میں نماز کی نیت باندھ لیتا ہوں لیکن نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ میری ٹانگیں کانپنے لگتی ہیں۔ میں گرنے لگتا ہوں تو میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(قادر بخش)

تعبیر:

اس خواب کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ زندگی میں بہت سے کاموں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات جب دماغ میں پیدا ہوتے ہیں تو خواب میں ایسے نقشے سامنے کر دیئے جاتے ہیں جو یا تو خبروں کے ذریعے یا خیالات کے ذریعے ذہن تک پہنچتے ہیں۔ آپ شکوک و شبہات کی زندگی میں گھرے ہوئے ہیں۔ اس قسم کے خیالات سے اجتناب کریں۔

چودھویں کا چاند:

خواب میں دیکھا کہ آسمان پر چودھویں کا چاند نکلا ہوا ہے۔ اسی وقت میری امی نے مجھے اٹھا دیا اور خواب ادھورا رہ گیا۔
(محمود الحسن)

تعبیر:

خواب پریشان خیالات کا مظہر ہے جو اکثر دماغ پر مسلط رہتے ہیں۔ چاند پریشان خیالی کا مظہر ہے۔ چاند کے ساتھ چودھویں کا تعین اس بات کی علامت ہے کہ پریشان خیالات اکثر اوقات دماغ میں گردش کرتے رہتے ہیں۔

بلڈپریشر کے مریض لوگوں کے خواب

خوف سے آنکھ کھل جاتی ہے:

اکثر خواب میں دیکھتی ہوں کہ کسی آسیب کا شکار ہو گئی ہوں۔ ایسا لگتا ہے جیسے منوں بوجھ مجھ پر ڈال دیا گیا ہے۔ ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ میں خواب ہی میں یہ بھی محسوس کرتی ہوں کہ سب کچھ خواب میں واقع ہو رہا ہے اور جلد سے جلد بیدار ہونا چاہتی ہوں۔ لیکن باوجود کوشش کے آنکھیں نہیں کھلتیں۔ ایسی حالت میں آیت الکرسی یا لاحول ولا قوۃ پڑھنا شروع کر دیتی ہوں۔ اسی خوف اور ڈر سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ جب بیدار ہوتی ہوں تو مجھ پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔

رات خواب میں دیکھا کہ سب گھر والے سو رہے ہیں۔ میری چارپائی اور بستر کے درمیان آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ میں اس قدر خوفزدہ ہوتی ہوں کہ بیان نہیں کر سکتی۔ میں جلد ہی آگ بجھانے میں کامیاب ہو گئی۔

میں اپنے بہن بھائیوں اور والد کے ہمراہ کار میں بیٹھی سہیلی کے گھر جا رہی ہوں۔ گاڑی میں کچھ اجنبی لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ راستے میں ایک آبادی آئی جس کے سب مکان سرخ اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں۔ گاڑی رکوا کر اجنبی آدمی اتر گئے اور ایک مکان کا تالا کھول کر اندر چلے گئے۔ انہوں نے مکان کے اندر صحن میں زمین کھودنا شروع کر دی۔ زمین میں سے ایک تابوت نکالا اور تابوت

کو کھولنا شروع کر دیا۔ جب والد نے دیکھا کہ یہ لوگ تابوت میں سے مردہ نکال رہے ہیں تو والد غصے سے لال پیلے ہو گئے۔

آج سے تقریباً چار سال پہلے یہ خواب دیکھا تھا کہ ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً دس سال ہے، مجھے اینٹیں مار رہی ہے۔ میں دل ہی دل میں آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دیتی ہوں اور وہ لڑکی غائب ہو جاتی ہے۔ جب میں بیدار ہوئی تو سارا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ چار سال گزرنے کے بعد بھی یہ خواب اکثر دیکھتی ہوں۔ خدارا اس کا تجزیہ کر کے بتائیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ میں بہت فکر مند ہوں۔

(سلطانہ)

تعبیر:

آپ نے جو خواب چار سال پہلے دیکھا تھا وہ ایسے مرض کی علامت ہے جو بہت زیادہ گوشت کھانے سے ہوتا ہے۔ یہ بیماری خون کے گاڑھے ہونے سے تعلق رکھتی ہے۔ ان چار سالوں کے عرصہ میں خون گاڑھا ہونے سے کئی بیماریاں وقتاً فوقتاً ہوئیں۔ جس کا شافی علاج نہیں کیا گیا۔ نہ ہی خون کے مرض کی طرف توجہ دی گئی۔ بعد میں خواب کے اندر یہ محسوس کرنا کہ میں آسیب زدہ ہوں اور جسم پر وزن کا احساس پیدا ہونا خون کے زیادہ کمزور ہونے کی نشاندہی کرتا ہے جو بار بار امراض کا شکار رہ کر کمزوریوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔

پلنگ میں آگ:

ہمارے محلے کے ایک ضعیف العمر حاجی صاحب سے جو مٹی کے برتنوں کا کاروبار کرتے ہیں، سرِ راہ ملاقات ہو جاتی ہے۔ نہایت ادب و احترام کے ساتھ سلام کر کے مزاج پرسی کرتا ہوں تو وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ اس وقت ایک صاحب کے جنازے کو کندھا دینے جا رہا ہوں۔ یہ بات مجھے بہت عجیب معلوم ہوئی کہ حاجی صاحب اپنے کندھے پر کپڑوں کی ایک گانٹھ اٹھائے ہوئے جنازے میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ حاجی صاحب کے جانے کے بعد پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک نہایت گہرا گڑھا نظر آیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ پانی سے لبالب بھر جاتا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس گڑھے میں بیک وقت کئی آدمی گزر کر ختم ہو سکتے ہیں۔ پھر دیکھتا ہوں کہ سامنے والے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اور ایک عورت چلا چلا کر آگ بجھانے کے لئے لوگوں کو بلا رہی ہے۔ میں اپنے دونوں بھائیوں کو گھر بھیجتا ہوں کہ وہ بالٹی لے آئیں۔ چھوٹا بھائی بالٹی لے آتا ہے لیکن مجھے دینے کے بجائے خود آگ بجھانے لگتا ہے۔ اسی خاتون کے گھر کے برابر میری ہمشیرہ کا مکان ہے۔ بہن کے یہاں بالٹی لینے جاتا ہوں تو دیکھا کہ ایک پلنگ میں آگ لگی ہوئی ہے اور پلنگ پر ان کی چھوٹی بچی سو رہی ہے۔ میں پانی سے بھری ہوئی بالٹی پلنگ پر انڈیل کر آگ بجھا دیتا ہوں اور بچی کو گود میں اٹھا کر مکان سے باہر آ جاتا ہوں۔

(امیر محمد)

تعبیر و تجزیہ:

حاجی صاحب کی شبیہہ اور یہ ظاہر کرنا کہ میں میت میں جارہا ہوں، زمین کا گڑھا اور اس میں پانی بھر جانا یہ سب دو بیماریوں کی علامتیں ہیں۔

ا۔اعصابی کمزوری

۲۔خون کی حدّت

چھوٹے بھائیوں کا نظر آنا، سامنے والے گھر میں آگ لگنا، عورت کا شور، چارپائی کی آتشزدگی یہ سب ان خیالات کے بار کے تمثلات ہیں جو دماغ پر مسلط رہتے ہیں۔

فضول خرچی اور غیر ضروری تکلفات کے خاکے بھی خواب کے پس منظر میں موجود ہیں۔اعصابی کمزوری اس ہی بار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

زمین نے پیر پکڑ لئے:

خواب میں دیکھا کہ والد کی دکان کے سامنے بہت سے لوگ جمع ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی ہو گئی ہے۔ان لوگوں میں والد صاحب بھی شامل ہیں۔ میں بھی دکان سے اٹھ کر وہاں چلا جاتا ہوں۔ جیسے ہی میں وہاں پہنچتا ہوں لوگ آناً فاناً غائب ہو جاتے ہیں۔ سامنے نظر پڑتی ہے تو وہاں ایک پارک میں دو تین آدمی ہاتھوں میں چاقو لئے ایک لڑکے کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ میں خوفزدہ ہو کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن زمین میرے پیر پکڑ لیتی ہے اور باوجود کوشش کے میں زمین سے قدم نہیں اٹھا سکتا۔ایک آدمی مجھے پکڑ لیتا ہے اور پے در پے کئی چاقو میرے جسم میں اتار دیتا ہے۔ پھر دیکھا کہ میں اپنے گھر کے دروازے کے سامنے پڑا ہوں۔ میرے قریب ہی پلنگ پر بہن بیٹھی ہے۔سامنے سے وہی شخص ایک بڑا چاقو لئے میری طرف بڑھتا ہے۔بہن نے سرگوشی میں مجھ سے کہا کہ مردہ بن جاؤ تاکہ وہ تمہیں مرا ہوا سمجھ کر چھوڑ دے۔ میں سانس روک کر سیدھا لیٹ گیا جیسے کوئی لاش پڑی ہو۔

(عبدالمجید)

تعبیر:

آپ کے دونوں خوابوں کی تعبیر یہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا آپ کو ملیریا بخار ہوا تھا۔اس کا اثر ابھی خون میں موجود ہے۔اثر کو رفع کرنے کے لئے صحیح علاج کرایئے۔اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں گے۔

خون میں سرخ ذرّات:

عموماً مجھے خواب میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں نے مکان کی پہلی منزل سے نیچے چھلانگ لگادی ہے اور بہت آہستہ آہستہ نیچے گر رہا ہوں۔

یہ بھی دیکھتا ہوں کہ بھاگتے بھاگتے اوپر کی طرف جمپ لگاتا ہوں تو اوپر ہی اوپر بلندیوں میں اٹھتا چلا جاتا ہوں۔ نیچے گرنے پر چوٹ نہیں لگتی۔

ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ ملک چین کی سیر کر رہا ہوں اور وہاں کے لوگوں سے گھل مل کر باتیں کرتا ہوں۔ اچانک پیچھے سے کوئی شخص مجھے دھکا دے دیتا ہے اور میں ایک ندی میں جا گرتا ہوں، لیکن اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ہوا میں معلق ہو کر دوسری طرف پہنچ جاتا ہوں۔ جیسے ہی خشک زمین پر پہنچا جسم کو شدید جھٹکا لگا اور اس جھٹکے سے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

(تجمل حسین)

تعبیر و تجزیہ:

جس وقت پیروں کے غدود خون کو واپس کرنے کے لئے میکانکی حرکت کرتے ہیں تو کیمیاوی کمزوری سے دماغ کو مطلع بھی کرتے ہیں۔ اوپر سے نیچے کو آنا اسی امر کا تمثل ہے اور جب وہ غدود کوشش کر کے اعصاب کی مدد سے کیمیاوی کمزوری پر قابو پاتے ہیں تو پھر وہ دماغ کو بھی مطلع کرتے ہیں۔ اوپر کی طرف جمپ کرنا اسی اطلاع کا خاکہ بناتا ہے۔ جب دماغ اطلاع سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس سے ہٹ کر کسی اور طرف دیکھنے لگتا ہے۔ لیکن خون میں سرخ ذرات کی کمی تصویر بن کر اس کے سامنے چینی باشندہ کی شکل بنا لیتی ہے۔ جب دماغ اس کو محسوس کرتا ہے تو پھر اعصاب کی دوسری اطلاع کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہاں کسی شخص کے پیچھے سے دھکا دینے کا خاکہ بن جاتا ہے۔ خواب کی تعبیر یہ ہے کہ خون میں سرخ ذرات کم ہو گئے ہیں۔ طبیعت بار بار تنبیہہ کرتی ہے کہ اس کمی کو دور کیا جائے۔

قطب الاقطاب:

دیکھا کہ لوگ سڑک پر چل رہے ہیں۔ میں بھی سڑک کے کنارے ان کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں۔ سڑک پر جو بسیں چل رہی ہیں ان پر روٹ نمبر ۱۸ اور ۱۴ لکھا ہے۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ جدہ اور مکہ کے درمیان کا علاقہ ہے۔ بس کے دروازے پر کچھ نام لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً تمیم، پیالہ، رنگ۔ شہر مکہ اور بیت الحرام کو دیکھ کر میں نے دعا کی، ''یا اللہ! مجھے قطب الاقطاب بنا دے۔''

(کلیم الدین)

تعبیر و علاج:

خواب میں بیماری کے تمثلات ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعصابی کمزوری دیرپا ہو چکی ہے۔ خون پتلا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پپیتہ کثرت سے کھائیں اور ہوشیار معالج سے مکمل علاج کرائیں۔

اگر بتی سلگادو:

یہ خواب میں دو مرتبہ دیکھ چکی ہوں۔ پہلی مرتبہ دیکھا کہ میری چار پانچ ماہ کی بچی دفعتاً بڑھنا شروع ہو گئی ہے۔ اس کا جسم نیلا پڑ گیا ہے اور وہ پاؤں پاؤں چلنے لگی ہے۔ مجھے حیرت زدہ دیکھ کر میری والدہ نے کہا، ''ایک عورت جھاڑ پھونک کرتی ہے اسے دکھانا چاہئے۔''

دوسری مرتبہ اس ہی خواب کو اس طرح دیکھا کہ میں اپنی بچی کے ساتھ کہیں جا رہی ہوں۔ میں آگے نکل گئی اور بچی پیچھے رہ گئی۔ اچانک خیال آیا اور مڑ کر دیکھا تو وہاں لوگوں کا ہجوم تھا۔ ہجوم میں دیکھا کہ میری سات ماہ کی بیٹی تین سال کی ہو گئی ہے۔ گھبرائی ہوئی آگے بڑھی اور بچی کو گود میں لینا چاہا تو اس نے کہا، امی میں تو مر گئی تھی۔ مرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک میدان میں بہت ساری روحیں جمع ہیں۔ ان میں سے ایک بدروح میرے اندر سما گئی ہے اور میں اس کو اپنے ساتھ لے آئی ہوں۔ لڑکی کی یہ بات سن کر میرے اوپر دہشت طاری ہو گئی۔ میں گم سم اسے تکے جا رہی تھی کہ ایک عورت نے کہا، ''گھبراتی کیوں ہو۔ یہاں میرے قریب ہی ایک مولوی صاحب رہتے ہیں۔ چلو انہیں دکھا دو۔'' ہم تینوں مولوی صاحب کے گھر چلے گئے۔ وہاں دیکھا کہ دیوار پر ایک بلیک بورڈ آویزاں ہے۔ اس پر لکھا ہے، ''بدروح، آسیب، چڑیل اور سایہ کا عامل۔'' بلیک بورڈ کی دیوار کے ساتھ ہی طرح طرح کا سامان پڑا ہے اور یہ سب سامان آسیب دور کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو صاحبہ مجھے ساتھ لے گئی تھیں انہوں نے جلدی جلدی سارا سامان اکٹھا کیا اور ایک کونے میں رکھ دیا۔ مجھ سے کہا، ''تم اگر بتی سلگادو۔'' میں اگر بتی سلگا رہی تھی کہ مولوی صاحب آ گئے۔ میں نے کہا، ''ذرا اس بچی کو دیکھ لیجئے۔'' کہنے لگے کہ میں اس بچی کو نہیں دیکھوں گا۔

پھر دیکھا کہ اگر بتی کے دھوئیں سے لڑکی بدحواس ہو رہی ہے۔ میں خوفزدہ ہو کر دور ہٹنا چاہتی ہوں مگر میری بیٹی مجھ سے لپٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ میرے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔ ''ایک اگر بتی اور سلگادو۔'' اس کے بعد فوراً آنکھ کھل گئی۔

(برکت النساء)

تعبیر و مشورہ:

آپ کے خون میں کمزوری اور حدّت ہے۔ یہ کمزوری اور حدّت بچی کو بھی وراثتاً منتقل ہوئی ہے۔ خواب میں دیکھی ہوئی تمام شبیہیں اس ہی امر کی وضاحت کرتی ہیں۔ علاج توجہ سے ہونا چاہئے۔ مناسب یہ ہے کہ ماں کا دودھ چھڑا دیا جائے اور بچی کو ڈبے کا دودھ پلایا جائے۔

نسوانی بیماریوں سے متعلق خواب

ماموں قبر کھدواتے ہیں:

میں نے خواب دیکھا کہ ہمارے آبائی قبرستان میں چند آدمی قبریں کھودرہے ہیں۔ایک قبر کے پاس سگے ماموں کھڑے ہیں۔اس قبر سے دس قدم کے فاصلے پر میں کھڑی ہوں۔میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ یہ قبر میرے لئے کھودی جارہی ہے۔اس وحشت سے کہ یہ قبر میرے لئے ہے اور مجھے اس میں دفن کیا جائے گا، میری آنکھ کھل گئی۔

ایک ہفتہ بعد دوبارہ خواب میں دیکھا کہ پاکستان میں والدہ کے گھر کا ایک کمرہ ہے۔ اس کمرے میں چند آدمی قبر کھودرہے ہیں۔ معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ یہ قبرستان والے کھودرہے ہیں۔ کھودنے والوں کے پاس میرے ماموں کی شادی شدہ لڑکی جس کی عمر ۲۵ سال ہے، کھڑی ہے۔ مکان کے صحن میں میرے ماموں، ان کے اہل وعیال اور خود میں کھڑے باتیں کررہے ہیں۔ میرے ماموں کی لڑکی میری طرف اشارہ کرکے گورکن سے کہتی ہے کہ اس کو نہیں بتانا کہ یہ قبر اس کی ہے۔ ورنہ وہ ڈر جائے گی۔ میں یہ بات سن

کر ایک دم خوفزدہ ہوگئی اور اس خوف سے میری آنکھ کھل گئی۔ جب سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ میری پریشانی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ دن میں کئی بار یہ خواب مجھے یاد آتا ہے اور میرے اوپر خوف و دہشت طاری ہو جاتی ہے۔ مہربانی فرما کر میرے خواب کی مکمل تعبیر پر تفصیلی تجزیہ تحریر کریں۔ میں نے خود اس خواب کی تعبیر سوچی کہ چونکہ ہم پاکستان میں اپنے لئے زمین یا مکان خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اپنی قبر کھودتے دیکھنے سے مراد مکان کا بندوبست ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کبھی خیال آتا ہے کہ خواب میں میرے والدین، بہن بھائیوں، شوہر یا بچوں کے بارے میں کوئی اشارہ ہے۔

(اُم بتول)

تعبیر:

کافی عرصہ سے کوئی نسوانی بیماری اندرونی طور پر پرورش پا رہی ہے۔ آپ کو یہ بیماری والدہ صاحبہ سے ورثہ میں ملی ہے۔ امکان ہے کہ آئندہ ولادت پر نامناسب اثر پڑے۔ فوری طور پر بیماری کے اثرات سے محفوظ اور ازالہ کی کوشش ضروری ہے۔ دونوں خوابوں کے اندر یہی علامتیں ہیں۔ اللہ بہتری کی صورت پیدا کرے۔

تجزیہ:

خواب میں اپنی قبر کھودتے دیکھنے میں بیماری کی علامتیں پوشیدہ ہیں۔ اپنی قبر کھودتے دیکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ خواب دیکھنے والا خود بیمار ہے۔ قبر نامکمل دیکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری اندرونی طور پر پرورش پا رہی ہے۔

والدہ کے کمرے میں قبر دیکھنا اس بات کی نشاندہی ہے کہ یہ بیماری خواب دیکھنے والے کی والدہ میں بھی موجود ہے۔ گھر کے صحن میں قریبی رشتہ داروں کا آپس میں گفتگو کرنا یہ بتاتا ہے کہ یہ بیماری خواب دیکھنے والے کی والدہ سے پہلے بھی کسی کو تھی۔ دونوں خوابوں میں ننھیالی رشتہ داروں کا دیکھنا بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔

میں نے امی سے کہا:

میری بیوی نے خواب دیکھا کہ وہ نلکے ہیں۔ جن کے منہ ایک دوسرے کی طرف ہیں۔ میں نے ایک نل سے اوک بھر کر پانی پیا تو آواز آئی، ''اس نل سے پانی پینا منع ہے۔ دوسرے نل سے پانی پی لے۔ یہ نل جنات کا ہے۔ اگر تونے پانی پیا تو تُو بیمار ہو جائے گی۔'' اس سے پہلے کہ میں آواز سنوں میں نے ایک اوک بھر پانی پی لیا تھا۔ میں نے دونوں نلکوں کو چھوڑ کر تیسرے نل سے پانی بھرنا شروع کر دیا۔ پانی بہت تیز بہہ رہا تھا پانی بھرنے کے دوران مجھے آواز آئی، تمہارے گھر کے پچھلے کمروں میں پریاں ہیں اور بیٹھک میں جنات رہتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ ڈیوڑھی میں سبز رنگ کی دو روشنیاں پڑ رہی ہیں۔ بہن نے کہا کہ یہ روشنیاں کھالو تو تم

ٹھیک ہو جاؤ گی۔ میں نے امی سے کہا کہ مجھے یہ روشنیاں کھلا دو۔ امی نے جواب دیا، اگر میں نے ان کو ہاتھ لگایا تو میں مر جاؤں گی۔ میں نے روشنی کھائی نہیں تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔

پھر دیکھا کہ پچھلے کمرے میں ناپاک کپڑے پڑے ہیں۔ میں نے یہ سوچ کر کہ یہاں آسیب ہے وہ کپڑے اٹھا لئے۔

(اعوان علی)

تعبیر و تجزیہ:

بیگم صاحبہ کا نلکے سے پانی پینا، کسی کا منع کرنا اور یہ کہنا کہ نلکے جنات کے ہیں، نسوانی بیماری کے تمثلات ہیں۔ یہ بیماری پرانی ہے۔ خواب میں گھر کے پچھلے کمرے اور بیٹھک میں پریوں اور جنات کے اشارات مرض کے علاج میں لاپرواہی اور کوتاہی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سبز روشنیوں کا دیکھنا اور ان کے متعلق گفتگو، علاج اور پرہیز دونوں کی ضرورت کی طرف رہنمائی ہے۔ بیگم صاحبہ کا دوسرا خواب بھی اسی سلسلہ کا اعادہ ہے اور ایک مرتبہ پھر تنبیہ کی گئی ہے کہ علاج اور پرہیز دونوں کا اہتمام کیا جائے۔

مزار پر دعا:

ایک مزار پر دعا مانگنے جاتی ہوں۔ چپل اتارتے وقت ایک چپل پاؤں میں رہ جاتی ہے۔ پیر کو ہاتھ لگا کر چپل اتارتی ہوں تو دائیں طرف ایک چشمہ نظر آتا ہے۔ دعا کا خیال ترک کر کے چشمے پر چلی جاتی ہوں۔ وہاں ایک عورت مجھ سے کہتی ہے، ادھر میرے پاس آ جاؤ۔ میں خوفزدہ ہو کر چشمے کا پانی پئے بغیر واپس مزار پر جاتی ہوں اور آنکھ کھل جاتی ہے۔

(حلیمہ خاتون)

تعبیر:

یہ خواب کسی نسوانی بیماری کی علامت ہے۔ ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کے مشورہ سے علاج کرانا چاہئے۔

منگیتر بچہ:

یہ خواب دیکھ کر میں بہت زیادہ پریشان ہوں کہ چھوٹا سا بچہ میرا منگیتر ہے۔ شکل نوجوانوں جیسی ہے مگر جسم بچوں کی طرح ہے۔ میں نے خود سے کہا، ''یہ تو ابھی بالکل بچہ ہیں۔'' میں ان کا ہاتھ تھام کر چلانے کی کوشش کرتی ہوں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ٹانگوں میں دم نہیں ہے۔ پھر میں خود سے کہتی ہوں، کوئی بات نہیں میں اپنی عمر ان پر قربان کر دوں گی اور جب میں بوڑھی

ہو جاؤں گی تو اس وقت یہ جوان ہو کر میرا سہارا بنیں گے۔ یہ خیال آتے ہی میں اس بچے کو گلے سے لگا لیتی ہوں۔
(نجمہ شوکت)

تعبیر:
خواب کے اجزائے ترکیبی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خواب دیکھنے والی بہن کسی اندرونی نسوانی مرض میں مبتلا ہیں۔ سارے نقوش اس ہی مرض کے متعلق ہیں۔

خواب میں غلط طرز فکر کی نشاندہی

ریل میں چھت نہیں تھی:

میں نے خواب دیکھا کہ میں کہیں جارہا ہوں۔ جگہ راولپنڈی سے آگے ہے۔ میں ریل میں سوار ہو گیا۔ ریل میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے۔ ریل کے اوپر چھت نہیں ہے۔ میں ریل میں کھڑے کھڑے سفر کررہا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکی بھی ہمسفر ہے۔ دوران سفر مسافروں کو کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ میں چونکہ آنکھیں بند کئے کھڑا تھا۔ اس لئے میری ساتھی لڑکی اور دوسرے مسافروں نے مجھے خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے کہا، ''تم اپنی آنکھیں کھول دو۔'' میں آنکھیں کھولنا چاہتا ہوں لیکن باوجود کوشش کے میری آنکھیں نہیں کھلتیں۔

(عارف اللہ)

تعبیر:

ریل میں ہجوم کے ساتھ سفر اور کسی دوسرے راستہ پر چل پڑنا، خواب دیکھنے والے کے پرواز تخیل اور ہوائی قلعہ بنانے کی دلیل ہے۔ ذہن میں اس قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں۔ اچانک غیر متوقع طور پر کہیں سے دولت حاصل ہو جائے، ڈربی ریس یا اس قسم کے کسی ذریعہ سے بے شمار دولت حاصل ہو جائے۔ دولت کے حصول کے یہ تمام تصورات خواب بن گئے ہیں۔ ایسی فضول باتوں سے پرہیز لازم ہے۔ طبیعت کو محنت و مشقت اور جدوجہد کی طرف مائل کرنا اور کام کر کے خوش ہونا کامیابی کی کنجی ہے۔

خلاء:

میں اکثر یہ خواب دیکھتا ہوں کہ بغیر کسی مشینی ذرائع کے خلاء میں پرواز کر رہا ہوں اور پرواز کی کیفیت سے بہت لطف اندوز ہوتا ہوں۔

ایک مرتبہ خواب میں حادثہ پیش آیا میں نے دیکھا کہ محلے کی ایک گلی سے گزر رہا ہوں۔ اچانک بائیں ہاتھ کے مکان کی دیوار سے ایک کالا سانپ پیچ و تاب کھاتا ہوا نکلتا ہے اور غصہ کی حالت میں مجھ پر حملہ کر دیتا ہے۔ لیکن میں اس کے حملے سے بچ کر خلاء میں پرواز کرنے لگتا ہوں اور وہ پرواز کی حالت میں برابر میرا تعاقب کرتا رہتا ہے۔ سانپ کی یہ کوشش ہے کہ کسی طرح وہ اپنے حملے میں کامیاب ہو جائے۔ دوران پرواز میں نے زمین پر نیچے ایک مشہور بزرگ میاں سرفرازؒ کا مزار دیکھا اور گھبرا کر جلدی سے نیچے اتر آیا اور مزار کی اوٹ میں چھپ گیا۔ عجیب بات ہے کہ کالا سانپ وہاں بھی پہنچ گیا اور میں نے قریب پڑے ہوئے پتھر سے اس کا سر کچل دیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(عبدالقیوم تبسم)

تعبیر:

آپ کی طبیعت میں جلد بازی ہے۔ آپ ہمیشہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ جلد سے جلد کام پورا کر کے محنت سے چھٹکارا حاصل کر لوں۔ یہ طریقۂ کار غلط ہے۔ ہر عمل کے لئے ایک وقفہ ہوتا ہے۔ اس وقفہ کو پوری کاوش سے کام میں لگانا ضروری ہے۔ اس طرح بتدریج قدم قدم چل کر آدمی اپنا سفر اطمینان سے طے کر کے منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے خلاف کرنے میں کام ادھورا اور بے نتیجہ ہوتا ہے۔ یا وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نکلنا چاہئے۔ جب آپ اس رویہ میں تبدیلی کر دیں گے تو ایسا کوئی خواب نظر نہیں آئے گا اور خواب دیکھنے سے جو الجھن ہوتی ہے وہ نہیں ہو گی۔

تجزیہ:

چونکہ آپ جلد بازی کے عادی ہو گئے ہیں اور یہ آپ کے حق میں مفید نہیں ہے اس لئے آپ کا ذہن خواب کی صورت میں آپ کو بار بار تنبیہہ کرتا ہے۔ کالا سانپ دراصل آپ کی جلد بازی ہے۔ سانپ کا حملہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنی جلد بازی سے کئی بار نقصان اٹھا چکے ہیں۔ خلاء میں پرواز کے دوران لطف اندوز ہونا اور کسی بزرگ کا مزار دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ اور آپ کا خاندان اولیاءاللہ سے عقیدت رکھتا ہے۔ مزار کی اوٹ سے سانپ کو مار دینا بتاتا ہے کہ کسی بزرگ کا تصرف آپ کے شامل حال ہے۔

مجھے قبرستان جانا ہے:

نصف شب کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے بہت زیادہ مال و دولت مل گیا ہے۔ اسی اثناء میں پولیس آ جاتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ روپیہ اور اتنا بہت سا سونا تم کہاں سے لائے ہو؟ میرے پڑوسی نے کہا، ''صاحب! یہ سب مال چوری کا ہے۔'' میں نے اپنی صفائی میں کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے اور دل میں سوچ رہا ہوں کہ کباب میں ہڈی کہاں سے آ گئی؟ پولیس مجھے اور میرے بھائی کو گاڑی میں بٹھا کر لے گئی۔ پھر دیکھا کہ میرے والد اور والدہ دونوں انتقال کر گئے ہیں۔ مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ میں نے سوچا کہ اب قبرستان جانا ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ قبرستان میں موجود ہوں اور اس قبرستان میں خوبصورت باغ لگا ہوا ہے۔ درخت سرسبز و شاداب اور دُھلے ہوئے ہیں۔ زمین گیلی ہے۔ گڑھوں میں پانی بھرا ہوا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ابھی بارش ہوئی ہے۔ جب میں ایک گڑھے کی طرف گیا تو دیکھا کہ ننگ دھڑ نگ لڑکا اس میں نہا رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لڑکا ڈوبنے لگا۔ وہ میری طرف بار بار دیکھتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ میری مدد طلب کر رہا ہے۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال لیا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو میری اہلیہ کھڑی تھیں اور دائیں جانب بہت سے لوگ جمع تھے۔ فوراً ہی خیال آیا کہ یہ لوگ میت کو دفن کرنے آئے ہیں۔ پس میں نے اس لڑکے کو دو قبریں کھودنے کے لئے کہا اور بیدار ہو گیا۔

(نفیس الحسن)

تعبیر:

خواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ فضول خرچی اور آسائش پسندی کی طرف طبیعت کا میلان ہے۔ آرام طلبی اور تکلفات کو بالکل ترک کر دیجئے۔ کوششوں اور طرز زندگی میں سادگی اختیار کرنا ضروری ہے۔ مذکورہ بالا طریقہ اختیار کرنے سے فکر مندی اور بیماری سے نجات مل جائے گی۔

سرکاری گاڑی:

میں نے دیکھا کہ میں فریئر روڈ پر چل رہا ہوں۔ مسز اندرا گاندھی وزیر اعظم ہند اور ایک پاکستانی لیڈر میرے ساتھ چل رہے ہیں۔ سرکاری دفتر میں سے ایک گاڑی آتی ہے۔ وہ دونوں آگے چلے جاتے ہیں اور میں پیچھے رہ جاتا ہوں۔ وہ دونوں تھوڑی دور میرے ساتھ چل کر میرا انتظار کرتے ہیں۔ میں بھاگ کر ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں اور آنکھ کھل جاتی ہے۔

(نذیر عثمانی)

تعبیر:

خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ اپنے قریبی دوستوں سے بدگمان ہیں۔ جو دوست زیادہ قریب ہیں ان سے بدگمانی زیادہ ہے۔

تجزیہ:

مسز اندرا گاندھی اور دوسرے صاحب کے تمثلات اور ان کے دیکھنے کا مقصد دوستوں کے ساتھ بدگمانی ہے۔ پیچھے رہ جانے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کا یہ طرز عمل اپنی جگہ غلط ہے۔

پانی اور کیچڑ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ کیماڑی کے بس اسٹاپ پر چند لڑکیاں کھڑی ہیں اور اس قسم کی حرکتیں کر رہی ہیں کہ جس میں دعوت گناہ کا پہلو نمایاں ہے۔ ہر راہ گیر چلتے چلتے رک کر اس نظارہ میں محو ہو جاتا ہے۔ میں اور میرا دوست بھی وہاں کھڑے ہو گئے ہوا بہت تیز تھی۔ ہوا کے ایک تیز جھونکے میں میری اون کی ٹوپی اڑ گئی اور میرے دوست کا رومال ہوا میں اڑ گیا۔ میں نے اپنی ٹوپی اور دوست کا رومال جلدی سے اٹھالیا۔ اس کے بعد ہم بس میں سوار ہو کر اپنے گھر کی سمت روانہ ہو گئے۔ جب نیٹی جیٹی پل کے پاس آئے تو دیکھا کہ پل غائب ہے اور پل کی جگہ چھوٹے ٹیلے بنے ہوئے ہیں اور ان پر گھاس اگی ہوئی ہے۔ گڑھوں میں پانی بھرا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی سر سبز و شاداب پہاڑی علاقے میں آگئے ہیں لیکن ایک طرف گھٹنے گھٹنے پانی اور کیچڑ تھا۔ ہم دونوں دوست اسی طرف آگے بڑھ رہے تھے۔ ہمیں اس کیچڑ میں بہت سی مچھلیاں نظر آئیں۔ ان میں سے ایک بہت خوبصورت مچھلی کو میں نے پکڑ لیا۔ مچھلی کا قد کم سے کم چار فٹ تھا۔ اس خواب کے بعد سارا دن بے چین اور پریشان رہا۔ مجھے کوشش کے باوجود بھی کہیں سکون نہیں ملا اور کام پر بھی نہ جاسکا۔

(محمد ہارون میمن)

تعبیر:

غلط طرز عمل اختیار کر کے بہت سا وقت ضائع کیا گیا ہے۔ خواب کے ابتدائی نقوش میں فضول امیدیں باندھنے اور بے نتیجہ وقت خراب کرنے کے اشارے پائے جاتے ہیں۔ کیچڑ میں قدم قدم چلنا تحصیل لاحاصل کی دلیل ہے۔ جو مچھلی ہاتھ آئی ہے وہ محض خیالی ہے۔ اس روش کو آئندہ کے لئے بالکل ترک کر دیجئے۔

تیسری منزل پر گھوڑا:

میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ سفید رنگ کا ایک گھوڑا میرے پاس کھڑا ہے۔ میں اس گھوڑے کو پختہ اینٹوں سے بنے ہوئے زینہ سے اوپر لے گیا۔ پہلی منزل کے بعد دوسری منزل اور پھر تیسری منزل پر گھوڑے کے ساتھ چڑھ گیا۔ میری والدہ بھی میرے ساتھ ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ اس گھوڑے کو اوپر کیوں لے جا رہے ہو۔ میں نے جواب دیا، بس یونہی۔ تیسری منزل کی چھت پر پہنچنے کے بعد میں چھلانگ لگا کر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ یکایک گھوڑے کے دونوں پہلوؤں سے پر نمودار ہوئے اور گھوڑے نے پر پھڑ پھڑانے شروع کر دیئے اور ایک جست لگا کر ہوا میں اڑنا شروع کر دیا۔ اس خیال سے کہ میں گر نہ جاؤں لگام بہت مضبوطی سے پکڑ لیتا ہوں۔ میری والدہ نے شور مچانا شروع کر دیا، "تم گر جاؤ گے، تم گر جاؤ گے، گر جاؤ گے نیچے اتر آؤ۔" مگر میں اڑتا ہی چلا گیا اور والدہ کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ والدہ نے رونا پیٹنا اور واویلا کرنا شروع کر دیا۔ روتے ہوئے کہتی ہیں کہ لوگو! دوڑو، دوڑو میرے بچے کو بچا لو۔ لوگوں نے پوچھا کہ کہاں ہے تمہارا بچہ تو والدہ نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ لوگوں نے کہا کہ جب آنکھ کے سامنے ہی نہیں تو ہم کیسے بچا سکتے ہیں۔ اسی اضطراب اور بے چینی میں میری آنکھ کھل گئی۔

(شاہد امجد)

تعبیر:

خواب دیکھنے والے کے تصورات یہ ہیں کہ میری عبادت اور میری نیکیاں میری اولاد کے لئے بھی مفید ہیں اور ان کی برکات اولاد کو بھی حاصل ہیں۔ اور اولاد نہایت سعادت مند اور نیک ہے۔ براق انہی تصورات کا تمثل ہے۔ سفید گھوڑے (جسے صاحب خواب نے براق کا نام دیا ہے) کے پر نکلنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ صاحبزادے کے پر نکل آئے ہیں۔ خواب کا دوسرا حصہ جس میں صاحبزادے براق کو استعمال کرتے ہیں، فضا میں پرواز کرتے ہیں اور نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں، یہ ساری شبیہیں غلط روش کی عکاسی کرتی ہیں۔

مشورہ:

جوان اولاد پر اعتماد کرنا بہر حال ضروری ہے لیکن سرپرستوں کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اولاد کی تربیت کے نشیب و فراز کو

سمجھیں۔ غلط ماحول سے اگر عادتیں خراب ہو گئی ہوں تو ان عادتوں سے بچے کا ذہن ہٹانے کی کوشش کریں۔ سختی اور غیض و غضب اس قسم کی بیماریوں کا مداوا کبھی نہیں ہوتا۔ نہایت شفقت اور نرم مزاج کے ساتھ اپنے بچے کو اعتماد میں لے کر اونچ نیچ سے باخبر کیا جائے تو نتائج ہمیشہ اچھے اور بہت اچھے نکلتے ہیں۔

خون بہہ رہا ہے:

خواب میں دیکھا کہ میں غلیل سے ایک چھپکلی پر غلہ مارتا ہوں لیکن وہ دیوار پر سے غائب ہو جاتی ہے۔ کچھ عزیز میرے ہمراہ زخم خوردہ چھپکلی کو تلاش کرتے ہیں اور تلاش و بسیار کے بعد ایک بڑے سے تختے کے نیچے وہ نظر آتی ہے۔ اس چھپکلی کی گردن اور سر سے خون بہہ رہا ہے۔ کوئی صاحب آگے بڑھ کر اسے جھاڑو سے کچل دیتے ہیں۔ آنکھ کھلی تو محلہ کی مسجد سے فجر کی اذان ہو رہی تھی۔
(محمد اورنگزیب)

تعبیر:

خواب لکھنے والے صاحب اور ان کے چند ساتھی کسی کمزور آدمی کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ اس کمزور آدمی کا کوئی نقصان بھی ہوا ہے۔

تجزیہ:

چھپکلی کمزور آدمی کا تمثل ہے۔ چھپکلی پر غلہ مارنا مخالفت کی شبیہہ ہے۔ چھپکلی کا غائب ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ آدمی بے ضرر ہے۔ زخم خوردہ چھپکلی کو غلہ مارنے والے صاحب کے ساتھ دوسروں لوگوں کا تلاش کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس مخالفت میں اور لوگ بھی شریک ہیں۔ لاشعور کا یہ ظاہر کرنا کہ یہ لوگ اعزاء ہیں اس بات کی علامت ہے کہ یہ لوگ مخالف تمثل سے قربت رکھتے ہیں۔ چھپکلی کا زخمی ہونا اس امر کی شبیہہ ہے کہ اس کمزور آدمی کا کوئی نقصان بھی ہوا ہے۔

مشورہ:

ایسا طرز عمل جس سے کسی شخص کی حق تلفی ہو یا دل آزاری ہوتی ہو، بالآخر نقصان اور حالات میں پیچیدگی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ زندگی کی صحیح طرزوں کو اپنانے کے لئے میانہ روی اور بردباری بہت ضروری ہے۔ کسی آدمی سے اگر کوئی تکلیف پہنچے تو بردباری اور بڑائی کا تقاضا یہ ہے کہ معاف کر دیا جائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''جو لوگ غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے احسان کرنے والے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔''

میں نے خط پھاڑ دیا:

خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک لڑکی نے خط لکھا ہے۔ میں بھی اس خط کا جواب لکھ دیتا ہوں۔ پھر دیکھا کہ میں اس لڑکی کے گھر میں ہوں۔ لڑکی کے والدین نے کسی ضرورت سے کپڑوں کا صندوق اٹھایا تو اس کے نیچے سے کئی خطوط نکلے جو اس نے مجھے اور میں نے اسے لکھے تھے۔ اس کی والدہ نے خط اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیئے۔ لڑکی کا بڑا بھائی بھی پاس کھڑا تھا۔ اس نے بھی خط پڑھنا چاہا تو میں نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے اپنا خط چھین لیا اور فوراً پھاڑ دیا۔ اب جو خط پڑھے گئے تو سب لڑکی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ خاندان کے لوگ لڑکی پر سخت ناراض ہوئے اور آئندہ نگرانی کرنے کا فیصلہ ہو گیا۔ ابھی یہ معاملہ رفع دفع بھی نہیں ہوا تھا کہ لڑکی نے مجھے دوبارہ خط تھما دیا۔ بہن کی اس حرکت کو اس کے بڑے بھائی نے دیکھ لیا۔ بھائی غصہ میں چیخنے چلانے لگا اور یہ کہتے ہوئے گھر سے باہر چلا گیا کہ آئندہ میں تیری نگرانی خود کروں گا۔

(محمد الیاس)

تعبیر:

آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس میں اس قسم کے اشارات زیادہ ہیں کہ غلط بیانی اور مبالغہ آمیز باتیں طبیعت میں نشو و نما پا رہی ہیں۔ عملی زندگی میں یہ عادت بہت بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اس عادت کو فوراً اور قطعی ترک کر دینا چاہئے۔ ورنہ جس قسم کی پشیمانیاں اب تک پیش آتی رہی ہیں زندگی میں ان کا اعادہ ہوتا رہے گا اور خدانخواستہ پوری زندگی مایوسی کا شکار ہو سکتی ہے۔ خواب محض ان خیالات پر مشتمل ہے جو ذہن میں آوارہ طور پر گشت لگاتے رہتے ہیں۔ یہ خیالات بھی مبالغہ آمیزی کی پیداوار ہوتے ہیں۔

گلے پر چھری پھیرتا ہوں:

خواب میں دیکھا کہ ایک ویرانے میں چند پرانی اور بوسیدہ عمارتیں ہیں۔ وہاں بہت سے آدمی ہیں۔ میں ان سب آدمیوں کے پیٹ چاک کر رہا ہوں۔ پیٹ پھاڑ ڈالنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ میرے ہاتھ میں تیز دھار اور چمکدار چھری ہے۔ میں وہاں موجود لوگوں میں سے کسی ایک کے پاس جاتا ہوں اور چھری نکال کر ایک پہلو میں گھونپ کر پیٹ چیرتا ہوا دوسرے پہلو سے نکال لیتا ہوں۔ خیال آتا ہے کہ اس طرح لوگوں کو ہلاک کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر گردن پر چھری پھیر کر ذبح کیا جائے تو اس طرح ان لوگوں کو تکلیف بھی کم ہو گی، تڑپیں گے بھی کم اور آسانی سے جان بھی نکل جائے گی۔ چنانچہ ایک چیک کر کے چھری ان لوگوں کے گلے پر پھیرتا ہوں اور وہ لوگ کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر اپنی گردنیں کٹوا لیتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ وہاں اور لوگ بھی چل پھر رہے ہیں مگر میری اس حرکت سے کسی کو کوئی تعارض نہیں ہے۔ یہ بھی خیال آتا ہے کہ آدمی کو گوشت حلال ہے یا حرام۔

لیکن ساتھ ہی کسی کو یہ کہتے سنا کہ آدمی کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔

(محراب الدین)

تعبیر:

اس خواب کے سارے تمثلات ایسی علامتوں پر مشتمل ہیں جو معاش اور اخلاق سے متعلق ہیں۔ ہوا یہ ہے کہ غلط چیزوں کو صحیح قرار دینے کی تاویلیں کی گئی ہیں اور بعض صحیح چیزوں کو غلط سمجھا گیا ہے۔ تاویلات کے ذریعہ تسکین خاطر حاصل کرنا بھی خواب کے اشارات میں داخل ہے۔

تجزیہ:

ویرانے میں چند پرانی اور بوسیدہ عمارتیں ان شعوری تحریکات کا مظہر ہیں جو غلط اور صحیح کے اجزائے ترکیبی سے مرکب ہیں۔ بہت سے آدمیوں کی موجودگی معاش سے متعلق احباب اور خاندان کے افراد کے تمثلات ہیں۔ آدمیوں کا پیٹ چاک کرنا اس طرف اشارہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کی طرز فکر میں تنقید و تبصرہ اور غیبت کا پہلو نمایاں ہے۔ پیٹ چاک کرتے ہوئے لوگوں کا دیکھنا اور مزاحم نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ خواب دیکھنے والے کی طرز فکر سے خاندان کے افراد متاثر ہیں۔ گردن پر چھری پھیر کر ذبح کرنا اور لوگوں کا تکلیف کو محسوس نہ کرنا اس بات کا تمثل ہے کہ خواب دیکھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ معاشی اعتبار سے اس کی حق تلفی ہوتی ہے اور اکثر یہ خیال گزرتا ہے کہ اگر فلاں فلاں اشخاص حائل نہ ہوتے تو میری ترقی کے امکانات روشن تھے۔ یہ سوچنا کہ آدمی کا گوشت حلال ہے یا حرام اور آواز کا سننا کہ آدمی کا گوشت بہت مزیدار ہوتا ہے اس بات کا مظہر ہے کہ خواب دیکھنے والے صاحب سے کسی کی حق تلفی ہوئی ہے اور حق تلفی اب بھی ہو رہی ہے۔

رشتہ داروں کے حالات سے باخبر کرنے والے خواب

ساڑھے چار بجے:

میں نے رات کو ساڑھے چار بجے یہ خواب دیکھا کہ میری ساس لاہور جا رہی ہیں۔ میں نے ان کے لئے چار پراٹھے پکائے اور اپنے بچوں کے لئے دو پراٹھے پکائے۔ جب سامان اور بستر گھر سے باہر رکھ دیا گیا تو میرے میاں آئے اور ان سے پوچھا کہ اماں آپ کہاں جا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا، لاہور جا رہی ہوں۔ مجھے ٹکٹ دلا کر دیل میں بٹھا دینا اور تم واپس گھر آ جانا۔ میں خود ہی چلی جاؤں گی۔ وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر چلی گئیں۔ ان کے جانے کے بعد میں اپنے گھر کے صحن میں پانی کی ٹنکی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، دیکھا کہ وہاں

جلا ہوا فلیتہ پڑا ہے۔ میں بہت پریشان ہوئی کہ یہ کیا ہے؟ میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ میری نند آگئی اور اس نے کہا، بھابھی! آپ نے میرے گھر میں جو انگیٹھیاں بنوائی ہیں وہ بہت بڑی ہیں۔

(زاہدہ خاتون)

تعبیر:

کوئی رشتہ دار پردیس میں بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت دیں گے۔ یہی خواب کی تعبیر ہے۔

تعویذ:

میں نے خواب دیکھا کہ رات کا وقت ہے، میرے والد سو رہے ہیں۔ میں بھی سونے کی تیاری کر رہا ہوں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا، میرے کان میں اس نے سرگوشی کی کہ آپ کے لڑکے کے یہاں اولاد اس وقت ہوگی جب آپ پیر صاحب سے تعویذ لکھوا کر اس کے گلے میں پہنا دیں گے۔ میں خواب میں سوچ رہا ہوں کہ میرے یہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟

(عزیز الدین)

تعبیر:

آپ کے گھر میں دو افراد بیمار ہیں۔ گھر کے آدمیوں سے مراد ہے چہار دیواری میں رہنے والے لوگ۔ ایک بیمار سینہ کے کسی مرض میں مبتلا ہے اور دوسرے مریض کو کوئی نسوانی بیماری لاحق ہے۔

تجزیہ:

خواب میں کچھ اشارات ایسے ہیں جن سے گھر میں دو افراد کی علالت کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی اجنبی کا یہ کہنا کہ پیر سے تعویذ لیا جائے اور سرگوشی کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ بیمار دو ہیں۔ پیر کے تعویذ اور اجنبی کی سرگوشی سے یہ تصویر بنتی ہے کہ ایک مریضہ سینے کے مرض میں مبتلا ہے جس کی دوا دی گئی ہے۔ لیکن دوا نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ دوسرا مریض کسی نسوانی بیماری کا شکار ہے اور اس مرض کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ جن صاحب نے یہ خواب دیکھا ہے وہ ان دونوں باتوں سے غیر ارادی طور پر فکر مند ہیں۔

مشورہ:

گھر کے ذمہ دار افراد کو دونوں امراض کے علاج کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ خدانخواستہ یہ مرض بڑھ سکتا ہے۔ فوری طور پر مؤثر علاج سے صحت یابی کی امید پائی جاتی ہے۔

بشارت والے خواب

سرخ گلاب:

میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے مکان کے باہر باغیچہ میں ٹہل رہا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد میں ایک جگہ بیٹھ جاتا ہوں۔ بیٹھنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں نے کسی نرم شئے سے ٹیک لگالی ہے۔ گھوم کر دیکھا تو وہ سرخ گلاب کے پھولوں کا ایک پودا تھا جس پر پھول لدے ہوئے تھے۔ میں نے بائیں ہاتھ سے ایک پھول توڑا اور بن دیکھے مسل دیا اور جب میں نے پھول کی پنکھڑیوں کو پھینکا تو ان سے دو پھول بن گئے۔

(شاہین)

تعبیر:

اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ جو کام آپ نے رضاکارانہ طور پر اپنے ذمہ لیا ہے وہ بہت بڑی خدمت ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کا دنیاوی معاوضہ بھی دیں گے۔

تجزیہ:

باغ میں موجود ہونا آپ کا وہ پاکیزہ جذبہ ہے جس کا تذکرہ تعبیر میں آگیا ہے۔ پھول خدمت ہے۔ پھول کا مسل کر پھینک دینا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے ذہن میں اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں ہے۔ آپ یہ کام خالصتہً اللہ کے لئے انجام دے رہے ہیں۔ایک پھول کے دو پھول بن جانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا دونوں میں اجر دیں گے۔

دیوار اور ڈویژن:

دو ماہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ چاند میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ دوسرا خواب یہ دیکھا کہ میں کسی دیوار پر چڑھ گیا ہوں مگر اس پر کھڑا نہیں ہو سکتا اور سمجھ رہا ہوں کہ اب گرا تب گرا۔ مگر میں کوشش کرتا ہوں کہ اس دیوار پر ضرور کھڑا رہوں گا۔

(ماجد علی)

تعبیر:

دونوں خوابوں کی ایک ہی تعبیر ہے۔ڈویژن حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔ڈویژن مل جائے گی۔

ہائیڈ پارک:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور میرا چچازاد بھائی لندن جارہے ہیں۔ آغاز سفر میں بے ہوشی نے مجھے بے خبر کر دیا۔ جس وقت مجھے ہوش آیا میں لندن میں تھا۔ لندن میں جس کمرے میں خود کو موجود پایا وہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے کمرے میں حقیقتاً میں سو رہا تھا۔ یہ شک ہوا کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ اس لئے میں نے کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا کہ کیا واقعی میں لندن آگیا ہوں۔ باہر منظر بالکل بدلا ہوا تھا۔ واقعتاً وہ لندن ہی تھا۔ اپنے چچازاد بھائی سے سوال کیا ہم کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اس وقت ہم لندن میں ہیں۔ پھر ہم دونوں نے لندن شہر کی گلی کوچوں کی سیر کی۔ ہائیڈ پارک جانا چاہتے تھے مگر بھائی کی مخالفت کی وجہ سے نہ جا سکے اور آنکھ کھل گئی۔

(کریم)

تعبیر:

اطمینان رکھیئے! آپ باہر جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ خواب کی تعبیر یہی ہے۔

بوڑھا آدمی:

آدھی رات کو میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی جس کی داڑھی سفید ہے میرے سامنے کھڑا ہو گیا ہے اور مجھ سے پوچھتا ہے، ''کیا تم پڑھ رہے ہو؟'' پھر کہا کہ تم نوکری کرو گے اور پھر خود ہی کہنے لگا کہ تم اپنے علم کے مطابق نوکری کرو گے۔

(عبداللہ)

تعبیر:

خواب میں جو کچھ دیکھا گیا ہے، تعبیر من وعن اسی طرح ہے۔ یہ بات قرین قیاس ہے کہ زمانہ طالب علمی میں آمدنی کا کوئی ذریعہ نکل آئے اور حصول تعلیم کے بعد جلد از جلد ملازمت حاصل ہو جائے۔

والدہ زندہ ہو گئیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں بے سہارا روتا پھر رہا ہوں۔ پھر دیکھا کہ میری والدہ زندگی ہو گئی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ مر گئیں۔ میں پھر روتا ہوا دربدر ایک جگہ سے دوسری جگہ آجا رہا ہوں۔ یہ خواب میں نے رات کو ۳ بج کر ۳۱ منٹ پر دیکھا ہے۔

(ممتاز علی)

تعبیر:

مستقبل قریب میں امید کی روشنی پیدا ہو جائے گی لیکن کچھ عرصہ تک مدھم رہے گی۔ بعد میں پوری طرح کامیابی ہو جائے گی۔

تجزیہ:۔

خواب میں دیکھے ہوئے واقعات اور بیان کئے ہوئے حالات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ عرصہ دراز سے پریشان ہیں۔ آپ نے کئی کام شروع کئے لیکن سب ادھورے رہ گئے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ والدہ کا مرنا اور پھر زندہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ بہت جلد آپ کی یہ سب پریشانیاں اور تکلیفیں راحت میں بدل جائیں گی۔ خواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں استقلال نہیں ہے۔ جب آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں کہ نتیجہ چند قدم رہ جاتا ہے، آپ یہ کام چھوڑ کر دوسرا کوئی کام شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ جو کام بھی کریں اس میں دلجمعی کے ساتھ لگے رہیں۔ گھبرا کر اسے ترک نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہتری کی صورت نکال دیں گے۔

مردہ باتیں کرنے لگا:

خواب میں دیکھا کہ میں ایک کھنڈر میں ہوں۔ آثار قدیمہ کی یہ عمارت صرف ایک دیوار پر کھڑی ہے۔ اس دیوار میں جگہ جگہ بڑے بڑے سوراخ ہیں۔ یہ عمارت تین منزلہ ہے۔ تیسری منزل سے میں دیکھ رہا ہوں کہ نیچے قبریں ہی قبریں ہیں اور سب کھلی ہوئی ہیں۔ ان قبروں کے اندر چادر اوڑھے مردے لیٹے ہیں۔ دائیں جانب سے سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمت للعالمین سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ ﷺ کے ہمراہ چند رفقاء تشریف لائے۔ ان میں سے ایک صاحب کے ہاتھ میں آگ ہے۔ حضور سرورِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ''اس مردہ کے سیدھے پہلو پر آگ رکھ دو۔'' جیسے ہی ان صاحب نے آگ رکھی وہ مردہ گویا ہو گیا۔ پھر دوسرے مردے کے ساتھ بھی یہی عمل دہرایا۔ تو وہ بھی باتیں کرنے لگا۔ بس مجھے اتنا یاد ہے کہ دونوں مردوں نے باتیں کیں۔ کیا باتیں کیں یہ میں خواب دیکھتے وقت بھی نہ سمجھ سکا۔

پھر دیکھا کہ عمارت کی تیسری منزل سے اتر کر ایک بہت اونچی دیوار پر چڑھ گیا ہوں۔ دیوار کے آخری سرے پر جب پہنچا تو دیوار کے اوپر رکھی ہوئی ایک سل دوسری طرف گر گئی۔ میں نے دیکھا کہ دیوار کی دوسری طرف ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے اور اس چارپائی پر میری چھوٹی لڑکی لیٹی ہوئی ہے۔ یہ سل میری بچی پر گری۔ میں نے بدحواس ہو کر دیوار سے چھلانگ لگا دی اور میں بھی چارپائی پر جا گرا۔ میں نے بظاہر کئی من وزنی سل کو جب بچی کے اوپر سے ہٹایا تو اس میں قطعاً وزن محسوس نہیں ہوا۔ بے قراری کی حالت میں بچی کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور عورتوں کی طرح بچی کا دودھ پلانے لگا۔ خواب میں بھی یہ بات مجھے عجیب معلوم ہوئی کہ میں مرد ہو کر عورتوں کی طرح دودھ پلا رہا ہوں۔

(عبداللہ)

تعبیر:

خواب میں دیکھے جانے والے تمثلات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ معاش سے متعلق آپ کی سب کوششیں کامیاب ہو جائیں گی اور پردۂ غیب سے ایسی باتیں ظہور میں آئیں گی جس کا آپ کو وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔ دوسرے خواب کی تعبیر بھی یہی ہے۔

تجزیہ:

آثار قدیمہ معاشی حالات ہیں۔ عمارت کا صرف ایک دیوار پر کھڑے ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی بزرگ نے آپ کے اخراجات کی کفالت اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ قبریں اور ان کے اندر مردے دیکھنا اس بات کی تمثیل ہے کہ آپ کسی سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ آپ اگر منزل رسیدہ نہیں ہوئے تو منزل سے قریب ضرور ہیں۔ آقائے دوجہاں سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت مقدسہ سے مشرف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا تعلق کسی ایسے اللہ کے بندے سے ہے جس پر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی براہ راست نظر عنایت ہے۔ آگ دکھا کر مردوں کو گویا کرنا اس بات کی علامت ہے کہ سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو یہ بتا رہے ہیں کہ کوشش میں مزید وقت لگایا جائے۔

خواب میں آپ کا تمثل کبھی پریشانی کی دلیل ہوتا ہے اور کبھی خوش آئند حالات کی۔ آپ کے سینے سے دودھ نکلنا یہ ثابت کرتا ہے کہ انشاءاللہ آپ اپنی کوششوں میں بہت جلد کامیاب ہو جائیں گے۔ سل کا بھاری معلوم نہ ہوتا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ جن معاشی حالات سے دوچار ہیں ان سے آپ کے روحانی معاملات میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔

خواب میں حوصلہ افزاء نتائج کی نوید

دروازے پر دستک:

ہمارے فلیٹ کے سامنے ایک ٹیلہ ہے۔ جہاں پر اب مکانات تعمیر ہو گئے ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اس ٹیلے پر صرف ایک جھونپڑی ہے جو آگ کی لپیٹ میں ہے۔ ہر طرف سناٹا ہے۔ آس پڑوس کے لوگ اپنے اپنے دروازے بند کر کے سو رہے ہیں۔ میں نے آگ بجھانا شروع کر دی۔ کچھ مٹی ڈال کر بجھاتا ہوں اور کچھ لکڑی سے دباتا ہوں۔ آگ کم ہو جاتی ہے تو میں سوچتا ہوں کہ اس واقعے کی اطلاع پڑوسیوں کو بھی کر دوں۔ میں ایک دروازے پر دستک دیتا ہوں۔ ایک لڑکی دروازہ کھول کر باہر آتی ہے۔ میں اپنے فلیٹ میں چلا جاتا ہوں اور وہاں سے پانی لا کر جلتی ہوئی آگ کے اوپر ڈال دیتا ہوں۔

(لیاقت علی)

تعبیر:

عزیز بھائی! خواب بہت مبارک ہے۔ آپ دوسروں کی ضروریات اور مشکلات میں مدد کرنا چاہتے ہیں اور دوسرے لوگ اس کام میں آپ سے تعاون نہیں کرتے تو فکر نہ کیجئے۔ اللہ کے بھروسہ پر جو کچھ کرنا ہے ضرور کیجئے کامیابی ہو گی۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

دستک دینے کے بعد دروازہ کھول کر لڑکی کا باہر آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے اور لوگ آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

میں نے دعا دی:

۱۵ فروری کی صبح ۵ بجے یہ خواب دیکھا کہ میں اپنی دکان کی طرف جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ راستہ فلاں بزرگ رہتے ہیں ان سے ملاقات کر لوں۔ ان بزرگ کے مکان پر گیا۔ دروازہ کھٹکھٹایا وہ بزرگ نیچے تشریف لائے۔ جیسے ہی دروازہ کھلا میں نے بڑھ کر قدم بوسی کی۔ بزرگ نے مجھے اوپر آنے کا اشارہ کیا۔ جب میں اوپر ایک کمرہ میں پہنچ گیا تو انہوں نے مجھے کرسی پر بیٹھنے کے لئے فرمایا اور خود مسہری پر بیٹھ گئے۔ مجھے بغور دیکھا پھر کچھ پڑھا اور میرے اوپر پھونک مار دی اور کہا، جاؤ بیٹا تمہاری صحت ٹھیک رہے گا اور

خواہشات پوری ہوں گی۔ اتنے میں ان کا لڑکا آیا اور کہنے لگا کہ میں اتنی دیر سے تجھے آوازیں دے رہا ہوں اور تو سنتا ہی نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے زور سے جوتا مارا اور میں زار و قطار رونے لگا۔ روتے روتے نیچے آیا اور زینے میں کھڑے ہو کر آنسو خشک کئے اور ہاتھ اٹھا کر لڑکے کو دعا دی۔

(امتیاز علی)

تعبیر:

ہر وقت پاک و صاف اور باوضو رہا کیجئے۔ انشاءاللہ مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی۔

فاختہ کے بچے:

خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک جنگل بیابان میں بالکل تنہا کھڑا ہوں۔ قریب ہی ایک درخت ہے۔ اس درخت کے ارد گرد فاختہ کے بچے گھوم پھر رہے ہیں۔ میری نظر جب ان بچوں پر پڑتی ہے تو میں نے اپنے بچوں کے کھیلنے کے لئے انہیں پکڑ کر جیب میں رکھ لیا اور خوشی خوشی گھر آ گیا۔ گھر میں والد صاحب کے علاوہ سب افراد خانہ باورچی خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے گھر والوں کو دکھانے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ ان لوگوں کو فاختہ کے بچے دکھاؤں۔ مگر بچوں کی جگہ جیب سے مرغی کے انڈے برآمد ہوئے۔ یہ انڈے پچکے ہوئے تھے۔ جب ان کو توڑا گیا تو ان میں سے نومولود بچے نکل آئے جن پر بال و پر نہ ہونے کے برابر تھے۔ میں نے بچوں اور انڈوں کے متعلق کبھی نہیں سوچا نہ ہی مجھے کبھی اس قسم کا کوئی خیال آیا پھر کیا وجہ ہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے؟ دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیسے معلوم ہو یہ خواب ہے یا پریشان خیالی ہے۔

فضل واحد)

جواب:

خواب کی بنیاد سوچ اور خیالات پر نہیں ہے۔

رویائے کاذبہ اور رویائے صادقہ الگ الگ کیا معنی رکھتے ہیں؟ عرض ہے کہ محرکات سے ہماری انا پیوست ہے لیکن محرکات کے اشارات کو یعنی فطرت کے اشاروں کو صحیح صحیح سمجھنے کی پابند نہیں ہے۔ اگر ہماری انا چاہے تو ان اشاروں کی شبیہوں کو مسخ کر کے دیکھ سکتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ فطرت کے اشارے غلط ہوں۔ کسی معاملہ میں بھی فطرت کو الزام دینا ہماری نافہمی ہے۔ فطرت کلٗ ہے۔ "کلٗ" محدود و مجبور نہیں ہو سکتا۔ کلٗ کی تعریف یہ ہے کہ وہ وسعتوں میں آزاد ہو۔ غلطی حقیقت سے بے بہرہ ہے۔ انا

ناروا خواہشات میں پھنس جانے کی وجہ سے فطرت کے اشاروں کی جن شبیہوں کو مسخ کر کے دیکھتی ہے، وہ رویائے کاذبہ ہیں۔ اگر انا نیوٹرل ہو کر فطرت کے اشاروں کو ''کل'' میں دیکھے تو یہ رویائے صادقہ ہوتے ہیں۔

تعبیر:

فاختہ کے بچے ان امیدوں کی شبیہیں ہیں جو زیادہ تر بے بنیاد ہیں۔ تاہم انہی امیدوں میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کا کوششوں سے تعلق ہے، ایسی کوششوں سے جو پچاس فیصدی کامیاب ہیں۔ ان امیدوں اور پچاس فیصدی کوششوں کا تمثل پچکے ہوئے انڈے اور وہ بے بال وپر بچے ہیں جو انڈوں سے برآمد ہوئے ہیں۔ افراد خانہ اور اپنے گھر کو دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ ان امیدوں کا تعلق آپ سے براہ راست آپ کے خاندان سے ہے۔ باورچی خانہ میں بیٹھے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صحیح طرز عمل اختیار کر کے سو فیصدی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ضروری ہے کہ آپ کوششوں کو تیز کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

زردہ کی دیگ:

خواب میں دیکھا کہ زردہ کی دیگ پکی ہوئی ہے۔ اس دیگ کے پاس چند بزرگ بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تم بھی کھاؤ اور میں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔

(مظفر حسین)

تعبیر:

کسی نیک بندے کی دعا سے فائدہ پہنچے گا۔

تکون شکل کا چاند:

میں نے رات کے تین چار بجے کے درمیان خواب میں دیکھا کہ میں اپنے انڈیا والے گھر کے صحن میں بیٹھی ہوں۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو آسمان ستاروں سے اس طرح بھرا ہوا ہے کہ ایک انچ جگہ بھی خالی نظر نہیں آتی۔ ستارے روشن اور بہت چمکدار ہیں۔ رات انتہائی تاریک ہے۔ آسمان بھی گہرا سیاہ ہے۔ آسمان پر ستاروں کے جھرمٹ میں تکون شکل کا چاند پوری آب وتاب کے ساتھ ضیاء پاشی کر رہا ہے۔ چند سیکنڈ کے بعد چاند اور ستارے میرے بائیں ہاتھ کی طرف جاتے نظر آئے۔ میری آنکھ کھلی تو فجر کا وقت تھا۔

(مسز ستار)

تعبیر:

ستارے بہت سی امیدوں کے تمثلات ہیں جن کا اجتماع چاند کی صورت میں نظر آیا۔ اس خواب کی تعبیر خوش آئند ہے۔

خواب میں نقصان سے محفوظ رہنے کی ہدایت

متاع عزیز:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک نئے مکان میں ہوں مکان کے سامنے ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے اور اس کے چاروں طرف باڑھ لگی ہوئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس ہری بھری باڑھ پر چڑھ گئی ہوں۔ آسمان پر چاروں طرف بادل ہی بادل ہیں اور بادل میرے مکان کی چھت پر جمع ہو گئے ہیں۔ یہ بادل روئی کے گالوں کی طرح ہیں۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر بادلوں کا ایک ٹکڑا نوچ لیا۔ محسوس یہ ہوا کہ یہ ٹکڑا پانی میں بھیگا ہوا اسفنج ہے۔ یہ ٹکڑا میں نے اپنی دوسری لڑکی کو دے دیا جو میرے پاس کھڑی ہے۔ جس وقت میں نے بادل کو نوچا تو اسی وقت بادل کے اندر ایک سوراخ ہو گیا اور اس سوراخ سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکل رہی تھی۔

(ناظرہ خاتون)

تعبیر:

کسی قیمتی چیز کے ضائع ہو جانے کے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بہتری کی دعا کی جائے۔

تجزیہ:

ہری باڑھ اور بادل، بادل کا نوچنا اور اس میں سوراخ ہو جانا، سوراخ میں سے سرخ روشنی کا نمودار ہونا اس بات کی علامت ہے کہ کسی بہت قیمتی شئے کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ اندیشہ محض خیالی نہیں ہے بلکہ خود پیدا کردہ حالات کی وجہ سے ہے۔

ڈاکٹر مجھے پکارتا ہے:

خواب میں دیکھا کہ میں اور میری والدہ مرحومہ دو تین پڑوسیوں کے ہمراہ کہیں جا رہی ہیں۔ پھر دیکھا کہ ایک خوبصورت محل نما کوٹھی ہے۔ اس کوٹھی کے نیچے ایک کنواں ہے۔ اس کنوئیں میں سے پانی اُبل اُبل کر باہر آرہا ہے۔ ہم سب اس نظارہ میں محو ہیں کہ ایک اجنبی آدمی ہاتھ میں کوڑا اٹھائے آیا اور کوڑے کو پانی پر مارنا شروع کر دیا۔ اس اجنبی آدمی کی گود میں ایک بچہ بھی ہے۔ پھر دیکھا

کہ سامنے ایک عورت بیٹھی ہے۔ مجھے اس عورت نے آواز دی۔ جب میں اس کے پاس پہنچی تو مجھے عورت تو نظر نہیں آئی البتہ میرے کانوں میں ریل کی آواز سنائی دی۔

میں نے دیکھا کہ میں اپنی نانی کے گھر جارہی ہوں۔ راستے میں ایک ڈاکٹر بیٹھا ہے۔ میں سوچ رہی ہوں کہ ڈاکٹر نے میری نانی کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے۔ پھر دیکھا کہ ڈاکٹر بہت میٹھی آواز میں مجھے پکار رہا ہے لیکن میں جواب دیئے بغیر وہاں سے گزر جاتی ہوں۔

(آمنہ)

تعبیر:

خواب کے اجزائے ترکیبی کو الگ الگ کرنے سے یہ انکشاف ہوا کہ کسی شخص کی غلط طرف داری کی جارہی ہے اور اس غلط طرف داری کی وجہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ دوسری بات یہ سامنے آئی ہے کہ آئندہ کسی بھی شکل میں سرپرستوں سے امداد ملنے کی توقع ہے۔

دوسرا خواب بھی پہلے خواب کی شبیہوں کا انعکاس ہے۔ مطلب اور تعبیر بھی وہی ہے۔ دوسرے خواب میں ایک بات زیادہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کو فریب دیا گیا ہے۔ اس کو سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا ضروری ہے۔

تجزیہ:

محل کے اندر کنوئیں میں سے پانی اُبلنا مستقبل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ امداد ہے جو آئندہ ملنے والی ہے۔ کوڑا غلط طرف داری کا تمثل ہے اور اجنبی آدمی جو کوڑا اٹھائے ہوئے ہے کسی شخص کی غلط طرف داری کی طرف اشارہ ہے۔ پانی پر کوڑے کی ضرب اس بات کی علامت ہے کہ غلط طرف داری کا نتیجہ نقصان کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ خواب میں انتباہ یہ ہے کہ غلط طرف داری میں خاندان کے کسی فرد کو یا قریبی تعلق رکھنے والے کسی فرد کو یا خواب دیکھنے والے کی اپنی ذات کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس کا ازالہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ غلط طرف داری سے پرہیز کیا جائے اور محتاط قدم اٹھایا جائے۔ سر راہ ڈاکٹر کا آواز دینا اور اس آواز کو میٹھا محسوس کرنا فریب دینے کی علامت ہے۔ آپ کا گزر جانا اس طرف اشارہ ہے کہ آپ سمجھداری سے کام لے کر اس فریب سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔

زمین خریدنے کی خواہش:

ایک بڑا احاطہ ہے۔دیوار میں ایک گیلری بنی ہوئی ہے۔یہ گیلری سفید رنگ کی بنی ہوئی ہے۔میں اس گیلری میں چلا جارہا ہوں۔ گیلری ایک طرف جا کر ختم ہو جاتی ہے۔میں دوسری طرف کودنا چاہتا ہوں لیکن خوف محسوس ہوتا ہے کہ نیچے نہ گر جاؤں۔اس گیلری کے اوپر ایک اور گیلری بنی ہوئی نظر آتی ہے۔میں نے سوچا کہ اگر اس اوپر والی گیلری میں کسی طرح پہنچ جاؤں تو راستہ آسانی سے مل جائے گا۔میں نامعلوم طریقہ سے اوپر والی گیلری میں پہنچ جاتا ہوں۔اب میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چمڑے کا ایک بیگ ہے۔گیلری کے دوسری طرف ایک اجنبی آدمی کھڑا ہے۔میں نے اپنا بیگ اس کو پکڑا دیا اور دیوار کا سہارا لے کر کچھ خوف محسوس کرتا ہوا دوسری طرف پہنچ جاتا ہوں۔پھر دیکھا کہ میں ایک محراب میں بیٹھا ہوں۔نیچے صاف شفاف پانی کا حوض ہے۔جس میں تقریباً دو دو فٹ پانی بھرا ہے۔میرے دل میں خیال آیا کہ یہ حوض وضو کے لئے ہے اس خیال کے ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ سبزہ پر دو تین آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ان میں ایک آدمی سیاہ داڑھی والا ہے۔یہ آدمی میرے پاس آکر کہتا ہے کہ چلو وہاں چلیں لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگتا ہوں۔دعا کے دوران میں زار و قطار روتا ہوں۔

(نعیم خان)

تعبیر:

خواب کے تمام اجزاء صرف دو باتوں کا پتہ دیتے ہیں۔پہلی بات زمین خریدنے کی خواہش ہے۔دوسری بات روپیہ قرض لے کر اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش ہے۔لاشعور کی اندرونی پیچیدگی ایک مدت سے ان ارادوں پر ناپسندیدگی کا اظہار کر رہی ہے۔ طبیعت اس عمل سے بار بار روگردانی کرتی ہے۔لیکن خواہش پھر بھڑک اٹھتی ہے۔ان تمام چیزوں کو سمجھنا اور صحیح قدم اٹھانا بہتری کے لئے بہت ضروری ہے۔خدانخواستہ غلط اقدام سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

تجزیہ:

خواب میں احاطہ کا دیکھنا، گیلری میں چلنا پھرنا اور دوسری طرف کودنا یہ سب باتیں اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آپ موجودہ طرز معاش سے مطمئن نہیں ہیں اور اس روش کو بدل کر خوش آئند مستقبل کے سنہرے خواب دیکھ رہے ہیں۔اجنبی آدمی دیکھنا اور اس کو اپنے کاغذات کا بیگ دے دینا اس بات کی علامت ہے کہ کسی صاحب سے آپ قرض لینا چاہتے ہیں۔حوض میں صاف شفاف پانی اس فائدہ کا تمثل ہے جو آپ نے اپنے ذہن میں قائم کر لیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور زار و قطار رونا اور ایک کالی داڑھی والے شخص کا آپ کی توجہ ہٹانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کام آپ کے لئے منافع بخش نہیں ہے۔سبزہ پر دو تین آدمیوں کو بیٹھے دیکھنا زمین خریدنے کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔

غلط مشورہ دینے والوں کی نشاندہی

دن اور تاریخ:

میں نے دیکھا کہ مجھے ملازمت سے نکال دیا گیا ہے۔ دن اور تاریخ یاد نہیں۔ پھر دوسرے ہفتے میں نے یہ خواب دیکھا کہ میرے گھر کا سارا اثاثہ لوٹ لیا گیا ہے۔

(اے رحیم)

تعبیر:

خواب میں دیکھی ہوئی باتوں سے انکشاف ہوتا ہے کہ کچھ آدمی آپ کو غلط باتوں کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی ایسا ہے کہ غلط کام تو آپ سے کرائے اور اس کا فائدہ خود اٹھائے۔ محتاط رہیئے۔ اللہ حفاظت کرنے والا ہے۔

یہ خواب آپ پہلے بھی ایک سے زائد مرتبہ دیکھ چکے ہیں۔ لیکن آپ کو یاد نہیں رہے۔ آپ کے لاشعور نے آپ کو اس حد تک متوجہ کیا ہے کہ یہ خواب آپ کو یاد رہ گیا۔ ملازمت سے برطرفی اور گھر کے اثاثہ کا ضائع ہونا ایک ہی بات ہے جس کا مطلب اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

مٹی کا پہاڑ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک موٹا آدمی کچھ گوشت کے ٹکڑے ہماری طرف پھینک رہا ہے۔ میں اور میرے دو ساتھی گوشت کے ٹکڑوں کی طرف لپکے اور میں نے ایک ٹکڑے کو چھو لیا۔ ہم سب مٹی کے نرم پہاڑ پر تھے اور یہ مٹی ہمارے پیروں کے نیچے سے پھسل رہی تھی۔ پھر وہ موٹا آدمی غائب ہو گیا۔ میرے دو ساتھیوں میں سے ایک نے پہاڑ سے نیچے چھلانگ لگا دی اور ساحلی ریت پر گر گیا۔ اس کے بعد دوسرے نے بھی خوشی خوشی چھلانگ لگا دی لیکن وہ ساحل سمندر پر گرنے کے بجائے سیدھا سمندر میں گر گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی موجوں میں غائب ہو گیا۔ میں اس واقعہ سے خوفزدہ ہو گیا۔ خوف اور ڈر کی وجہ سے میں پہاڑ کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر فوراً خود کو خلاء میں پایا اور تھوڑی دیر بعد میرا جسم ریت سے مس ہوا اور پھر اچھل کر پانی میں گر گیا۔ جس جگہ گرا

وہاں پانی گہرا نہیں تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ پہاڑ کے نیچے میری سوتیلی ماں کھڑی ہے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سمندر میں طوفان آ گیا ہے۔ میری امی سمندر کی بپھی بڑی لہروں میں گھر گئیں۔ میں جلدی سے ان کے قریب آ گیا۔ اور اپنی امی کو اس طوفانی سمندر سے باہر نکال لایا۔ میں اور میری والدہ زمین پر قد آدم گھاس اور درختوں کے جھنڈ میں غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ جو آدمی میرے ساتھ تھے وہ میرے پاس ملازم ہیں۔

(محمد لطیف)

تعبیر:

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے ذاتی مفاد کے لئے آپ کو آلۂ کار بنانا چاہتا ہے۔ آلۂ کار بننے سے آپ کو کوئی فائدہ پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے دو آدمیوں میں سے ایک آدمی مخلص اور دوسرا غیر مخلص ہے۔ ایک آدمی جان بوجھ کر غلط مشورہ دیتا ہے اور دوسرا نادانی سے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

تجزیہ:

موٹا آدمی وہ شخص ہے جو آپ کو آلۂ کار بنا رہا ہے۔ گوشت کے ٹکڑے وہ اسکیم ہے جس کے ذریعے آپ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ماں آپ کا ضمیر ہے جو آپ کو غلط اور صحیح کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ سوتیلی ماں سے مراد یہ ہے کہ ضمیر کی راہنمائی آپ کے لئے مشکوک ہے۔

سیاہ بکرا:

وہ خواب پیش خدمت ہیں۔ دونوں خواب موسم گرما ۱۹۶۸ء کے اوائل میں بدھ کی رات اور جمعرات کی رات میں دیکھے تھے۔ پہلا خواب رات کے ابتدائی حصہ اور میں دوسرا خواب صبح صادق کے وقت نظر آیا۔

میں نے دیکھا کہ ایک نیم برہنہ لڑکی میرے پہلو میں ہے اور میرے ہمراہ میرے ایک دوست ہیں جو عمر میں مجھ سے بہت بڑے ہیں وہ کہتے ہیں، "بخاری! یہ شراب اور لے لو اور بڑا مزا آئے گا۔"

میں صبح کے وقت دکان کھولنے کے لئے گھر سے نکلتا ہوں۔ چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔ جب میں چوراہے پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک سیاہ بکرا ہے اور اس کی گردن خون میں لت پت جسم سے الگ پڑی ہے۔ اس کے پاس ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بہت بڑا چھرا ہے۔ اور وہ ایک بکرے کی قیمت طے کر رہا ہے۔ لیکن قیمت کا تصفیہ نہیں ہوا۔ میں تقریباً دس قدم چلا ہوں گا کہ قیمت طے ہو

گئی اور اس آدمی نے بکرے کی گردن پر زور سے چھرا مارا۔ بکرے کی گردن الگ ہوئی تو اس کے منہ سے عجیب وحشت ناک آوازیں نکلنے لگیں۔ میں دہشت زدہ ہوگیا اور اسی دہشت میں بیدار ہوگیا۔

(صابر علی)

تعبیر:

یہ دونوں خواب آپ کے کاروبار سے متعلق ہیں۔ آپ کسی آدمی پر بغیر سوچے سمجھے ہرگز اعتبار نہ کیجئے اور کاروباری لین دین میں بہت محتاط رہیئے۔ مال کی خریداری کی صورت میں رسید ضرور حاصل کریں۔

تجزیہ:

لڑکی سے مراد آپ کا کاروبار ہے۔ لڑکی کا نیم برہنہ ہونا یہ بتاتا ہے کہ خواب دیکھنے کے زمانہ میں آپ کے ذہن میں کاروبار تھا وہ صاف ستھرا نہیں تھا۔ دوست کا شراب دینا اس بات کی علامت ہے کہ کوئی صاحب آپ کو بلیک میل کر کے ذاتی منفعت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کا شراب نہ پینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بلیک میلنگ سے محفوظ رہے۔ سیاہ بکرے کا سودا ہوتے ہوئے دیکھنا اور اس کی گردن کا الگ ہونا اور دہشت ناک آوازیں نکالنا اور آپ کا اس سے متاثر ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ نے اس روش کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔

رسیوں کی سیڑھی:

میں نے دیکھا کہ میرے مکان کے سامنے ایک بلڈنگ ہے۔ میں اس بلڈنگ کی آخری منزل پر ہوں۔ اس منزل سے نیچے آنے کے لئے رسیوں کی بنی ہوئی سیڑھی لگی ہوئی ہے۔ میرے ہاتھ میں لکڑی کی سیڑھی ہے۔ میں اس سیڑھی کو بغل میں دبائے رسیوں کی سیڑھی کے ذریعے نیچے اتر رہا ہوں۔ نیچے دو آدمیوں میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ ایک کے ہاتھ میں کلہاڑی ہے اور وہ دوسرے کو مار رہا ہے۔ میں آپس میں صلح صفائی کرانے کے بجائے وہاں سے چلا جاتا ہوں۔ ایک بات یہ بھی عرض کردوں کہ رسیوں کی جس سیڑھی سے میں نیچے اترا ہوں اس کو اوپر سے ایک لڑکے نے پکڑ رکھا ہے۔

(سلمان میر)

تعبیر:

اپنے دوستوں سے محتاط رہیئے۔ ان سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

تجزیہ:

دو سیڑھیوں کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے سامنے دو راستے ہیں۔ایک راستے پر چل کر آپ دوسروں کے رحم و کرم کے محتاج رہیں گے۔(یہ وہ سیڑھی ہے جو لڑکے نے اوپری منزل پر پکڑی ہوئی ہے)۔دوسرا راستہ اختیار کرکے آپ دوسروں کے رحم و کرم سے نجات پاسکتے ہیں۔(یہ وہ سیڑھی ہے جو آپ کے بغل میں ہے)اوپر سے نیچے اترنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ احتیاط کرکے خود کو نقصان پہنچنے سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

حسین و جمیل ناگن:

ایک خواب دیکھا ہے جو الجھنوں اور ذہنی خلفشار کا باعث بن کر میرے لئے عذاب بن گیا ہے۔اس خواب نے میرے دل و دماغ کو اس طرح متاثر کردیا ہے کہ میں سخت اضطراب اور پریشانی میں گھر گیا ہوں۔ سینیچر اور جمعہ کی درمیانی شب میں نے دیکھا کہ ایک کافی لمبا اور حسین و جمیل خوبصورت سفید رنگ کا سانپ میرے گھر میں صدر دروازے سے داخل ہوا۔میں اس کے تعاقب میں بھاگا مگر وہ غائب ہوگیا۔میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ کوئی عورت ہے جو سانپ کی شکل میں یہاں آئی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہو بہو بالکل اسی طرح کا ایک سانپ نمودار ہوا اور اس نے اچھل کر میرے سینے پر ڈس لیا اور فوراً غائب ہوگیا۔دہشت اور خوف سے میری آنکھ کھل گئی۔

(سراج احمد)

تعبیر و تجزیہ:

خوبصورت سانپ کا جوڑا اس بات کا تمثل ہے کہ دو آدمی آپ کو سبز باغ دکھا کر کسی معاملہ میں آپ سے کوئی اہم وعدہ لینا چاہتے ہیں۔آپ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کرسکے۔جو فیصلہ کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے۔بہت احتیاط سے قدم اٹھایئے مبادا کوئی گزند نہ پہنچے۔بہتر صورت یہ ہے کہ درمیانی راستہ اختیار کیا جائے۔اللہ تعالیٰ پر پریشانی سے محفوظ رکھے۔

خود انحصاری کی ترغیب

چار سو پچاس روپے:

میں اپنے ماموں صاحب کے ساتھ شہر کی طرف مکان خریدنے جا رہا ہوں۔ تھوڑی دور جا کر نظر آتا ہے کہ ہمیں جس راستہ سے گزر کر جاتا ہے وہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے اپنے ماموں سے کہا کہ راستہ پانی سے بھرا ہے ہم کیسے جائیں گے۔ ماموں نے کہا، گھبراؤ نہیں میری انگلی پکڑ لو اور میرے ساتھ ساتھ چلتے رہو۔ تھوڑی دور جا کر میں نے ماموں سے کہا، ''آگے پانی اور گہرا ہے۔'' انہوں نے کہا دیکھا جائے گا۔

چلتے چلتے ہم آخری حصہ پر پہنچ گئے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جو پانی گہرا نظر آ رہا تھا وہ زیادہ گہرا نہیں تھا اور اس قدر صاف و شفاف تھا کہ تہہ نظر آ رہی تھی۔ پھر ہم دونوں مکان والے کے پاس گئے اور مکان خریدنے کی بات کی اور چار سو پچاس روپے میں سودا ہو گیا۔ پھر ہم سب ایک جگہ چائے پینے کے لئے بیٹھ گئے اور چائے آنے سے پہلے میری آنکھ کھل گئی۔ ۴۵۰ روپے مکان کی قیمت بھی ادا نہیں کی۔

(عبدالستار)

تعبیر:

جب انسان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو قدرت کسی نہ کسی طرح سے اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ قدرت کی راہنمائی کا ایک طریقہ خواب بھی ہے۔ راہنمائی کا فائدہ نہ اٹھانے کے لئے جو چیز حائل ہوتی ہے وہ انسان کی تنگ نظری ہے۔ تنگ نظری کی وجہ سے انسان قدرت کے اشاروں کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں آپ کا خواب بھی قدرت کی طرف سے ایک راہنمائی ہے۔ مطلب بہت واضح ہے کہ آپ کسی دوسرے شخص پر اپنی کوتاہیوں کی ذمہ داری ڈالنا چاہتے ہیں۔ فی الواقع آپ کو اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ آپ کے معاملات میں جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ اسی وجہ سے ہیں۔

عمل کی اس روش کو بدلنے کے بعد آپ بہت سے معاملات کو آسانی سے سلجھا سکتے ہیں۔ اس خواب سے یہ بھی واضح ہے کہ

عاملات سلجھ جاتے ہیں اور پھر الجھ جاتے ہیں۔ وجہ اوپر بیان کی جاچکی ہے۔ اپنی منزل کی طرف پہنچنے والے تھے کہ اس میں اچانک رکاوٹ پیدا ہوگئی (۴۵۰ روپے کا مطلب بھی یہی ہے)۔ اس قسم کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے آپ کو ذاتی طور پر جدوجہد کرنا چاہئے۔

اللہ۔ اللہ۔ یا عبدہ:

میں نے دیکھا کہ آسمان پر ایک جگہ مختلف خوشنما رنگوں کی آمیزش سے جس میں اودا رنگ نمایاں ہے، عربی رسم الخط میں ''اللہ اللہ یا عبدہ'' لکھا ہوا ہے اس وقت میرے پہلو میں میرے ایک قریبی دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا اوپر دیکھو اور پڑھو۔ کچھ وقفہ کے بعد لکھی ہوئی تحریر رنگوں میں تحلیل ہو جاتی ہے اور آسمان پر ہلکے رنگ کی سپیدی نمودار ہوتی ہے اور اس سپیدی میں سنگ مرمر کی ایک عالیشان عمارت نظر آتی ہے۔ اس عمارت کا ایک گنبد مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ عمارت کی خوبصورتی قلمبند کرنے سے قاصر ہوں۔

پھر دیکھا کہ ایک ہجوم ہے جو میرے پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ راستہ بہت تنگ ہے اور راستے کے دونوں جانب بلند عمارتیں ہیں۔ ہجوم میں میرے عزیز دوست بھی شامل ہیں۔ راستے میں ایک پان فروش کی دکان ہے۔ اس دکان میں شیشے کا ایک بہت بڑا شوکیس لگا ہوا ہے۔ جیسے ہی میری نظر پڑی میں نے دیکھا کہ شیشے کا یہ شوکیس گر رہا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ یہ گر کر ٹوٹ جائے گا اور اس طرح تقریباً آٹھ سو روپے کا نقصان ہو جائے گا۔ میں نے اس کو سہارا دے کر سیدھا کھڑا کیا اور ساتھ ہی میری زبان سے یہ جملہ ادا ہوا کہ اس قدر وزنی شوکیس میں نے کس طرح کھڑا کر دیا؟ میں نے پان والے سے کہا کہ میں نے ابھی تمہیں آٹھ سو روپے کے نقصان سے بچالیا ہے۔

اسی تسلسل میں دیکھا کہ ایک عالیشان کوٹھی ہے جو میرے ایک دوست کی ہے۔ دیوار کے ساتھ دو پلنگ بچھے ہیں۔ ایک پر میں لحاف اوڑھے لیٹا ہوں اور کتاب کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میرے دوست نہایت خوش الحانی سے کچھ پڑھ رہے ہیں اور نیچے فرش پر بہت سی عورتیں جمع ہیں۔ ان عورتوں کے سروں اور سفید ململی دوپٹے ہیں۔ میں کمرہ سے باہر آکر آرام کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں اور کتاب پڑھنے لگتا ہوں۔ اس عرصہ میں میرے دوست کی بیگم تشریف لاتی ہیں اور لنگڑا کر چلتی ہوئی میرے دوست کے پاس کھڑی ہو جاتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے کرائے کے لئے روپے دے دو تو میں مشرقی پاکستان اپنے عزیزوں سے مل آؤں۔ میرے دوست نے روپے دینے سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے کہا، ''بیگم! میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا کچھ دن رک جاؤ۔ ہم دونوں ساتھ چلیں گے۔'' یہ سن کر بیگم رونے لگتی ہیں۔ اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ میرے دوست کے مرشد میرے دوست کے منہ میں چمچے سے شربت یادواڈال رہے ہیں۔

(محمد یوسف)

تعبیر:

آپ کے ذہن میں کوئی صاحب ایسے ضرور ہیں جن کی طرف اعانت کیلئے نگاہیں اٹھ رہی ہیں اور آپ کا یہ خیال ہے کہ ان کی دستگیری یا مدد سے آپ کا مستقبل بہتر ہو سکتا ہے۔

تجزیہ:

بہت رنگوں میں اودے رنگ کا نمایاں ہونا،اس کے بعد لکھی ہوئی عبارت پر نظر پڑنا اور اس بات کی دلیل ہے کہ حالات نے عقائد کمزور کر دیئے ہیں۔ اس کمزوری کی وجہ سے عملی جدوجہد میں سستی اور لاپرواہی کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں۔ سفید عمارت ان خیالات کا تمثل ہے کہ آپ سوچتے رہتے ہیں کہ کسی دوست کے سہارے سے ہی آپ کی زندگی کامیاب بن سکتی ہے۔ شیشے کی الماری کا گرنا اور سنبھلنا اور خواب کے اگلے پچھلے مناظر عملی زندگی میں ان کوششوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن میں کوئی استحکام نہیں ہے وہ ناقص اور خام خیالات پر مبنی ہیں۔

خواب کے آخری حصہ میں جس میں عورتوں کا اجتماع نظر آتا ہے ان خیالات سے باز رہنے کا مشورہ ہے۔ دوست کے ساتھ بیوی کا مکالمہ اور ان کے مرشد کا چمچے کے ذریعے کچھ منہ میں ڈالنا اس بات کی وضاحت ہے کہ آپ اپنی عملی زندگی میں کسی کا سہارا تلاش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ پر اور اپنی کوششوں پر اعتماد رکھیں۔

بد خواہوں اور دشمنوں سے ہوشیار کرنے والے خواب

خون کا فوارہ:

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ ہم بہت سے آدمی کھڑے ہیں جہاں ہم کھڑے ہیں وہ بہت بڑا میدان ہے۔اس میدان میں جتنے بھی لوگ ہیں وہ سب چھریاں تیز کر کے اپنے گلے پر مار رہے ہیں۔ جس سے نرخرہ کٹ جاتا ہے اور خون فوارہ کی صورت میں کٹے ہوئے نرخرے سے باہر اچھلتا ہے۔میں نے بھی ایک خنجر تیز کیا اور اپنے گلے پر مار لیا جس سے میرے گلے پر تھوڑا سا زخم آ گیا لیکن اور لوگوں کی طرح میری گردن الگ نہیں ہوئی۔

(شفیع محمد)

تعبیر:

جو لوگ آپ سے (Competition) کرنا چاہتے ہیں وہ کتنی ہی کوشش کر لیں آپ کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ کچھ لوگ آپ کے نقصان کے درپے ہیں لیکن آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔آپ مستقل مزاجی سے سرگرم عمل رہیئے۔

یکجمعی رکھیئے۔کامیابی آپ کا مقدر ہے۔

تجزیہ:

بڑا میدان آپ کا وہ مقصد ہے جس میں آپ لگے ہوئے ہیں۔بہت سارے لوگ وہ ہیں جو آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔اپنے گلے پر چھری مارنا جسم سے گردن الگ ہو جانا اور خون کے بہنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ سب کام ہو جائیں گے۔اپنے گلے پر آپ کا چھری مارنا اور اس سے زخمی ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔

چاکلیٹ کی بارش:

پرانی طرز کے مکان میں داخل ہوا تو نوکر نے اطلاع دی کہ گائے کے بچھڑے پر دو بھیڑیوں نے حملہ کر دیا ہے لیکن بچھڑے کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ میں نے ملازم سے بندوق منگوائی۔ بندوق ہاتھ میں لی تو بھیڑیے غائب ہو گئے۔ بچھڑا محفوظ تھا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ میں چند دوستوں اور رشتہ داروں کے ہمراہ پکنک منا رہا ہوں۔ آسمان سے ٹافیوں اور چاکلیٹ کی بارش ہونے لگتی ہے سب لوگ جھپٹ پڑتے ہیں۔ ایک ٹافی جو سفید رنگ کے کاغذ میں لپٹی ہوئی تھی میں نے بھی کھائی۔ بہت مزیدار تھی۔ اس کا ذائقہ چاکلیٹ اور کریم کا تھا۔

(جاوید قریشی)

تعبیر:

بچھڑا معاشیات کا تمثل ہے۔ معاشی اعتبار سے دو افراد اس بات کے خواہشمند اور کوشاں ہیں کہ خواب دیکھنے والے صاحب کو ترقی نہ دی جائے بلکہ ترقی کے ذرائع اور محدود کر دیئے جائیں۔ ملازم کا اطلاع دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ احتیاط کی جائے کامیابی ہو گی اور مخالف ریشہ دوانیوں میں ناکام رہ جائیں گے کیونکہ بچھڑے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا وہ بالکل محفوظ رہا۔ دوسرا خواب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو کامیابی اور خوشی کی طرف اشارہ ہے جس میں گھر کے افراد کو بھی خوشی اور آسائش حاصل ہو گی۔ بہرکیف بہتری کی صورتیں نکلیں گی۔ ایسی صورتیں جن سے خاندان والوں کو بھی فائدہ پہنچنے کا امکان ہے اور دوستوں کو بھی۔

مشورہ:

لاشعوری تحریکات پر نظر رکھیئے۔ حکمت عملی سے کام لیجئے۔ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے ہر پہلو کو سمجھ لیجئے۔

ورود وظائف سے متعلق خواب

سبز رنگ چوغہ:

میں نے رات خواب دیکھا کہ میں اور میرا چھوٹا بھائی بازار جا رہے ہیں۔ابھی ہم بازار سے چند قدم چلے ہوں گے کہ سامنے ایک خضر صورت بزرگ کو آتے دیکھا۔یہ بزرگ سبز رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ان کے پیچھے دو آدمی اور بھی ہیں۔وہ دونوں سفید رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ دونوں ان بزرگ کے خلیفہ ہیں۔میرا بھائی اور میں ان بزرگ کی زیارت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔وہ بزرگ جلیل المرتبت ہیں کہ جو بھی ان کو دیکھتا ہے مصافحہ کر کے ان کے ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے۔وہ آخر میں ہم دونوں کی طرف تشریف لاتے ہیں۔پہلے میرے بھائی کو گلے سے لگاتے ہیں اور پیار کرتے ہیں۔اس کے بعد میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں۔میں یہ سوچتی ہوئی کہ یہ بزرگ دیکھتے ہی دیکھتے کہاں چلے گئے اپنی خالہ کے گھر پہنچ جاتی ہوں۔خالہ کے گھر کے قریب ایک قبرستان دیکھتی ہوں۔قبرستان میں چھوٹی چھوٹی قبریں ہیں۔میں کھڑی ہوئی یہ سوچ رہی ہوں کہ اس قبرستان میں سب قبریں چھوٹی ہی کیوں ہیں۔پھر میں نے خالہ کے گھر کی کھڑکیوں سے دیکھا کہ لوگ وضو کر رہے ہیں۔میں بھی وضو کرنے بیٹھ جاتی ہوں۔وضو کر کے آیت الکرسی پڑھ کر مردوں کی ارواح کو ثواب پہنچا دیتی ہوں۔آیت الکرسی پڑھنے کے بعد دعا مانگتے ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(سنجیدہ فرحت)

تعبیر:

عزیز بہن آپ نے کوئی وظیفہ پڑھا ہے اور اسے ادھورا چھوڑ دیا ہے۔اس بات کو عرصہ گزر گیا ہے اور پورا کرنے کا خیال آپ کو نہیں رہا۔اس کو از سر نو شروع کر کے پورا کر دیجئے۔اللہ تعالیٰ بہتری اور کامیابی کی صورت پیدا کریں گے۔

تجزیہ:

ایک خضر صورت بزرگ سے مراد تسبیح کا امام ہے۔ دو خلفاء سے مطلب تسبیح میں شمار کرنے کے لئے دو نائب امام ہیں۔ چھوٹی چھوٹی قبروں سے مراد تسبیح کے دانے ہیں۔ وضو کر کے آیت الکرسی پڑھنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ اس وظیفہ کو پورا کر دیں گی۔ ایصال ثواب وہ نتیجہ ہے جو اس وظیفہ کو پورا کرنے کے بعد کامیابی کی صورت میں سامنے آئے گا۔

انگادام داماترک:

خود کو کھنڈرات میں گھومتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک سکہ پڑا ہوا ہے۔ جس پر ۱۹۷۵ء کا ہندسہ کھدا ہوا ہے۔ اوپر لکھا تھا "انگادام داماترک" یہ فقرہ نہ جانے کیوں میرے ذہن میں کھٹکتا رہتا ہے۔

(نصرت سیٹھی)

تعبیر:

بی بی آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے آپ نے یا آپ کی والدہ نے کوئی وظیفہ شروع کیا تھا جو ادھورا رہ گیا ہے۔ خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ وظیفہ پورا کر دینا چاہئے۔ جس نے اسے شروع کیا ہے وہی پورا کرے۔ انجام بخیر ہے۔

بنڈل میں زندہ چوزے:

تقریباً ساڑھے چار بجے شب میں نے خواب دیکھا کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا ہوں۔ آخری رکعت میں تھا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بنڈل تھا۔ یہ آدمی میرے قریب بیٹھ گیا۔ جیسے ہی میں نے نماز ختم کی، بنڈل میرے ہاتھ میں دے کر وہ آدمی تیزی سے باہر چلا گیا۔ میں نے بنڈل کھولا تو اس میں مرغی کے ننھے ننھے چوزے برآمد ہوئے۔ میں خواب میں سوچ رہا ہوں کہ مرغی کے چوزے بنڈل میں زندہ کیسے رہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ میری پھوپھی تشریف لائی ہیں۔ انہوں نے بھی ان چوزوں کو بہت غور سے دیکھا۔

(عبدالرؤف)

تعبیر:

آپ نے کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وظیفے پڑھے ہیں جن کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ خواب کے اندر لاشعوری تحریکات کے خدوخال یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آئندہ بھی نتیجہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔

تجزیہ:

مسجد میں نماز پڑھنا وظیفہ پڑھنے کے عمل کا تمثل ہے۔ بنڈل میں سے کئی چوزے نکلنا اس بات کی دلیل ہے کہ یکے بعد دیگرے کئی وظیفے پڑھے گئے۔ کسی آدمی کا کچھ دے کر چلے جانا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وظائف پڑھنے کے بعد کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔

پھوپھی چوزوں کو دیکھ رہی ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ آئندہ بھی کوئی نتیجہ نکلنے کی امید نہیں ہے۔

مشورہ:

عملی جدوجہد کیجئے۔ اس میں شک نہیں کہ وظائف وسائل کے حصول میں معاون ہوتے ہیں مگر محض وظائف پر بھروسہ کر کے بیٹھا رہنا قانون فطرت کے خلاف ہے۔ کائنات اور تخلیق کائنات میں تفکر کرنے سے یہ راز منکشف ہو جاتا ہے کہ کائنات دراصل مسلسل اور پیہم حرکت کا نام ہے۔ حرکت کا رکنا موت کے ہم معنی ہے۔ وظائف اسی لئے پڑھے جاتے ہیں کہ ذہن ایک نقطہ یا مقصد پر مرکوز ہو کر عملی جدوجہد کا آغاز کر دے اور انسان کے اندر بے اعتمادی اور بے یقینی کی جگہ یقین حرکت میں آجائے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ اعتماد اور یقین کے ساتھ کوئی بھی کام کیا جائے اس کے نتائج خوش آئند اور حسب دلخواہ ہوں گے۔

کمرے میں ہاتھی:

ایک رات پچھلے پہر خواب میں ٹیلیویژن پر پانچ یا چھ حلقوں میں اللہ لکھا ہوا دیکھا اوپری حلقہ زیادہ روشن تھا۔ ابھی ایک ماہ قبل آخر شب خواب دیکھا کہ میں نے ایک مکان کے دروازے میں قدم رکھا۔ وہاں سیدھی جانب کمرہ سے باہر ایک ہاتھی موجود ہے۔ دوسرے کمرے میں بھی ہاتھی ہے۔ اس ہاتھی نے مجھے دیکھ کر اپنی سونڈ سے سلام کیا۔ میں نے سلام کے جواب میں کہا، ''اچھا خواب ہے۔'' اسی طرح تین چار کمروں میں ہاتھی بندھے ہیں۔ میں نے اپنے کسی عزیز کو آواز دے کر کہا، ''بچوں کو کمرے کی طرف نہ آنے دینا یہاں ہاتھی بندھے ہوئے ہیں۔''

عرض یہ ہے کہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے خواب میں اللہ تعالٰی کے اسم پاک کو حلقوں میں دیکھنا کیا معنی رکھتا ہے اور دوسرے خواب میں ہاتھی کا سونڈ اٹھا کر سلام کرنا کس بات کی طرف اشارہ ہے۔

(رفیق احمد)

تعبیر:

آپ کی بہتری کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

تجزیہ:

حلقوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم پاک لکھا ہوا دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے کوئی وظیفہ دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے پڑھا ہے۔ ٹیلیویژن اسکرین اور اس میں روشنی جو آپ کو سب سے اوپر کے دائرہ میں نظر آئی ہے آپ کے ذہن میں تمثل ہے۔یعنی اس وظیفہ کے پڑھنے کے بعد آپ نے امیدیں وابستہ کرر کھی تھیں۔ بہت سے کمرے اور ان میں ہاتھی دنیا سے متعلق آپ کے تصورات کا پتہ دیتے ہیں۔ ہاتھی کا سونڈ اٹھا کر سلام کرنا یہ بھی معانی رکھتا ہے کہ آپ اپنے مقاصد میں جلد یا بدیر کامیاب ہو جائیں گے۔

یااللہ، یاعلی:

ہر طرف قیامت کا شور ہے یعنی لوگ کہتے ہیں کہ قیامت آگئی ہے۔ ہر آدمی نماز کے لئے صفیں باندھنے میں مشغول ہے۔اس میں مرد و عورتیں سب ہی شامل ہیں۔ اپنے گھر کے افراد اور دادا مرحوم کو بھی نماز کی تیاری کرتے دیکھتی ہوں۔ میں بھی اپنی جگہ سے اٹھتی ہوں اور صف میں ایک جگہ اپنے لئے مخصوص کرکے کہتی ہوں کہ اس جگہ کوئی دوسرا آدمی نہ بیٹھے، میں ابھی وضو کرکے آتی ہوں۔ اپنے لئے مخصوص کی ہوئی جگہ پر ''یا علی اللہ اللہ یا علی ہر مشکل بکشاء یااللہ یا علی'' لکھ کر وضو کرنے چلی جاتی ہوں۔ جب میں وضو کر کے واپس آئی تو دیکھا کہ لوگ سجدہ شکر ادا کر رہے ہیں۔ ابھی میں نے نماز شروع بھی نہیں کی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔

(مس اختر)

تعبیر:

خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ نے وظیفے بار بار پڑھے ہیں۔ ایک یا دو وظیفے ادھورے چھوڑ دیئے ہیں۔

تجزیہ:

خواب میں شور سننا کہ قیامت آگئی تمثل ہے بار بار وظیفے پڑھنے کا۔ لوگوں کا صف میں دیکھنا وظیفہ کو ادھورا چھوڑ دینے کی علامت ہے۔

خوبصورت جھولا:

چند دن بیشتر میں نے خواب میں خود کو اپنے گھر کے صحن میں کھڑے پایا۔ آسمان پر چاند ایک کشتی کی شکل میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ چھوٹی کشتی شہاب ثاقب کی طرح آسمان پر سے غائب ہو گئی اور اس کی جگہ ایک بڑا جھولا نمودار ہو جاتا ہے اور اس خوبصورت جھولے پر لال رنگ کی چادر غلاف کی طرح ڈھکی ہوئی تھی اور چادر پر کچھ لکھا ہوا تھا جو مجھے یاد نہیں رہا۔

پھر میں نے دیکھا کہ سرورِ کائنات ختم المرتبت سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ اطہر و مقدس میرے سامنے ہے۔ میں نے اپنے گھر والوں کو آواز دی، آؤ حضور ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کر لو۔

(زاہدہ پروین)

تعبیر:

عبادت، قرآن کی تلاوت اور نماز آپ کا معمول ہے۔ ان معمولات میں خلل واقع ہوا اور ان کا ترکِ عمل میں آ گیا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ افسوس کرتی رہتی ہیں۔

تجزیہ:

کشتی اور جھولا ایسے معمولات کا تمثل ہے جو قرآن پاک کی تلاوت اور نماز پر مشتمل ہیں۔ سرخ چادر پر کچھ لکھا ہوا دیکھنا اور اس کو بھول جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ معمولات میں باقاعدگی نہیں ہے۔ روضۂ اطہر کا دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ طبیعت میں اس کمی کا تاسف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوق العباد اور ذمہ داریوں سے متعلق خواب

دل تڑپ اٹھا:

خواب میں دیکھا کہ والد صاحب موجود ہیں اور میرے ہاتھ میں ایک بندوق ہے۔ بڑے بھائی نے مجھے کارتوس دیئے۔ میں نے ایک سؤر کو نشانہ بنایا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ پھر دوسرے سؤر پر فائر کیا مگر چونکہ کارتوس چھوٹے نمبر کے تھے اس لئے یہ بھی زخمی ہوا اور مرا نہیں۔ تیسری مرتبہ پھر نشانہ لگا رہا تھا کہ کسی صاحب نے زور سے آواز لگائی۔ ''مارو'' اب جو دیکھتا ہوں کہ بندوق کی زد میں ایک چھوٹی لڑکی کھڑی ہے۔ میرا دل تڑپ اٹھا اور میں نے بندوق پھینک کر اپنی بچی کو گود میں اٹھایا۔ بارش ہو چکی تھی کھانے پک رہے تھے۔

(ایم یوسف)

تعبیر:

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے وسائل میں جن لوگوں کے حقوق ہیں ان کے حقوق پوری طرح ادا نہیں ہوتے۔ حقوق کا اتلاف ہو رہا ہے۔ واجب حقوق پوری طرح ادا کیجئے۔ جب آپ سمجھ کر ان تمام چیزوں کے متعلق صحیح طرز عمل اختیار کر لیں گے تو اس سے آپ کی آمدنی میں اضافہ ہو جائے گا۔ فراغت اور آسانیوں کے راستے کھل جائیں گے۔

بابا جی نے کہا:

چھوٹی ہمشیرہ نے خواب میں دیکھا کہ میرا بیٹا ڈر کر کمرے سے باہر نکلا۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے تو کہنے لگا، اندر ایک سفید داڑھی والا بوڑھا آدمی بیٹھا ہے۔ وہ مجھ کو ڈراتا ہے۔ میں کمرے میں گئی پوچھا، ''بابا جی! کیا بات ہے آپ بچوں کو کیوں ڈراتے ہیں۔'' عرض کیا کہ آپ مجھے وہ جگہ بتا دیں جہاں آپ رہتے ہیں۔ ہم لوگ اس جگہ کو پاک صاف رکھیں۔ بابا جی نے کہا، ''ہاں یہ بات ٹھیک ہے۔ آ، میں تجھے اپنی جگہ دکھا دوں۔'' مجھے ایک جگہ کھڑا کر کے انہوں نے زمین پر انگلی سے گول دائرہ کا نشان بنایا۔

(دلاور حسین)

تعبیر و تجزیہ:

بچے کا شکایت کرنا اور بابا کا ڈرانے پر اصرار ایسی تصویریں ہیں جو کسی مرحوم سرپرست کی روح کے دیئے ہوئے تاثرات ہیں۔ جن میں چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور سلوک میں کمی پائی جاتی ہے کچھ حقوق کا اتلاف بھی ہوا ہے۔

لاش کے اوپر چادر:

کافی دن ہوئے میں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے پلنگ کے برابر ایک دوسرا پلنگ ہے۔ اس پلنگ پر ایک عورت کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ لاش کے اوپر سفید چادر ہے۔ چادر اٹھا کر میں نے لاش کا چہرہ دیکھا تو میں اس عورت کو پہچان نہیں سکا۔

(احمد ندیم)

تعبیر و تجزیہ:

آپ نے ماضی بعید میں لیکن اتنا بعید نہیں کہ سالوں گزر گئے ہوں، کسی کی مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وعدہ کی وجہ سے دوسرے صاحب جن سے وعدہ کیا گیا تھا ایک عرصہ تک پر امید رہے لیکن حالات بدلے اور جو دلچسپیاں آپ کی تھیں ان میں کمی واقع ہوتی چلی گئی۔ وعدہ کی اہمیت گھٹتی گئی اور ختم ہو گئی۔ لاش اس امید کے ختم ہونے کا تمثل ہے ساتھ ہی اس تمثل کا وعدہ کرنے والے کے ساتھ تعلق ہے۔ وعدہ کرنے والے کے تحت الشعور نے اس کو فراموش نہیں کیا۔ اگر وعدہ کو چیلنج کر دیا جاتا تو تحت الشعور میں اس کی شبیہیں بہت دھندلی ہو جاتیں۔ حالات کی بناء پر چونکہ چیلنج نہیں کیا گیا اس لئے تحت الشعور کے اندر شبیہہ اور زیادہ گہری ہو گئی۔ گہری ہونے سے شعور کو نوٹس لینا پڑا اور شعور نے اس کو خواب میں دیکھ لیا۔ اس لئے کہ شعور نظر انداز تو کر سکتا ہے لیکن احتجاج کی نوعیت بالکل جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ شعور کا نظر انداز کرنا اس وضع قطع کا ہوتا ہے کہ وہ تاثر نہیں لیتا۔ تاہم نظر نہیں بچا سکتا جو سامنے ہوا سے دیکھنے پر مجبور ہے۔ اس سے ایک مبہم طبیعت میں ضرور بنتا ہے۔ جو ذات کے اعتماد کو مجروح کرتا رہتا ہے۔ اس طرح انسان بے یقینی کا شکار ہو جاتا ہے۔

مشورہ:

ہمیں چاہئے کہ ان ذمہ داریوں کا جو ہمارے اوپر عائد ہوتی ہیں احتساب کرتے رہیں۔ وہ پلنگ جس پر لاش دیکھی ہے وہ سطح ہے جو خواب دیکھنے والے کے اپنے ضمیر کی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس سے وعدہ کیا گیا وہ خواب دیکھنے والے کے برابر کی شخصیت ہے۔

خواب اور خاندانی اختلافات

مزارات:

تقریباً ڈیڑھ سال قبل یہ خواب رات کے آخری حصہ میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں بیت المقدس کی بیرونی فصیل پر مغربی لباس یعنی بُوشرٹ اور پتلون پہنے ٹہل رہا ہوں۔ میرا ذہنی رابطہ آج سے چھ سو سال پہلے جبکہ سلطان صلاح الدین ایوبی اور رچرڈ کی جنگیں جاری تھیں اور موجودہ دور دونوں سے قائم ہے۔ میں نے دیکھا کہ پورا شہر اونچی فصیل سے گھرا ہوا ہے اور یہود و نصاریٰ نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ جہاں تک نظر جاتی ہے عیسائی اور یہودی افواج کے جھنڈے لہراتے نظر آتے ہیں اور سپاہیوں کے جتھے کے جتھے دکھائی دے رہے ہیں۔ اس زمانہ کے تمام مروجہ ہتھیاروں سے جنگ جاری ہے۔ یہود و نصاریٰ پرانے زمانے کے لباسوں اور وردیوں میں آگ برسا رہے ہیں۔ مسلمان محصور ہیں اور تمام سپاہی اور شہری بیت المقدس کی فصیل پر موجود ہیں۔

مسلمان بھی تیر و تفنگ اور آتش یونانی استعمال کر رہے ہیں۔ منجنیق اور توپوں کے دھانے آگ اگل رہے ہیں۔ فصیل پر جگہ جگہ برج بنے ہوئے ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کاش اس جنگ میں بھی شہید ہو جاؤں۔ میں فصیل پر ٹہل رہا ہوں اور رک رک کر جائزہ لے رہا ہوں۔ یہود و نصاریٰ کی افواج حد نظر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ دور دور تک ان کے خیمے نصب ہیں۔ الغرض ایک ہیبتناک منظر ہے۔ اتنے میں ایک سیاہ بچھڑا اچانک فصیل پر نمودار ہوا۔ اس کے سینگ نوکیلے اور ہلال نما ہیں۔ انتہائی غضب میں اژدھے کی طرح پھنکار رہا ہے۔ ایک جانب مسلمان شہری گول دائرہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بچھڑے نے ایک دم حملہ کر دیا اور دو مسلمان بچوں کو اپنے سینگوں پر اٹھا کر فصیل سے نیچے پھینک دیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ ایک فرد بھی مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس افراتفری میں وہ بچھڑا مجھ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ وہ قہر بھری نظروں سے مجھے گھور رہا ہے۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں۔ پھنکارتا ہوا پیچھے ہٹا اور بڑی تیزی کے ساتھ، پوری قوت اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ لیکن جب وہ میرے قریب آیا تو خود بخود اس کے دونوں سینگ میرے ہاتھوں میں آ جاتے ہیں۔ اس کے سینگ دم کی طرح نرم ہیں اور میں اس پر بہت آسانی کے ساتھ قابو پا لیتا ہوں اور فصیل پر سے نیچے گرا دیتا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میں نے اس خواب میں بیت المقدس کی تفصیلی سیر بھی کی ہے۔ وہاں زیتون کے درخت بہت ہیں۔ ہر طرف سر سبز و شاداب پہاڑیاں اور وادیاں ہیں۔ سڑکوں پر سلیٹی رنگ کے پتھروں کے ٹکڑے بچھے ہوئے ہیں۔ پہاڑ کی چوٹی پر پیغمبروں کے مزارات ہیں۔ نارنگیاں اور کھجور کے جھنڈ بھی بہت ہیں۔ تعمیرات زیادہ تر پتھروں سے بنی ہوئی ہیں۔ سرکار دو عالم سرور کونین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس جگہ سے معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے وہ جگہ بھی دیکھی۔ مسجد عمرؓ بھی دیکھی۔

(محمد حبیب)

تعبیر:

ایک عرصہ گزرنے کے باوجود لوگوں سے جو مخالفتیں اب تک چل رہی ہیں ان کے جواب میں صبر و تحمل سے کام لیجئے۔ اختلافات کی وجہ سے جو الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی اور ختم ہو جائیں گی۔ آئندہ معاشی حالات بہتر ہونے پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت نصیب ہونے کا امکان ہے۔

مچھلی اور خاندانی تعلقات:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور میرا دوست ندی کے کنارے مچھلیاں پکڑ رہے ہیں۔ میرے کانٹے میں ایک مچھلی آجاتی ہے۔ میں ڈور کھینچ کر اور مچھلی کو کانٹے سے نکال کر کنارے پر رکھ دیتا ہوں۔ مچھلی اچھل کر پھر پانی میں چلی جاتی ہے۔ میں پانی میں ہاتھ ڈال کر دوبارہ مچھلی کو بارہ نکال لیتا ہوں۔

(شوکت احمد)

تعبیر:

خاندان والوں سے آپ کے تعلقات خراب ہیں۔ آپ بہتری کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔

تجزیہ:

اس خواب میں مچھلی کا پکڑنا اور پھر مچھلی کا چھلانگ لگا کر پانی میں چلے جانا، خاندان سے تعلقات خراب ہونے کی دلیل ہے۔ مچھلی کو ندی کے کنارے رکھ دینا اور اس کی طرف سے لاپرواہ ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر خاندان والوں سے تعلقات استوار کرنے کی خواہش تو موجود ہے مگر اس میں آپ غیر جانبدار رہتے ہیں۔ مچھلی کو دوبارہ ہاتھ سے پکڑنا یہ بتاتا ہے کہ اختلافات ختم کر کے فضا ہموار کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ کی کوشش پوری طرح کامیاب نہیں ہوتی۔ آپ کے ساتھ جو دوست ہے وہ اختلافات

کی وجہ کا تمثل ہے۔ ندی کا پانی خاندانی روایات اور مراسم کی علامات ہے۔ آپ کو چاہئے کہ گھر والوں کی ہدایت پر پوری طرح عمل کریں اور انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں تاکہ ان کا تعاون حاصل ہو جائے۔

نادیدہ طاقت:

چند سال ہوئے میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرا دوست ایک خالی گھر کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ خیال آیا کہ یہ گھر خالی ہے۔ چلو اس کے اندر چل کر دیکھیں کہ گھر میں کیا ہے؟ ہم نے مکان کی کھڑکی میں لگی جالی سے جھانک کر دیکھا تو نظر آیا کہ کمرے کے سب دروازے بند ہیں۔ ابھی ہم دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک خود بخود کمرے کے دروازے کھل گئے۔ پھر دیکھا چھت سے دو مسہریاں نیچے اتریں اور ان مسہریوں پر دو ننھے منے بچے لیٹے ہوئے ہیں۔ جن کی عمریں چھ سات ماہ کی تھیں۔ ان بچوں کے اس طرح اچانک ظاہر ہونے سے یہ بات ذہن میں آئی کہ اس گھر میں کوئی جادو گر رہتا ہے جیسے ہی یہ بات ذہن میں آئی ہم دونوں کو کسی نادیدہ قوت نے زمین پر گرادیا۔ عرض ہے کہ تعبیر کے ساتھ خواب میں دیکھے ہوئے حالات کا تجزیہ ضرور کریں۔

(تجمل حسین)

تعبیر:

خواب کے سارے تمثلات ظاہر کرتے ہیں کہ خاندان کے افراد میں کسی اہم بات پر اختلافات ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی نہیں پائی جاتی۔ خلفشار بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر کوئی ایک طریقۂ کار اتفاق کے ساتھ طے کریں۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو اندیشہ ہے کہ نقصان ہو گا اور پریشانی لاحق ہو جائے گی۔ خواب میں گزرا ہوا وقفہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس خواب کی تعبیر ایک سال کے اندر اندر ظاہر ہو جانی چاہئے۔

تجزیہ:

نادیدہ طاقت کا زمین پر گرادینا، نقصان اور پریشانی کا تمثل ہے۔ گھر کا خالی ہونا اور خود بخود دروازے کھل جانا اس اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ جس کی وجہ سے خاندان میں خلفشار پیدا ہوا ہے۔ جادو گر کا خیال اور چھت سے دو مسہریوں کا نمودار ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ طلسماتی کہانیاں پڑھنے کے بہت شوقین ہیں۔ زیادہ تر آپ اس قسم کی کتابیں پڑھتے ہیں جن میں جنات، پریوں اور جادو کے قصے ہوتے ہیں۔

ہوا میں اڑنا:

مجھے اکثر ایسے خواب نظر آتے ہیں کہ میں ہوا میں اڑ رہا ہوں اور کچھ دور جا کر توازن بگڑ جاتا ہے اور میں آہستہ آہستہ زمین پر اتر آتا ہوں۔

خواب میں دیکھا کہ میں اور میری بیوی ایک مسہری پر لیٹے ہوئے ہیں۔ سرہانے کچھ آہٹ معلوم ہوئی۔ ہم دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو تین موٹے موٹے اژدہے ہیں جن کی جلد بہت چمکدار ہے، کسی چیز کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ چیز سفید رنگ کی ہے۔ ہم میاں بیوی سخت پریشان ہیں کہ ان سانپوں کو ماریں یا چھوڑ دیں۔ ہم دونوں نے مشورے کے بعد یہ طے کیا کہ ان کو جانے دو کیونکہ یہ تین ہیں۔ اگر ایک کو مار بھی دیا تو باقی دو ہمیں نقصان پہنچائیں گے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تینوں سانپ الگ الگ ہو کر ایک طرف سرکنے لگے اور وہ سفید چیز آہستہ آہستہ چل کر سانپوں سے الگ ہو گئی۔ غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ یہ خرگوش ہے۔ خوبصورت اور بہت صحت مند۔ سانپ ایک طرف چلے گئے اور ایک سانپ کا گوشت و پوست غائب ہو گیا۔ اور صرف ہڈیاں باقی رہ گئیں۔ میں حیران و پریشان ان ہڈیوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یکایک یہ ہڈیاں میری طرف لپکیں اور غائب ہو گئیں۔

(سمیع الدین)

تعبیر و تجزیہ:

آپ ادبی اور شاعرانہ ذوق کے مالک ہیں۔ فنون لطیفہ کے دلدادہ ہیں اور قدرتی مناظر کے عاشق ہیں۔ آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہی ہے۔ ہوا میں اڑنا اور ہوا میں اچھلنا دماغ کے ادبی اور شاعرانہ ہونے کی علامت ہے۔ فنون لطیفہ میں دلچسپی لینے میں بھی خواب کے اندر اس قسم کے تمثلات رونما ہونے لگتے ہیں اور تصویروں میں دلچسپی لینا، پھولوں میں دلچسپی لینا اور قدرت کی صناعی میں دلچسپی لینا انسان کے اندر کام کرنے والے خیالات کو اتنا لطیف کر دیتا ہے کہ خیالات کی رو کے ساتھ جسم بھی لطیف محسوس ہونے لگتا ہے۔ جب یہ صورت ذہن کی گہرائی میں اتر جاتی ہے تو خیالات کی پرواز کے ساتھ انسان بھی اڑنے لگتا ہے اور یہی حالت آپ کی بھی ہے۔

سانپوں کا نظر آنا، ان کے درمیان کسی چیز کی موجودگی کنبہ میں انتشار اور اختلافات کی دلیل ہے۔ سانپ کا خشک ہو کر ہڈیوں میں منتقل ہونا اور سفید چیز کا خرگوش کی شکل میں منتقل ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی رائے اکثر غلط ثابت ہوتی ہے اور اہل خانہ کی رائے زیادہ تر صحیح ثابت ہوتی ہے۔ سفید خرگوش کا فائدہ کا تمثل ہے۔ جو اہل خانہ کی طرز فکر سے تعلق رکھتا ہے۔

تساہل پسندی اور بے عملی پر لاشعور کا احتجاج

کٹی ہوئی انگلیاں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چچا میرے گھر آرہے ہیں۔ان کے ہاتھ میں ایک مردہ انسانی ہاتھ ہے اور اس ہاتھ کی انگلیاں کٹی ہوئی ہیں۔ میں حیران ہورہی ہوں کہ ان کے ہاتھ میں مردہ ہاتھ کیوں ہے؟ اور وہ اس ہاتھ کو لے کر میرے گھر میں کیوں آرہے ہیں؟

(ارشد)

تعبیر:

خواب کام میں لاپرواہی اور سستی کی دلیل ہے۔اس روش کو فوری طور پر بدلنا ضروری ہے۔ جتنی جلدی اس روش کو بدل دیا جائے گا اتنی ہی جلدی ترقی و کامیابی کے دروازے کھل جائیں گے۔

گورنر صاحب:

چند روز ہوئے ایک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر کے لئے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ دفتر میں سب لوگ کام کر رہے ہیں اور بینک کے باہر باجے بجائے جارہے ہیں۔ میں نے اپنے دفتر کے کسی آدمی سے پوچھا کہ یہ باجا کیوں بج رہا ہے تو اس نے جواب دیا کہ گورنر صاحب کا آدمی آیا تھا اور اس نے کہا کہ گورنر صاحب کا حکم ہے کہ بینک کھول دو۔ میں نے کہا کہ تم نے گورنر کے آدمی کو باہر سے بات کر کے کیوں واپس کر دیا؟ تمہیں اس شخص کو میرے پاس لانا چاہئے تھا تاکہ میں اس سے بات کرتا۔

(نسیم احمد)

تعبیر:

آج کل آپ اور آپ کے ساتھی جس تعطل کا شکار ہیں اس کو دور کرنے کی کارگاری میں آپ کے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی کوتاہی کی ہے۔اسی وجہ سے معاملات میں پیچیدگی اور طوالت پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن جلد یا بدیر انشاءاللہ نتائج حسب دلخواہ اور مفید بر آمد

ہوں گے۔ آئندہ زندگی میں انتہا پسندی سے ہمیشہ گریز کیجئے۔ جذبات بڑے کام کی چیز ہیں لیکن حقائق کو سامنے رکھنا بھی ضروری ہے۔

جدوجہد کا فقدان:

میں نے خواب دیکھا کہ میں کرسی پر بیٹھا ہوں سامنے میز رکھی ہے۔ ایک عورت سامنے سے آتی ہے اور بڑبڑاتے ہوئے میرے سامنے سے گزر جاتی ہے۔ میں اٹھ کر اس کو دیکھتا ہوں وہ بھی مڑ کر میری طرف دیکھتی ہے۔ میں سپروائزر کی حیثیت سے ایک سڑک بنوا رہا ہوں۔ سڑک پر پلیا ہے اور پلیا کے ایک طرف چرچ بنا ہوا ہے۔ سڑک جب بن گئی تو اس میں جگہ جگہ گڑھے نظر آرہے ہیں۔ ایک عورت گرجا میں سے آتی ہے اور مجھ سے کہتی ہے کہ یہ گڑھے بھر دو۔ عورت نے ساڑھی پہنائی ہوئی ہے۔ ساڑھی کا رنگ سفید ہے۔

میری والدہ میرے گھر آئیں اور تقریباً سوا مہینہ میرے یہاں قیام کیا، جاتے وقت مجھ سے کہا کہ بیٹا میں جا رہی ہوں، لو یہ چابی رکھ لو۔ جب کسی چیز کی ضرورت ہو تو تالا کھول کر نکال لینا۔ جو چابی والدہ صاحبہ نے مجھے دی وہ ٹیڑھی تھی۔

میں نے دیکھا کہ چاند کو گرہن لگا ہوا ہے۔ یہ گرہن زیادہ چاند مغرب میں جا کر چھپ گیا۔ میں یہ سب دیکھ کر انتہائی پریشان ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ تو بہت برا ہوا۔ پھر میرے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ چاند کو واپس آنا چاہئے۔ چاند فوراً واپس آجاتا ہے اور میرا دل خوش ہو جاتا ہے۔ چاند سے نور کی کرنیں پھوٹنے لگتی ہیں۔

ایک بہت بڑی عمارت ہے۔ ستونوں پر چھت رکھی ہوئی ہے۔ عمارت سے تیز خوشبو نکل رہی ہے۔ اس خوشبو کو میں نے جس طرح خواب میں محسوس کیا تھا اسی طرح آنکھ کھلنے پر بھی محسوس کیا۔

(ظفر احمد)

تعبیر و تجزیہ:

خیالات کی بے راہ روی سے طبیعت میں سستی اور اضمحلال پیدا ہو گیا ہے۔ آپ کے سارے خواب لاشعور کا ایک اشارہ ہیں جس کا مطلب زندگی میں جدوجہد کی ترغیب دینا ہے جس کا فقدان ہے۔ پیش نظر کاموں میں جو پیچیدگیاں ہیں وہ زیادہ توجہ اور محنت چاہتی ہیں۔ پہلے خواب میں کسی عورت کا زیر لب کچھ کہنا اور گزر جانا اوقات کار میں بے قاعدگی اور خلاء کی علامت ہے۔ دوسرے خواب میں سڑک کی تعمیر میں گڑھے ہونا کوتاہیوں کی دلیل ہے۔ عورت افادیت ہے۔ گرجا حاصل تک پہنچنے میں اندیشے اور خوف کا تمثل ہے۔ تیسرے خواب میں والدہ کا آنا اور ایک عرصہ تک مقیم رہنا اس وقفہ کی دلیل ہے جو منزل تک پہنچنے میں حائل ہے اور چابی سے

مترشح ہوتا ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو کامیابی ہو سکتی ہے۔ چوتھے خواب میں چاند کا گرہن بزدلی اور مایوسی کی علامت ہے۔ عملی زندگی میں یہ بہت بڑی پسماندگی ہوتی ہے۔ ہمت سے کام کیجئے اور مستقل مزاجی سے کیجئے۔ آپ کے پانچویں خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ترقی کے جو ذرائع تلاش کئے جا رہے ہیں۔ ان میں کامیابی کی توقع نہیں ہے۔ اس لئے طریقۂ کار بدل دینا چاہئے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک آدمی کے لئے جو چیز یا جو کام زیادہ مفید ہو وہ دوسرے کے لئے بھی فائدہ مند ہو۔

آنکھ کھلنے کے بعد خوشبو آنے کی وجہ ذہن کا خواب میں مرکوز ہو جانا ہے۔ جب انسان کا ارادہ اور شعور کسی چیز میں مرتکز ہو جاتا ہے تو وہ تصور سے عمل میں بدل جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہنا چاہئے کہ الیکٹرک امپلس، کیمیکل امپلس اور تبدیل ہو جاتے ہیں اور جو چیز کیمیکل امپلس میں بدل جاتی ہے اس کا اثر بیداری کے حواس میں معینہ وقفہ تک موجود رہتا ہے۔

سب نے مجھے سلام کیا:

خواب دیکھا کہ میں کسی بڑی مجلس میں موجود ہوں اور اس مجلس میں جوش ملیح آبادی، تابش دہلوی، حباب ترمذی، نیاز بدایونی اور دلاور فگار صاحب بنفس نفیس تشریف فرما ہیں۔ جیسے ہی میں ان کے سامنے پہنچتا ہوں تو یہ سب صاحبان کھڑے ہو کر میرا ادب کرتے ہیں، بالکل اس طرح جیسے میں مرزا اسد اللہ غالب ہوں۔ اپنی اپنی جگہ خالی کر کے ہر شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ اپنی جگہ مجھے بٹھا دے۔ مشاعرہ یا مجلس کے اختتام تک میں ان کے پاس بیٹھا رہتا ہوں مگر کوئی نہیں کہتا کہ آپ بھی غزل پڑھیں یا چند اشعار سنا دیں۔

اس خواب میں دوسری بات یہ ہے کہ جب میں گھر سے باہر نکلتا ہوں تو جس طرف سے میرا گزر ہوتا ہے بچے تو بچے بڑے بوڑھے بھی بہت ادب و احترام کے ساتھ جھک جھک کر مجھے سلام کرتے ہیں۔ اگر میں کسی ایک جگہ رک جاتا ہوں تو چند لمحوں کے اندر اندر نوجوانوں کی بھیڑ مجھ سے مصافحہ کرنے کے لئے بے تاب و بے قرار نظر آتی ہے۔ میں گھبرا کر نکلنا چاہتا ہوں تو اچانک میرے پیروں کے نیچے سے زمین نکل جاتی ہے اور میں شاہین کی طرح ہوا میں اڑنے لگتا ہوں، اڑتے اڑتے آسمان کی بلندیوں کو چھو لیتا ہوں اور آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے خواب ایک مہینہ میں کئی مرتبہ دیکھتا ہوں۔

(اشرف کلیم)

تعبیر:

خواب جن مظاہر سے بنا ہے ان سے یہ آشکار ہوتا ہے کہ عملی زندگی میں تساہل اور لاپرواہی کافی حد تک داخل ہو گئی ہے۔

تجزیہ:

شاعروں کا دیکھنا، ان کا ادب کرنا، لیکن شعر پڑھنے کی فرمائش سے بے نیازی برتنا ایسے اجزائے ترکیبی ہیں جن سے عملی زندگی میں لاپرواہی تساہل اور خلاء مترشح ہوتا ہے۔ نیز ضمیر محسوس کر رہا ہے کہ موجودہ طرز فکر اگر اسی طرح برقرار رہی ہے تو عملی زندگی میں روز بروز بے ترتیبی میں ضافہ ہوتا چلا جائے گا جو نتائج سے روگردانی کا سبب بنے گا۔ لاشعور خواب کو بار بار سامنے لا کر اس ہی اندیشے سے متنبہ کر رہا ہے۔ آخر میں بچوں اور بوڑھوں کا احترام کرنا زمین کا پیروں کے نیچے سے نکلنا اور پرواز کرنا ایسے خیالات کی طرف اشارہ ہے جن کی مقصدیت کچھ نہیں ہے اور عمل سے عاری ہیں۔

کبوتر اور مور:

خواب میں دیکھا کہ میں پہاڑی علاقے سے گزر رہا ہوں۔ کچھ فاصلے پر ایک گڑھے میں پودے لگے ہوئے ہیں اور رنگ برنگ پھول کھلے ہوئے ہیں۔ جب میں قریب گیا تو یہ پھول دو خوبصورت کبوتر بن گئے۔ جب میں نے کبوتروں کو پکڑنا چاہا تو دونوں اڑتے ہوئے ایک قلعے کی طرف چلے گئے۔ جب میں کبوتروں کے تعاقب میں اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہاں ان کبوتروں کے ساتھ دو مور ناچ رہے ہیں۔ ایک مور کے سبز پر ہیں اور دوسرے کے سفید۔ ان کے ساتھ اور بھی پرندے ہیں۔ یہ سب پرندے دونوں مور اور دونوں کبوتر ناچتے ناچتے ایک گڑھے میں غائب ہو گئے۔

(قیصر محمود)

تعبیر:

خواب کی تعبیر زندگی کے کسی شعبہ میں بہت بڑی محرومی کی دلیل ہے۔ مور اور پرندوں کا رقص طبیعت کو کوشش کی ترغیب دیتا ہے لیکن تساہل مانع ہو جاتا ہے۔ اگر ہمت سے کام لے کر برابر جدوجہد کی جائے تو اعلیٰ مقاصد کے حصول کا امکان ہو سکتا ہے۔

آگ میں گھر:

میں نے خواب دیکھا کہ قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ جگہ جگہ اوندھی سیدھی، دوہری اور اکڑی ہوئی لاشیں زمین پر پڑی ہیں۔ زمین انسانی خون سے گلنار ہے۔ مردہ انسانوں کے چہرے گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ میں بھی اس خونی ڈرامے میں شریک ہوں۔ یہ تو مجھے یاد نہیں کہ کسی کو قتل کیا یا نہیں لیکن اتنا یاد ہے کہ اس ہنگامہ و خونریزی میں میری ایک انگلی کٹ گئی اور شدید کرب و بے چینی میں میری آنکھ کھل گئی۔

جمعرات کی رات میں نے خواب دیکھا کہ ہمارے گھر میں آگ لگ گئی ہے۔ آگ کے اونچے اونچے شعلوں نے سارے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ گھر کا بڑا حصہ جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ ہم سب افراد خانہ آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آخر ہماری یہ جدوجہد کامیاب ہوئی اور آگ پر قابو پالیا گیا۔

(محمد وصی)

تعبیر:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اوپر جو ذمہ داریاں عائد ہیں آپ ان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے ہیں۔ خواب میں اس قسم کے اشارات بھی ہیں کہ آپ مقروض ہیں اور قرضے کی ادائیگی میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔

تجزیہ:

خواب کے اندر انگلیاں مجروح ہونا اور بعد کے خواب میں آگ دیکھنا اور اس سے گھر کا نذر آتش ہونا، بہت سی ذمہ داریوں کا جمع ہونا اور ان سے عہدہ برآ نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ قتل و غارت گری اور بے گور و کفن لاشوں کا دیکھنا آپ کے مقروض ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ یہ تمام الجھنیں اور پریشانیاں غیر ارادی طور پر دماغ کو بھاری کر دیتی ہیں۔ طبیعت میں ان الجھنوں اور پریشانیوں کی شبیہہ بنا کر خود کو ہلکا کرنا چاہتی ہے۔ طبیعت کے اس تقاضے کی وجہ سے اس قسم کے خواب آپ نے دیکھے ہیں۔

مجذوب:

صبح صادق کے وقت خواب میں دیکھا کہ میں اور میری والدہ ایک مجذوب کے پاس بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ اور بھی وہاں موجود ہیں۔ یہ بزرگ بالکل برہنہ حالت میں تشریف رکھتے ہیں۔ میں ان کے بائیں جانب اور والدہ دائیں جانب بیٹھی ہیں۔ میں نے ان مجذوب صفت بزرگ کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب کیا مجھے کوئی اچھا سا مکان کرائے پر مل جائے گا؟ انہوں نے کہا، ہاں مل جائے گا۔

ہم دونوں خوش ہو کر وہاں سے اٹھے اور مکان کی تلاش میں چل کھڑے ہوئے۔ راستہ میں ماموں زاد بھائی سے ملاقات ہوئی اور وہ بھی ہمارے ساتھ تلاش مکان میں شامل ہو گئے۔ ایک جگہ دیکھا کہ ایک شخص چارپائی پر بیٹھا ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ ہمیں کرائے پر مکان چاہئے۔ اس نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہم ایک اور جگہ گئے اور میرے ماموں زاد بھائی نے ایک شخص سے ملنے کے لئے کہا۔ میں نے کہا، ہاں اس کو تو میں بھی جانتا ہوں۔ ہم جب اس کی دکان پر پہنچے تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ تھوڑی دیر بعد آئے گا۔ ہم مایوس ہو کر آگے بڑھ گئے۔ دیکھا کہ ایک نابینا فقیر اہل اللہ کی شان میں بلند آواز سے ایک مصرعہ پڑھ رہا ہے۔ یہ مصرعہ سن کر میرے دل کی کیفیت بدل گئی اور اہل اللہ کی عظمت اور محبت میں سرشار ہو گیا۔ خوشی اور وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ دل پر بے حد

دباؤ پڑنے کی وجہ سے میرے ذہن میں یہ بات بار بار آئی کہ اگر یہ حالت کچھ دیر اور برقرار رہی تو میں بے ہوش ہو جاؤں گا۔ اسی حالت میں میں بھی وہی مصرعہ زور زور سے پڑھنا شروع کر دیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

جس مجذوب کا میں نے خواب میں ذکر کیا ہے وہ سکھر میں موجود ہیں۔ یہ بزرگ ہمہ وقت دنیا وما فیہا سے بے خبر استغراق کی کیفیت میں کھوئے رہتے ہیں۔ گرمی ہو یا سردی ہمیشہ برہنہ رہتے ہیں۔ عورتیں، مرد اور بچے اپنی اپنی مرادیں لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ بندہ بھی ان کی بارگاہ میں حاضری کو باعث فخر سمجھتا ہے۔

(ملک ظفر)

تعبیر:

خواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت کا میلان اس طرف ہے کہ کچھ کئے دھرے بغیر گوہر مقصود ہاتھ آجائے۔ خواب کے اجزاء یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس طرح سوچتے ہوئے مدتیں گزر گئی ہیں۔

تجزیہ:

مجذوب صفت بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا، سوال کرنا، آپ کا اور والدہ کا خوش ہونا، ایسے نشانات ہیں جو ہوائی امیدوں، نامعلوم سہاروں اور بغیر کسی کوشش کے نتائج پر ذہن کو مرکوز ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ ماموں زاد بھائی کے ساتھ مکان کی تلاش میں سرگرداں پھرنے کے مظاہر میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ نامعلوم سہاروں اور بغیر کسی کوشش کے نتائج حاصل کرنے کی طرز فکر میں تسلسل پایا جاتا ہے۔ نابینا فقیر کا تمثل کوشش کے مفلوج ہونے کی علامت ہے۔ مشورہ یہ ہے کہ ذہن کی اس روش سے گریز کریں اور اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر جدوجہد کی جائے۔

غاروں میں آبشار:

میں نے دیکھا کہ قبر میں لیٹا ہوں اور دفن کرنے والے قبر کے سرہانے کھڑے ہیں۔ میں نے ان لوگوں سے ضرورت کی چند چیزیں طلب کیں۔ یہ بات یاد نہیں رہی کہ ان لوگوں نے وہ چیزیں مجھے دیں یا نہیں۔ مجھے احساس ہوا کہ یہ لوگ میری قبر کو بند کر کے یہاں سے چلے جائیں گے۔ میں اس کال کوٹھڑی میں یک و تنہا کیسے رہوں گا۔ مضطرب اور بے قرار ہو کر سوچنے لگتا ہوں کہ کیوں نہ یہاں سے بھاگ نکلوں؟ مگر پھر خیال آجاتا ہے کہ یہاں سے بھاگ کر کہاں جاؤں گا اور پھر خیال آتا ہے کہ کب تک بھاگو گے؟ یہ تو ایسی جگہ ہے کہ یہاں بہر حال آنا ہے۔ آدم اور آدم کی اولاد سب ہی اس محور کے گرد گھوم رہے ہیں۔ آج اور کل کا مسئلہ ہے۔ آج اگر میں آگیا تو کل آدم کا دوسرا بیٹا، میرا بھائی آئے گا۔ میں نے سوچا کہ میرے ارد گرد اتنی قبروں میں بھی تو انسان ہی پڑے ہیں۔

یہاں میں اکیلا تو ہوں نہیں۔اس کے بعد میں نے دفن کرنے والوں سے کہا، ''بھائیو! تم اپنا کام ختم کر کے اور قبر کو اچھی طرح بند کر کے چلے جاؤ۔'' یہ کہنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

ایک اور خواب دیکھا کہ میں ایک ٹھیلے پر سوار ہوں۔ میرے ساتھ میرا بڑا لڑکا زبیر احمد قادر بھی ہے اور شاید تیسرا سوار میری لڑکی فہمیدہ ہے۔ یا کوئی اور ہے۔ تانگہ نما ٹھیلے میں جُتا ہوا گھوڑا بہت خوبصورت اور منہ زور ہے۔ راستہ سنگلاخ، دلدلی اور اونچا ہے۔ ایک طرف فلک بوس پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ ان پہاڑیوں سے آبشار گر رہی ہے۔ بڑا عجیب اور مسحور کن منظر ہے۔

ٹھیلہ جب پہاڑ کی انتہائی اونچائی پر پہنچتا ہے تو ٹھیلے سے گھوڑا الگ ہو جاتا ہے۔ میں اپنی پوری طاقت سے گھوڑے کی لگام کھینچ رہا ہوں۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ بات ہے کہ اگر گھوڑا ذرا سا بھی بدکا تو ٹھیلے کے بمبو الگ ہو جائیں گے۔ ٹھیلہ اترائی میں اترنے لگتا ہے تو زبیر چلا کر کہتا ہے کہ ابا جی روکو ورنہ ہم سب آبشاروں میں بہہ کر غاروں میں دفن ہو جائیں گے۔ میں اپنے بیٹے کو تسلی دے رہا ہے، ڈانٹ رہا ہوں۔ میری اس ڈانٹ ڈپٹ سے لڑکا گھبرا کر ٹھیلے سے گر جاتا ہے۔ ہزاروں فٹ کی بلندی سے گرنے والی آبشار کا پانی سمندری طوفان کی طرح موجیں مارتا ہوا میرے بیٹے زبیر کو ایک کنوئیں میں گرا دیتا ہے۔ میں ٹھیلے کو ایک ہموار جگہ کھڑا کر کے بھاگتا ہوا کنوئیں کے پاس جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ زبیر کا صرف ہاتھ پانی کی سطح پر نظر آ رہا ہے۔ میں چھلانگ لگانے لگتا ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ کنواں اس قدر تنگ ہے کہ اگر میں نے چھلانگ لگا دی تو زبیر کے اوپر گروں گا اور وہ اور نیچے چلا جائے گا۔ تھوڑی بہت زندہ بچنے کی جو امید ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ میں بہت تیزی سے کنوئیں میں جھکتا ہوں اور ہاتھ ڈال کر زبیر کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہوں مگر مجھے ناکامی ہوتی ہے۔ اتنے میں زبیر کا ہاتھ پھر ابھرتا ہے۔ کنوئیں کی ایک اینٹ اس کے ہاتھ میں ہے۔ یہ اینٹ اس کے ہاتھ سے گر جاتی ہے او ہاتھ بھی پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ میں شدت غم میں پر نم آنکھوں سے سینہ کوبی کرتا ہوں اور اس غم میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(غلام ہمدانی)

تعبیر:

پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ فلم دیکھنے میں تضیع او قات اور اصراف کرتے ہیں۔ طبیعت برا محسوس کرتی ہے اور ذہن تاویل کرتا ہے اور کیا تفریح کی جائے سب اہی ایسا کرتے ہیں۔

دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ فلم دیکھنے میں بے خبر قاعدہ اور بے ترتیب ہیں۔خواب سے یہ انکشاف بھی ہوتا ہے کہ آرام طلبی، آسائش پسندی، سہل انگاری اور تکلفات کی طرف رغبت زیادہ ہے۔ نیز پورے ماحول میں یہ چیزیں پرورش پا گئی ہیں۔

تجزیہ:

پہلے خواب میں دفن کرنے والوں کی موجودگی، قبر میں لیٹنا، بھاگنے کی کوشش کا خیال، پھر اس کی تردید یہ سب علامتیں اور تمثلات مذکورہ بالا طرز عمل (فلم بینی اور اصراف) کے نقش و نگار ہیں۔ دوسرے خواب میں وہ سارے تمثلات ہیں جو بڑوں کے مشاغل سے بنے ہیں مثلاً تکلفات کی زندگی، جس میں آسائش پسندی، آرام طلبی، سہل انگاری اور اس قبیل کی ساری چزیں آجاتی ہیں۔ یہ سارے تصورات اسلاف سے منتقل ہوئے ہیں۔ گھوڑے کی بے لگامی، اس پر قابو پانے کی کوشش میں ناکام ہو جانا، آخر میں تاسف، یہ سب حالات حاضرہ کے بے قاعدہ اور بے ترتیب ہونے کی علامت ہے۔ ٹھیلہ، منہ زور اور خوبصورت گھوڑا، آبشاریں ان آبشاروں میں لڑکے کا ڈوب جانا، کنواں یہ سب تکلفات کی علامتیں اور شبیہیں ہیں۔ ناہموار اور سنگلاخ راستہ، پر تکلف زندگی کے نتیجہ میں حالات کے اندر پیچیدگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کنوئیں میں چھلانگ لگانے سے جھجکنا اور کنویں میں ہاتھ ڈالنا اور نتیجہ میں بچے کے ہاتھ کو غائب دیکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ موجودہ طرز عمل نقصان اور پریشانی کا سبب ہے۔

مشورہ:

۱۔ایسی تفریح کیجئے جس میں وقت کا ضیاع اور دولت کا اسراف نہ ہو۔

۲۔ یہ بات ضروری ہے کہ ہر بات کا جائزہ لیا جائے اور جہاں عملی طور پر طریقوں میں تبدیلی کی ضرورت ہو وہاں تبدیلی کی جائے یقیناً بہتر نتائج مرتب ہوں گے۔

خواب میں انتباہ

ناشپاتی کا درخت:

کیا دیکھتا ہوں کہ میں تن تنہا چلا جا رہا ہوں۔ سامنے کھیت ہے اور دوسری طرف جنگل۔ کھیتوں میں ایک بہت پرانا ناشپاتی کا درخت ہے۔ موسم سردیوں کا ہے اور پتے جھڑ چکے ہیں۔ خالی ٹہنیوں پر پھل لگے ہوئے ہیں حالانکہ پھل کا موسم نہیں ہے۔ بڑی کوشش اور جدوجہد کے بعد میں نے ایک ناشپاتی توڑ کر کھانا چاہی تو یہ دیکھ کر رک گیا کہ اس کی حالت ایک طرف سے ٹھیک ہے اور دوسری طرف سے گل چکی ہے۔ میں نے گلا ہوا حصہ چھوڑ کر صاف اور اچھا حصہ کھالیا ہے۔

(عبدالرشید)

تعبیر:

روزی کے معاملہ میں ہیر پھیر نہ کیجئے۔ اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

دولہا اور بارات:

میں، میرے ابا جان اور ماموں جان کسی کے گھر شادی میں گئے۔ ماموں جان میرے پاس آئے اور مجھے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ جب وہ بہت زیادہ مار پیٹ کر چکے تو ابا جان آ گئے۔ انہوں نے بھی آتے ہی مارنا شروع کر دیا اور اتنا زدوکوب کیا کہ میں بے ہوش ہو گئی۔ ہوش آنے کے بعد دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ ہماری رشتہ دار نے ماموں سے شکایت کی ہے کہ آپ کی لڑکی نے فلاں لڑکے سے دوستی کی ہے۔ میں نے ماموں جان سے معافی مانگی۔ ماموں جان نے مجھے گلے لگا لیا اور کہنے لگے، بیٹا تم تو ہماری عزت و آبرو ہو۔ اچھے بچے ایسے کام نہیں کرتے۔ میں نے کہا ماموں جان میں اس عورت سے ضرور پوچھوں گی کہ اس نے یہ بات کس طرح کہہ دی جبکہ میں اس لڑکے کو جانتی بھی نہیں ہوں۔ ابھی ہم اٹھے ہی تھے کہ باراتی دولہا کو لے کر آ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

آپ نے کسی صاحب کو خواب میں تجزیہ میں بتایا تھا کہ خواب زندگی کا نصف حصہ ہوتا ہے کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ اس خواب کا میری زندگی سے کیا تعلق ہے۔

(پروین کوثر)

تعبیر:

بی بی! سوال ہے کہ اس خواب کا دیکھنے والے کی زندگی سے کیا تعلق ہے؟ جواب سنیئے! ہر فرد جب دوسروں پر ترجیح اور انتخاب کی نظر ڈالتا ہے تو اس کی نظر زیادہ سے زیادہ محاسن اور خوبیاں تلاش کرتی ہے۔ یہ رجحان قدرتی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر رجحان کی قدرت نے حدیں بھی معین کی ہیں۔ یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ تلاش کرنے والا بھی اتنے ہی محاسن اور خوبیاں رکھتا ہے یا نہیں؟ اگر تلاش کرنے والے میں محاسن یا خوبیاں کم یا بہت کم ہیں تو اسے دوسروں کی کمزوریاں بھی معاف کر دینی چاہئیں۔ یہ اپنی طبیعت کے ساتھ صحیح سلوک ہوگا۔ امیدیں اور خوشیاں مضمحل اور افسردہ نہیں ہونے پائیں گے۔ ورنہ مایوسی پیش آنے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اب اس خواب کی تعبیر سنیئے! آپ کو وہ طرزیں پسند ہیں جو خاندان کے بزرگوں کو ناپسند ہیں۔ بزرگوں کا انتخاب آپ کے نزدیک غلط ہے۔ حالانکہ مستقبل ان تمام باتوں کی جو اس وقت آپ کے ذہن میں ہیں تردید کر دے گا۔ جن حالات میں آپ گھری ہوئی ہیں ان میں بڑی احتیاط برتیں۔ جو قدم اٹھائیں سوچ کر اٹھائیں، جو بات کہیں سمجھ کر کہیں۔

کاروبار میں نقصان:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے برابر والے گھر میں بہت تیز آگ لگ رہی ہے۔ یہ آگ پھیلتے پھیلتے ہمارے گھر پہنچ گئی اور گھر کا ایک حصہ اس آگ کی زد میں آگیا ہے۔ میں بجائے آگ بجھانے کے یہ کوشش کر رہا ہوں کہ آگ اور تیز ہو جائے۔ میرے ابا نے مجھ سے کہا، آگ تیز مت کرو ورنہ چھت گر جائے گی اور چھت کے اوپر رکھا ہوا سامان برباد ہو جائے گا اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا نقصان ہوگا۔

(عرفان بشیر)

تعبیر:

یہ خواب انتباہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ خواب دیکھنے والے صاحب کے لئے ضروری ہے کہ گزشتہ ایسے طرز عمل کا جو ان کے کاروبار میں پیش آیا ہے اور جس پر ان کا غلط اصرار ہے بغور مطالعہ کریں اور اپنی روش تبدیل کریں۔

تجزیہ:

آگ ضد کا تمثل ہے۔ جب طبیعت کسی بات پر اصرار کرنے لگتی ہے اور اصرار ضد کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو دماغ کے اندر آگ کی شبیہیں یا سرخ رنگ کی کچھ اور شبیہیں بننے لگتی ہیں اور وہ شبیہیں دماغی سطح پر نظر آنے لگتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دماغ تھک گیا اور آدمی آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا تو ان شبیہوں کو ذہن حرکت دینے لگتا ہے۔ خواب میں یہ بات عام ہوتی ہے۔

خواب کے اندر چھت کا تذکرہ اس بات کی علامت ہے کہ ضد کاروبار میں کسی ایسے شعبے سے متعلق ہے جو نتائج پیدا کرتا ہے۔

والد صاحب کا یہ کہنا ہے کہ ''بہت بڑا نقصان ہو جائے گا'' اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر موجودہ روش کو نہ بدلا گیا تو نتائج اچھے نہیں نکلیں گے۔

پہلا دور:

مورخہ ۸ فروری کو خواب میں دیکھا کہ خضر صورت بزرگ سر سے پیر تک سفید لباس میں ملبوس ہمارے دروازے پر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ سورۃ توبہ اور سورۃ کوثر پڑھ کر اپنے مکان کے چاروں کونوں میں پھونک مار دیا کرو۔ اگر تم یہ عمل نہ کر سکو تو اپنے والدین کو اس کی تلقین کرو۔ ابھی تم لوگوں پر مصیبتوں کا پہلا دور ہے۔ کہیں دوسرا نہ شروع ہو جائے اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر غائب ہو گئے۔

(ستارہ جبیں)

تعبیر:

کسی بزرگ کا دروازے پر آنا اس بات کی نشانی ہے کہ طبیعت توہمات میں پھنس کر پریشان ہو گئی ہے جس طرح خواب میں بتایا گیا ہے، سورۃ توبہ اور سورۃ کوثر یا استغفار سے توہمات اور ان توہمات کی وجہ سے جو پریشانی لاحق ہو گئی ہے، اس کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

خواب میں انتباہ کیا گیا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ توہمات کو ذہن میں قطعاً جگہ نہ دی جائے۔ اس کے لئے زیادہ مصروف رہنا بہتر ہے۔

دیوانہ مزدور:

ہمارے محلے میں ایک مزدور پیشہ آدمی رہتا تھا۔ محلے کے لڑکوں نے اسے دیوانہ بنا دیا تھا۔ لڑکے جب اس کو چھیڑتے تھے تو میں بھی ان کے ساتھ شریک ہو کر اس دیوانے کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ پچھلے دنوں اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس نے میرا چمڑے کا بیگ مجھ سے چھین لیا ہے اور اس میں سے قلم، کاغذ، پنسل نکال کر باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کے ہاتھ سے بیگ چھین لیا۔ چیزیں واپس بیگ میں رکھ دیں لیکن ایک انگوٹھی جس میں بڑا سا فیروزہ لگا ہوا تھا اس نے بیگ سے نکال کر

اپنی انگلی میں پہن لی۔ میں نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا اور انگوٹھی والی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر دانتوں سے انگوٹھی اتار لی۔ ابھی انگوٹھی میرے منہ میں ہی تھی کہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اسی قسم کی ایک اور انگوٹھی اس کی انگلی میں موجود تھی۔ میں نے پھر یہی عمل دہرایا اور منہ میں اس کی انگلی لے کر یہ انگوٹھی بھی نکال لی اور یہ دونوں انگوٹھیاں میں نے اپنی جیب میں رکھ لیں۔

(فرخ اقبال)

تعبیر:

خواب میں وہ تمام اشارے موجود ہیں جو آئندہ ارادوں اور ان سے وابستہ خوش فہمیوں سے بھرپور ہیں۔ لاشعور ان ارادوں کو اندیشے اور شک کی نظر سے دیکھتا ہے اور آپ کو متنبہ کرتا ہے کہ غلط اقدام ہرگز نہ کیا جائے۔

تجزیہ:

ایک دیوانے کو دیکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ خیال دیوانے کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ بیگ چھیننا اور اس میں سے سامان نکالنا اور پھر انگوٹھیوں کا دانتوں سے نکال کر جیب میں رکھ لینا، آپ کی خوش فہمی کا مظہر ہے۔

عروسی جوڑا:

خواب میں دیکھا کہ میری ماں نے میرا نکاح میرے باپ سے چوری چھپے ایک رشتہ دار سے کر دیا ہے۔ ان کی عمر تقریباً ساٹھ سال ہے۔ کچھ عرصہ بعد پھر خواب دیکھا کہ میری منگنی میرے ماں باپ کی مرضی سے سگے چچا کے ساتھ ہو گئی میں نے عروسی جوڑا پہنا ہوا ہے اور ان کے ساتھ تفریح کرنے جا رہی ہوں۔

(عتیقہ ابڑو)

تعبیر:

آپ کے دونوں خوابوں کا مطلب خیالات کی بے راہ روی ہے۔ اس وقت آپ کی ذہنی حالت ایسی ہے کہ خدانخواستہ کسی بھی وقت غلط قدم اٹھ سکتا ہے۔ ماحول میں آپ جو کچھ بھی دیکھتی ہیں اس سے چشم پوشی تو نہیں کر سکتیں البتہ ذہن کو وہاں سے ضرور ہٹا سکتی ہیں۔ خواب میں جس قسم کے تمثلات سامنے آئے ہیں ہم ان کو بیان نہیں کر سکتے۔ آپ سے یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں سب کچھ ہوتا ہے آدمی کو ہمیشہ اپنی طرف دیکھنا چاہئے اور ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے جس سے کردار پر حرف آتا ہو۔ ہمارے خیال میں اس کا علاج ہر وقت باوضو رہنا اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں۔

نظروں سے اوجھل پُل:

سرگودھا چنیوٹ روڈ پر چنیوٹ پل نامی ایک مشہور پل ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس پل کے فولادی ستونوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ خود کو سہارا دینے کے لئے پل کے آہنی ڈنڈے کو پکڑے ہوئے ہوں۔ مجھے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ یہ پل زیر تعمیر ہے۔ ایک لوہے کا ستون سڑک سے دو فٹ کے فاصلے پر الگ تھلگ کھڑا ہے یعنی اس ستون کا پل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پل کی مخالف سمت سڑک پر بہت سے آدمی کھڑے ہیں اور بڑے شوق سے دریا کا نظارہ کر رہے ہیں۔ پل کے نیچے دیکھتا ہوں تو پانی کے بجائے ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ اس وقت میرے احساسات یہ ہیں کہ اگر میں نیچے گر گیا تو موت سے ہم آغوش ہو جاؤں گا۔ یہ خیال آتے ہی میں اس پل کے شکنجے سے نکلنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اوپر دیکھتا ہوں تو آسمان نظر آتا ہے اور پل نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ پھر دریا کی طرف نظر جاتی ہے تو دیکھا کہ دریا میں ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آرہے ہیں۔ کوئی تیر رہا ہے، کوئی کشتی کھیل رہا ہے اور کوئی غوطہ خوری کے کرتب دکھا رہا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی آتا ہے اور مجھ سے پوچھتا ہے کہ میں تمہیں اس مصیبت سے نجات دلاؤں؟ میں نے اس کی مدد قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ذہن میں یہ بات ہے کہ اگر میں نے اس آدمی کی مدد قبول کی اور اس کو اپنا ہاتھ پکڑا دیا تو میرا پیر پھسل جائے گا اور میں زندہ درگور ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد دو تین آدمی اور آئے اور مجھے اس مصیبت سے نجات دلانے کی پیشکش کی مگر میں نے ان سب کی پیش کش کو مسترد کر دیا۔ یکایک میرے ہاتھ کی گرفت کمزور ہو گئی اور پیر بھی جگہ پر قائم نہیں رہے۔ گھبراہٹ سے اور بے بسی کی وجہ سے میری پیشانی پسینہ سے شرابور ہو گئی۔ میں نے مایوس ہو کر پل میں لگے ہوئے ایک گارڈ کے ساتھ سر لگا دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ دل میں سوچتا ہوں کہ جو ہونا ہے، ہو کر رہے گا۔ اگر مرنا ہی قسمت میں ہے تو کون بچا سکتا ہے۔ اب جو آنکھیں کھولتا ہوں تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے کھڑا مسکرا رہا ہوں۔ حیرت اور استعجاب کے ملے جلے جذبات سے یہ سوچتا ہوں کہ اس موت و زیست کے مرحلے سے کیسے نجات پا گیا؟ مشرق کی طرف چلنے لگتا ہوں تو دور پرے کے رشتہ داروں کی ایک لڑکی نظر آئی۔ یہ آہو چشم لڑکی سفید لباس پہنے خراماں خراماں سڑک کے دائیں جانب چل رہی تھی۔

رنگ قدرے سیاہی مائل مگر بدن سے مقناطیسی لہریں نکل رہی ہیں اور مقناطیسی لہروں نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے نہایت خندہ پیشانی سے مجھ سے ہاتھ ملایا۔ ہم دونوں ہنستے کھیلتے اپنے گاؤں پہنچ گئے۔ عصر اور مغرب کا درمیانی وقت ہے۔ سہرا باندھا گیا اور اس لڑکی سے میرا نکاح ہو گیا۔ دولہا بن کر میں اس کے گھر گیا۔ وہاں شادی کا سماں تھا۔ گانا بجانا ہو رہا تھا۔ پھر میں کمرہ عروسی میں گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ سے باہر آگیا۔ گھر سے باہر آکر دیکھا کہ ایک تندور ہے جس کی آگ بجھ چکی ہے۔ پاس ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ جب اس چارپائی پر بیٹھ گیا تو لڑکی بھی میرے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔ ابھی ہم نے بات بھی شروع کی نہیں تھی کہ اچانک دوسری چارپائی موجود ہو گئی۔ اس پر میری پہلی بیوی بیٹھی ہوئی تھی۔ مجھے اس لڑکی کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر وہ زار و قطار رونے لگی۔ مجھے اس کا رونا نہایت ناگوار گزرا۔ شدید غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو گھور کر دیکھا اور آنکھ کھل گئی۔

جس لڑکی کو خواب میں دیکھا ہے اس سے میرا کبھی تعلق نہیں رہا۔ نہ کبھی یہ بات ذہن میں آئی کہ مجھے اس لڑکی سے شادی کرنا ہے۔ میں یہ عرض کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ خواب میں جس قسم کے تصورات اور جذبات واحساسات میرے سامنے آئے ہیں طبعاً اُن سے بہت دور ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ میں نے اس قسم کا خواب دیکھا؟

(اے عقیل)

تعبیر:

طبیعت انبتاہ کر رہی ہے کہ موجودہ روش میں تبدیلی کی جائے۔ فی الوقت کوشش کے جو طریقے اختیار کئے جا رہی ہیں انہیں بدلا جائے۔ تو پھر کامیابی ممکن ہے۔

تجزیہ:

آپ نے جو خواب دیکھا ہے کہ ایک دریا ہے اس کے پل میں گارڈ لگے ہیں جس میں آپ نے خود کو پھنسا دیکھا ہے۔ یہ تمثلات ان چیزوں کے ہیں جو زندگی کی شاہراہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ چند آدمیوں کا آکر گارڈ کی گرفت سے نکالنے کی پیش کش کرنا، پھر مسترد کردینا، کامیابی کے مواقع ضائع ہونے کی علامت ہے۔ اگر دوسروں کا تعاون قبول کرلیا جاتا تو حالات مختلف ہوتے۔ اس کے باوجود خواب میں جو حالات پیش آئے وہ اچانک ذہنی تبدیلی کا اشارہ ہیں۔ کسی وجہ سے روش بدلنا پڑی لیکن وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا اور کوشش سے جو نتائج برآمد ہونا چاہئے تھے وہ رونما نہیں ہوئے۔ یکایک خود کو سڑک پر دیکھنا، مشرق کی طرف چلنے سے کسی مانوس چیز کا نظر آنا، گاؤں پہنچ کر سہرا باندھنا، لوگوں کا ہجوم، بہت سی باتوں کا بھول جانا اور تنور کے پاس جا بیٹھنا، پہلی بیوی کو رونا، معکوس نتائج کی طرف اشارہ ہے۔ جو موجودہ مشکلات سے تعلق رکھتا ہے۔ خواب کے اجزائے ترکیبی سے یقیناً یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ انتہائی کربناک حالات کا شکار ہیں اور فی الوقت بھی ان مشکلات میں کوئی خاطر خواہ کمی نظر نہیں آتی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کریں اور آپ کے لئے آسانیاں پیدا کردیں۔ کفرانِ نعمت بعض اوقات بہت بڑی پریشانی کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ دوست احباب اور اقرباء کا تعاون بھی نعمت خداوندی ہے۔ اسے مسترد نہیں کرنا چاہئے۔

سونے سے پہلے:

میری عمر تقریباً انیس سال ہے۔ غیر شادی شدہ ہوں۔ جسمانی صحت اچھی ہے۔ کافی عرصہ سے خواب میں ایک ہی چیز دیکھتا چلا آرہا ہوں وہ یہ کہ جس جگہ اور جہاں بھی دیکھتا ہوں عریاں مناظر میرے سامنے آتے ہیں۔ بہت پریشانی ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کروں۔ سونے سے پیشتر رات کو گیم کھیلتا ہوں۔ کاروباری مصروفیات کے بعد رات کو دو گھنٹہ کھیلنے سے تھک جانا چاہئے اور اصولاً

مجھے گہری نیند آنی چاہئے۔ لیکن جیسے ہی سوتا ہوں خواب شروع ہو جاتے ہیں اور خواب میں اس قسم کے عریاں مناظر دیکھتا ہوں کہ جن کے اظہار میں اخلاق مانع ہے۔

(لیاقت علی)

تعبیر و تجزیہ:

اس خواب کا تعلق زیادہ تر کاروبار سے ہے۔ خواب میں طبیعت کا جذبات کی رو میں بہہ جانا پایا جاتا ہے۔ جذبات کی رو میں بہہ جانے کا مطلب ہے کہ حقائق کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ آج کل کاروبار میں عام طور پر جو قدریں رائج ہیں ان کو لوٹ کھسوٹ کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس لوٹ کھسوٹ میں جائز و ناجائز کا فرق بھی ختم ہو جاتا ہے۔ خواب میں بار بار عریاں مناظر کا دیکھنا لاشعور کا انتباہ ہے۔ لاشعور یہ بتا رہا ہے کہ کاروبار میں موجود روش کو تبدیل کر کے اعتدال کو اپنایا جائے۔

شادی بیاہ سے متعلق خواب

نجومی کی پیشن گوئی:

میں نے یہ خواب دیکھا کہ میں ایک نجومی کے سامنے کھڑا ہوں۔ نجومی نے مجھے اپنی پسند کا پھول لانے کے لئے کہا۔ میں جو پھول لے کر آیا وہ مختلف قسم کی پتیوں پر مشتمل تھا۔ ان میں ہرے، سفید اور لال رنگ کی پتیاں نمایاں تھیں۔ پھول دیکھتے ہی نجومی نے سخت افسوس کا اظہار کیا اور سفید رنگ دیکھتے ہی کہا کہ تمہاری موت کا پیغام آیا ہے۔ خواب میں اچانک والد صاحب کے پاس پہنچ گیا اور میں نے چیخ کر انہیں بتایا کہ میں بہت جلد مرنے والا ہوں اور میری موت کے لئے آج کا دن مقرر ہے۔ وجہ پوچھنے پر میں نے نجومی کی پیشن گوئی اور یہ پھول کا سارا قصہ کہہ سنایا۔ میں نے والد صاحب سے کہا نجومی کا کہنا ہے کہ پھول کی سفید پتیاں موت کا پیغام ہے اور ہری پتیوں کی موجودگی ''مٹھاس'' ہے اور سرخ پتیوں کی موجودگی سے متعلق بھی کوئی بات کہی جو مجھے یاد نہیں رہی۔ اتنا کہنے کے بعد میں زار و قطار رونے لگا۔ میں خواب میں ہی سوچ رہا ہوں کہ میں تو موت کی دعائیں مانگا کرتا تھا اب جبکہ موت میرے سر پر منڈلا رہی ہے تو مجھے پریشانی کس بات کی ہے؟ اس سوچ بچار میں آنکھ کھل گئی۔

(عبدالقیوم)

تعبیر:

آپ ہندوستان میں دو لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو اپنی شریک حیات بنانا چاہتے ہیں۔ یہ دونوں رشتے مشکوک ہیں۔ خواب میں دیکھے ہوئے مناظر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ آپ رشتہ ضرور چاہتے ہیں لیکن آپ خود اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ہندوستان میں کسی لڑکی سے آپ کی شادی ہو جائے گی۔

تجزیہ:

پھول، تینوں پتیاں اور ان میں مختلف رنگ اس بات کی علامت ہیں کہ لڑکیاں تین ہیں اور تینوں میں سے ایک قابل حصول ہے۔

سفید رنگ جس کو نجومی نے موت کا پیغام کہا ہے اور وہ سرخ رنگ جس کا مطلب آپ کو یاد نہیں اس بات کی دلیل ہے کہ ہندوستان کے دونوں رشتے ناقابل حصول معلوم ہوتے ہیں۔ احتمال اس بات کا ہے کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا رشتہ حاصل ہو جائے۔

وہ پتی ہے جس کو نجومی ''مٹھاس'' کہتا ہے۔ خواب میں موت کے پیغام سے ڈر اور پریشانی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہندوستان کے دونوں رشتوں میں آپ کے سامنے ''مالی منفعت'' گھر ہستی سے زیادہ عزیز ہے۔

آخری رکعت:

علی الصباح خواب دیکھا کہ میں مسجد میں نماز پڑھنے گیا ہوں۔ نماز ختم ہونے والی ہے۔ آخری رکعت میں شریک ہو گیا ہوں اور پھر میں بیدار ہو گیا۔

(ریاض احمد)

تعبیر:

آپ اپنی اولاد کی یا اپنے کسی رشتہ دار کی شادی میں تاخیر کر رہے ہیں جس کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے۔ اس کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کیجئے۔ خواب میں اسی بات کی طرف آپ کو متوجہ کیا گیا ہے۔

کرکٹ کا میچ:

چند روز ہوئے میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ جب سے یہ خواب دیکھا ہے ایک انجانے خوف سے دوچار ہوں۔ جب بھی خواب یاد آتا ہے میرے اوپر کپکپی طاری ہو جاتی ہے اور دل دہشت سے کانپ اٹھتا ہے۔ گزارش ہے کہ اس خواب کا تجزیہ ضرور کیجئے گا۔

خواب یہ ہے:

ایک جگہ کرکٹ میچ ہو رہا ہے۔ ٹیم میں، میں بھی شامل ہوں۔ تماشائیوں میں سے ایک لڑکی جو ہمارے محلے میں رہتی ہے، موجود ہے۔ اس لڑکی نے مجھے بھائی کہہ کر پکارا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک لڑکی کی ماں آگئی ہے۔ وہ اسے گالیاں دیتی ہے اپنے شوہر کے پاس لے گئی۔ لڑکی راستہ بھر التجا کرتی رہی کہ مجھے معاف کر دو، میں نے کوئی برائی نہیں کی۔ صرف بھائی کہہ کر پکارا ہے لیکن ماں کے اوپر غصے کا بھوت سوار تھا۔ اس نے لڑکی کی اس التجا پر قطعی توجہ نہیں دی۔ باپ نے اسے ایک درخت کی ٹہنی پر کھڑا کر کے چاقو نکال لیا اور لڑکی کے تین ٹکڑے کر دیئے۔ چاقو دو مرتبہ چلایا ایک وار میں لڑکی کو کندھوں سے پاؤں تک چیر ڈالا۔ دوسرے وار میں لڑکی کے تن سے گردن جدا کر دی۔ میں نے چاہا کہ آگے بڑھ کر کہوں کہ تمہاری بیٹی بے قصور ہے مگر مجھ پر خوف و دہشت اس قدر

مسلط ہو گیا تھا کہ میں اس لڑکی کے لئے کچھ نہ کر سکا۔ احساس ندامت، ڈر اور خوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ میں وہاں سے واپس آ گیا۔ مگر تھوڑی دور جا کر مجھے خیال آیا کہ تُو انتہائی بزدل اور کم ہمت ہے۔ اس نے تجھے بھائی کہا اور تو وہاں سے بھاگ آیا۔ اس خیال کے زیر اثر واپس آیا۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لڑکی بھلی چنگی کھڑی ہے۔ میں اس کے قریب پہنچا تو مجھے دیکھ کر ہنسنے لگی اور فوراً اپنے پیروں کی طرف جھک گئی۔ جھکی اس طرح جیسے شرما گئی ہو اور اپنے آپ کو چھپا رہی ہو۔ خاص بات یہ ہے کہ خواب میں لڑکی کی شکل اصل شکل سے قدرے مختلف نظر آئی۔

(امین ناز)

تعبیر:

آپ کے تصورات میں ایک لڑکی بسی ہوئی ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے وظائف بھی پڑھے ہیں لیکن حصول مقصد میں آپ کو ناکامی ہوئی ہے۔

تجزیہ:

لڑکی جس طرح دیکھی گئی، کئی تصورات کا مجموعہ ہے۔ یہ تصورات کسی خاص صورت کی منتخب خوبیوں سے متعلق تمثلات ہیں۔

بھائی کہہ کر پکارنا اور اماں سے التجا کرنا ان ورد و وظائف کے نقوش ہیں جن کو حصول کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چاقو، باپ، جسم کے تین ٹکڑے اور لڑکی کا بے پردہ محسوس ہونا معاش کے لئے جدوجہد میں کوتاہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ صحیح قدم اٹھانے اور صحیح ذرائع اختیار کرنے سے یہ سب رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں۔

دل سے دھواں اٹھا:

میں نے چند روز ہوئے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں کسی کے گھر گیا ہوں۔ ابھی میں گھر کے اندر داخل بھی نہیں ہوا تھا کہ میری نظر چھت کی طرف اٹھ گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک لڑکی اس حال میں کھڑی ہے کہ بال کھلے ہوئے ہیں چہرے سے افسردگی اور مایوسی ہویدا ہے۔ اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ ادھر دیکھو! اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگی کہ اس کے اندر آگ بھڑک رہی ہے۔ میرا دل جل کر دھواں ہو رہا ہے۔ آپ اگر کر سکیں تو سامنے نلکے پر جائیں اور وہاں سے پانی کی بالٹی بھر کر لائیں اور میرے سینے کے اندر اٹھتے ہوئے شعلوں پر پانی ڈال دیں تاکہ یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ میں لڑکی کی یہ بات سن کر اتنا خوفزدہ ہو گیا کہ وہاں سے بھاگ آیا۔ اسی گھبراہٹ اور پریشانی میں میری آنکھ کھل گئی۔

(محمد اظہر)

تعبیر:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھے ہوئے چند حصے چھپا لئے ہیں۔ آپ کے پورے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ کسی لڑکی اور آپ کے درمیان عہد و پیمان ہوا ہے اور آپ نے نہایت بے دردی سے ان تمام وعدوں کو فراموش کر کے بے وفائی کی ہے۔ لڑکی نہایت نیک اور خوبصورت ہے۔ وہ آپ کو اپنا ہمسفر بنانا چاہتی ہے مگر آپ کے ارادے میں خود غرضی کا پہلو نمایاں تھا۔

تجزیہ:

خواب میں جو گھر آپ نے دیکھا ہے وہ آپ کے دوست کا ہے۔ لڑکی آپ کے دوست کی بہن ہے۔ سینے میں آگ بھڑکنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے طرز عمل سے اسے شدید تکلیف پہنچی ہے اور ابھی تک آپ کے لگائے ہوئے زخم مندمل نہیں ہوئے ہیں۔ آپ سے پانی منگوانا اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ آپ کو اب بھی پسند کرتی ہے۔ آپ کا وہاں سے گھبرا کر بھاگ آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور آپ کے ذہن میں یہ بات ہے کہ وہاں آپ کا رشتہ نہیں ہو سکتا۔ آپ یہ بھی سوچتے ہیں کہ اگر اس معاملہ کو آگے بڑھایا گیا تو آپ دوست کی نظروں سے گر جائیں گے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اس مسئلہ کو اپنے بزرگوں کی معرفت آگے بڑھایئے۔ اس سے آپ کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ دوستی اور مستحکم ہو جائے گی۔

خواب میں معاشی حالات سے متعلق اطلاعات

شارٹ کٹ:

خواب یہ ہے کہ میرا ایک دوست ممتاز میرے گھر آیا۔ دروازے پر دستک دی۔ میں نے چارپائی سے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ وہ اندر آیا اور وہ مجھ سے کہا کہ جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں جانا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں جانا ہے۔ لیکن محسوس ایسا ہوتا ہے کہ جیسے پہلے سے کوئی پروگرام طے ہے۔ میں نے کپڑے تبدیل کئے اور کمرے سے باہر آ گیا۔ میں نے اپنے دوست کو سڑک کے آخری کونے پر جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ بالکل سائے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ میں تیز تیز قدم اٹھا کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جب میں قریب پہنچا تو وہ ایک دم گلی میں مڑ گیا۔ میں بھی تقریباً بھاگتے ہوئے اس گلی میں مڑ گیا۔ جیسے ہی قریب پہنچا وہ دوسری گلی میں مڑ گیا۔ تین چار گلیوں میں وہ مڑ کر غائب ہو گیا۔ میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں اس کی تلاش میں گھومتا رہا اور شام ہو گئی۔ اب میں ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں نہ گلیاں تھیں اور نہ سڑکیں۔ ایک پگڈنڈی تھی۔ آس پاس جگہ جگہ جھاڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ زمین ریتیلی تھی، سامنے ایک بلند پہاڑ تھا۔ میں چلتا رہا اور چلتے چلتے ایک قبرستان میں پہنچ گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ قبریں کچی بنی ہوئی ہیں۔ خیال آیا کہ ان قبروں کے اوپر سے گزر کر Short Cut راستہ اختیار کر لوں۔ جب میں قبر پر چڑھا تو ایک دم کسی نے مجھے شکنجہ میں کس لیا۔ نکلنے کے لئے بہت ہاتھ پیر مارے لیکن میری سب کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ تقریباً دو تین فٹ کے فاصلے پر ایک نالی نظر آئی۔ میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر کسی طرح میرا پاؤں اس نالی میں چلا جائے تو میں اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر لوں گا۔ انتہائی جدوجہد کے بعد میں اس میں کامیاب ہو گیا اور جیسے ہی میرا پاؤں نالی میں گیا مجھے نجات مل گئی اور ساتھ ہی آنکھ بھی کھل گئی۔

(اسلم پرویز)

تعبیر:

آپ کو اپنے معاشی حالات میں جو تنگی محسوس ہوتی ہے وہ چند دوستوں کی کوششوں سے دور ہو جائے گی۔ جدوجہد جاری رکھیئے اور صبر و سکون سے کام لیجئے۔ اللہ تعالیٰ امیدیں پوری کریں گے۔

خون پانی بن گیا:

میں نے خواب دیکھا کہ میں بے آب و گیاہ میدان میں چلا جارہا ہوں۔ سورج کی تمازت اور دھوپ کی شدت سے ہر چیز جھلسی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ پیاس کی شدت سے بے حال اور پسینہ میں شرابور دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ بائیں ہاتھ میں سنسناہٹ محسوس ہوتی ہے۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ہاتھ کے انگوٹھے کا گوشت سوجھ رہا ہے جو پھول کر کالے انگور کے برابر ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد انگوٹھا پھٹ گیا۔ اس میں سے ایک چھوٹا سا پودا نمودار ہوا۔ بڑھتے بڑھتے یہ پودا ایک سایہ دار درخت میں تبدیل ہو گیا۔ اس درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں بے خود کر دینے والی لذت سے لطف اندوز ہو رہا ہوں کہ یکایک خیال آیا کہ اس عجیب و غریب ہئیت کو دیکھ کر دنیا کیا کہے گی۔ یہ خیال آتے ہی میں نے درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

انگوٹھے سے درخت کو نکال پھینکنے کے بعد میں نے دیکھا کہ انگوٹھے میں ایک گول سوراخ ہو گیا ہے اور اس سے پانی کی ایک دھار نکل رہی ہے اور پانی سے آس پاس کی ساری جگہ بھیگ گئی ہے۔ جب پانی بہت زیادہ بہنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ میرا خون پانی بن کر بہہ رہا ہے۔ اگر اسی طرح خون بہتا رہا تو میں بہت کمزور ہو جاؤں گا۔ اس کمزوری سے بچنے کے لئے میں نے سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کہنی پکڑی تا کہ خون ضائع ہونے سے بچ جائے۔

(رحمان بیگ)

تعبیر:

آپ کے اس خواب میں ماضی، حال اور مستقبل کی رائیداد پوشیدہ ہے۔ ہوا یہ کہ آپ پہلے معاشی پریشانی میں گرفتار تھے پھر یکایک حالات بدلے اور دیکھتے ہی دیکھتے معاشی اعتبار سے آپ خود کفیل ہو گئے۔ دوستوں پر اعتماد کرنے سے نقصان ہوا اور پھر معاش کے تانے بانے میں الجھ گئے۔ قدرت نے ہاتھ پکڑا۔ تھوڑی سی جانفشانی کے بعد حالات پھر قابو میں آ گئے۔

تجزیہ:

بے آب و گیاہ میدان، سورج کی تمازت اور دھوپ کی تپش، معاشی پریشانیوں کے تمثلات ہیں۔ انگوٹھے پر درخت کا اُگنا، غیبی امداد کا مظہر ہے۔ درخت کو اکھاڑ پھینکنا، بنے بنائے ہوئے جمے ہوئے کام کو بگڑنے کی دلیل ہے۔ انگوٹھے سے پانی کا بہنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ قدرت نے دستگیری کی ہے۔ یہ سوچنا کہ دنیا کیا کہے گی اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کی طبیعت میں مروت اور لحاظ زیادہ ہے جس سے آپ نقصان اٹھاتے ہیں۔ آس پاس کی جگہ کا بھیگنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ سے آپ کے دوستوں کو فائدہ پہنچا اور آئندہ بھی فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔

مشورہ:

دوستوں پر اعتماد کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن کاروبار میں اعتماد کے ساتھ نگرانی بھی ضروری ہے۔اس خواب میں آپ کے لاشعور نے آپ کو متنبہ کیا ہے کہ اعتماد جس میں لاپرواہی اور تساہل ہو آپ کیلئے غیر مفید ہے۔خواب میں اس قسم کے اشارات بھی ہیں کہ آپ کام کو ضرورت سے زیادہ پھیلا لیتے ہیں جس کی وجہ سے چارو ناچار آپ کو اقرباء اور دوستوں پر اعتمار کرنا پڑتا ہے۔کام اتنا بڑھایئے جس پر آپ کنڑول کر سکیں۔

ایک جھٹکا لگا:

میں سکھر میں سویا اور یہ دیکھا کہ میں ہندوستان والے آبائی مکان میں کھڑا ہوں۔اچانک میری نظر اوپر کی سمت اٹھی۔کیا دیکھتا ہوں کہ میری لڑکی چھت کی منڈیر پر لیٹی ہوئی ہے اور نیچے کی طرف جھکی ہوئی مجھے دیکھ رہی ہے۔میری اس بچی کی عمر تقریباً ڈھائی سال ہے۔میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ مبادا بچی نیچے نہ جا گرے۔میں سوچنے لگا کہ اگر میں اوپر گیا تو ہو سکتا ہے کہ اس عرصہ میں بچی منڈیر پر سے پھسل جائے۔غیر ارادی طور پر میں نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کر دیئے اور بچی میری گود میں آ گری۔بچی کے اتنے اوپر سے گرنے کی وجہ سے مجھے بھی جھٹکا لگا اور میں بھی نیچے کی جانب گر گیا۔لیکن لڑکی کو میں نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے رکھا۔اس کے باوجود لڑکی کا سر زمین سے ٹکرا گیا۔اسی پریشانی میں میری آنکھ کھل گئی۔

(ایم مرچنٹ)

تعبیر:

خواب میں ایسے مظاہر پائے جاتے ہیں کہ زائد اخراجات کے لئے قرض لیا گیا ہے یعنی ضرورت سے بہت زیادہ۔پہلے اس کی ادائیگی آسان معلوم ہوئی پھر حالات نے دقت طلب بنا دیا۔

تجزیہ:

دیوار کی منڈیر پر بچی کا نظر آنا بچی کا ہاتھوں میں گرنا اور سر کا زمین سے ٹکرانا ایسا پس منظر ہے جس میں زائد اخراجات کے لئے قرض لیا گیا ہے۔یعنی ضرورت سے ماوراء۔خواب میں لاشعور نے اس بات کی یاد دہانی کرائی ہے کہ قرض لیتے وقت طبیعت نے اس کو غیر ضروری قرار دیا لیکن طبیعت کے اس رجحان کو مسترد کر دیا گیا۔اس طرز عمل سے لاشعور میں بار پیدا ہو گیا اور آہستہ آہستہ وہ بار شعور میں منتقل ہوتا رہا۔شعور نے لاشعور کے اس بار اور ناگواری کو لڑکی، منڈیر، آپ کے اندر کے خوف کے احساسات، بچی کا نیچے گرنا، آپ کا ہاتھ پھیلانا، بچی کا گود میں آنے کے باوجود آپ کا گر جانا اور بچی کے سر پر ضرب آنا کے مظاہر میں پیش کر دیا ہے۔

آنکھ:

ایک بہت بڑے میدان میں اپنی سالیوں کے ہمراہ موجود ہوں۔ اچانک کسی نے خبر دی کہ تمہارے خسر صاحب کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ میں تیز تیز قدم سے میدان سے نکلا اور سڑک پر آگیا۔ ایک دم گھٹا چھا گئی۔ بجلی چمکی، بادل گرجے اور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ سڑکیں ندی نالوں میں تبدیل ہو گئیں۔ لوگ بارش کی تیز بوچھاڑ سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ میں نے دوڑ کر سڑک پار کی اور میں اپنے خسر صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے پوچھا کہ آپریشن کیسا رہا۔ جواب ملا بہت کامیاب رہا۔ پھر میں نے اس عینک کو دیکھا جو ڈاکٹر نے ان کو لگانے کے لئے دی تھی۔ اس عینک کو جب میں نے آنکھوں پر لگایا تو مجھے بہت دور کی چیزیں نظر آئیں۔

(غلام جعفر)

تعبیر:

خواب میں غیر ضروری اخراجات کے تمثلات ہیں۔ ان تمثلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات غیر ضروری رسموں اور محض ناموری کے لئے کئے گئے ہیں۔

تجزیہ:

ایک بہت بڑے میدان میں آپ کے ساتھ آپ کی سالیوں کا ہونا، خاندان میں رائج رسومات کی علامتیں ہیں۔ گھٹا، بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کے ساتھ بارش، اس بارش سے راستوں کا بند ہونا نیز لوگوں کا ادھر ادھر بھاگنا اور بھاگ کر آپ کا سڑک پار کر کے خسر صاحب کے پاس پہنچنا ان زائد اور غلط رسومات سے پیدا ہونے والے نقصانات کی نشاندہی ہے۔ آپریشن اور عینک میں چیزوں کا دور تک نظر آنا ان اخراجات کی شبیہیں ہیں جو رسموں پر ناموری کے لئے کئے گئے ہیں۔

مشورہ:

آج ہم جس معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں اس معاشرہ کا نصب العین اور مقصد دولت اور صرف دولت بن کر رہ گیا ہے۔ سازوسامان، شان و شوکت اور دولت و ثروت کے حصول میں ہم اتنا آگے بڑھ گئے ہیں کہ ہماری زندگی کا پورا نظام راست روی، حق جوئی، صداقت پسندی اور خدا ترسی کے تصورات سے محروم ہو گیا ہے۔ دولت مند بننے کے رجحانات اسراف اور فضول خرچی کو جنم دیتے ہیں۔ خاندانی رسم و رواج پر روپیہ پیسے کا خرچ ناموری اور اظہار شان کے زمرے میں آتا ہے۔ اسلامی اخلاق اس طرز عمل کو نہ صرف یہ کہ پسند نہیں کرتا بلکہ رد کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ان اللّٰہ لا یحب المسرفینo"

مفہوم: "اللہ تعالیٰ فضول خرچ لوگوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔"

صحن میں تخت:

پہلے دن یہ خواب دیکھا کہ کچھ لوگ آئے ہیں اور ہمارے گھر کا سارا سامان نکال کر باہر جمع کر رہے ہیں۔ میں اصرار کرتا ہوں کہ یہ سامان باہر نہیں جائے گا۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا گھر ہے تمہیں یہ گھر چھوڑنا پڑے گا۔ میری والدہ اس طرح بے گھر ہونے کے تصور سے بہت پریشان ہیں۔ گھر کا پورا سامان وہ لوگ باہر جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر ان کو کسی نہ کسی طرح راضی کر کے سامان لے جانے سے روک دیا۔

دوسرے دن یہ دیکھا کہ میں گھر کے صحن میں ایک تخت پر بیٹھا ہوں۔ والدہ اور میرے سب بھائی گھر میں موجود ہیں۔ ان سب کی نگاہیں بار بار میری طرف اٹھتی ہیں۔ پھر دیکھتا ہوں کہ مکان کی چھت پر چڑھا ہوا ہوں۔ چھت کے وسط میں نہایت عمدہ انتہائی خوبصورت نور میں ڈھلا ہوا ایک سفید رنگ گنبد رکھا ہے۔ میں نے اس نورانی گنبد کو اٹھا کر چھت کی دونوں دیواروں کے اوپر رکھ دیا۔ گنبد میں سے سفید دودھیا رنگ کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔ ان شعاعوں میں ایسی چمک دمک ہے کہ نظریں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

میں خواب ہی میں سوچ رہا ہوں کہ ایسی روشنیاں تو میں نے زندگی بھر کبھی نہیں دیکھیں۔

گنبد سے جیسے ہی نگاہ ہٹی ہوا کا طوفان آگیا اور تیز جھکڑ چلنے لگے۔ خود کو سنبھالنا مشکل ہو گیا اور کھڑے کھڑے گر گیا۔ گرتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کو دیکھنے کے بعد میں دوہری کیفیت سے دوچار ہوں۔ جب گنبد اور اس کی شعاعوں کی طرف ذہن مرکوز ہوتا ہے تو اپنے اندر خوشی کے فوارے ابلتے محسوس کرتا ہوں۔ جیسے ہی گنبد کی شبیہہ تصور میں آتی ہے، محسوس ہوتا ہے کہ دل پھول کی طرح کھل گیا ہے۔ جب شعاعوں اور نورانی لہروں کا تمثل سامنے آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں انہی لہروں سے بنی ہوئی پھلجھڑی جل اٹھی ہے۔ جلتی ہوئی پھلجھڑی سے گرتے اور بکھرتے ہوئے نورانی پھول باقاعدہ میرے دماغ کی سطح پر گرتے ہیں۔ ان پھولوں کی ضرب کو گو کہ وہ بہت ہی لطیف ہوتی ہے مگر میں محسوس کرتا ہوں۔ اس کیفیت میں خود کو دنیا کا خوش نصیب ترین انسان سمجھتا ہوں۔ ہر غم، حزن و ملال اور پریشانی کا وجود ہی مشکوک ہو جاتا ہے۔ سوچتا ہوں کہ پریشانی یا اس قبیل کی کسی چیز کا دنیا میں وجود ہی نہیں ہے۔ تلاش کرنے کے بعد بھی غم دل یا اضطراب دماغ ہاتھ نہیں آتا۔

اور جب ہوا کے طوفان کی طرف توجہ جاتی ہے تو اپنے اوپر قنوطیت اور یاسیت کو مسلط پاتا ہوں۔ ہر چیز جکڑی ہوئی، بندھی ہوئی، تڑپتی ہوئی اور سسکتی ہوئی، روتی ہوئی، غمناک، دردناک اور عذاب ناک صورت میں نظر آتی ہے۔ خود کو اپنے خیالات کو تصورات، احساسات کو پابند سلاسل اور مقید دیکھتا ہوں۔ جی ہاں دیکھتا ہوں، محسوس نہیں کرتا۔ میں مشاہدہ کرتا ہوں کہ میرا جسم بذات خود بے جان گوشت پوست اور ہڈیوں کا پنجرہ ہے۔ اس پنجرہ کی اپنی کوئی حرکت نہیں ہے۔ نہ یہ سوچ سکتا ہے، نہ محسوس کر سکتا ہے۔ رو سکتا ہے اور نہ ہنس سکتا ہے۔ اس کی زندگی کی ہر حرکت، ہر خیال، ہر تصور، ہر احساس اور ہر لمس کی تصویر دھاگوں یا ڈوریوں سے بندھی ہوئی ہے۔ یہ ڈوری کسی دوسری طاقت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ جس طرح چاہے اس پنجرہ کو حرکت دیتا ہے۔ چاہتا ہے تو رلا دیتا ہے اور دل میں آئے تو ہنسا دیتا ہے۔ کبھی رونا، ہنسا دونوں چھین لیتا ہے۔ کبھی غموں کے اتنے انبار جمع کر دیتا ہے کہ دنیا کے سارے باسی اور دھرتی پر رہنے والی سب مخلوق، اشجار، پودے، پھول، پھلواری، گھاس پھونس، چہچہاتے اور اڑتے پرندے، مست خرام چرند، چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک ہر مخلوق ہر ہستی، ہر نوع اور ہر فرد غم واضطراب، کرب اور بے چینی، درد اور اذیت کی لگائی ہوئی آگ میں اور اس بھڑکتی ہوئی آگ کے آسمان سے باتیں کرتے ہوئے شعلوں میں کراہتے اور بھسم ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میں نے غم واندوہ کے اس سیلاب میں زندہ انسانوں کو ہی بہتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ مردہ جسم کے ہیولے بھی اس نامراد سیلاب میں غوطہ کھاتے، الٹتے پلٹتے اور ڈوبتے دیکھے ہیں۔

میرے خواب کی تعبیر پر اس طرح تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالنے کی درخواست ہے جس طرح میں نے آپ کی خدمت میں خواب اور خواب کے بعد کی کیفیات کو بیان کیا ہے۔

تعبیر:

بہت سے قرض لئے جا چکے ہیں اور مستقبل میں بھی مزید قرضے لئے جانے کا پروگرام ہے۔ قرض کی ادائیگی میں تاخیر سے اور زیادہ مشکلات پیدا ہونے کا امکان ہے۔ جس کی وجہ سے آپس میں اختلافات رونما ہو سکتے ہیں۔ خاندان والوں کی امیدیں زیادہ تر خواب دیکھنے والے صاحب سے وابستہ ہیں اور اس امید کو پورا کرنے کے سلسلے میں جدوجہد اور کوششیں ناکافی ہیں۔ دونوں خوابوں کی یہی تعبیر ہے۔

تجزیہ:

مکان اور مکان خالی کرنے کا تقاضا اور لوگوں کا آپ کے مکان کو اپنی ملکیت بتانا مظاہر ہیں ان قرضوں کے جواب تک لئے جا چکے ہیں۔ سامان مکان سے باہر جمع کرنا اور خواب دیکھنے والے کی کوشش کہ سامان باہر نہ جائے یہ ظاہر کرتا ہے کہ مستقبل میں بھی قرضے لئے جانے کا پروگرام ہے۔ بے گھر ہونے کے تصور سے والدہ کی پریشانی مسائل کی کمی کا تمثل ہیں۔ سامان لے جانے سے

روک دینا یا سامان لے جانے والوں کا سامان نہ لے جانے پر رضا مند ہونا اس بات کی علامت ہے کہ قرض کی ادائیگی کا معین وقفہ زیادہ تر گزر چکا ہے اور کچھ باقی ہے۔ افراد کنبہ کی نظریں آپ کی طرف اٹھنے میں اس قسم کے نشانات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاندان والوں کی زیادہ تر امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ نورانی گنبد ناکافی کوششوں کا تمثل ہے۔ شعاعیں یا لہروں سے نظر کا خیرہ ہونا اس بات کی نشاندہی ہے کہ جدوجہد اور کوششوں میں استقلال نہیں ہے۔ گنبد کا نظروں سے اوجھل ہونا بھی اس علامت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہوا کا طوفان اور آپ کا ثابت قدم نہ رہنا یعنی کھڑے کھڑے گر جانا نتائج کو منتشر کر دینے کی علامتیں ہیں۔ خواب میں یہ سوچنا کہ اس قسم کی روشنیاں میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھیں، مایوسی اور پریشان خیالی کی طرف اشارہ ہے۔

مشورہ:

بہرکیف اللہ تعالیٰ پر بھروسے سے، سب کے ساتھ تعاون سے جدوجہد کرنا بارآور ہو سکتا ہے۔ یاد رکھیئے! مستقل مزاجی کے ساتھ کوئی کام، کوئی کوشش کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ مثل تو سنی ہو گی ''ہمت مرداں مدد خدا'' کامیابی۔۔۔۔۔۔ہمت، یقین، عتماد، صلاحیتوں پر بھروسہ اور مسلسل جدوجہد اور لگاتار کوشش سے تعبیر ہے۔

مرنے کے بعد زندگی اور وہاں مکین روحیں

گروپ فوٹو:

خواب عرض ہے کہ میں نے دیکھا کہ کوئی مقدس سرزمین ہے شاید مکہ معظمہ، مدینہ منورہ یا پھر یہ کوئی آسمانی مقام ہے۔ وہاں میری والدہ کئی دوسری عورتوں کے ساتھ (جن کو میں نہیں جانتا) کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گروپ فوٹو کی تیاری ہے۔ میں اپنی والدہ کے قریب بیٹھا ہوا ہوں۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ میں فوراً فون کی طرف جاتا ہوں اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ میرا ٹیلی فون آیا ہے۔ والدہ صاحبہ چڑانے کے انداز میں کہتی ہیں کہ ہر وقت تمہارا ہی فون ہوتا ہے اور میں یہ سوچ کر شرمندہ ہو جاتا ہے کہ ٹھیک ہی کہتی ہیں۔ اتنی دور مجھے کون ٹیلی فون کرے گا۔ میں اپنے وطن میں تو ہوں نہیں۔ میں ابھی بیٹھا بھی نہیں تھا کہ کسی نے بلند آواز سے کہا تمہارا ٹیلی فون ہے۔ میں بڑے فخر کے ساتھ اونچی آواز میں باتیں کرتا ہوں۔ مگر مجھے جس ٹیلی فون کا انتظار تھا یہ وہ نہیں تھا۔ پھر آنکھ کھل جاتی ہے۔

(عبدالرحیم)

تعبیر:

خواب کی کڑیاں ملانے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کی والدہ نے اپنی زندگی میں کوئی رشتہ طے کیا تھا جس کی تکمیل نہیں ہوئی۔ عقائد کچھ بھی ہوں لیکن عالم اعراف میں منتقل شدہ لوگوں کا اس دنیا سے تیس سال تک تعلق برقرار رہتا ہے۔ ذہنی طور پر وہ کچھ نہ کچھ ضرور سوچتے ہیں اور انہیں کچھ نہ کچھ معلومات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ رشتہ تکمیل نہ پانے کی وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن آپ کی والدہ مرحومہ کو اس کا افسوس ضرور ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ حسب توفیق قرآن خوانی اور ایصال ثواب کریں۔

زعفران اور سرمہ:

خواب میں دیکھتا ہوں کہ میرے والد جن کا انتقال اسی سال عید الفطر کے روز ہوا، اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہیں اور گھر کے سب افراد سونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ میری بڑی بھابھی جن کے یہاں والد صاحب کے انتقال کے بعد لڑکا پیدا ہوا ہے، گھر میں موجود نہیں

ہیں۔ والد صاحب کے بستر پر سرمہ اور زعفران کی پڑیاں رکھی ہیں۔ میں نے پوچھا زعفران اور سرمہ آپ کس لئے لائے ہیں۔ والد نے کہا کہ میں یہ سب اپنے پوتے کے لئے لایا ہوں۔ پھر والد صاحب نے بڑے بھائی سے کہا، لاؤ! ذرا نئے مہمان کو دیکھیں۔ اسی سلسلے میں یہ خواب دیکھا کہ بہن کے گھر میں موجود ہوں۔ واش روم سے چوڑیوں کے جھنکنے کی آواز آرہی ہے۔ میں اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا میری بہن آرہی ہے۔ مجھے بیٹھے دیکھ کر وہ مجھ سے لپٹ گئیں اور میں بغیر کسی بات کے رونے لگا۔ میرے اس طرح رونے سے میرے بہنوئی گھبرا گئے۔ جب وہ میرے قریب آئے تو میں ان کی ٹانگوں سے لپٹ گیا اور زیادہ رونے لگا۔ آنکھ کھلنے پر وقت دیکھا تو رات کے پونے چار بجے تھے۔

(محمود الحسن)

تعبیر:

آپ کے والد کی خواہش ہے کہ دونوں بھائی ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ والد صاحب مرحوم کی خواہش میں یہ پہلو نمایاں ہے کہ تعاون وایثار میں چھوٹا بھائی پہل کرے۔

تجزیہ:

خواب کی یہ علامتیں، اجزائے ترکیبی، تمثلات اور اشارات زیادہ تر والد مرحوم کی روح سے ملے ہیں۔ گھر میں بھابھی کا نہ ہونا دونوں بھائیوں کے اختلاف کو ظاہر کرتا ہے۔ نومولود یا نئے مہمان کو گود میں لینے کی خواہش کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب کو بڑے بھائی سے زیادہ دلچسپی رہی ہے جو مرنے کے بعد بھی قائم ہے۔ زعفران اور سرمہ اس طرف اشارہ ہیں کہ والد صاحب یہ چاہتے ہیں کہ دونوں بھائی میل ملاپ کے ساتھ ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کو سمجھیں اور تعاون کریں۔ چوڑیوں کی جھنکار کا سننا اور بہن کا برآمد ہونا اس بات تمثل ہے کہ اختلاف رائے کی وجہ بھابھی کو سمجھا جا رہا ہے۔ بہن سے لپٹ کر رونا اس بات کی علامت ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ میری حق تلفی کی گئی ہے۔ حق تلفی دنیاوی معاملات اور اخلاقی تقاضوں دونوں کی صورت میں ممکن ہے۔ بہنوئی دراصل آپ کے والد صاحب کا تمثل ہیں۔ والد صاحب کی ٹانگوں سے لپٹ کر رونا اس شکایت کا انکشاف ہے جو آپ کو بڑے بھائی صاحب سے ہے۔ والد کا متاثر ہونا لیکن آپ کو پدرانہ تقاضوں کے ساتھ چپ نہ کرانا اور خاموش کھڑے رہنا اس امر کی نشاندہی ہے کہ آپ کے والد صاحب چاہتے ہیں کہ چونکہ آپ چھوٹے ہیں اس لئے آپ کو بڑے بھائی کے آگے جھک جانا چاہئے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ معاملات پر غور کرنا اور مناسب روش اختیار کرنا ضروری ہے۔

ناراض دوست :

میں نے رات کے آخری حصہ میں یہ خواب دیکھا کہ میرا دوست جس کا انتقال ۸،۷ سال ہو گئے ہیں، میرے گھر آیا ہے اور مجھ سے سخت ناراض ہے۔ اس سے پہلے میں اکثر اس کو خواب میں دیکھتا تھا مگر خوش اور پر سکون نظر آتا تھا۔ جب سے میں نے اپنے دوست کو خواب میں ناراض دیکھا ہے مجھے خواب میں وہ نظر آنا بند ہو گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس بات پر ناراض ہے اور اب خواب میں اس سے ملاقات کیوں نہیں ہوتی؟

(بشیر احمد)

تعبیر:

آپ کے مرحوم دوست کو آپ سے توقعات تھیں کہ آپ اس کے لئے کچھ کریں گے۔ خواب میں اس قسم کے تمثلات موجود ہیں کہ آپ کے دوست نے آپ سے کئی بار کہا کہ آپ میرے لئے کچھ کریں۔ یا تو آپ سمجھ نہیں پائے یا آپ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اب جبکہ وہ آپ کے طرز عمل سے مایوس ہو گیا ہے تو اس نے آپ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ دوست کی ناراضگی اس بات کی علامت ہے کہ اس نے آپ سے جو امیدیں وابستہ کی تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں اور وہ آپ سے مایوس ہو گیا ہے۔ آپ قرآن خوانی کروا کے غرباء و مساکین میں کھانا تقسیم کریں اور دوست کی روح کو ایصال ثواب کر دیں۔

وقت کا ضیاع

راستہ بھٹک گیا:

چند دن قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کہیں جا رہا ہوں کہ سامنے سے دو کتے مجھ پر حملہ کر دیتے ہیں۔ میں کتوں کو پکڑ کر ان کی گردن مروڑ دیتا ہوں اور میرے ہاتھ خون میں لت پت ہو جاتے ہیں۔

اکثر یہ دیکھتا ہوں کہ میں خواب میں محو پرواز ہوں اور یہ پرواز عموماً کسی خوف یا دہشت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بچوں کے ساتھ ہوائی اڈہ کی طرف جا رہا ہوں۔ ہوائی اڈہ کے قریب پہنچ کر راستہ بھٹک جاتا ہوں۔ راستہ میں ایک شخص سے پوچھتا ہوں تو ایک طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ راستہ تمہیں ہوائی اڈے پر پہنچا دے گا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد ایک ٹیلہ نظر آتا ہے۔ جیسے ہی میں اس پر چڑھتا ہوں تو مجھے آواز آتی ہے کہ ادھر مت جاؤ۔ پلٹ کر دیکھا تو فضائیہ کا ایک آدمی میری طرف بڑھ رہا ہے۔ میں ڈر کے زمین پر ایک دم چت لیٹ گیا اور کھسکتے ہوئے آگے بڑھنے لگا کچھ دور جانے کے بعد ایک

احاطہ نظر آتا ہے۔ میں اب باہر نکلنے کی تمام راہیں مسدود پاتا ہوں۔ مجھے پھر آواز سنائی دی، کم بخت مانتا ہی نہیں اسے پکڑ لو۔ میں نے کہا کہ جناب مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس طرف آنا منع ہے۔

(عبداللہ)

تعبیر:

خواب میں اس قسم کے اشارات ملتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے کے دماغ میں شاعرانہ خیالات پائے جاتے ہیں اور یہ خیالات نوعمری سے ہی غیر مرتب شکل میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے زندگی بے تدبیری اور تساہل پسندی کا شکار ہو گئی۔ آئندہ زندگی میں اس کا مداوا ہو سکتا ہے۔ خیالی باتوں کو ترک کر کے عملی زندگی میں محنت مشقت اور ان تھک کوشش سے کام لیا جائے تو حالات بہت جلد سازگار ہو سکتے ہیں۔ پہلے سے یہ سوچنا مناسب نہیں ہے کہ اس کوشش کا حاصل کیا ہو گا۔ ابھی وقت ہے خواب کی راہنمائی قبول کر کے نامساعد حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کیجئے۔

ہوائی اڈے کی طرف قدم اٹھانا اور نامساعد حالات کا خواب میں پیش آنا پہلے دونوں خوابوں کا اعادہ ہے۔ طبیعت ہوائی قلعوں کی تعمیر سے گھبرا کر اور بے تدبیری سے اکتا کر مایوس ہو گئی ہے۔ ذہن کی مخفی قوتیں اس روش کو چھوڑ دینے کی ہدایت کر رہی ہیں تاکہ کامیابی کے راستے کھل جائیں۔

رسم و رواج:

سیاہ بلی کی طرح دو جانور دیکھے اور دیکھا کہ میں سویا ہوا ہوں۔ ان میں سے ایک نے مجھے بندوق سے مارنے کی کوشش کی۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اس کی گردن پکڑ کر مروڑ دی۔ گردن کی جلد ڈھیلی اور نرم تھی۔ میں نے بندوق کو کھول کر دیکھا اس میں گولی وغیرہ کچھ نہیں تھی۔ پھر میں نے اس کو آزاد کر دیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

(احسان)

تعبیر:

خواب میں دو اہم خواہشات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ دونوں میں سے ایک بالکل ہوائی قلعہ ہے۔ اس کو ذہن سے جھٹک دینا چاہئے۔ انسان کو اپنی نگاہ صرف کوششوں پر رکھنی چاہئے۔ پیشگی نتائج متعین کر لینا ہراساں کر دیتا ہے اور نتائج میں رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔

تجزیہ:

خواب میں دو بلیاں دو اہم خواہشات ہیں اور بندوق مارنے کی کوشش اور بندوق میں گولی وغیرہ کا نہ ہونا ہوائی قلعوں کی طرف اشارہ ہے۔ دونوں جانوروں میں سے ایک کی گردن مروڑ دینا اور پھر اس کو آزاد کر دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زیادہ وقت کوششوں میں صرف کیا جائے اور فضول باتوں سے احتراز کیا جائے۔

شہد کی گولیاں:

خضر صورت بزرگ نے مجھے کھانے کے لئے شہد سے بنی ہوئی گولیاں دیں۔ یہ گولیاں انہوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے چھ پیالوں میں سے نکالی تھیں۔ مجھ سے کہا کہ تم بہت خوش نصیب ہو کہ یہاں تک آ گئے، لو! یہ گولیاں کھالو۔ میں نے پوچھا، ''جناب! یہ گولیاں میں اپنی زوجہ کو کھلا سکتا ہوں؟'' میں نے ان گولیوں میں سے چند اپنی بیگم کو کھلا دیں۔ اس کے بعد سفید ریش بزرگ نے مجھے نصیحت کی اور فرمایا کہ جب سفر پر جاؤ تو کسی کو اپنی گھڑی یا رومال ہر گز نہ دینا ورنہ تکلیف اٹھاؤ گے۔ اس خواب سے پہلے بھی میں نے ایک خواب میں انہی بزرگ کی زیارت کی تھی۔ میں نے دیکھا تھا کہ میں روڈ پر ہاتھ میں اسکول کی کتابیں لئے چلا جا رہا ہوں۔

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب اگلے روز مجھے میٹرک کا امتحان دینا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عین سڑک کے بیچ میں یہی بزرگ اچانک میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ حضور کل میرا امتحان ہے، میرے لئے دعا کیجئے۔ اگلے روز حیرت انگیز طور پر میرے سب سوال حل ہو گئے۔

(حبیب اللہ)

تعبیر:

خواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اتفاقی توقعات اور امیدیں وابستہ کی ہوئی ہیں۔ خواب کے اجزائے ترکیبی سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ لوگوں کی دلائی ہوئی امیدیں آپ کے لئے خوش فہمی بنی ہوئی ہیں۔

تجزیہ:

شہد کی گولیاں صحیح کوششوں کا تمثل ہیں۔ گھڑی اور رومال غلط کوششوں کا تمثل ہیں۔ خضر صورت باریش بزرگ کو دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ موجودہ طرز عمل درست نہیں ہے۔ شہد کی گولیاں دے کر ان بزرگ نے آپ کو یہ بتایا ہے کہ حصول وسائل میں صحیح طرز عمل اختیار کیا جائے۔ گھڑی اور رومال دینے سے منع کرنا اس بات کی علامت ہے کہ غلط کوششوں کو ترک کر دیا جائے۔ بیگم صاحبہ کو گولیاں کھلانا اس بات کی نشاندہی ہے کہ اس روش میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی بھی شریک ہیں۔ بہت برتن دیکھنا

اور ان میں شہد کی گولیاں دیکھنا اس بات کی شبیہیں ہیں کہ آپ لوگوں کی دلائی ہوئی امیدوں سے خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ''جب سفر میں جاؤ'' کے تمثلات میں اتفاقی طور پر دولت حاصل کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

مشورہ:

یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ اس میں زیادہ تر وقت کا زیاں ہوتا ہے اور ساتھ ہی روپے پیسے کا غلط استعمال بھی۔ بڑی مشکل یہ پیش آگئی ہے کہ ہمارے معاشرے میں زیادہ تر لوگ جادوائی چراغ سے راتوں رات امیر اور دولت مند بننے کی کوشش میں گرفتار ہیں۔ دولت پرستی اور خواہش زر نے پوری قوم کے احساسات کو زہر آلود کر دیا ہے۔ دولت کمانا بری بات نہیں، مگر اس کے بھی کچھ طریقے ہیں۔ محنت اور مسلسل محنت انسان کو سب کچھ بنا دیتی ہے۔ ہوائی قلعوں اور خیالی باتوں سے دولت حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اس طرح دولت حاصل نہیں ہوتی البتہ انسان کی ذہنی صلاحیتیں آہستہ آہستہ کمزور، بہت کمزور اور پھر نابود ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ سب انسان ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ذہنی کاوشوں اور جبلی استعداد کو کام میں لا کر زمین پر موجود ہر شئے کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ نقش برآب امیدوں اور ہوائی تصورات سے ذہن ہٹا کر عملی زندگی میں قدم بڑھایئے۔ ایسی توقعات سے احتراز کریں جن میں نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

آپ کا یہ کہنا کہ بزرگ کی زیارت کی وجہ سے آپ نے میٹرک کے سب سوال حل کر لئے اس لئے قرین قیاس نہیں کہ اگر بزرگوں کی زیارت سے ہی دنیا کے کام انجام پا جاتے تو یہاں کسی کو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ دنیا میں نیرنگی کا وجود عملی جدوجہد اور کوشش کا مرہون منت ہے۔

آپ نے امتحان کے پرچے اس لئے حل کر لئے کہ آپ نے محنت کی تھی۔ جس طرح امتحان کے زمانہ میں ہر طالب علم یا امتحان دینے والا کوئی بھی شخص فکر مند ہوتا ہے، اس طرح آپ بھی فکر مند تھے۔ خواب میں آپ کے لاشعور نے آپ کی صلاحیتوں کو ایک شکل دے دی اور یہ صلاحیتیں عقائد کے ساتھ مل کر خضر صورت بزرگ کے روپ میں آپ کے سامنے آگئیں۔ شعور میں جو گھبراہٹ اور خوف تھا وہ دور ہو گیا۔ اور کمرۂ امتحان میں آپ نے یکسو ہو کر حاضر دماغی کے ساتھ سارے پرچے حل کر لئے۔

آپ یقین کر لیجئے! اگر آپ نے محنت نہ کی ہوتی تو آپ نہ اس قسم کا خواب دیکھ سکتے تھے اور نہ سوالات کو حل کرنے میں اس قدر بااعتماد ہوتے۔ دعا کے اثر سے انکار نہیں کیونکہ اللہ تعالٰی کا حکم ہے مگر دعا کے ساتھ ساتھ کوشش اور عمل بھی ضروری ہے۔

ناامیدی اور مایوسی سے نظر آنے والے خواب

ناخوشی کی لہریں:

علی الصباح خواب میں دیکھا کہ صدر ایوب ہمارے گھر بغیر پیشگی اطلاع کے آ گئے ہیں۔ مجھ سے انہوں نے کہا کہ وہ میرے ڈاکٹر لڑکے سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ملے اور انہوں نے دوا لی۔ اس کے بعد مجھ سے کہا کہ مجھے دوسرے لڑکے سے بھی ملوا دیجئے۔ چنانچہ ان سے بھی ملوا دیا گیا۔ صدر ایوب نے اپنے لئے دعا کرائی جب صدر باہر جانے لگے تو مکان کے باہر صدر کو دیکھنے کے لئے بڑا زبردست ہجوم تھا۔ ان کا اس زبردست ہجوم میں جانا نامناسب ہی نہیں بلکہ خطرناک معلوم ہوا۔ اس لئے ان کو عقبی دروازے سے نکال کر رخصت کیا۔

(وزیر علی)

تعبیر:

آپ کا ذہن لڑکے سے متعلق معذوری پر سوچتا رہتا ہے۔ طبیعت امید و ناامیدی کے درمیان معلق رہتی ہے۔ کبھی خوشی اور کبھی ناخوشی کی لہریں خیالات میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اس قسم کے خوابوں کا سبب ہیں۔

تاریک امیدیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنی سمدھن کے جھولے میں بیٹھی جھول رہی ہوں کہ ایک نیولا وہاں رکھی ہوئی الماری کے پیچھے سے نکل کر غرانے لگتا ہے۔ میں اس سے کہتی ہوں، جا! سانپ ڈھونڈ کے کھالے۔ وہ سیدھا میرے کمرے میں جاتا ہے اور قرآن پاک جس الماری میں رکھا ہے اس کی طرف دیکھ کر غرانے لگتا ہے۔ میں اس بات کا انتظار کرتی ہوں کہ الماری کے نیچے سے سانپ نکلے گا لیکن سانپ تو نہیں نکلا البتہ الماری کے پیچھے سے ایک لڑکی نمودار ہوئی جو سرخ قمیض پہنے ہوئے تھی۔ میں اس لڑکی سے پوچھتی ہوں، تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے، میں رحمت ہوں۔ میں دوڑ کر اس کو اپنی گود میں اٹھا لیتی ہوں اور اس سے دعا کے لئے کہتی ہوں۔ وہ میری پیٹھ تھپتھپانے لگتی ہے۔ میں اس کو اپنے بھائی بہنوں اور ماں باپ کے پاس لے جاتی ہوں اور وہ ہر ایک کی پیٹھ تھپتھپا

کر دعائیں دیتی ہے۔ اس کے بعد میں اسے اپنے کمرے میں چھوڑ دیتی ہوں جہاں وہ پھر اسی الماری میں واپس چلی جاتی ہے۔

(روبینہ کوثر)

تعبیر:

طبیعت امیدوں کے بارے میں تاریکی سے گھری ہوئی ہے۔ یہ تاریکی دماغ اور دل پر بسا اوقات گراں گزرتی ہے۔

تجزیہ:

نیولے کا غرانااور جھولے میں جھولنا خیالی امیدوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ الماری کے پیچھے سے لڑکی کا نمودار ہونا اور اس کا تھپتھپانا ان امیدوں میں کشش ظاہر کرتا ہے۔ لڑکی کا دوبارہ اپنی جگہ واپس جانا اس بات کی دلیل ہے کہ امید میں تاریک پہلو نمایاں ہے۔ خواب کے ابتدائی مناظر خیالی اور نقش برآب امیدوں کی طرف اشارہ ہیں۔

لاکھوں سال کے واقعات:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بچپن کا ایک دوست کراچی کے کسی ہوٹل میں مقیم ہے۔ خواب ہی میں دیکھا کہ تین ہفتے گزر گئے اور میرا دوست کہیں جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ خواب میں اس کی شخصیت عجیب مضحکہ خیز ہے۔ اس کا ہاتھ زیادہ سے زیادہ ایک فٹ لانبا اور انگلیاں بالکل ننھی ننھی سی ہیں۔ اس کی حالت اتنی عجیب ہے کہ لوگوں کو دیکھ کر ہنسی آجاتی ہے۔ مگر میں محض اس لئے کہ اس کا دل نہ ٹوٹ جائے اس سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور اس طرح اچانک جانے کی وجہ پوچھتا ہوں تو وہ وجہ بتانے سے انکار کر دیتا ہے۔ آخر میں شدت جذبات سے اپنے دوست کو گلے لگالیتا ہوں تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا ہے اور بتاتا ہے کہ جس دوست کے ساتھ وہ مقیم ہے وہ اس کو یہاں سے جانے پر مجبور کر رہا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ میں گھر کیسے جاؤں، میری والدہ سوتیلی ہے مجھے بے تحاشہ مارتی ہے۔

درخواست ہے کہ اس خواب کا تجزیہ ضرور کیجئے اور یہ بھی بتایئے کہ خواب میں جبکہ میں چند گھنٹے سے زیادہ نہیں سویا تو چند دن یا چند ہفتے کیسے گزر گئے؟

(وسیم احمد)

تعبیر:

محسوسات میں ناتوانی اور شکوک جگہ پا گئے ہیں اس سے انسان کے اوپر مایوسی اور ناامیدی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور انسان زندگی کے ہر عمل میں خود کو عضو معطل سمجھنے لگتا ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو اس قسم کے خیالات کو رد کر دیجئے۔

جزیہ:

چھوٹی سی شخصیت کا نظر آنا آپ کی اپنی طبیعت کا تمثل ہے۔ ننھی ننھی انگلیاں یہ مطلب ظاہر کرتی ہیں کہ آپ کے اندر زندگی کے تقاضے افسردہ اور ناقابل اعتماد ہیں۔ زندگی جن اصولوں کی بنیاد پر قائم ہے وہ متزلزل ہو گئے ہیں۔ آپ فیصلے کرتے ہیں اور نتائج کا انتظار کئے بغیر بدل ڈالتے ہیں۔ آپ کی طبیعت میں خوف سوتیلی ماں کی مار سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوست کو شدت جذبات سے گلے لگانا اور اس کا پھوٹ پھوٹ کر رونا اس بات کی علامت ہے کہ ابھی طبیعت میں اتنی سکت ہے کہ آپ اس قسم کے تمام تصورات کو ختم کر کے ولولہ انگیز زندگی اپنا سکتے ہیں۔

لوح محفوظ کا قانون ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسان کے اندر دو قسم کے حواس کام کرتے ہیں۔ ایک قسم کے حواس بیداری میں اور دوسری قسم کے حواس خواب میں کام کرتے ہیں۔ بیداری میں کام کرنے والے حواس انسان کو پابند اور مقید زندگی میں گرفتار کرتے ہیں اور خواب کے حواس انسان کو پابندی اور قید سے آزاد کر دیتے ہیں۔

غیب، مکانیت اور زمانیت سے ہمیشہ ماوراء ہوتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ صلاحیت ودیعت کی ہے کہ وہ غیب سے آگاہی حاصل کر سکے اس لئے انسان کے اندر ایسے حواس کی موجودگی ضروری تھی جن سے وہ غیب سے روشناس ہو جائے۔ بیداری میں کام کرنے والے حواس کی رفتار پرواز خواب میں کام کرنے والے حواس کی رفتار پرواز کی نسبت کم ہوتی ہے۔ ذہن کی رفتار خواب میں اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ ایک لمحہ میں ہزاروں میل کی زمانیت اور مکانیت کو پھلانگ لیا جاتا ہے۔ آپ نے چند دن یا چند ہفتے خواب میں گزارے ہیں۔ فی الواقع ذہن کی صلاحیت اتنی ہے کہ وہ خواب میں لاکھوں سال کے واقعات و حالات کو سمیٹ لیتی ہے۔

ہیرے اور ستارے:

رات کا وقت اور نخلستان کا منظر ہے۔ دور دور تک کھجوروں کے جھنڈ نظر آتے ہیں اور حد نگاہ تک ریگستان دکھائی دے رہا ہے۔ نیلگوں آسمان پر ہیروں کی طرح ستارے جھلمل جھلمل کر رہے ہیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے مست و بے خود کئے دے رہے ہیں۔ ماحول خوابناک فضا میں ڈھلا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔ خانہ بدوشوں کے خیمے نخلستان کی زینت میں اضافہ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ میں خود کو خیموں کے قریب پاتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تلاش روزگار میں بھٹک رہا ہوں اور اس راہگزر پر آنکلا ہوں۔ دل ملول ہے اور فکر معاش دماغ کو بے چین کئے ہوئے ہے۔ اچانک خانہ بدوشوں کا مشعل بردار رقص شروع ہو جاتا ہے۔ خانہ بدوش جوان لڑکے، لڑکیاں ہاتھوں میں دف لئے پھولوں کی ڈالیاں اٹھائے ایک دائرے میں رقص کر رہے ہیں۔ اس جشن رقص میں دوسرے لوگوں کے ساتھ انتہائی انہاک کے ساتھ میں بھی شریک ہوں سارے تفکرات، تمام آلام اور سب مایوسیاں

میرے ذہن سے حرف غلط کی طرح مٹ گئی ہیں۔ میں خود کو ایک نارمل انسان محسوس کر رہا ہوں۔ عجیب پر اسرار اور ولولہ انگیز سماں ہے۔

چاند گہرے سرمئی اندھیروں کو چیرتا ہوا جگمگاتے ستاروں کے جلو میں کسی نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ ریگستان کا ذرہ ذرہ چاند کی دودھ جیسی چاندنی میں ڈوبا ہوا ہے۔ ریگستان کے سفید ذرات اس طرح چمک رہے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ پوری بساط پر صاف شفاف چاندنی کا فرش بچھا ہوا ہے۔ الغرض ایک عجیب سماں ہے جس کی منظر کشی الفاظ میں نہیں کی جا سکتی۔ یکایک یہ ناقابل فراموش منظر نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ دوسرے منظر میں، میں خود کو ایک پرانے شاہی محل کے بلند و بالا دروازے پر کھڑا پاتا ہوں۔ اس محل کی خوبصورتی بھی الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ نقش و نگار اور پوری شان و شوکت سے آراستہ و پیراستہ قدیم شاہی محل ایک عجوبہ ہے۔ کچھ لوگ حریر و دیبا کے لباس میں ملبوس محل کے اندر باہر آ جا رہے ہیں۔ میں ایک طرف کھڑا ہونق بنا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ پھر ایک نامعلوم جذبے کے زیر اثر محل کے اندر چلا جاتا ہوں۔ وہاں حسین و جمیل چاند کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ملکہ نظر آتی ہے۔ ہیروں، یاقوت اور زمرد سے جڑی ہوئی پوشاک پہنے تخت شاہی پر ملکہ جلوہ افروز ہوتی ہے اور اس کے سر پر جواہرات سے مرصع تاج ہے۔ اس تاج میں سے چاند کی طرح شعاعیں پھوٹ رہی ہیں، گھٹاؤں کی طرح سیاہ اور بل کھاتی دراز زلفیں دوش مرمریں پر بکھری ہوئی ہیں۔ کنیزیں اس تخت کے آس پاس سر جھکائے مؤدبانہ کھڑی ہیں۔ غلام مور چھل لئے پشت کی جانب کھڑا ہے۔ میں حیرت سے مبہوت اس ملکہ کے روبرو حاضر ہوں۔ غلام اور کنیزیں مجھے قہر بھری نظروں سے دیکھ رہی ہیں۔ ملکہ مخروطی انگلیوں والا ہاتھ جو رنگ حنا سے مزین ہے، میری طرف بڑھاتی ہے اور مجھے قریب آنے کا اشارہ کرتی ہے میں سہما ہوا لرزہ بر اندام آگے بڑھتا ہوں۔ ملکہ غلام اور کنیزوں کو وہاں سے ہٹا دیتی ہے۔ اور پر وقار مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف بڑھتی ہے۔ محل میں میرے آنے کا سبب دریافت کرتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ راجہ صاحب کی علالت کی خبر سن کر عیادت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ملکہ کچھ دیر خاموش رہ کر کہتی ہے کہ تمہیں دینے کے لئے میرے پاس چند چیزیں موجود ہیں، پہلے وہ بولے پھر راجہ صاحب کی مزاج پرسی کے لئے چلے جانا۔ ملکہ مجھے مہر بند صندوقچی دے کر کہتی ہے کہ اسے بھی ہرگز نہ کھولنا۔ جب اس کا وقت آئے گا تو یہ خود بخود کھل جائے گی اور نہ یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ اس کے اندر کیا ہے؟ یہ بھی وقت آنے پر خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ جیسے ہی میں صندوقچی لینے کے ہاتھ ہاتھ بڑھاتا ہوں بلکہ مجھے کھینچ لیتی ہے۔ مجھ پر نشہ طاری ہو جاتا ہے۔

فوراً ملکہ تالی بجاتی ہے اور ایک نیز ہاتھ میں چاندی کی قینچی لئے حاضر ہوتی ہے اور اس قینچی سے ملکہ اپنی کتاب لانبی زلف تراش کر رومال میں باندھ دیتی ہے اور یہ رومال مجھے دے کر رخصت کر دیتی ہے۔ میں دوسرے کمرے میں جاتا ہوں۔ راجہ ایک چھپر کھٹ پر گاؤ تکیہ کے سہارے لیٹا ہوا ہے۔ چہرے سے بیماری ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن میں جلدی سے اس کے پاس پہنچ کر لیٹے رہنے کی درخواست کرتا ہوں۔ راجہ مجھ سے خیریت معلوم کرتا ہے، میں بھی اس کی بیماری پر اظہار افسوس کرتا

ہوں۔ راجہ نے مجھ سے پوچھا کیا تمہیں تمہاری امانت مل گئی؟ میں کہتا ہوں، ہاں مل گئی۔ راجہ بھی مجھے صندوقچی کھولنے سے منع کرتا ہے اور انہی ہدایات کو دہراتا ہے جو ملکہ نے مجھے دی تھیں۔

(محمد حبیب)

تعبیر:

جس دور میں آپ نے یہ خواب دیکھا ہے اس کی روئداد مندرجہ ذیل ہے۔ آپ نے مستقبل سے متعلق امیدیں قائم کر کے حصول معاش میں کوششیں کیں۔ کچھ ذمہ داریاں اچانک پیش آ گئیں۔ ان ذمہ داریوں کی وجہ سے توقعات پوری نہیں ہو سکیں۔ اس ناکامی کا آپ کے دل و دماغ پر شدید اثر ہوا اور ناامیدی سے بھرے اندھیروں میں آپ اس طرح گھر گئے کہ مایوسی آپ پر مسلط ہو گئی۔

تجزیہ:

خواب میں راہگزر کی شبیہ اور نخلستان کا تمثل اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ اس دور میں امید و بیم کے چکر میں گھرے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے، رقص اور رقص میں آپ کی محویت، ان امیدوں کا انکشاف کرتی ہے جو آپ نے مستقبل سے وابستہ کی تھیں۔ جوان لڑکے اور الڑ دوشیزائیں اور ایک دائرہ ان ذمہ داریوں کی شبیہیں ہیں جن کی وجہ سے امیدیں مسرت و یاس میں تبدیل ہو گئیں۔ ریگستان کے سفید ذرات اور بساط پر چاندی کا فرش آئندہ سے وابستہ امیدوں کے تمثلات ہیں۔ اس خواب میں امید و یاس کے تمثلات کا بار بار اعادہ ہوا ہے۔ لاشعوری کیفیات کا تمثل ملکہ اور شعوری کیفیات کا مظہر بیمار راجہ ہے۔ صندوقچی اس بات کی علامت ہے کہ انشاءاللہ حالات سازگار ہو جائیں گے۔ خواب میں یہ بات بھی الم نشرح ہے کہ اس دور کے مقابلہ میں جس دور میں یہ خواب دیکھا گیا تھا اس وقت حالات بہتر ہیں۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی رشتہ دار کے یہاں دعوت میں مدعو ہوں۔ مگر یہ بات ذہن میں نہیں ہے کہ یہ تقریب کس سلسلہ میں منعقد ہوئی ہے۔ میں نے باورچی خانہ میں ایک لڑکی کو روٹی پکاتے دیکھا۔ لڑکی میری ماموں زاد کی ہم شکل ہے۔ لڑکی نے مجھ سے کہا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ میں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر دیکھا کہ میں اپنے چچا کے گھر ہوں۔ وہاں میں نے چچازاد بہن کو دیکھا۔ باتیں کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ اس کے سر میں سفید بال ہیں۔ لڑکی نے جب یہ محسوس کیا کہ میں اس کے سفید بال دیکھ کر چونک گیا ہوں تو اس نے جلدی سے اپنا سر دوپٹہ سے چھپا لیا۔ میں یہ سوچتے ہوئے کہ سر کے بال نزلہ سے سفید ہوئے ہیں، گھر سے باہر آ جاتا ہوں۔ دروازے میں میرے چچا کھڑے ہیں۔ دیکھا کہ ایک اور آدمی ہے جو چچا سے کہتا ہے، ”میں تمہاری لڑکی سے شادی کروں گا۔“ چچا کہتے ہیں کہ جب ثروت کی شادی اردن کے ولی عہد سے ہو سکتی ہے تو میری لڑکی کا

رشتہ کسی اونچے گھرانے میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ اتنے میں ایک آدمی اور آتا ہے وہ بھی پہلے آدمی کی طرح لڑکی سے شادی کا تذکرہ کرتا ہے۔ چچا کے انکار کرنے پر وہ چچا کو دھمکی دیتا ہے۔ چچا اپنی لڑکی کو آواز دے کر کہتے ہیں کہ دروازے کو اندر سے تالا ڈال دو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں آدمی غنڈے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ چچا کے برابر والے گھر میں آگ لگ گئی ہے۔ لوگ آگ بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں اور چچا پاس کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ دو تین گھر جلنے کے بعد آگ بجھ گئی۔ میں اپنے دل میں یہ کہتے ہوئے کہ یہ سب انہی غنڈوں کی شرارت ہے اپنے گھر آ گیا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

(معراج الدین)

تعبیر:

آپ کے اوپر انتہائی درجہ مایوسی مسلط ہے۔ ذہن کسی جستجو کے نتیجہ خیز ثابت ہونے کی طرف سے مایوس ہے۔

تجزیہ:

آپ کے خوابوں میں مایوسی کے تمثلات ہیں۔ کسی لڑکی کا دیکھنا اور اس کی شباہت تلاش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ طبیعت کسی بھی کوشش کو اپنے حق میں مفید نہیں سمجھ رہی۔ خواب میں اسی تمثل کا اعادہ چچا کی لڑکی اور اس کے سفید بالوں میں ہوا ہے۔ آخر میں جو شبیہہ آگ کی صورت میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف کسی بات پر اصرار ہے اور دوسری طرف مایوسی بالمقابل کھڑی ہے۔ بہر کیف طرزِ عمل میں اعتدال پسندی سے بہتری کے امکانات ہیں۔

خواب اور ناآسودہ خواہشات

جاسوس طیارے:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہندوستانی جاسوس اپنے طیارے سے پاکستان میں اترا ہے۔اس جاسوس کو گرفتار کر کے ایک عالی شان بلڈنگ میں لے جایا جاتا ہے لیکن وہ آنکھ بچا کر اور تیزی سے بھاگ کر اپنے طیارے میں جا بیٹھتا ہے اور آناً فاناً طیارہ لے کر فضاؤں میں گم ہو جاتا ہے۔ فوراً ہی پاکستانی فضائیہ کا جہاز اس کے تعاقب میں اڑتا ہے۔ دونوں فضا میں کچھ دیر تک اپنے کرتب دکھاتے رہتے ہیں۔ ہندوستانی طیارہ بہت تیزی سے ہمارے جہاز پر حملہ کر دیتا ہے اور دونوں جہاز سامنے گراؤنڈ میں گھاس پر گر جاتے ہیں۔ ہندوستانی طیارہ تیزی سے اڑ کر ایک سمت میں چلا جاتا ہے اور ہمارا جہاز اڑ نہیں سکتا۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ میرے ابا جان کہتے ہیں کہ ہمارا پائلٹ بہت موٹا تھا اس لئے پھرتی نہیں دکھا سکا۔ میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ ہندوستانی جہاز چھوٹا تھا اور ہمارا جہاز بہت بڑا، اسی لئے ہندوستانی طیارے کو نکل جانے کا موقع مل گیا۔ اس الجھن اور تذبذب کے عالم میں میری آنکھ کھل گئی۔ میرے دل میں یہ وہم بھی تھا کہ کہیں پائلٹ اندر ہی نہ مر گیا ہو۔ مگر مجھے اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ پائلٹ کا حشر کیا ہوا؟

(شیراز قریشی)

تعبیر:

کوئی نامناسب آرزو چور دروازے سے طبیعت میں داخل ہو گئی ہے۔ طبیعت اس آرزو کو پورا کرنے پر بضد ہے۔

تجزیہ:

جاسوس نامناسب آرزو کا تمثل ہے۔ جاسوس کا اترنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ نامناسب آرزو طبیعت کا تقاضہ بن گئی ہے۔ دو طیاروں کا کرتب دکھانا اور ایک طیارے کا دوسرے طیارے پر حملہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ آرزو کشمکش کا سبب بنی ہوئی ہے۔ آپ کا افسوس کرنا اس طرف اشارہ ہے کہ بالآخر آپ کو مایوس ہونا پڑے گا۔ پائلٹ کا حشر معلوم نہ ہونے میں آپ کے لئے یہ ہدایت ہے

کہ بجائے اس کے کہ ایک مدت کے بعد بالکل مایوس ہو کر آرزو کو ترک کیا جائے، فوراً ترک کر دینا چاہئے۔ خواب کے اندر ایسے اشارے بھی موجود ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ اس نامناسب آرزو کا طبیعت پیچھا کر رہی ہے اور آپ کو بار بار اکساتی ہے۔

محوِ پرواز راکٹ:

ہمارے گھر کے سامنے جنوب کی سمت ایک مینار ہے۔ مینار کی نصف اونچائی پر مینار کی متوازی ایک راکٹ لٹکا ہوا ہے۔ راکٹ کا نوکدار سرا نیچے اور دوسرا سرا اوپر ہے۔ والد صاحب مینار کے پاس کھڑے ہوئے اس راکٹ کو بغور دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد راکٹ آہستہ آہستہ حرکت میں آتا ہے۔ راکٹ کے اندر سے یہ آواز آتی ہے، ''میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔'' پھر دیکھا کہ والد صاحب کے ہاتھ میں ایک ڈبہ ہے۔ اس ڈبہ میں موٹر کار کی طرح کا ایک اسٹیئرنگ لگا ہوا ہے۔ سائیڈ میں بیلٹ لگی ہوئی ہے۔ والد صاحب اس بیلٹ کو اپنے سینہ پر باندھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں، ٹھہر و اس راکٹ کو مزا چکھاتا ہوں۔ والد صاحب کے الفاظ سن کر راکٹ محوِ پرواز ہو جاتا ہے اور ہمارے گھر کے اوپر چکر لگانا شروع کر دیتا ہے۔ والد صاحب بھی اس ڈبہ کی مدد سے پرواز شروع کر دیتے ہیں۔ دائیں بائیں اوپر نیچے اسٹیئرنگ کی مدد سے اس ڈبہ کو کنٹرول کرتے ہیں۔ میں چیختا ہوں، ''ابا جان! اوپر مت جائیں، نیچے آ جائیں۔'' میرے ذہن میں یہ خیال ہے کہ اگر راکٹ نے نشانہ باندھ کر والد صاحب کے اوپر گولہ پھینک دیا تو یہ بہت خطرناک بات ہو گی۔

پھر دیکھا کہ ہمارے مزارع کی بیوی تقریباً دوڑتی ہوئی اپنے گھر سے نکلی۔ اس کے منہ سے بھونپو لگا ہوا ہے۔ وہ اونچی آواز میں کہتی ہے کہ بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ خطرہ ہے۔ راکٹ یہ سن کر اپنی سمت بدل دیتا ہے اور والد صاحب نیچے اترتے ہیں۔ قدرے توقف کے بعد راکٹ پھر آتا ہے اور مشرق میں غائب ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد چھ ستارے انتہائی تیز رفتاری سے آتے دکھائی دیتے ہیں۔ میں ان ستاروں کو بھی راکٹ ہی سمجھتا ہوں۔ قریب آنے پر معلوم ہوا کہ یہ پاکستانی جہاز ہیں۔ راکٹ اچانک پھر فضا میں گردش کرنے لگتا ہے۔ پاکستانی جہاز اس راکٹ پر حملہ کر دیتے ہیں۔ پہلا نشانہ خطا گیا۔ معمولی سی جھڑپ کے بعد راکٹ نشانہ کی زد میں آ گیا اور زخمی کبوتر کی طرح زمین پر آ رہا۔ میں دوڑتے ہوئے راکٹ کو دیکھنے جاتا ہوں۔ جب میں دوڑتے ہوئے پل کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ راکٹ ایک جلی ہوئی کھوپڑی کی صورت میں پل کے پاس پڑا ہے۔ پھر دیکھا کہ ہمارے گھر کے پاس ایک مشین رکھی ہے۔ لوگوں کا جم غفیر اس عجیب و غریب مشین کے ارد گرد موجود ہے۔ اس مشین سے متصل ایک دروازہ میں ایک لڑکی کھڑی ہے۔ یہ لڑکی مجھے ہاتھ کے اشارے سے بلاتی ہے۔ میں بھی لوگوں سے نظریں بچا کر اس لڑکی کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ مگر وہ بے رخی ظاہر کرتی ہے۔ ایک اور لڑکی ہمارے مابین اشاروں کو دیکھ لیتی ہے اور میرے پاس آ کر کہتی ہے کہ یہ لڑکی تم کو بے وقوف

بنا رہی ہے۔ پھر میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر، اس مشین کے بارے میں میری معلومات میں اضافہ کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ وہ "اپالو دہم" میں خلاء کی سیر کر آئی ہے۔

پھر دیکھا کہ ٹنڈو محمد خان کے شوگر مل کے پاس میرے والد، میں اور یہ لڑکی مصروف گفتگو ہیں۔ میں نے کہا، ابا جی! اگر ہمیں یہاں زمین مل جائے تو وارے نیارے ہو جائیں گے۔ والد نے کہا کہ میں یہ زمین اقساط پر لینے کی بات کر رہا ہوں۔ والد صاحب تو نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور میں ہوا میں اڑنا شروع کر دیتا ہوں۔ دوران پرواز مجھے نیچے ہرا بھرا آم کا باغ نظر آتا ہے۔ باغ میں ایک سہ دری بنی ہوئی ہے۔ میں اس سہ دری میں اتر آتا ہوں۔ منظر بدلتا ہے اور میں خود کو لندن میں موجود پاتا ہوں۔ دیکھا کہ وہاں بازار اور شہر کی گلیاں گندگی اور غلاظت سے اٹی پڑی ہیں۔ عمارتیں سب کی سب پرانی وضع کی ہیں۔ میں لندن کے کوچہ و بازار سے گزر کر اپنے دوست کے پاس پہنچ جاتا ہوں۔ میرا دوست اور اس کی بیوی میری پذیرائی نہایت خوش اخلاقی سے کرتے ہیں۔ میں لندن میں اپنے دوست کے گھر کھانا بھی کھاتا ہوں۔ میرے دوست کے دروازے پر لگی ہوئی کال بیل تیز آواز کے ساتھ بجنے لگتی ہے۔ دروازہ کھولنے پر معلوم ہوا کہ پولیس کا ایک دستہ کسی مجرم کی تلاش میں اُدھر آنکلا ہے۔ چور کی داڑھی میں تنکا کے مصداق فوراً مجھے خیال آتا ہے کہ پولیس مجھے گرفتار کرنے آئی ہے۔ کیونکہ میرے پاس پاسپورٹ نہیں ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں چھپنے کی کوشش کرتا ہوں۔ پولیس اندر نہیں آتی اور باہر سے واپس چلی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوا کہ نظروں کے سامنے پردہ ہٹ گیا اور خود کو پھر اپنے شہر میں دیکھا۔ دیکھا کہ والد صاحب کے ہمراہ کہیں جا رہا ہوں۔ راستے میں عبادت گاہیں نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(دلدار احمد)

تعبیر:

خواب کئی حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جو گزشتہ جنگہ ہنگاموں کے تصورات، بے یقینی اور تشویش کا مظہر ہے۔ دوسرے حصہ میں اس زمانہ کے کسی خسارے اور نقصان کے اشارات ہیں۔ خواب سے امیدوں کی پامالی اور ارادوں کی پسپائی بھی ظاہر ہوتی ہے۔

تجزیہ:

جہاز، ستارے راکٹ وغیرہ اور کچھ پروازیں گزشتہ جنگی ہنگاموں کے تمثلات ہیں۔ مزارع کی بیوی، پل اور پل کے پاس جلی ہوئی شئے کا ہیولیٰ اسی دور کے کسی خسارے یا نقصان کی نشانی ہے۔ لڑکی کی طرف اشارہ کرنا اور لڑکی کا خواب دیکھنے والے کی طرف متوجہ نہ ہونا، مایوسیوں، پامال امیدوں اور نامراد ارادوں کی طرف اشارہ ہے۔ والد صاحب کا ڈبہ کے ذریعہ محوِ پرواز ہونا اور اسٹیئرنگ کے

ذریعے اوپر نیچے اور دائیں بائیں خود کو کنٹرول کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ زندگی اندھیروں اور تاریکیوں میں گھری ہوئی ہے۔ سر راہ عبادت گاہوں کا دیکھنا لاشعور کی رہنمائی ہے۔ ان تمثلات کے ذریعے لاشعور نے یہ بتایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے، توفیق طلب کی جائے اور یکسو ہو کر کوششیں کی جائیں تو حالات میں تبدیلی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ناخوشگواریوں اور تاریکیوں کر رفع کریں۔ آمین۔

گھنا جنگل:

خواب میں خود کو ایک بیابان میں دیکھا۔ بائیں جانب دور تک ناہموار اور سنگلاخ پہاڑیوں کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ پہاڑیوں سے بہت دور گھنا جنگل ہے۔ ایک بڑی شاہراہ پہاڑ اور جنگل کا اتصال بنی ہوئی ہے۔ میں اس شاہراہ سے گزر کر جنگل میں پہنچ گیا۔ گھنے جنگل میں پرلی طرف زمین کے ایک قطعہ پر سرسبز و شاداب کھیت، بہتے ہوئے پانی کی نالیاں اور ان نالیوں کے دونوں طرف خوبصورت ہرے بھرے لہلہاتے اور چھوٹے بڑے درخت عجیب منظر پیش کر رہے ہیں۔ نالی کے اختتام پر ایک تالاب ہے جس میں کیچڑ اور دلدل بھری ہوئی ہے۔ اس تالاب کے کنارے غیر متوقع طور پر فیلڈ مارشل ایوب خان سے میری ملاقات ہوئی۔ علیک سلیک کے بعد موصوف نے کہا کہ میری راہنمائی کیجئے اور مجھے اس شاہراہ پر پہنچا دیجئے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد میں نے کہا، جناب یہ جگہ خطروں کی آماجگاہ ہے۔ بہتر یہی ہے کہ فی الوقت اپنا ارادہ ملتوی کر دیں پھر کسی وقت دیکھا جائے گا۔ یہ سنتے ہی وہ واپس ہو گئے اور میں تسبیح پر وظیفہ پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ جیسے ہی وظیفہ ختم ہوا میری آنکھ کھل گئی۔

(سلیم اختر)

تعبیر:

آپ نے کسی سفر کا ارادہ کیا جو وسائل کی کمی سے پورا نہیں ہو سکا۔

تجزیہ:

بیاباں اور پہاڑی سلسلہ اس سفر کے نشیب و فراز ہیں جس سفر کا ارادہ کیا گیا ہے۔ تسبیح پر وظیفہ پڑھنا ارادہ کا تمثل ہے۔ ہرے بھرے درخت ان خوبصورت تصورات کی نشاندہی کرتے ہیں جو آپ نے اس سفر سے وابستہ کئے ہیں۔ دلدل اور کیچڑ وسائل میں کوتاہی کا مظاہرہ ہیں۔ شاہراہ اس بات کی علامت ہے کہ مسافت طے کرنے کے لئے مطلوبہ وسائل فراہم نہیں ہو سکے۔ فیلڈ مارشل کا مظہر دوسروں کے تعاون اور امداد کی تصویر ہے۔ فیلڈ مارشل کا غائب ہو جانا اس بات کا اظہار ہے کہ یہ تعاون اور امداد صرف باتوں تک محدود ہے عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مستقبل کی نشاندہی کرنے والے خواب

سوا دو بجے رات:

سوا دو بجے جمعرات کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سفر سے اپنے بھائی اور رشتہ دار کے ساتھ گھر واپس آرہا ہوں۔ رات راستہ میں کسی نامعلوم ریہات میں پڑتی ہے۔ وہاں ایک کمرے میں پہلے سے کچھ لوگ سونے کے لئے لیٹے ہوئے ہیں۔ ہم بھی چارپائیوں پر دراز ہو جاتے ہیں۔ ایک چارپائی کے نیچے ایک مرا ہوا شیر نظر آتا ہے۔ یکایک شیر میں پاؤں کی طرف سے زندگی کے آثار شروع ہوتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد شیر زندہ ہو جاتا ہے۔ ہم سب ساتھی ڈر کر چارپائیوں کے نیچے دبک جاتے ہیں۔ شیر ہر ایک کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور چند آدمیوں کو میرے سمیت اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ پھر گرفتار شدہ آدمیوں کو ایک قلعے کی چھت پر لے جاتا ہے۔ ان گرفتار شدہ لوگوں میں میرا بھائی اور رشتہ دار شخص شامل نہیں تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کچھ آدمی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اتنے میں ایک شخص کہتا ہے کہ ٹاس کے ذریعے جس کی باری آئے گی شیر اس کو کھائے گا۔ مجھے اپنی باری کا خیال آتا ہے اور ساتھ ہی یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ کاش کچھ مدت مل جاتی اور میں اپنے گھر والوں کے لئے ایک رقعہ لکھ دیتا کہ میں نے اپنے سب رشتہ داروں کو بخش دیا اور وہ مجھے بخش دیں۔ یہ بھی لکھتا کہ شہادت کی موت مجھے اس لئے ملی کہ دنیا میں میرے گناہ بہت زیادہ تھے۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ شیر مجھے کس طرح کھائے گا۔ پہلے گردن سے پکڑ کر خون پئے گا یا بدن کے کسی حصہ کو لقمہ بنائے گا۔

(قیصر شاہ)

تعبیر:

خواب کے اندر اس بات کی کئی علامتیں ہیں کہ مجموعی طور پر خواب دیکھنے والے اور چند دوستوں کو کوئی حادثہ پیش آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت اس سانحہ سے گزار دیں۔ دعا اور صدقہ اس کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

آنکھیں پانی پانی ہو گئیں:

میری ایک سہیلی اور رشتے کا بھائی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب دونوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جائیں گے۔ میں نے ان دونوں کے متعلق خواب دیکھا ہے۔ خواب یہ ہے کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اس میدان میں میری سہیلی اور رشتے کا بھائی دونوں دولہا دلہن کے لباس میں سہرا باندھے کھڑے ہیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ میں جب ان کے پاس پہنچی تو میری سہیلی زار و قطار رونے لگی۔ میری آنکھیں بھی پانی پانی ہو گئیں۔ اس کے بعد وہ دونوں مجھ سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے چل رہے تھے کہ ان دونوں کے درمیان دیوار حائل ہو گئی۔ دونوں حیران پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک دوسرے کو ڈھونڈتے ہیں مگر حائل شدہ دیوار کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں دیکھ پاتے۔ میں دونوں کا نام لے کر آواز دیتی ہوں۔ جب وہ میرے قریب آجاتے ہیں تو میں دونوں کے ہاتھ پکڑ کر دونوں کو پیچھے کی جانب کھینچ لیتی ہوں۔ جیسے ہی وہ دونوں پشت کی جانب آتے ہیں دیوار بھی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی ہے۔ چونکہ سامنے میں ہوتی ہوں۔ اس لئے دیوار مجھ سے آکر ٹکراتی ہے اور میں بھی گر جاتی ہوں۔ اس کے بعد ایک چیخ کے ساتھ میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ دیوار گرنے کا خوف ابھی تک میرے اوپر مسلط ہے۔ خواب کی تعبیر کے ساتھ مشورہ بھی دیں تاکہ میری پریشانی دور ہو۔

(فرزانہ واحد)

تعبیر:

بی بی! آپ کی سہیلی اور رشتہ کے بھائی کے ساتھ آپ کے تعلقات شکوک و شبہات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ خواب میں جو علامتیں دیکھی گئی ہیں وہ سب اسی طرح عمل میں آئیں گی جس طرح خواب میں پیش آئی ہیں۔ دولہا اور دلہن کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو جائیں گے۔ شک و شبہ کی ایسی دیوار کھڑی ہو جائے گی کہ جس کو آپ باوجود کوشش کے گرا نہیں سکیں گی۔ آپ کو شدید ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور تعلقات پھر بھی استوار نہ ہوں گے۔ دولہا و دلہن کے درمیان اگر شکوک و شبہات پیدا ہوئے تو ان کا دور ہونا آسان ہے مگر ایسی صورت میں جبکہ آپ کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بہت بڑا میدان ازدواجی زندگی کا تمثل ہے۔ دونوں کا سہرا باندھے ہوئے دیکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ رشتہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ سہیلی کا آپ سے گلے مل کر رونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ تعلقات کی کشیدگی کا سبب آپ کی ذات ہو گی۔ آپ کا رونا ان تمام پریشانیوں کے تمثلات کی عکاسی کرتا ہے جو شادی کے بعد آپ کو پیش آئیں گی۔ بیچ میں دیوار حائل ہونا کشیدگی کی علامت ہے۔ آپ کے اوپر دیوار گرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ دونوں کے

درمیان اس دیوار کو ختم کرنے میں ناکام رہیں گی۔ آپ کے لئے ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اپنی سہیلی سے تعلقات کم کر لیجئے اور ساتھ ہی رشتہ کے بھائی میں دلچسپی لینا بھی ترک کر دیجئے۔ عافیت اسی میں ہے اور یہی مسئلہ کا حل ہے۔

چوں چوں کی آواز:

میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک دیہات میں گھوم رہا ہوں۔ دیہات کی فضا کو خود سے بہت قریب محسوس کر رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہمیشہ سے اسی گاؤں میں رہتا ہوں۔ دیہات میں کچی مٹی اور پھونس سے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے مکانوں سے مجھے سوندھی خوشبو آرہی ہے۔ ہر طرف ہریالی اور اونچے اونچے درخت ہیں۔ ایک طرف رہٹ چل رہا ہے اور مٹی کے لوٹوں کے ذریعے پانی کنوئیں سے نکالا جا رہا ہے۔ یہ پانی مستقل دھار کی شکل میں زمین کو سیراب کر رہا ہے۔ میں رہٹ کے پاس کھڑا بیلوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیوں کی جھنکار، رہٹ کی مسلسل چوں چوں اور پانی کے گرنے سے بجنے والا مسحور کن ساز سن کر تقریباً مست و بے خود تھا کہ ایک صاحب دیہات کی طرف سے آئے اور بغیر کسی تمہید کے مجھ سے کہا۔۔۔۔۔ "تمہاری بیوی فوت ہو گئی ہے۔" میں مضطرب اور گھبرایا ہوا اسی آدمی کے ساتھ اپنے گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بیوی کی میت کو دفنا دیا گیا ہے۔

میں اس آدمی کو لے کر قبرستان میں بیوی کی قبر پر گیا۔ میں نے ابھی فاتحہ پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ میرے ساتھ آنے والے آدمی نے قبر سے تھوڑی سی مٹی اٹھالی۔ اب میں نے دیکھا کہ قبر کے اندر پانی بھرا ہوا ہے۔ پانی گدلا تھا اور پانی کی تہہ میں کیچڑ پر میری بیوی کی میت رکھی تھی لیکن میت پر کیچڑ کا کوئی اثر نہیں تھا۔ چہرہ بالکل صاف اور چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ میں نے بے قرار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، "اے میرے خدا! تو اس کو پھر زندہ کر دے۔" خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ مردے میں جان پڑ گئی، میں نے اسے قبر سے باہر نکالا۔ اپنا پاجامہ اور قمیض اسے پہننے کو دے دیا اور خود ایک لنگوٹی باندھ لی۔ ابھی میں اور میری بیوی قبرستان سے آ رہی رہے تھے کہ میری آنکھ کھل گئی۔ گھڑی دیکھی تو صبح کے پانچ بجے کا وقت تھا۔

(عبدالطیف)

تعبیر:

آپ کی کوئی قیمتی چیز ماضی قریب میں ضائع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرما دیں گے۔

تجزیہ:

دیہات کے ماحول سے مانوس ہونا اس بات کی علامت ہے کہ گمشدہ چیز آپ کے نزدیک اہمیت رکھتی ہے۔ قبر کے اندر گدلا پانی اور کیچڑ آپ کے ذہنی اضطراب کا تمثل ہے۔ آپ کا فاتحہ پڑھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے اس نقصان پر صبر کرنے کی کوشش کی ہے۔

میت کا زندہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے لاشعور نے آپ کی راہنمائی کر کے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔اس گمشدہ چیز کے بدلے میں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیں گے اور اس سے بہتر کوئی چیز عطا ہو گی۔

مستقبل کا انکشاف:

ہر سو گھپ اندھیرا ہے۔ میں گم کردہ راہ مسافر کی طرح بھٹکتا پھر رہا ہوں۔ یکایک ہوائی جہاز کی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے اور جہاز قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گر جاتا ہے۔اس جہاز میں سے ایک چینی باشندہ جس کے ہاتھ میں عجیب سا ہتھیار ہے، برآمد ہوتا ہے۔ میں اس سے یہ ہتھیار چھیننے کی کوشش کرتا ہوں۔ چینی سپاہی نے مجھ سے پوچھا کہ تم ہندو ہو یا مسلمان۔ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ پھر دیکھا کہ خلاء میں ایک راکٹ محو پرواز ہے۔اس راکٹ میں سے آگ نکل رہی ہے۔اب محسوس ہوا کہ یہ آگ مجھے بھسم کر ڈالے گی۔ میں کوئی چیز راکٹ کی طرف اچھال دیتا ہوں راکٹ نشانہ کی زد میں آ کر نیچے گر جاتا ہے۔

خواب میں دیکھا کہ دو لڑکیاں میرے دونوں اطراف میں موجود ہیں۔ایک لڑکی کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی بالٹی ہے۔ میں یہ بالٹی چھین لیتا ہوں۔ لڑکی روتے ہوئے اپنے گھر کی طرف چلی جاتی ہے اور اپنے والد کو لے کر آتی ہے۔ میں خوفزدہ ہو کر بالٹی پھینک دیتا ہوں اور ایک چھوٹی سی دیوار کی آڑ میں چھپ جاتا ہوں۔ مگر دوسری لڑکی بتا دیتی ہے کہ یہ یہاں چھپا ہوا ہے۔ لڑکی کا والد سخت سست کہہ کر مجھ سے پوچھتا ہے کہ تم نے میری لڑکی کو کیوں مارا ہے؟ میں نے عاجزی سے کہا کہ میں نے اس کو نہیں مارا میں نے تو صرف اس سے دودھ سے بھری بالٹی چھینی ہے۔ لڑکی کے والد نے کہا، "تم نے بالٹی کیوں لی۔ کیا تم لڑکی ہو؟ تمہیں شرم نہیں آتی تم لڑکیوں کے ساتھ مذاق کرتے ہو۔"

تیسرا خواب یہ ہے کہ بشمول میرے چند لڑکے اساتذہ کے ساتھ ایک بازار میں کھڑے ہیں۔ ہمارے اسلامیات کے ٹیچر میری طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ دلدار کو کشمیر میں رہتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں۔ یہ تو اسے بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وادی ظلمات کس جگہ ہے۔ پھر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے کے سے انداز میں مجھ سے کہا، بیٹا! وادی ظلمات کشمیر کے پرلی طرف کوہ ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے۔ وہاں ہر وقت اندھیرا رہتا ہے۔

(دلدار محمد)

تعبیر:

خواب میں جو علامتیں اور اشارات پائے جاتے ہیں وہ ان ارادوں کو ظاہر کرتے ہیں جو ماضی قریب میں باہر جانے سے متعلق پیدا ہوئے ہیں اور عزائم کی صورت اختیار کرتے رہے ہیں۔ باہر جانے سے مراد کسی غیر ملک کا سفر ہے۔ لیکن حالات ناسازگار ہونے کی

وجہ سے اس سفر کے امکانات یا تو بالکل ختم ہو چکے ہیں یا بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ مستقبل میں ان کے پورا ہونے کی کوئی امید بھی نظر نہیں آتی۔

تجزیہ:

دوسرا اور تیسرا خواب، پہلے خواب کے سلسلے کی ہی کڑیاں ہیں۔ ہوائی جہاز اور راکٹ کے مظاہر اور چینی سپاہی کا جہاز سے برآمد ہونا، ماضی قریب میں باہر جانے سے متعلق ارادے اور عزائم کو ظاہر کرتا ہے۔ دو لڑکیوں کو دیکھنا، ایک لڑکی کے ہاتھ سے پانی سے بھری ہوئی بالٹی لے لینا اور پھر یہ کہنا کہ میں نے دودھ کی بالٹی لی ہے ایسے تمثلات کی شبیہیں ہیں اور تصورات ہیں جو باہر جانے کی صورت میں ذہن نے قائم کئے ہیں۔ دیوار کے پیچھے چھپنا اور خوفزدہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے عزائم حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے تشنہ کام رہ گئے ہیں۔ لڑکی کا گھر کی طرف روتے ہوئے جانا اور اس کے والد کا آپ کو سخت سست کہنا بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔

بازار غیر ملک کا تمثل ہے۔ لڑکے اور استاد غیر ملک سے متعلق آپ کے تصورات کے تمثلات ہیں۔ کشمیر اور کوہ ہمالیہ ان تصورات اور عزائم کی بلند پروازی کی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ وادی ظلمات اس بات کی علامت ہے کہ مستقبل میں ان ارادوں کے پورا ہونے کی کوئی امید نہیں پائی جاتی۔

مشورہ:

جاسوسی ناول پڑھنا آپ کے ذہن کو متاثر کرتا ہے۔ آپ جاسوسی ناول نہ پڑھیں ورنہ خدانخواستہ کوئی دماغی مرض لاحق ہو جائے گا۔ جاسوسی کرداروں سے متعلق جو خواب آپ نے لکھا ہے وہ خواب نہیں ہے بلکہ وہ سب کردار جو آپ بہت انہماک کے ساتھ پڑھتے ہیں خواب میں منتقل ہو گئے ہیں۔ یہی اس خواب کی تعبیر ہے۔

ٹریفک کا شور:

خواب میں اطلاع ملی کہ میرے بھائی نے نیا گھر کرایہ پر لیا ہے۔ یہ اطلاع کس نے دی مجھے معلوم نہیں، میں نے صرف آواز سنی ہے۔ آواز جیسے ہی میرے کان میں پڑی میں نے دیکھا کہ ایک خوبصورت شہر ہے۔ قطار در قطار اسٹریٹ لائٹس ایک روشن لکیر کی طرح نظر آ رہی ہیں۔ درختوں کے سائے زمین پر متحرک نقش و نگار بنا رہے ہیں۔ ٹریفک کا بے ہنگم شور ذہن پر ناگواری کے اثرات مرتب کر رہا ہے۔ بازار میں دکانیں کھلی ہوئی ہیں لیکن سامان کسی دکان پر موجود نہیں۔ میں نے ایک دکاندار سے پوچھا کہ تمہاری دکان کا سامان کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ لوگ آئے اور سامان لوٹ کر لے گئے۔ میں گھومتا پھرتا اس شہر کے کسی صاف ستھرے

محلے میں جانکلا۔ وہاں میرا بھائی مجھے ملا اور اس نے بہت ہی بڑی بلڈنگ کی دوسری منزل میں کافی کشادہ اور ہندوستانی طرز تعمیر کا ایک مکان مجھے دکھایا۔ میں نے کہا کہ مکان تو بہت اچھا ہے مگر اس کا کرایہ بہت زیادہ ہے۔

(گل خان)

تعبیر:

مستقبل میں مہمانوں کی آمد اور قیام کے امکانات ہیں۔ مہمانوں کا قیام طبیعت کے لئے بار ثابت ہوگا مگر خواب دیکھنے والا اس کا اظہار نہیں کر سکے گا۔ اس خواب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب خواب کی مالی حیثیت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ مستقل مہمانداری کا بوجھ برداشت کیا جائے۔

تجزیہ:

خواب میں صرف آواز کا سننا اور کہنے والے کی شبیہہ سامنے نہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ خواب دیکھنے والا دماغی کمزوری سے دوچار ہے۔ اسٹریٹ لائٹس اور شہر کی خوبصورتی، کسی محلہ میں کشادہ اور ہندوستانی طرز کے مکان کا دیکھنا اس طرف اشارہ ہے کہ موجودہ حالات میں آمدنی صرف گزر بسر کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ اس بات کا اظہار کہ مکان کا کرایہ زیادہ ہے اس بات کی شبیہہ ہے کہ حاصل وسائل میں سے روٹین سے ہٹ کر زیادہ خرچ دماغ اور ذہن کو متاثر کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ بھائی اس بات کا تمثل ہے کہ آنے والا مہمان کوئی دوست یا شناسا نہیں بلکہ قریبی رشتہ دار ہے۔

سفید پتھر:

خواب میں دیکھا کہ ہم سب گھر والے چھاؤنی گئے ہیں۔ میں اور میری باجی چھاؤنی کی کشادہ اور صاف شفاف سڑک پر چہل قدمی کر رہے ہیں۔ سڑک کے کنارے ایک درہ ہے۔ ہم دونوں بہنیں اس درے میں اتر جاتی ہیں۔ ابھی درے میں چند قدم فاصلہ طے کیا تھا کہ یکدم منظر بدل گیا۔ درہ ایک بے آب و گیاہ میدان بن گیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ درے کے تمام سفید پتھر تحلیل ہو کر میدان بن کی صورت میں نمودار ہو گئے ہیں۔ ابھی اس بات پر حیرانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ پھر منظر بدل گیا۔ خشک اور بے آب و گیاہ میدان سرسبز و شاداب چمن نظر آنے لگا۔ آسمان پر ہلکے سفید بادل پہلے بھورے اور پھر گہرے کالے ہو کر برسنے لگے۔ دھوں دھار بارش اور بادلوں کی کڑک اور چمک نے اس میدان سے ہمارے نکلنے کے سب راستے مسدود کر دیئے۔ اس طوفان باد و باراں میں شرابور ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے مشرق کی طرف چلے جا رہے تھے۔ چلتے چلتے ایک جھونپڑی نما مکان نظر آیا۔ ہم دونوں بہنیں اس مکان کے قریب کھڑی ہو جاتی ہیں۔ یہ مکان بھی اپنی نوعیت کا نرالا مکان ہے۔ صحن میں باغ اور پھول پھلواری تو تھی ہی

مکان کی چھت پر بھی درخت ہی درخت نظر آئے۔ کچھ وقفہ کے بعد اس مکان سے ایک آدمی باہر نکلا جس نے نیلی وردی پہنی ہوئی ہے۔ ہمیں باہر کھڑے دیکھ کر اس نے اندر آنے کی دعوت دی۔ کچھ پس و پیش کے بعد ہم اندر چلے گئے۔ مکان میں ایک کمرہ ہے۔

کمرے کے ساتھ چھوٹا سا برآمدہ ہے۔ برآمدے میں چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ چارپائی پر ایک بڑھیا لیٹی ہے۔ بڑھیا نے سفید رنگ کی کامدار ساڑھی پہن رکھی ہے اور گٹھیا کے مریض کی طرح درد سے کراہ رہی ہے۔ وہ آدمی جو ہمیں گھر میں لایا تھا، اس کمرہ میں لے جاتا ہے۔ سفید رنگ کے کپڑے دے کر ہم سے کہتا ہے کہ بھیگے ہوئے کپڑے اتار دو اور یہ پہن لو۔ اس کمرہ کے اندر ایک اور کمرہ ہے۔ ہم دونوں بہنیں کپڑے لے کر اس کمرے میں گھس گئیں۔ اس کمرہ میں بہت ساری رضائیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور دو تین جوان لڑکیاں رضائیوں میں دبکی ہوئی ہیں۔ میری باجی بھی ان کے ساتھ رضائی اوڑھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں نے کمرہ سے باہر آکر بڑھیا کی خیر و عافیت پوچھی۔ بڑھیا نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور پوپلے منہ سے کہا، ''تو میری بیٹی ہے۔'' تھوڑی دیر کے بعد ایک جوان العمر عورت گلابی ساڑھی زیب تن کئے برآمدہ میں آگئی۔ اس نے بڑھیا سے نہایت بدکلامی سے بات کی بڑھیا نے کہا کہ یہ میرے لڑکے کی دلہن ہے۔ اس دوران کمرے میں موجود لڑکیاں اور میری باجی بھی برآمدہ میں آگئیں۔ ساس بہو کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ بڑھیا کی بہو نے غصہ کی حالت میں سب کے سامنے ساڑھی اتار دی۔ میں نے عورت کی اس حرکت کو بہت ناگوار محسوس کیا۔ بڑھیا نے پلنگ سے اتر کر اتری ہوئی ساڑھی کو اٹھا لیا اور مجھ سے کہا کہ تم بہت اچھی بیٹی ہو، لو یہ ساڑھی پہن لو۔ میں بڑھیا سے لے کر یہ ساڑھی الٹی سیدھی اپنے جسم پر لپیٹ لیتی ہوں۔ اب مجھے گھر واپس جانے کا خیال آتا ہے لیکن میری باجی گم ہو جاتی ہیں اور اپنی بہن کی جدائی برداشت نہ کر کے میں رونے لگتی ہوں اور روتے روتے میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(فاطمہ)

تعبیر و تجزیہ:

پورا خواب شروع سے آخر تک نامساعد حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن ساتھ ہی خواب کے اجزائے ترکیبی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بہت جلد ایسے حالات رونما ہو جائیں گے جو خوشی، اطمینان اور کامیابی کے باعث بنیں گے۔ پے در پے اچھے حالات پیش آئیں گے اور بار بار خوشیاں سامنے آئیں گی۔

خواب کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔ اس قسم کا خواب جس میں ماضی اور مستقبل کے حالات پوری طرح کڑی در کڑی زنجیر کی طرح سامنے آئیں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ خواب بھی اس ہی قسم کا خواب ہے۔ خواب کی فلم میں ہر تصویر زنجیر کے حلقوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ اور پیوست ہے۔ ماضی کے اچھے دن، زمانہ حال کی پریشانیاں اور مستقبل میں پیش آنے والی آسانیاں خواب میں فلم کی صورت اختیار کر گئیں ہیں۔ صاف اور کشادہ سڑک پر چہل قدمی یا تفریح میں ماضی کے اچھے دنوں کے نقوش

پوشیدہ ہیں۔ درہ اور بے آب و گیاہ میدان سے زمانہ حال کی پیچیدگیوں، مایوسیوں اور پریشانیوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ سر سبز اور شاداب چمن اور بارش خوش آئند مستقبل کا تمثل ہے۔ جھونپڑی نما مکان، مکان میں سبزہ اور پھر بڑھیا، ماضی کے اچھے دنوں کی تصویر کشی ہے۔ ساس بہو کا مکالمہ اور بہو کی بد تہذیبی کو محسوس کرنا موجودہ پریشان حالی کا مظہر ہے۔ بڑھیا کا ساڑھی دینا اور قبول کر کے جسم پر لپیٹ لینا مستقبل کی پے درپے خوشیوں اور آسانیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ گھر واپس جانے کا خیال ماضی کی عکاسی کرتا ہے۔ بہن کا گم ہونا، ماضی کی راحت بخش اور آرام دہ زندگی کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ جبکہ رونا خوش آئند مستقبل کا پیش خیمہ ہے۔

خواب میں تفکر:

رات کے پچھلے پہر خواب دیکھا کہ میں اپنے دوست کے گھر گیا ہوں۔ دوست تو مجھے ملا نہیں، دوست کی چھوٹی بہن نے کہا، چلو میں تمہیں بھائی کے پاس لے چلتی ہوں۔ یہ لڑکی مجھے ایک نو تعمیر شدہ مکان میں لے گئی۔ اس گھر میں دوست کے بجائے میری ملاقات اپنے شعبہ کے انچارج سے ہوئی وہ مجھ سے بہت اچھی طرح پیش آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کی بیگم آئیں۔ انچارج صاحب نے اشارہ سے کچھ کہا اور وہ چلی گئیں۔ میں وہاں سے رخصت ہوتے وقت اپنا تھیلا بھول گیا جس میں میرے چند ضروری کاغذات تھے۔ میں دوبارہ گیا اور کہا کہ جناب میں یہاں اپنا تھیلا بھول گیا ہوں۔ انچارج صاحب نے کہا پھر کسی وقت آ کر لے جانا میں نے عرض کیا کہ جناب میں اس وقت اپنے گھر میں سویا ہوا ہوں اور آپ کے پاس خواب کی حالت میں موجود ہوں۔ پھر تشریح کرتے ہوئے کہا، ’’جس طرح کوئی آدمی خواب میں کہیں چلا جاتا ہے اسی طرح میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں اور واقعہ یہ ہے کہ اس وقت میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ میرا جسم گھر میں سویا ہوا ہے۔‘‘

پھر میں نے خواب میں ہی سوچنا شروع کر دیا کہ یہ مکان جس میں اس وقت یہ صاحب موجود ہیں وہ نہیں ہے جس میں یہ پہلے مقیم تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے مکان تبدیل کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا، ’’ہاں! میں نے مکان تبدیل کر لیا ہے۔‘‘

عرض ہے کہ تعبیر و تجزیہ کے ساتھ اس امر پر بھی روشنی ڈالی جائے کہ خواب کی حالت میں یہ بات میرے ذہن میں کیوں رہی کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں اور یہ بات میں نے کس طرح محسوس کی کہ بیداری کی طرح خواب میں بھی سوچ رہا ہوں۔ یہ سوال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ جب آدمی سو کر اٹھتا ہے تب اس کے حافظے میں یہ بات ہوتی ہے کہ میں نے سونے کی حالت میں کچھ دیکھا ہے۔ لیکن یہ صورت حال مختلف ہے کہ خواب میں یہ بات سامنے آجائے کہ یہ سب حرکات خواب میں سرزد ہو رہی ہیں۔ حافظ کا یہ محسوس کرنا کہ خواب میں اسی طرح غور و فکر کیا جا رہا ہے جس طرح بیداری میں سوچا جاتا ہے بہت عجیب معلوم ہوتا ہے۔ میرے ساتھ اس طرح کیفیت کبھی پیش نہیں آئی نہ آج تک کسی شخص نے مجھے اس قسم کی بات بتائی ہے۔ استدعا ہے، میرے سوال پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے۔

(منیر چوہدری)

جواب:

عزیز بھائی۔ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔اختصار کے ساتھ چند سطور میں جواب پیش خدمت ہے۔

ہمیں پہلے یہ غور کرنا ہے کہ انسان فطرت سے کس طرح وابستہ ہے۔ وہ جن چیزوں کو دیکھتا ہے، سنتا، چھوتا اور چکھتا ہے ان کے طور طریقے انسان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ فطرت کے ہاتھ میں ہیں۔ فطرت کی تعریف تو بہت وسیع ہے۔ مختصراً یہ کہہ سکتے ہیں کہ اندرون کائنات ایک عمل جاری اور ساری ہے۔ جس کا نام فطرت ہے۔اس عمل کی حدود میں وصول گاہیں پائی جاتی ہیں۔ یہ وصول گاہیں فطرت کی نشریات کو، جو ہمہ وقت موصول ہوتی ہیں نوٹ کرتی رہتی ہیں۔ وصول کرنے کی قدریں، وصول گاہوں کی شعوری حدود سے ایک تناسب رکھتی ہیں۔

لوح محفوظ کا قانون یہ ہے کہ وصول گاہوں کا زون جتنا اپنی ذات کے لئے ہوتا ہے، اتنا ہی اپنی ذات کو ترجیح دیتا ہے اور ذات کی حدود میں دور کرتا رہتا ہے۔ اگر یہ زون وقتی طور پر بیرون ذات کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو ایسی نشریات بھی وصول کر لیتا ہے جو ذات کے شعور کے دائرہ سے باہر ہوتی ہیں اور ان نشریات کو نوٹ کرنے کے بعد خواب میں بیان کر دیتا ہے۔ شعور ان نشریات کے زمان و مکان معین نہیں کر سکتا۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ واقعہ ماضی کا ہے یا مستقبل کا اور کیا پیش آیا ہے یا آئندہ کیا پیش آئے گا۔ شعور چونکہ زمان و مکان معین نہیں کر سکتا اس لئے بیداری کے واقعات سے ان کا ربط ملانے سے قاصر رہتا ہے اور جیسے ہی قاصر ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے، شعور کہنے لگتا ہے کہ یہ خواب تھا۔ بالکل اسی طرح خواب کی حالت میں جب یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے تو فوراً ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ میں خواب کی حالت میں ہوں اور خواب در خواب دیکھ رہا ہوں۔

ایسا نہیں ہے کہ آپ ہی کے ساتھ خواب در خواب دیکھنے کی صورت پیش آئی ہو۔ ایسا ہوتا ہے لیکن کم ہوتا ہے۔

تعبیر:

آپ کے خواب میں ترقی سے متعلق تمثلات پائے جاتے ہیں۔ تشریح اس طرح ہے کہ خواب دیکھنے والے صاحب کسی سفارش سے پر امید ہیں لیکن طبیعت اس بناء پر مطمئن نہیں ہے کہ دوسرا سینئر آدمی جو مستحق ہے، رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ ترقی دینے والے صاحب ان دونوں باتوں سے اب تک بے خبر ہیں۔ ان کے سامنے یہ مسئلہ ہی موجود نہیں ہے۔ یعنی سفارش، ترقی اور سنیارٹی وغیرہ وغیرہ۔

وہاں صرف ایک چیز پیش نظر ہے کہ آئندہ محکمہ جاتی روسے ایک آدمی کو ترقی دی جائے اور بس۔ چنانچہ خواب میں یہ محسوس ہونا کہ خواب دیکھ رہا ہوں اس بات کی علامت ہے کہ محکمہ جاتی روٹین اب تک حرکت میں نہیں آیا۔ یہ بات کہ ترقی کب دی جائے ابھی تک زیر بحث نہیں ہے۔

محکمہ جاتی معاملہ اور پرامید شخصیت دونوں میں کوئی رابطہ نہیں پایا جاتا۔ خواب دیکھنے والے کے ذہن نے یہ محسوس کر لیا اس ہی لئے خواب در خواب ہو گیا۔ دوست کی تلاش، لڑکی کی راہنمائی اور نو تعمیر شدہ مکان یہ سب ترقی سے متعلق امید کی شبیہیں ہیں۔ شعبہ کے انچارج سے مکالمہ میں یہ جملہ کہ تھیلہ پھر کسی وقت آ کر لے جانا، اس طرف نشاندہی ہے کہ فی الحال ترقی کا مسئلہ محض امیدوں کی حدوں تک محدود ہے۔

ٹیلی فون کی آواز:

میں نے دیکھا کہ میں اپنی دکان پر بیٹھا ہوں۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ ریسیور اٹھانے پر پتہ چلتا ہے کہ گاؤں میں میرے چچا صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ میں دکان بند کر کے گھر گیا۔ گھر والوں کو اس حادثہ جانکاہ کی خبر دی اور گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ گاؤں پہنچ کر دیکھا تمام رشتہ دار رو رہے ہیں۔ مجھ سے رشتہ داروں کا بلک بلک کر رونا دیکھا نہ گیا اور میں گھر سے باہر آ گیا۔ میرے ماموں بھی باہر ہی میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد عزیز و اقارب پانی بھرنے کے لئے آئے۔ میں نے بھی پانی بھرنے میں ان کی مدد کی۔ پھر دیکھا کہ میرا بھائی بھی میرے پاس آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور ہم دونوں ٹہلتے ٹہلتے گاؤں سے باہر نکل گئے۔ گاؤں سے باہر ایک ندی بہہ رہی ہے۔ میں ندی کے پاس جا کر اندی کے پانی کو دیکھتا ہوں۔ اسی دوران مجھے ریل چلنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ پھر دیکھا کہ گاؤں کے ایک مکان سے بچہ نکلا اور دوڑتا ہوا ریل کی پٹڑی کے درمیان جا کر بیٹھ گیا۔ میری نظر جب اس بچہ پر پڑی تو مجھے خیال آیا کہ اگر فوراً بچے کو نہ ہٹایا گیا تو بچہ ریل کے نیچے آ جائے گا۔ یہ تو یاد نہیں کہ بچے کا کیا ہوا البتہ ریل آئی اور اسٹیشن پر آ کر کھڑی ہو گئی۔ ریل سے کچھ مسافر اترے اور کچھ سوار ہوئے اور ریل پھر حرکت میں آ گئی۔ اس کے بعد دیکھا کہ ریل ایبٹ آباد پہنچ کر رکی اور میں بھی ایبٹ آباد پہنچ گیا۔ شہر میں بارش ہو رہی تھی، اتنی تیز بارش کہ سڑکیں بند ہو گئی تھیں۔ میں گھٹنوں گھٹنوں پانی میں سے گزر ہی رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

(علی گوہر)

تعبیر:

خواب کے آغاز میں اس سفر کے اشارات پائے جاتے ہیں جو عنقریب زیر اہتمام ہے لیکن آخری مظاہر اور درمیان کے کچھ تمثلات

سفر کو پوری طرح نتیجہ خیز ثابت نہیں کرتے۔ فائدہ ضرور ہو گا لیکن اتنا نہیں جتنی توقع کی جارہی ہے۔ البتہ تشویش کی کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ بہتری کریں۔

قوت فیصلہ کی کمی

بلند مینارہ:

شام کے تقریباً ساڑھے پانچ بجے تھے کہ میں نے خواب دیکھا۔ اپنے ماتحت افسر کے ساتھ جٹ لائن سے صدر کی جانب جا رہا ہوں۔ اچانک گرجا کے سامنے، آسمان کی بلندیوں سے ایک مینار نیچے آتے دیکھا۔ اس مینار پر عربی رسم الخط میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا، دیکھو کتنا حسین مینار ہے۔ اس نے میری بات کی تائید کی اور چھلاوے کی طرح غائب ہو گیا۔ میں مینار کو دیکھتا رہا۔ یہ مینار نیچے آتے آتے ایک مسجد کی چھت پر قائم ہو گیا۔ پھر یہی مینار میرے اوپر جھکا۔ جب میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھونے کی کوشش کی تو یہ اوپر اٹھ گیا۔ جب ہاتھ نیچے کر لیا تو پھر میرے اوپر جھک گیا۔ دل میں خیال آیا کہ یہ آسمانی مینار ہے۔ بغیر وضو کے نہیں چھونا چاہئے۔ جیسے ہی وضو کرنے کا خیال دل میں پیدا ہوا۔ الٰہ دین کے چراغ کی طرح فوراً پانی کا نل سامنے وجود ہو گیا۔ میں نے اس نل سے وضو کیا۔ میرے ساتھ اور بہت سے لوگوں نے بھی وضو کیا۔ وضو سے فارغ ہو کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

(عبدالکریم)

تعبیر:

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ کوئی غریب گھرانہ ہے۔ یہ گھرانہ خواب دیکھنے والے صاحب سے مانوس ہے۔ اس گھرانے کے افراد اگرچہ کسی اعانت کے متمنی نہیں ہیں لیکن مستحق ضرور ہیں۔ خواب کے پس منظر میں کچھ شبیہیں ایسی بھی ہیں جو طبیعت کا رجحان ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن طبیعت اس کشمکش میں مبتلا ہے کہ جو کچھ کیا جائے خالصتاً اللہ کے لئے کیا جائے مگر اس کی سبیل کیا ہو؟

آسمانی مینار کا تمثل اور دوسرے حضرات کا وضو کرنا ایسے مظاہر ہیں جو طبیعت کے پاکیزہ جذبات کو پیش پیش رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن وسائل محدود نظر آنے لگتے ہیں۔ کیونکہ مینار کو چھونے کی خواہش پوری نہیں ہوئی۔

مرکری لائٹ:

یکایک زبردست تیز آندھی آگئی ہے اور مجھے اڑ کر لے گئی۔ خیریت سے ایک مقام پر اترا۔ سامنے بہت خوبصورت مسجد ہے۔ ایک دم خیال آیا کہ یہ مسجد نبوی ﷺ ہے۔ خدا کے حضور سجدہ شکر ادا کیا کہ اللہ پاک نے اس گنہگار کو یہ موقع عطا فرمایا کہ نماز بھی پڑھ لوں گا اور زیارت بھی ہو جائے گی۔ مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی۔ ذرا آگے بڑھا تو ایک بند دروازہ نظر آیا۔ دروازہ کھول کر اندر گیا تو وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ملا۔ اس مرد خدا نے حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کی طرف اشارہ کیا۔ میں انتہائی بے قراری کے عالم میں والہانہ انداز سے آگے بڑھا۔ روضۂ اقدس کی جالیوں کو ہاتھ سے چھوا اور آنکھوں سے بوسہ دیا۔ اپنی خوش نصیبی پر نازاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیار حبیب ﷺ میں اس وقت بھیجا ہے جب یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔ میں تنہا ہوں۔ جس طرح چاہوں اپنے آقا ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہوں۔ کیف و مستی سے سرشار آقائے دوجہاں کے روضۂ انور کے دائیں جانب بیٹھ گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ کائنات کے اندر موجود پورا گداز میرے دل میں منتقل ہو گیا ہے۔ نہ جانے اتنا رونا کہاں سے آگیا کہ روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ ایسا لگتا تھا کہ آنکھوں کے ذریعے آنسوؤں کی آبشار گر رہی ہے۔ میری آنکھیں پانی ہو گئیں۔ یہ پانی جب چہرہ کو دھوتا ہوا منہ کے قریب سے گزر کے نیچے ٹپکا تو اس کا ذائقہ نمکین تھا۔ اس سارے عرصہ میں اللہ تعالیٰ سے رو رو کر، گڑگڑا کر دعا مانگتا رہا، "اے اللہ! اے میرے پروردگار! میرے اور تمام مخلوق کے خالق، میرے آقا میں آپ کا بندہ ہوں۔

آپ خالق ہیں میں آپ کی مخلوق ہوں۔ اپنے حبیب کے صدقے میں میرے سب گناہ معاف فرما دے۔" بہت دیر تک بندہ اپنے خالق کے حضور آنسوؤں کے نذرانہ کے ساتھ عاجزانہ التجائیں کرتا رہا۔ جب قرار آیا، اٹھا تو حضور انور ﷺ کے مزار اقدس کو چوما۔

ہاتھوں سے چھوا، آنکھوں سے لگایا تو دل کی آنکھیں وا ہو گئیں۔ نظر آیا کہ مزار اقدس و مطہر پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات نچھاور ہو رہی ہیں۔ روضۂ مبارک کے چاروں طرف فرشتوں کی صفیں حضور فخر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیج رہی ہیں۔

فرشتوں کے جسموں سے روشنیاں پھوٹ رہی ہیں۔ میں ان روشنیوں کو مرکری لائٹ سے تشبیہ دے سکتا ہوں۔ ادب و احترام کا یہ عالم ہے کہ ہر فرشتہ سر جھکائے تقریباً رکوع کی حالت میں ہے۔ جب اللہ کی مخلوق فرشتے، یک زبان ہو کر یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک کہتے تھے تو دل کے تار جھنجھنا اٹھتے تھے۔ واپس ہونے کا حکم ہوا۔ نماز کی ادائیگی ہوئی اور حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کی شبیہہ آنکھوں اور دل میں نقش کر کے افتاں و خیزاں واپس ہوا۔

دراقدس سے باہر آکر چپل تلاش کی مگر نہ ملی نہ جانے کون لے گیا۔ واپس اندر آکر اس شخص سے پوچھا جو روضۂ مبارک کے قریب بیٹھا تھا اس اللہ کے بندے نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

(غلام علی)

تعبیر و تجزیہ:

حضور انور کے روضۂ مطہرہ کی زیارت باسعادت پر آپ کو بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ہر مسلمان کو نصیب کرے۔ آمین!

خواب میں دو قسم کے رجحانات پائے گئے جن کے مابین طبیعت فیصلہ نہیں کر سکتی کہ جو طریقۂ کار زیر بحث ہے وہ خالص عمل خیر ہے یا نہیں۔ لیکن اس کے آخری حصے بتاتے ہیں کہ زیر بحث تجویز خالص عمل خیر کی حیثیت رکھتی ہے جس میں کوئی آلائش نہیں۔

ٹوپی کی ضرورت:

میں نے دیکھا کہ میں اپنے سابقہ کالج میں داخلہ لینے جارہاہوں۔ جبکہ مجھے ایم بی بی ایس کئے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں۔ کالج میں میرے پروفیسر مجھے ملے ان پروفیسر کی مشابہت میرے ایک دوست جیسی ہے۔ وہاں سے ایک بڑے ہال میں جاتاہوں، وہاں قرآن شریف کی تلاوت ہو رہی ہے۔ جس طرح کالج شروع ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔ وہاں ایک صاحب کو ٹوپی کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنی ٹوپی ان کو دے دی۔ اس ٹوپی کا رنگ کالا ہے۔ میں نے اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر دیکھا تو میرے سر کے بال غائب تھے۔ عبادت کے بعد مجھے ایک اور صاحب ملتے ہیں۔ وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ کے والد کا مضمون ''علم المواقبت الصلوٰۃ'' ضرور شائع ہونا چاہئے اور مزید کہا کہ آپ اس کالج میں علم النفسیات پر لیکچر دیں۔ ہم کالج میں آپ کا تقرر کر دیتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں کالج کی لائبریری میں ہوں۔ ایک طالب علم نے مجھ سے ایک کتاب چھین لینے کی کوشش کی میں نے اس کو ڈانٹ دیا اور کہا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کون ہوں؟ پھر میں نے بہت سے میگزین ایک ٹرے میں رکھ کر طلباء میں تقسیم کر دیئے۔
(ڈاکٹر ولی محمد)

تعبیر:

چند ماہ پیشتر سے یعنی ماضی قریب میں آپ کی ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوئی ہے جس کی طبیعت میں اتفاقیہ طور پر غلط قسم کی رسمیں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ ان رسموں میں غلط قسموں کے عقائد بھی ہو سکتے ہیں۔ گفتگو اور معمولات میں جب وہ چیزیں پیش آتی ہیں تو دماغ کبھی ان کو قبول کرتا ہے اور کبھی نا قبول کرتا ہے۔ شعور اور تحت الشعور میں یہ کشمکش جاری رہتی ہے۔ نتیجہ میں یہ سب باتیں لاحاصل ہیں۔

پورے خواب میں ساری شبیہیں اسی قسم کے اشارات پر مشتمل ہیں۔ میری ناچیز رائے یہی ہے کہ فضول باتوں کے سوچنے میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ وقت عملی کوششوں میں صرف کیا جائے۔

تعبیر:

خواب میں کالج میں داخلہ کے لئے جانا، پروفیسر سے ملاقات ہونا اور پروفیسر میں مشابہت تلاش کرنا، کسی شخص سے ملاقات کی طرف اشارہ ہے۔ اپنی ٹوپی کسی دوسرے صاحب کو دے دینا اور ٹوپی اتارنے کے بعد سر کے بال غائب ہونے میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ اس شخص سے عقائد کے متعلق بحث ہوتی رہتی ہے۔ قرآن پاک کا پڑھا جانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ والد صاحب مرحوم کا مضمون شائع کرنے کی تاکید اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے جو بھی عقائد ہیں آپ ان کو نہ چھوڑیں۔ صحیح یا غلط کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہی علم میں ہے۔

پولیس:

خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ہاتھ میں کتابیں لئے کہیں سے پڑھ کر آرہا ہوں۔ راستے میں مظاہرہ ہو رہا ہے اور مظاہرین کو فوجی پکڑ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے دوڑنا شروع کر دیا۔ جب میں پولیس کے قریب پہنچا تو ایک فوجی نے مجھے ڈانٹ کر کہا۔ فوراً بس میں بیٹھ جاؤ۔ میں نے جواب دیا کہ میں تو خود ہی بس میں سوار ہونا چاہتا تھا۔ میرے اس جواب پر وہ ہنسا اور کہا، شاید تمہیں معلوم نہیں کہ یہ بس تھانے جارہی ہے۔ اور مجھ سے پوچھا کیا تم خوشی سے تھانے جانا چاہتے ہو۔ میں نے کہا میں کیوں تھانے جانے لگا۔ میں تو اپنے گھر جانا چاہتا ہوں۔ فوجی نے کہا تمہیں ہر حالت میں تھانے جانا پڑے گا۔ میں نے بحث کے سے انداز میں اس سے کہا کہ تم لوگ بھی عجیب ہو۔ راہ چلتے شریف لوگوں کو پکڑ کر تھانے لے جاتے ہو اور یہ جو تمہارے سامنے کھڑے تباہی مچا رہے ہیں انہیں تم نہیں پکڑتے۔ میری اس بات پر وہ قائل ہو گیا اور کہا، ''اچھا بابا! ہم تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیں گے۔'' میں بس میں سوار ہوا۔ بس میرے گھر سے اگلے سٹاپ پر رکی۔ بس سے نیچے اترا تو دیکھا بہت سے لڑکے بازو پر کالی پٹی باندھے جلوس کی شکل میں نعرے لگاتے ہوئے آرہے ہیں۔ میں گھبرایا کہ یک نہ شد دو شد۔ ایک ہنگامہ سے بچ کر نکلا تھا کہ دوسرے ہنگامے میں پھر پھنس گیا ہوں۔ آخر میں گھر کس طرح پہنچوں گا؟ ابھی میں گھر جانے کا راستہ تلاش ہی کر رہا تھا کہ وسل بجاتی ہوئی پولیس کی بھاری جمعیت آگئی۔ پولیس کو دیکھ کر میں ایک پل کے کنارے بیٹھ گیا۔ پولیس کی گاڑیاں آئیں اور گزر گئیں لیکن مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے ہنگامے والی سڑک کو چھوڑ کر ایک شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں ایک مسجد آئی۔ مسجد کے مینار شہید ہو چکے تھے۔ گنبد اور محرابوں میں دراڑیں پڑ گئیں تھیں۔ مسجد کے اندر چند نمازی بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ ان میں سے ایک لڑکا بے

قرار ہو کر دعا مانگتا ہوا نظر آیا۔ دعائیہ الفاظ ذہن نشین نہیں رہے۔ البتہ اس کا مفہوم یہ تھا کہ "یا خدا! مجھے میرے ماں باپ تک پہنچا دے۔ میں کبھی ان ہنگاموں میں حصہ نہیں لونگا۔" فجر کی نماز کا وقت تھا کہ میں خواب سے بیدار ہو گیا۔

(شجاع الدین)

تعبیر:

خواب میں سارے تمثلات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ گزشتہ چند مہینوں میں طبیعت بہت سی باتوں کے صحیح اور غلط ہونے کے بارے میں الجھتی رہی ہے لیکن بہت کچھ سوچنے کے باوجود طبیعت کوئی فیصلہ نہیں کر سکی۔ اس لئے دماغ متضاد خیالات کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ ان خیالات کے پس پردہ جو تاریکیاں کارفرما ہیں وہ سب خواب بن کر سامنے آگئیں۔

گھنی مونچھیں:

بارہ بجے شب سویا تو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ماموں کے گھر کے سامنے کھڑا ہوں۔ سامنے سڑک پر بارات گزر رہی ہے۔ دولہا سر باندھے گھوڑے پر سوار ہے۔ دلہن دولہا کے پیچھے بیٹھی ہوئی ہے۔ میری نظر جب دلہن پر پڑی تو محسوس ہوا کہ یہ میری بہن ہے۔ جیسے ہی یہ خیال ذہن میں آیا، بارات رک گئی۔ دولہا کو گھوڑے سے اتار لیا گیا اور دلہن کود کر گھوڑے کی گردن پر سوار ہو گئی۔ ایک صاحب آگے بڑھے اور دلہن کو زبردستی نیچے کھینچ لیا۔ دلہن بہت گھبرائی لیکن فوراً جست لگا کر پھر گھوڑے پر سوار ہو گئی اور دولہا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اٹھا کر گھوڑے پر بٹھا لیا۔ بارات میں سے گھنی مونچھوں والا ایک بدصورت آدمی تقریباً دوڑتا ہوا آیا اور دولہا دلہن کو نیچے گرا دیا۔ لیکن اس مرتبہ جست لگا کر دولہا پھر گھوڑے پر سوار ہو گیا اور دلہن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اب کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ماموں اچانک نمودار ہوئے اور انہوں نے بھی دلہن دولہا کو نیچے پھینک دیا اور خود گھوڑے پر سوار ہوئے۔ گھوڑے کو زور سے چابک ماری اور گھوڑا ہوا سے باتیں کرتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

میرے ماموں جس وقت نمودار ہوئے اس وقت وہ بہت حسین اور خوبصورت نظر آئے لیکن جب وہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو ان کی خوبصورتی بدصورتی میں بدل چکی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا، یہ معلوم نہیں۔

(محمود اعظم)

تعبیر و تجزیہ:

خواب کے مظاہر میں ایسا ماحول پایا جاتا ہے جس میں سیاست کے دو نظریات کا تصادم ہے۔ ذہن کبھی ایک نظریہ یا اس کے تاثرات کو قبول کرتا ہے اور کبھی دوسرے نظریہ کو یا اس کے تاثرات کو۔ لیکن فیصلہ کن نکتہ پر نہیں پہنچتا اور یکے بعد دیگرے دونوں کو

روک دیتا ہے۔ بارات کا گزرنا اور دلہن کا گھوڑے پر سوار ہونا، سیاسی نظریات کی طرف اشارہ ہے۔ گھوڑا سیاست کا تمثل ہے۔ دلہن اور دلہن سے قربت داری کا تصور سیاست کے مختلف نظریات کی علامت ہیں۔

یہ تمثل سیاسی نظریات سے تعلق رکھتا ہے ایسے بنیادی نظریات جن میں کچھ عقائد بھی شامل ہیں۔ طبیعت چند وجوہ سے کسی ایک نکتہ پر دونوں کو رد کر دیتی ہے۔ یہاں رد سے مراد عقائد کا رد نہیں بلکہ عقائد سے پیدا ہونے والے منطقی نظریات کا رد ہے۔ خواب کا بالکل آخری حصہ ایسے اشارات پر مشتمل ہے جو فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچنے سے انکار کرتے ہیں اور بات لاینحل رہ جاتی ہے۔ اس وجہ سے طبیعت ان چیزوں کو مانوس سمجھ رہی ہے اور تحت الشعور ان سے الگ رہنے کا میلان رکھتا ہے۔

لاشعوری مشورے

فرنیچر:

خواب میں دیکھا کہ میں اپنے وطن ہندوستان ضلع مظفر نگر، یوپی میں ہوں۔ میں ایک چھوٹی سی مسجد میں موجود ہوں۔ وہاں کے پیش امام صاحب کو میں نے کچھ قیمتی پتھر دیئے۔ یہ پتھر رومال میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میں مسجد میں کئی گھنٹے یا کئی دن ٹھہرا رہا۔ مدت کا تعین صحیح طور پر نہیں کر سکتا۔ جب میں اس مسجد سے آنے لگا تو میں نے پیش امام صاحب سے اپنے پتھر طلب کیے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے آپ کو یاقوت دیئے تھے وہ مجھے واپس کر دیجئے۔ امام صاحب نے کہا کہ ابھی ٹھہرو میں نے تمہارے لیے فرنیچر منگوایا ہے۔ کچھ دیر بعد فرنیچر آ گیا جس میں سنگھار میز، دوسری میزیں، الماریاں، کرسیاں اور لکڑی کا ایک بڑا صندوق شامل ہے۔ فرنیچر پر بہت عمدہ وارنش ہوا ہے اور ہر چیز کے اوپر ان قیمتی پتھروں میں سے ایک پتھر جڑا ہے۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں کہ یہ بہت قیمتی سامان ہے، میں اس کی قیمت کیسے ادا کروں گا۔ امام صاحب نے میرے دل کی بات سمجھ کر اشارہ کیا کہ تمہیں اس فرنیچر کی کوئی قیمت نہیں دینی۔ پھر انہوں نے ایک خادم کو اشارہ کیا کہ گدھا گاڑی لا کر یہ فرنیچر لاد دیا جائے۔ میں اس کو گھر لے جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

(قدیر ناصر)

تعبیر:

خاندان کے سرپرست نقل مکانی کرنا چاہتے ہیں لیکن بہت سی رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ رکاوٹوں کو مشیئت ایزدی سمجھ کر اس کو ترک کر دیا جائے۔

تجزیہ:

خواب میں دیکھے جانے والے امام صاحب خاندان کے سرپرست ہیں۔ وطن کو دیکھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ موجودہ مکان کو پریشانی کا سبب سمجھا جا رہا ہے۔ یاقوت، فرنیچر اور مسجد اس بات کا تمثل ہیں کہ خاندان کے سرپرست یہ محسوس کرتے ہیں کہ موجودہ سکونت

ترک کر کے ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ حالات کی درستی کے لئے ایک سو ایک مرتبہ چالیس روز تک قل ھواللہ شریف پڑھنا مفید ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد شمال کی طرف منہ کر کے ایک مخصوص جگہ بیٹھ جائیں جس جگہ قل ھواللہ شریف کا یہ وظیفہ پڑھا جائے وہاں اندھیرا ہونا چاہئے۔

کچن:

خواب میں دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی ہے۔ اس کے پاس مچھلی رکھی ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ اس نے کہا، یہ مچھلی ہے تم کھاؤ گے؟ میں نے کہا، یہ تو کچی ہے۔ کچی مچھلی بھی کوئی کھا سکتا ہے۔ پھر اس عورت نے اس مچھلی کے دو عمودی ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا مجھے دیا اور ہنستے ہوئے کہا یہ تم کھالو۔ میں وہ آدھی مچھلی ایک مرتبہ میں نگل گیا۔ خواب میں ہی مجھے حیرت ہو رہی تھی کہ کچی مچھلی میں کیسے نگل گیا۔ اسی کشمکش میں میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے اس خواب سے بہت تشویش ہے۔

(باسط علی)

تعبیر:

آپ نے کوئی لوک ناچ دیکھا ہے اور اسے پسند کیا ہے۔

تجزیہ:

یہ خواب لوک ناچ کا تمثل ہے۔ عورت کا تمثل طبقاتی رسم و رواج کے روپ میں ڈھل گیا ہے۔ مچھلی اس محفل کی شبیہہ ہے جس میں آپ کے چند احباب اور اس محفل کے بہت سے آدمی شامل ہیں اور نصف مچھلی علامت ہے کہ اس رقص کے کچھ خاص حصوں کو آپ نے دلچسپی سے دیکھا ہے۔ مچھلی نگل لینے میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ اس رقص نے آپ کے ذہن کو اس حد تک متاثر کیا ہے کہ اسے بار بار دیکھنے کے آرزو مند ہیں۔ خواب میں حیرت زدہ ہونا اس بات کی تنبیہہ ہے کہ اس سے زیادہ انہماک مناسب نہیں۔

مشورہ:

اگر کسی چیز کو بار بار اور اعتدال سے بڑھ کر پسند کیا جائے تو وہ گلے کا ہار بن جاتی ہے۔ جس سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور نتیجہ میں خواہ مخواہ الجھنیں درپیش ہو جاتی ہیں۔

بچہ اور بچھڑا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مشعل بردار جلوس آرہا ہے۔ میں اس جلوس کو دیکھنے کے لئے ایک دکان کے تختہ پر چڑھ گیا۔ ۱۰ سالہ لڑکا اور ایک بچھڑا سڑک پر لڑنے لگتے ہیں۔ پہلی دفعہ دونوں کے سر ٹکرائے، دوسری دفعہ ٹکرائے اور تیسری مرتبہ دونوں آپس میں ٹکر مارنے ہی والے تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور لڑکے کو اپنی جانب کھینچ لیا اور بچھڑے کو ہنکا دیا۔ بچے کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ سڑک کے کنارے کریانہ کی ایک دکان میں چلا گیا۔ اسے لوگ دکان سے باہر لائے اور جب مرہم پٹی کے لئے لے جانے لگے تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا، جس طرح خون کے زیادہ بہہ جانے سے ہوتا ہے۔ میں نے اس خواب میں کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جس کو میں نے پہچانا ہو۔

(واجد انصاری)

تعبیر:

اگر آپ کی کوئی زمین بٹائی پر ہے تو اس کو یا تو خود کاشت کیجئے یا ٹھیکہ پر دے دیجئے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کے گھر والوں میں کسی شخص کی بھی زمین بٹائی پر ہو اسے اس حالت میں نہیں رہنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ اس میں آپ کا مفاد بھی وابستہ ہے اس لئے کوشش کرنا چاہئے۔ فی الحال کاشت کا جو طریقہ ہے اس میں بھی ردوبدل کرنا ضروری ہے۔ اگر خود کاشت کریں تو باغ لگانا زیادہ مفید ہے۔

تجزیہ:

سڑک زمین کا تمثل ہے۔ بچہ اور بچھڑا زمین سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں معاش کا تمثل ہے۔ بچے کے سر سے خون نکلنا اور چہرہ سفید پڑ جانا اس بات کی علامت ہے کہ موجود حالت میں زمین سے کوئی منفعت نہیں ہے۔ ایک آدمی کا آکر بچھڑے کو ہنکا دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ زمین بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ بچے کا کریانہ کی دکان میں جانا اور وہاں سے مرہم پٹی کے لئے اسے باہر لانا یہ واضح کرتا ہے کہ موجودہ طریقۂ کاشت میں تبدیلی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مشعل بردار جلوس کے نظر آنے میں یہ اشارہ موجود ہے کہ باغ کا لگانا زیادہ مفید ہے۔ مشعل بردار جلوس دراصل باغ کا تمثل ہے۔ دکان سے باہر نکلے ہوئے تختہ پر آپ کا کھڑا ہونا اور ان سب واقعات مین دلچسپی لینا اس بات کی علامت ہے کہ اگر آپ دلچسپی لیں تو یہ آپ کے ساتھ اعزاء واقرباء کے لئے بھی باعث تسکین ہو گا۔

کرب وبلا:

عرض ہے کہ میں شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔ روہڑی سکھر میں ایک تعزیہ اٹھتا ہے جسے کربلا کہتے ہیں۔ میں نے اسے تین بار خواب میں دیکھا ہے۔ امام بارگاہ ہماری اپنی ہے۔ پہلی محرم سے لے کر دسویں محرم تک مجالس ہوتی ہیں، نیاز کی تقسیم کا انتظام میرے ہی سپرد ہوتا ہے۔ محرم کی بیوسویں تاریخ کو علی الصباح خواب میں دیکھا کہ صدر یحییٰ خان مجلس میں تشریف لائے ہیں۔ میرے سب آباؤ اجداد وہاں موجود تھے لیکن صدر کے استقبال کے لئے کوئی آگے نہیں بڑھا۔ صدر مملکت جیسے ہی کار سے آگے آئے میں نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔ صدر بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے معلوم کیا کہ بیٹھنے کی جگہ کہاں ہے؟ میں ان کو بٹھانے لے جارہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

میں مسلسل تین چار سال سے دریائے سندھ کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ دریا انتہائی تیز رفتاری سے بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک جزیرے میں اپنے چند دوستوں اور قرابت داروں کے ساتھ کھڑا ہوں، جزیرہ بہت ہی خوبصورت اور جاذب نظر ہے۔ چاروں طرف دریائے سندھ کا پانی موجیں مار رہا ہے۔ جگہ جگہ ہریالی اور درخت جزیرہ کی رونق میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اچانک سامنے سے دس پندرہ آدمی تیرتے ہوئے نظر آئے۔ کسی نے کہا کہ یہ ڈاکو ہیں، ڈاکہ ڈال کر واپس جارہے ہیں۔ میں نے ان کے ہاتھوں میں دو تین بچوں یا آدمیوں کو دیکھا جو تیرنا نہیں جانتے تھے۔ یہ ڈاکو ان بچوں یا آدمیوں کو دریا کے گہرے پانی کی سطح پر کھینچے ہوئے لے جارہے ہیں۔ میں اس منظر کو دیکھنے میں اتنا محو ہو گیا کہ اپنا بھی ہوش نہیں رہا۔ پھر دیکھا کہ ایک ڈاکو ڈوب رہا ہے۔ وہ چلا رہا ہے کہ ڈوب رہا ہوں مجھے بچاؤ لیکن وہ ڈوبا نہیں بلکہ دریا پار ہو گیا۔

پھر دیکھا کہ میرے دوست نے جس کے ساتھ میں اکثر چہل قدمی کرتا ہوں، جزیرہ کے ایک حسین طوطے کو غلہ مار دیا اور طوطا پھڑ پھڑا کر نیچے گر پڑا۔ لوٹ پوٹ ہوا۔ پھر پر پھیلائے اور ایک اڑان لے کر میرے اوپر سے گزرا۔ میں نے نہایت تیزی اور ہوشیاری کے ساتھ اس طوطے کو پکڑ لیا اور اپنے دوست کو دے دیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

(حسین شاہ)

تعبیر:

پہلے خواب کے اجزائے ترکیبی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گزشتہ عرصہ میں بہت سی امیدیں منہدم ہو گئیں۔ طبیعت امیدوں کی پامالی سے متاثر اور بے قرار ہے۔ ان امیدوں کا تعلق آپ کی اپنی ذات اور افراد خاندان کے معاملات کے ساتھ وابستہ ہے۔

دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ باغات، زیر کاشت اور خالی زمینیں حاصل کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں، وہ بھی بار آور نہیں ہوئیں اگر کسی حد تک بار آور ہوئی ہیں تو اس کا فائدہ مخالفین نے نہیں پہنچنے دیا۔ آپ کو کسی دوست سے بھی نقصان پہنچا ہے۔

دوسرے خواب کی تعبیر میں یہ انکشاف بھی پوشیدہ ہے کہ کوششیں روشن نتائج کی حامل ہیں۔ ان میں کامیابی متوقع ہے۔

تجزیہ:

تعزیہ تمثل ہے ان امیدوں کا جو ماضی قریب میں پیدا ہوئیں اور مسمار ہو گئیں اس تمثل یعنی تعزیہ کو تین چار بار دیکھنا ان تاثرات کی شدت کو ظاہر کرتا ہے جو آپ کے احساس میں پیوست ہیں۔ کربلا نامی تعزیہ دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ امیدوں سے متعلق محروم اور مایوس جذبات جب احساس میں کروٹیں بدلتے ہیں تو طبیعت افسردہ اور مضمحل ہو جاتی ہے۔

امام بارگاہ اور صدر مملکت نئی کوششوں کا تمثل ہیں۔ صدر سے آپ کا ہاتھ ملانا اور دوسرے اقرباء کا استقبال نہ کرنا یہ بتاتا ہے کہ امیدوں کے لئے چراغ آپ کے ہاتھوں روشن ہوں گے۔ صدر کا خوش ہونا، آپ سے اپنے بیٹھنے کی جگہ پوچھنا اور آپ کا صدر کو اپنے ساتھ لے جانا یہ سب تمثلات نئی کوششوں کے روشن ہونے کا پیش خیمہ ہیں۔ امید ہے کہ ان میں کامیابی ہو گی۔

صدقہ و خیرات مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

ریل اور جہاز:

خواب میں نظر آیا کہ حاجیوں کو ریل اور جہاز سے بھیجنے کے لئے میری ڈیوٹی لگی ہوئی ہے اور میں اس فرض کو پوری ذمہ داری سے انجام دے رہا ہوں۔ ایک بزرگ آئے اور کہنے لگے تم یہ کام بہت اچھا کر رہے ہو کیا تم بھی حج کو جاؤ گے۔ میں نے جواب دیا انشاءاللہ ضرور جاؤں گا اور آنکھ کھل گئی۔

(عبدالکریم)

تعبیر:

اس خواب میں طبیعت کی یہ خواہش نمایاں ہے کہ کسی معذور اور ضرورتمند کی وقتاً فوقتاً مدد کی جائے۔ جہاں تک ممکن ہو اس پر عمل کیجئے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کے عوض آپ کے بچے کو صحت عطا فرما دیں۔

ذبیحہ:

ایک ریگستان ہے۔ ریگستان میں چھوٹے بڑے بہت سے ٹیلے ہیں۔ آندھی کے جھکڑ چل رہے ہیں۔ ہوا ریت اڑا کر ایک ٹیلے کو دوسرے کی جگہ اور وہاں سے تیسری جگہ منتقل کر رہی ہے۔ دھوپ کی تیزی اور آفتاب کی تمازت پورے میدان کو آگ کا نمونہ بنائے ہوئے ہے۔ ریت اڑ کر جب جسم سے ٹکراتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے چنگاریاں لگ رہی ہوں۔ گرم ہوا کے تھپیڑے بدن کو جھلسا رہے ہیں۔ پیاس کی شدت کا یہ عالم ہے کہ ہونٹوں پر پپڑی جم گئی ہے اور زبان باہر نکل آئی ہے۔ پانی کا آس پاس کہیں وجود نہیں ہے۔ حیران و سر گرداں، افتاں وخیزاں پانی کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہا ہوں۔ بہت دور پانی کا تالاب نظر آیا ہے۔

تالاب کی سمت بڑھتا ہوں اور امید و یقین کے ملے جلے جذبات کے ساتھ جب وہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر جان حلق میں اٹک گئی کہ یہ تو سراب تھا۔ حسرت و یاس اور افسردہ دلی کے ساتھ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ ذہن میں یہ بات راسخ ہو گئی کہ اب یہ بات مقدر میں لکھی جا چکی ہے کہ مجھے بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر یہاں مر جانا ہے۔ آنکھیں بند کئے موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا تھا کہ کانوں میں گھنٹیوں کی آواز گونجی۔ آنکھیں کھول کر دیکھا سامنے سے اونٹوں کا ایک قافلہ چلا آ رہا ہے۔ یہ قافلہ میرے سامنے آ کر رک گیا اور لوگ اونٹوں سے اتر کر ادھر ادھر گھومنے پھرنے لگے۔ پھر یہ دل دوز منظر سامنے آیا کہ اونٹ لوگوں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ درندگی اور بے دردی سے گردن پکڑ کر اوپر اٹھاتے ہیں اور زمین پر پٹخ دیتے ہیں۔ سارا میدان نعشوں سے پٹ گیا۔ اب اونٹوں نے ان نعشوں کو کھانا شروع کر دیا۔ ایک اونٹ مجھے پکڑنے کے لئے دوڑا اور میں نے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا شروع کر دیا۔ بھاگتے بھاگتے میری آنکھ کھل گئی۔

خواب کی تعبیر تو آپ لکھ دیں گے مجھے یہ بتایئے کہ آدمی اس قسم کے خواب کیوں دیکھتا ہے اور خواب کا تجزیہ بھی ضرور کیجئے گا۔

(ممتاز علی)

جواب:

عام حالات میں نگاہ ذہن کی سطح پر جو شبیہیں بناتی ہے اور جن چیزوں کی یہ شبیہیں ہوتی ہیں ان چیزوں کے اندر گہرائی کا ہونا ضروری ہے۔ چاہے وہ مثبت مقدار میں ہوں یا منفی مقدار میں۔ خواب میں جتنی شبیہیں ہمارے ذہن کی سطح پر بنتی ہیں وہاں گہرائی کی مقداریں منفی ہوتی ہیں۔ ان مقداروں کے زیر اثر خواب دیکھنے والا تو ان شبیہوں یا شکلوں کو جو اس کی ذہنی سطح پر بنتی ہیں دیکھ سکتا ہے لیکن دوسرے حضرات جو ارد گرد موجود ہوں دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ وہ بیداری کی حالت میں ہیں اور بیداری میں

مثبت مقداریں ہونا ضروری ہیں۔ چاہے وہ کم سے کم ہوں۔ البتہ دونوں صورتوں میں خواہ مقداریں منفی ہوں یا مثبت پس منظر میں کچھ چیزیں ضرور ہوتی ہیں اور ان چیزوں کی نشریات ہی ہمارے ذہن پر شبیہیں بناتی ہیں۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ مثبت مقداریں منفی میں اور منفی مقداریں مثبت میں رد و بدل کرتی رہتی ہیں۔ منفی مقداروں کی تعریف یہ ہے کہ وہ زمان و مکان کی ان حدود سے جو ہمارے معین کردہ ہیں آزاد ہوتی ہیں۔ کائنات میں جو اصل اصول کارفرما ہیں ان کا قرآن پاک میں ''معاد'' کے نام سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ معاد قدرت کی سنت ہے۔

مثال:

ایک آدمی جو ہم سے دور پرے کسی دیوار کے پیچھے کھڑا باتیں کر رہا ہے اس کی آواز ہمارے ذہن کی سطح پر باتیں کرنے والے کی شبیہہ بنا دیتی ہے۔ اگر ہم اس شخصیت کا نام جانتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص باتیں کر رہا ہے۔ یہ شبیہہ منفی مقداریں رکھتی ہے اور زیادہ واضح طریقے پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ اگر کسی کی آواز ریکارڈ کر لی جائے تو ہم اس ریکارڈ کے ذریعے ایک جگہ سے ہزاروں میل دور جا کر مہینوں اور سالوں کا وقفہ گزرنے کے بعد بھی جس آواز کو سن سکتے ہیں۔ یہ آواز ہمارے ذہن کی سطح پر اسی شخصیت کی شبیہہ بنا دیتی ہے۔ اگر شخصیت کا نام معلوم ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ فلاں شخص کی آواز ہے۔ کہنا یہ ہے کہ کسی شخصیت یا کسی چیز کو پہچاننے کا ذریعہ دراصل اس شخص یا چیز کی شبیہیں ہوتی ہیں خواہ منفی مقداروں میں ہوں یا مثبت مقداروں میں۔ اب ثابت یہ ہو گیا کہ منفی مقداروں میں بھی وہی طاقت ہے جو مثبت مقداریں رکھتی ہے اور ساتھ ہی وہ مثبت مقداروں کی طرح زمان و مکان کی پابند نہیں ہے۔ لوح محفوظ کا قانون یہ ہے کہ ہر عمل میں عمل کرنے والے کی شخصیت موجود رہتی ہے اور ابد تک موجود رہے گی۔ اس کو ابدیت حاصل ہے اور کوئی شخص قدرت کے اس اصل اصول سے کبھی چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ یہ امر واضح ہے کہ منفی مقداریں زمان و مکان کی گرفت سے بالکل آزاد ہوتی ہیں تاہم یہ حقیقت مشترک ہے دونوں کی بنائی ہوئی شبیہوں میں شخصیت موجود رہتی ہے۔

تعبیر:

خواب میں آپ کی بنائی ہوئی شبیہیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ آپ بہت زیادہ پریشان ہیں۔ اس بات کے امکانات بھی پائے جاتے ہیں کہ یہ پریشانی پورے خاندان کا احاطہ کر لے۔

تجزیہ:

خواب میں اونٹوں کا آدمیوں کا کھانا ایسے تمثلات ہیں جن کے پس منظر میں وسائل کی کمی پائی جاتی ہے۔ ریگستان کا نعشوں سے پٹا ہوا ہونا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ وسائل میں اور زیادہ کمی ہونے کے امکانات ہیں۔ خواہ وہ وسائل ضروریات سے متعلق ہوں یا آسائش سے۔ آپ کے پیچھے اونٹ کا دوڑنا اور آپ کا بچ نکلنا لاشعور کی اس طرف راہنمائی ہے کہ ان تکلیف دہ حالات سے نجات پانے کا ذبیحہ کا صدقہ دینا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ ذبیحہ بکرے کی صورت میں ہونا چاہئے۔ صدقہ کا گوشت گھر والے نہ کھائیں۔ سب کا سب غریبوں میں خیرات کر دیں۔

متفرق خواب

عمارت لرز گئی:

خواب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گاؤں کا ایک میدانی علاقہ ہے جہاں ایک عالیشان عمارت بنی ہوئی ہے۔ یہ پتہ نہیں کہ وہ عمارت کس کی ملکیت ہے۔ ابھی میں کھڑا ہوا عمارت کو دیکھ رہا تھا کہ زلزلہ آگیا اور عمارت زمین پر آ رہی۔ میں نہایت مغموم ہوتا ہوں کہ اتنی شاندار بلڈنگ زلزلہ کی نذر ہو گئی۔ فوراً ہی کسی نے کہا کہ ہم نے نئی عمارت اسی مقام پر تعمیر کر لی ہے۔ صرف رنگ و روغن باقی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس عمارت کے گرد کافی لوگ جمع ہیں اور اچھل کود میں مصروف ہیں جن کے منہ اور پیروں پر مٹی کی تہیں جمی ہوئی ہیں۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاتا ہوں۔ اچانک مجھے خیال آتا ہے کہ اس مقام پر ہماری ایک عمارت تباہ ہو چکی ہے اور ہم نے پھر اسی جگہ پر دوسری عمارت بنالی ہے۔ اگر پھر زلزلہ آگیا تو کیا ہوگا۔ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور زمین پھٹ گئی۔ ہماری عمارت لرز گئی مگر گری نہیں۔ میں خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگ جاتا ہوں۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں مجھے کوئی ایک شخص بھی نظر نہیں آیا البتہ عجیب و غریب قسم کا ٹرک میری طرف آتا ہوا دکھائی دیا اور حیرت انگیز یہ کہ ٹرک بغیر ڈرائیور کے چل رہا ہے۔ یکایک اس ٹرک سے کسی نے میرے چچازاد بھائی کو آواز دی۔ چچازاد نے کہا کہ تم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک عمارت تباہ ہو چکی ہے۔ پھر اسی جگہ نئی عمارت بنالی ہے۔ کیا تمہیں احساس نہیں کہ اس جگہ پھر زلزلہ آسکتا ہے۔

(عبدالجبار)

تعبیر و تجزیہ:

دوست نوازی میں کچھ وسائل روپیہ پیسہ وغیرہ خرچ کئے گئے ہیں۔ آخر یہ سلسلہ کسی وجہ سے ٹوٹ گیا اور مطمح نظر پورا نہیں ہوا۔ عمارت کا دیکھنا دوست نوازی کی علامت ہے۔ گری ہوئی عمارت کی جگہ دوسری عمارت موجود ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طبیعت ابھی تک تشنہ ہے اور خلاء محسوس کرتی ہے۔ ساتھ ہی خلاء کو پر کرنے کے لئے قدم اٹھانے کے درپے ہے۔

شادی اور شفاء:

میری نند کے خاوند نے خواب میں دیکھا کہ ان کی بیوی کی شادی کسی دوسرے شخص سے ہو رہی ہے۔

(علی رضا)

تعبیر:

جن صاحب نے یہ خواب دیکھا ہے وہ بیمار ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطا کر دی یہی تعبیر ہے۔

سانپ اور ناگ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ رات کی تاریکی میں ایک جنگل میں سے گزر رہا ہوں۔ چہار سو پر ہول سناٹا چھایا ہوا ہے۔ میں چلتا رہا، چلتا رہا اور تھک ہار کر ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے بیٹھ گیا۔ اچانک میں نے سانپ کے پھنکارنے کی آواز سنی۔ جیسے ہی میری نظر سانپ پر پڑی تو دیکھا کہ وہ بہت بڑا ناگ ہے۔ خوف و دہشت سے میرے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھا۔ ناگ نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے بھی پلک جھپکائے بغیر اس کی نظر سے اپنی نظر ملا دی۔ میری نظر کا تو سانپ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ البتہ مجھ پر بے خودی طاری ہو گئی۔ اس دوران ناگ نے ایک جست لگا کر میری انگشت شہادت پر ڈس لیا اور انگلی میں زخم لگا کر وہ ایک طرف پھن اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ میں ابھی جس کرب میں مبتلا تھا کہ میں نے ایک بزرگ صورت شخصیت کو ایک جھونپڑی کے دروازے پر دیکھا۔ وہ بزرگ ہاتھ کے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلا رہے تھے۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہاں ایک چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ وہ بزرگ پہلے خود بیٹھے اور پھر مجھے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ میں نے غیر ارادی طور پر اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔ بزرگ نے زمین پر سے ایک چٹکی مٹی لی اور پڑھ کر میری انگلی پر جھاڑ دی۔ ایک دم میری انگلی پھول گئی اور کچھ دیر کے بعد پھٹ گئی۔ پہلے اس میں سے زرد رطوبت بہتی محسوس ہوئی اور پھر بہت سا خون بہا۔ خون بہنے سے میرے اوپر نقاہت اور غنودگی طاری ہونے لگی۔ مگر بزرگ نے مجھے بیدار رہنے کی ہدایت کی۔ اچانک میری حالت غیر ہو گئی۔ میرے تمام جسم پر کالے کالے بیضوی نشان بن گئے اور میرا بازو بھاری ہو گیا۔ اپنی یہ حالت دیکھ کر میں رونے لگا۔ بزرگ کی آنکھیں انگاروں کی طرح لال ہو گئیں۔ انہوں نے اپنی انگشت شہادت سامنے کر کے کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی ناگ پھن پھیلائے برق رفتاری کے ساتھ میرے سامنے آموجود ہوا۔ بزرگ نے پہلے کی طرح پھر ایک چٹکی مٹی لی اور دم کر کے ناگ پر پھینک دی۔ اس مٹی کے لگنے سے سانپ تڑپنے لگا اور تڑپتے تڑپتے مر گیا۔ اس وقت میں بھی تقریباً بے ہوش ہو گیا اور مجھے محسوس ہوا کہ کسی نادیدہ ہاتھ نے مجھے اٹھا کر پھینک دیا ہے۔ اب میں نے خود کو اسی جگہ پایا جہاں سانپ نے مجھے ڈسا تھا۔

(ڈاکٹر اے آر)

تعبیر:

خواب دیکھنے والے صاحب جو بھی کوشش کرتے ہیں یا وہ ناکام ہو جاتی ہے یا اس کے نتائج ادھورے رہ جاتے ہیں۔

عظیمی خواب اور تعبیر نامہ

خواب

تعبیر

*آسمان پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات دیکھنا

اعتماد اور قوت ارادی میں استحکام پیدا ہوگا

*آسمان پر بادل چھائے دیکھنا اور ایک حصہ پر جہاں بادل نہیں ہیں المقتدر، الاحد اور محمد ﷺ لکھا دیکھنا

وظیفوں کی مقبولیت کی علامت ہے، مبارک خواب ہے

*آسمان سے لمبے چوڑے سفید کاغذ پر اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دیکھنا

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں درود شریف قبول ہونے کی بشارت ہے

*آب کوثر دیکھنا

نہایت سعید اور مبارک خواب ہے، روحانی علوم اور عرفان نفس کے علوم سے آراستہ ہونے کا انکشاف ہے

*آب زم زم دیکھنا

عرفان الٰہی ہونے کی بشارت ہے، پیغمبران کرام علیہم السلام کی طرز فکر حاصل ہونے کی خوشخبری ہے بشرطیکہ اعمال صالحہ پورے کئے جائیں

*آسمان پر گنجی عورت کو دیکھنا

ہاضمہ خراب ہونے کی وجہ سے نزلہ پرانا ہو گیا ہے

*آسمان پر نمایاں اودے رنگ میں اللہ اللہ یا عبدہ لکھا دیکھنا

عقائد کی کمزوری کی وجہ سے عملی جدوجہد میں سستی اور لاپرواہی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

*آسمان پر سنگ مرمر کی عمارت دیکھنا

یہ سوچ غالب آگئی ہے کہ کسی دوست کے سہارے ہی زندگی کامیاب بن سکتی ہے

*آسمان سے چاکلیٹ اور ٹافیوں کی بارش ہونا اور گھر والوں کا کھانا

کامیابی اور خوشی کی طرف اشارہ ہے، جس سے خاندان والوں کو بھی فائدہ ہو گا

آسمان پر والدہ کا اجنبی عورتوں کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانا

والدہ کی خواہش ہے کہ ان کی زندگی میں رشتہ طے ہو جائے

*آٹھ نو سال کی لڑکی کو میت اٹھاتے دیکھنا

عرصہ سے کوئی دماغی بیماری لاحق ہے

آسیب زدہ لڑکی کو دیکھنا

درد شقیقہ یعنی آدھا سیسی کے درد کی تمثیل ہے

*آدمی کو ہوا میں اڑتے دیکھنا

اعضاء میں درد اور تشنج کی علامت ہے

*آسیب کا شکار ہوتے دیکھنا

ایسے مرض کی علامت ہے جو زیادہ گوشت کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے

*آبائی قبرستان میں قبریں کھودتے دیکھنا، قبر کے بارے میں سوچ کر وحشت ہونا اور والدہ کے کمرے میں قبر دیکھنا

کوئی نسوانی بیماری کافی عرصہ سے اندرونی طور پر پرورش پا رہی ہے، یہ بیماری والدہ صاحبہ سے ورثہ میں ملی ہے، امکان ہے کہ آئندہ ولادت پر اثر پڑے دعا اور صدقہ سے فائدہ اٹھائے

*آثار قدیمہ کی عمارت ایک دیوار پر کھڑی دیکھنا

کوئی بزرگ اخراجات کی ذمہ داری لے لیں گے

*آس پڑوس کے لوگوں کو سوتے ہوئے دیکھنا

کسی شخص کے تعاون نہ کرنے پر فکر نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی علامت ہے

*آگ دیکھنا

ضد کا تمثل ہے

*آس پاس کی جگہ کا بھیگنا

دوستوں سے فائدہ پہنچے گا اور آئندہ بھی فائدہ پہنچنے کی طرف اشارہ ہے

*آپریشن دیکھنا اور عینک میں سے دور تک نظر آنا

نامناسب اخراجات روکنے کی ہدایت کی گئی ہے

*آزاد کر دینا

فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا اور کوشش ترک کر دینے کی علامت ہے

*آدمی کا بچھڑنے کو ہنکا دینا

زمین بٹائی پر دینے کا تمثل ہے

*آگ لگی دیکھنا

کسی بات کے اصرار پر مایوسی کا سامنا ہے

*آسمان کی طرف تیر چلانا

سود لینے اور سود دینے کی علامت ہے

*اللہ تعالیٰ کو سفید خوبصورت تخت پر بیٹھے دیکھنا

ہر عورت اور ہر مرد میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو بندہ یا بندی اللہ کو دیکھ سکتی ہے

*اذان کے بعد لڑکی کا اٹھ کر بیٹھ جانا

صحیح علاج سے مرض سے نجات مل سکتی ہے

*اژدہے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا

ناقص اور ملاوٹی غذائیں استعمال کرنے سے امراض پیدا ہونے کی علامت ہے

*ادرک درخت پر لگا ہوا دیکھنا

ازدواجی تعلقات میں بہت غلط طریقہ استعمال کرنے کی طرف اشارہ ہے

*ایک وقت میں دو جگہ جھاڑو دیتے ہوئے دیکھنا

قبض کا اثر دماغ کے اوپر اور جسم کے نچلے حصے پر ہے فالج کا اثر ہو سکتا ہے

*اونچی پہاڑی پر خود کو بیٹھے دیکھنا

آنتوں میں رطوبت جم جانے کی نشاندہی ہے

*اچانک دولت مل جانے پر پولیس کا پکڑ کر لے جانا

فضول خرچی اور آسائش پسندی کی طرف طبیعت کا میلان زیادہ ہے

*اپنے آپ کو لیڈر کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھنا

دوستوں سے بدگمان رہنے کی علامت ہے اور یہ طرز عمل غلط ہے

*انتقال ہونے کے بعد والدہ کا دوبارہ زندہ ہو جانا

امید کی روشنی کچھ عرصے مدہم رہے گی بعد میں پوری طرح کامیابی ہو گی

*افراد خانہ کو باورچی خانے میں دیکھنا

سو فیصد کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے

*اجنبی کا اپنا بیگ دینا

قرض لینے کی عادت کی علامت ہے

*اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے زار و قطار رونا اور کالی داڑھی والے شخص کا توجہ ہٹانا

جو کام کرنا چاہتے ہیں اس میں نفع نہیں ہو گا

*ایک دوست پہاڑ سے چھلانگ لگانے پر ساحلی ریت پر گر گیا اور دوسرا سمندر میں چھلانگ لگا کر ڈوب گیا

ساتھ کام کرنے والے دو آدمیوں میں سے ایک مخلص ہے اور دوسرا غیر مخلص ہے، ایک جان بوجھ کر غلط مشورے دیتا ہے اور دوسرا نادانی سے

*اپنے پلنگ کے برابر دوسرے پلنگ پر عورت کی لاش پر سفید چادر دیکھنا

کسی سے وعدہ کر کے پورا نہیں کیا گیا

*انگلیاں مجروح ہونا

بہت سی ذمہ داریوں کی طرف سے عہدہ براں ہونے کی طرف اشارہ ہے

*انگوٹھے پر درخت اُگنا

غیب سے مدد ہو گی

*انگوٹھے سے پانی بہنا

قدرت کی دستگیری کی طرف اشارہ ہے

*افرادکنبہ کی نظریں صاحب خواب کی طرف اٹھنا

امیدیں وابستہ کرنے کی علامت ہے

*الماری کے پیچھے سے لڑکی کا نکل کر آنا

خیالی امیدوں میں وقت ضائع ہوتا ہے

*اجنبی لڑکی کو ماموں زاد کی شکل میں دیکھنا

ذہن مایوس ہے

*استاد کو دیکھنا

غیر ملک جانے سے متعلق تصورات کے تمثلات ہیں

*انچارج سے کہنا کہ میں خواب میں آپ کے پاس خواب کی حالت میں ہوں

محکمہ جاتی معاملہ اور پر امید شخصیت دونوں میں کوئی رابطہ نہیں پایا جاتا

*اپنا وطن دیکھنا

مکان کو پریشانی کا باعث سمجھنا

*امام کو دیکھنا

خاندان کے سر پرست کو مقام نہیں دیا جاتا

*امام بارگاہ اور صدر مملکت دیکھنا

نئی کوششیں کرنے کی طرف اشارہ ہے

*اونٹوں کا آدمیوں کو کھانا

وسائل کی کمی کی طرف نشاندہی ہے

*اونٹ کو دیکھنا

صدقہ دینے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے

*اونٹ کو بے مہار دیکھنا

بیماری کی علامت ہے

*اونت کا کاٹنا

امراض امعاء کی طرف اشارہ ہے

*اونٹ کا گوشت کھانا

پیٹ کی بیماری کا تمثل ہے

*اونٹ سے بچ کر نکل جانا

دعا، دوا اور صدقہ خیرات سے پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات مل جائے گی

*اونٹ کا بچہ دیکھنا

ولادت میں کوئی پیچیدگی ہوسکتی ہے مادی علاج کے ساتھ روحانی علوج کا سہارا لیناچاہئے

*آدم خور دیکھنا

حق تلفی ہونے کی علامت ہے

*انگلی سے بہتا ہوا خون پینا

غیبت کی طرف اشارہ ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کسی کی غیبت کرتا یا کرتی ہے وہ اس کا خون پیتا یا پیتی ہے

*بادلوں میں بزرگ کا چہرہ دیکھنا

یقین کمزور ہونے کی علامت ہے

*بہن کی ہتھیلی پر گرگٹ کا کاٹنا

الرجی کی علامت ہے

*بارش میں چھتری لے کر جانا

جگر کی بیماری کی علامت ہے

*بلند و بالا عمارت دیکھنا

پرانی بیماری کا علاج ممکن ہے

*برآمدے میں بہت تیز روشنی پھیلی دیکھنا

مستقل مزاجی اور خود کی نفی کر کے عرفان الٰہی کی راہیں کھل سکتی ہیں

*بدصورت عورت کے خوفزدہ کرنے پر کلمہ تمجید پڑھنا

وسوسہ، شک اور خوف تینوں عمل ایک ہی قبیلے کے اعمال ہیں، کلمہ تمجید پڑھنے اور معانی مفہوم پر غور کرنے سے شک وسوسوں سے نجات مل جاتی ہے

* بھانجے کے ساتھ قبرستان جانا اور وہاں موجود لوگوں سے اپنی صحت کے لئے دعا کرنے کی لوگوں سے درخواست کرنا

طبیعت میں تساہل اور لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے

*بھائی کے گلے میں تلوار اور پستول دیکھنا

معدہ کا فعل ٹھیک نہیں ہے

*بیمار اور معذور باپ کو دیکھنا

پرانے سر درد کی نشاندہی ہے

*بدمعاش کو دیکھ کر اسے اللہ کا خوف دلانا

نفسیاتی مرض کی علامت ہے

*بہت دور سے اچھل کر بلڈنگ پر چڑھنا

جسم میں گیس بننے کی علامت ہے

*باورچی خانہ میں زرد رنگ کی چیز بہتے دیکھنا

معدے پر ورم ہونے کی نشاندہی ہے

*بھورے کتے کا آٹا کھانا

پیچیدہ بیماری کی علامت ہے، علاج میں سخت پرہیز کی ضرورت ہے

*دلہن کا گھوڑے پر سوار ہونا

سیاسی نظریات کا پرچار کرنے کی طرف اشارہ ہے

*بچہ اور بچھڑا دیکھنا

زمین سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں معاش کا تمثل ہے

*بچے کے سر سے خون نکلنا اور چہرہ سفید پڑنا

فی الحال زمین سے کوئی منفعت نہیں ہوگی

*بچے کا کریانہ کی دکان پر جانا اور وہاں سے مرہم پٹی کے لئے باہر آنا

یہ واضح کرتا ہے کہ موجودہ طریقہ کاشت میں تبدیلی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

*بیوی کی شادی دوسرے شخص سے ہوتے دیکھنا

بیماری کی طرف نشاندہی ہے

*بزرگ کا انگلی پر دم کرنا، انگلی کا پھول کر پھٹ جانا اور اس سے زرد رطوبت کا بہنا

کوشش پوری نہ ہونے سے نتائج ادھورے رہنے کی طرف اشارہ ہے

*بچے بوڑھوں کا جھک کر سلام کرنا

بے مقصد اور بے عمل خیالات کی نشاندہی ہے

*بن موسم پرانے ناشپاتی کے درخت کی گلی ہوئی ناشپاتیاں دیکھنا

روزی کے معاملے میں ہیر پھیر کرنے کی علامت ہے

*بزرگ کا کہنا کہ مصیبتوں کا پہلا دور ہے کہیں دوسرا نہ شروع ہو جائے

ہدایت کی گئی ہے کہ توہمات کو ذہن میں قطعاً جگہ نہ دی جائے

*بزرگ کا کہنا کہ تم حج پر جاؤ گے

کوئی بگڑا ہوا کام بن جائے گا

*بیگ چھیننا اور اس میں سے سامان نکالنا اور پھر انگوٹھیاں نکال کر جیب میں رکھ لینا

خوش فہمیوں کی علامت ہے

*باپ کا لڑکی کو چاقو سے تین ٹکڑے کر دینا

معاشی جدوجہد میں کوتاہی کی طرف اشارہ ہے

*بے آب و گیاہ میدان، سورج کی تمازت اور دھوپ کی تپش دیکھنا

معاشی پریشانیوں کے خاکے ہیں

*بہن سے لپٹ کر رونا

حق تلفی کی طرف اشارہ ہے

*بہنوئی کی ٹانگوں سے لپٹ کر رونا

والد چاہتے ہیں کہ بڑے بھائی کے آگے جھک جانا چاہئے

*بندوق مارنے کی کوشش کرنا

ہوائی قلعے بنانے کی طرف اشارہ ہے

*بزرگ سے شہد کی گولیاں لینا

صحیح کوشش کا تمثل ہے

*بزرگ کا گھڑی اور رومال دینے سے منع کرنا

کوشش غلط اور ناقص ہونے کی علامت ہے

*بیگم سے کھانا کھلانے کی درخواست کرنا

میاں بیوی دونوں غلط روش اپنائے ہوئے ہیں

*بزرگ کا کہنا کہ سفر پر جاؤ

اتفاقی طور پر دولت حاصل ہونے کی طرف اشارہ ہے

*بیابان اور پہاڑی سلسلہ دیکھنا

سفر کی نشاندہی ہے

*بیچ میں دیوار حائل ہونا

کشیدگی کی علامت ہے

*بازار دیکھنا

غیر ملک جانے کا تمثل ہے

*بڑھیا کی دی ہوئی اوڑھنی کو جسم پر لپیٹ لینا

مستقبل کی پے در پے خوشیوں اور آسانیوں کو ظاہر کرتا ہے

*بہن کا گم ہونا

ماضی کی راحت بخش اور آرام دہ زندگی ختم ہونے کی علامت ہے

*بیٹے کو خطرے میں دیکھ کر سائیکل پر بٹھا کر بھاگنا اور کتے کا تعاقب کرنا

بخار ہونے سے پہلے اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں

*بیگم دونوں ہاتھوں سے مچھلیاں پکڑتی ہیں اور قتلے قتلے کر کے بچوں کو کھلاتی ہیں

پیٹ میں باریک کیڑے پیدا ہونے سے ہاضمہ خراب ہونے کی علامت ہے

*بار بار چودھویں کا چاند دیکھنا

پریشان خیالات کا مظہر ہے جو اکثر دماغ پر مسلط رہتے ہیں

*بھاگتے ہوئے جمپ لگا کر بلندیوں میں چلے جانا اور چینی شخص کا دھکا دے کر ندی میں گرا دینا

طبیعت بار بار تنبیہہ کرتی ہے کہ بیماری کی طرف سے لاپرواہی نہ کی جائے، بصورت دیگر یہ بیماری کسی بڑی بیماری کا پیش خیمہ بن جائے گی

*بغیر چھت کے ریل میں سفر کرنا

ہوائی قلعہ بنانے کی دلیل ہے، ضمیر ملامت کرتا ہے وقت ضائع کرنا بری بات ہے

*بھابھی کا کہنا کہ آپ نے میرے گھر میں جو انگیٹھیاں بنوائی ہیں وہ بہت بڑی ہیں

کوئی صاحب بخار کے مرض میں مبتلا ہیں، مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہوئی

*بے پردہ محسوس ہونا

صحیح قدم اٹھانے کی طرف اشارہ ہے

*بوڑھے شخص کا تعلیم اور نوکری کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ تم اپنے علم کے مطابق نوکری کروگے

زمانہ طالب علمی میں آمدنی کا ذریعہ نکل آئے گا اور حصول تعلیم کے بعد جلد از جلد ملازمت مل جائے گی

*بزرگ سے دعا لینا

مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی

*بادل میں سوراخ ہونے پر سرخ رنگ کی تیز روشنی کا نکلنا

کسی قیمتی چیز کے ضائع ہونے کے حالات پیدا ہو گئے ہیں

*بزرگ کے کہنے پر سیر ہو کر زردہ کھانا

کسی نیک بندے کی دعا سے فائدہ پہنچے گا

*بادلوں کا مکان کی چھت پر جمع ہونا

ناقص امیدوں کا تمثل ہے

*بہت تنگ راستے پر ہجوم کے آگے آگے چلنا

کوئی راستہ متعین نہیں ہے جس کی وجہ سے ناکامی ہوتی ہے

*بندوق سے سور کو زخمی کرنا

حقوق العباد پورے نہیں کیے جا رہے ہیں

*بارش کے بعد کھانے پکتے دیکھنا

فراغت اور آسانیوں کے راستے کھل جانے کی نشاندہی ہے

*بچے کا بابا کے ڈرانے کی شکایت کرنا

حقوق کے اتلاف اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت و سلوک میں کمی کی نشاندہی ہے

*بیت المقدس میں حضور ﷺ کی معراج کی جگہ دیکھنا

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت نصیب ہو گی

*بینک کے باہر باجے بجنا

کام میں تعطل دور کرنے میں کوتاہی کی وجہ سے معاملات میں پیچیدگی اور طوالت پیدا ہونے کی علامت ہے

*بنڈل میں سے کئی چوزے نکلنا

کئی وظیفے پڑھے گئے ہیں جن کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا، آئندہ بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا، عملی جدوجہد کی ترغیب ہے

*برف کے گولے پھینکنا

جگر خراب ہونے کی علامت ہے

*برف کی سلیں دیکھنا

ہیپاٹائٹس کی علامت ہے

*برگ کھانا، فضا میں برف دیکھنا اور برف کی بارش ہونا

دمے کی علامت ہے

*بزرگ کا تسبیح دینا

کوئی منت مانی گئی ہے جو پوری نہیں ہوئی

*پولیس کا دوست کے شکنجے سے چھڑانا اور خوفزدہ ہو کر بھاگ کر مکان میں دیوار پھلانگ جانا

پریشانی سے نجات ملنے کی علامت ہے

*پریشان صورت سیاہ رنگ بال عورت کو دیکھنا

شہر میں وباء پھیلنے کی نشاندہی ہے

*پیٹ میں سے پیلا پانی بہنا

نظام ہضم بری طرح متاثر ہونے کی علامت ہے

*پہاڑ کی چوٹی پر گھر میں جانے کا راستہ تنگ اور دشوار دیکھنا

ایسے خواب زیادہ نمک استعمال کرنے سے آتے ہیں

*پولیس والے کا پکڑ کر تھانے لے جانا اور چھوڑ دینا

شکوک وشبہات میں گھرے رہنے کی علامت ہے

*پانی سے لبالب بھرا گڑھا دیکھنا

کی علامت ہے

*پانچ ماہ کی بچی کا جسم نیلا پڑ گیا اور وہ بڑی ہو کر چلنے لگی

خون میں کمزوری ہے اور یہ کمزوری وراثتاً منتقل ہوئی ہے

*پل کی جگہ چھوٹے ٹیلے پر گھاس دیکھنا

خواب میں فضول اور بے نتیجہ وقت خراب کرنے کے اشارے ہیں

*پرانی اور بوسیدہ عمارتیں دیکھنا

صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح سمجھنے کی علامت ہے

*پانی کی ٹینکی کے پاس جلا ہوا فیتہ دیکھنا

کوئی عزیز بیمار ہے، اسے آپ کی توجہ کی ضرورت ہے

*پھول کی پنکھڑیوں کو پھینکنے پر دو پھول بن جانا

اللہ تعالیٰ خدمت خلق کا صلہ دنیا میں بھی عطا کرتے ہیں

*پیالوں میں سے شہد کی گولیاں نکالنا

خوش فہمی میں رہنے کی علامت ہے

*پائلٹ کا گرنا اور اس کا حشر معلوم نہ ہونا

آرزو ترک کر دینے کی ہدایت ہے

*پل اور پل کے پاس جلی ہوئی شئے کا ہیولی دیکھنا

جنگی ہنگاموں کے نقصانات یا خسارے کی علامت ہے

*پل کے کنارے بیٹھنا

دماغ متضاد خیالات کی آماجگاہ ہے

*پہاڑ کی نرم مٹی کا پیر کے نیچے سے پھسلنا

کسی کا آلہ کار بننے سے نہ کوئی فائدہ پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا

*پانی پینے سے منع کرنا اور کہنا کہ یہ جنات کے نلکے ہیں

پرانی نسوانی بیماری کی علامت ہے

*پھوپھی کے ساتھ منگنی ہوتے ہوئے دیکھنا اور پھوپھی کا گود میں لے کر منہ چومنا

معدہ میں تیزابیت جمع ہونے کی نشاندہی ہے۔ایسے خواب حبس ریاح کی وجہ سے نظر آتے ہیں

*پانی پر کوڑا مارنا

غلط طرفداری سے نقصان کا اندیشہ ہے

*پانی میں غلاظت دیکھنا

دنیاوی خیالات کے غلبے سے فاسد رطوبات پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے

*پاخانہ دیکھنا

دنیا طلبی کی طرف اشارہ ہے

*پاخانے میں لتھڑا ہوا دیکھنا

معاش میں غلط طرزیں در آئی ہیں، رزق حلال نہ ہونے کی علامت ہے

*پاخانے کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھنا

سودی معیشت کی علامت ہے

*تعذیہ دیکھنا

ماضی کی ان امیدوں کا تمثل ہے جو مسمار ہو گئیں

*تعذیہ تین چار بار دیکھنا

ناکامی کے اثرات کی شدت کو ظاہر کرتا ہے

*تیز آندھی کا اڑا کر مسجد نبوی میں لے جانا اور مرد خدا کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اقدس کی جالیوں کو چھونا اور آنکھوں سے بوسہ دینا اور کائنات کا پورا گداز دل میں منتقل ہونا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہونا

سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے عقیدت کے تمثلات ہیں، شریعت مطہرہ ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے، اس رہنمائی میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے ہر مسلمان مشرف ہو سکتا ہے، یہ ساری کیفیات روحانی ترقی اور روحانی استعداد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں

*تیز بارش سے سڑکیں بند ہو جانا اور گھٹنوں گھٹنوں پانی سے گزرنا

متوقع فائدہ حاصل نہ ہونے کی علامت ہے

*تین پتیوں کا پھول لانا اور سفید رنگ کو نجومی کا موت کا پیغام کہنا

تین لڑکیوں میں سے ایک قابل حصول ہے، دو رشتوں کے ناقابل حصول ہونے کی نشاندہی ہے

*تلوار چلاتے ہوئے ٹوٹ جانا

مصیبت میں گرفتار ہونے کی علامت ہے

*تین سال کے لڑکے کو بڑی عمر میں دیکھنا

بادی اور ثقیل غذاؤں کا استعمال جب زیادہ ہوتا ہے تو اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں

*تحفہ ملنا اور اس میں سے مکھیاں اور چیونٹیاں برآمد ہونا

پیٹ میں کیڑے ہیں جو اجابت میں خارج ہوتے ہیں

*تسبیح پر وظیفہ پڑھنا

ارادہ کرنے کی علامت ہے

*تیز خنجر گلے پر مارنے سے تھوڑا سا زخم آنا

بدخواہوں اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کی علامت ہے

*تختی لکھتے دیکھنا

علم میں ترقی کی طرف اشارہ ہے

*ٹوٹی قبر کی مرمت کرنا

حاصل کرنے کے لئے ٹونے ٹوٹکے کے استعمال کی نشاندہی ہے

*ٹانگوں میں سرخ رنگ کا سانپ دیکھنا

اخلاق کی گراوٹ کی نشاندہی ہے

*ٹھیلہ، منہ زور اور خوبصورت گھوڑا دیکھنا

زندگی میں شامل بے جا تکلفات کی علامتیں ہیں

*ٹھنڈی ہوا کے جھونکے، رقص میں محویت جواں لڑکے اور الہڑ دوشیزائیں اور ایک دائرہ دیکھنا

ان امیدوں کے انکشافات ہیں جو مستقبل سے وابستہ تھیں وہ ذمہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے امیدیں حسرت و یاس میں تبدیل ہو جاتی ہیں

*ٹریفک کے بے ہنگم شور کا ذہن پر ناگواری کے اثرات مرتب کرنا

مہمانوں کا قیام طبیعت کے لئے بار ثابت ہو گا مگر خواب دیکھنے والا اس کا اظہار نہیں کر سکے گا

*ٹرک بغیر ڈرائیور کے چلنا

طبیعت میں جلد بازی کا مظاہرہ ہے

*جوگی کے گلے میں دو منہ کا سانپ دیکھنا

اپنی غرض کے لئے کوئی کام کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے

*جل جانے سے ذہنی توازن خراب ہونا

قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نفع حاصل کرنے کے منصوبہ بنانے کی تمثیل ہے

*جنات کو دیکھنا

خون میں حدت اور گرمی پیدا ہونے کی علامت ہے

*جیب سے فاختہ کے بجائے مرغی کے بچے نکلنا

پچاس فیصد کامیاب ہونے کی دلیل ہے

*جادوگر کا خیال اور چھت سے دو طرح کی مسہریوں کا نمودار ہونا

طلسماتی کہانیاں پڑھنے کا شوق ہے

*جاسوس دیکھنا

نامناسب آرزو کا تمثل ہے

*جہاز، ستارے اور راکٹ وغیرہ دیکھنا

گزشتہ جنگی ہنگاموں کے تمثلات ذہن میں رہ گئے ہیں اور خواب بن گئے ہیں

*جھونپڑی میں لگی ہوئی آگ کو بجھانا

دوسروں کی ضروریات اور مشکلات میں مدد کرنے کی طرف اشارہ ہے

*جلدی جلدی پرچہ حل کرنا

ایک پرچے میں زیادہ اچھے نمبر آئیں گے

*جھونپڑی نما مکان میں سبزہ اور بڑھیا کو دیکھنا

ماضی کے اچھے دنوں کی تصویر خواب میں نظر آ گئی ہے

*چھوٹے بچے کو منگیتر دیکھنا

کسی اندرونی نسوانی بیماری میں مبتلا ہونے کی نشاندہی ہے

*چاند میں کلمہ طیبہ لکھا دیکھنا

امتحان میں اچھی ڈویژن حاصل ہو گی

*چاند ستارے بائیں ہاتھ کی طرف جاتے دیکھنا

کامیابی اس وقت ہوتی ہے جب قوت فیصلہ، حوصلہ اور مستقل مزاجی سے محبت کی جائے

*چھرے سے بکرے کی گردن الگ کرنا اور بکرے کی وحشت ناک آواز سے دہشت زدہ ہو جانا

غلط روش سے شعور پر بوجھ محسوس ہوتا ہے، ضمیر نے متوجہ کیا ہے کہ غلط روش چھوڑ کر صحیح اور سیدھا راستہ اختیار کیا جائے

*چار سو پچاس روپے میں مکان کا سودا کرنا

ذاتی کوتاہیوں کی بناء پر معاملات میں الجھن ہے۔روش بدلنے کی ضرورت ہے

*چاند کے نیچے روشن لکیر دیکھنا

روحانی علوم میں بیش بہا اضافہ ہوگا

*چاند کو کشتی کی شکل میں دیکھنا

عبادت، قرآن کی تلاوت اور نماز کے معمولات میں دلچسپی ہونے کی علامت ہے

*چھت گرنے کا خوف محسوس ہونا

کاروبار کے نتائج کے متعلق شکوک میں مبتلا ہونے کی علامت ہے

*چچا کی لڑکی کے سر پر سفید بال دیکھنا

طبیعت کسی بھی کوشش کو اپنے حق میں مفید نہیں سمجھ رہی ہے

*چھلاوہ کی طرح غائب ہو جانا

مستقل عزم کے ساتھ کام کرنے ہی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے

*چاند آسمان سے ٹوٹ کر گود میں آنا اور پورے عالم کو منور کرنا

اللہ کے نیک بندے کا دنیا میں آنا اور پورے عالم کو اس سے فیض پہنچنے کی بشارت ہے

*چھت گرتے دیکھنا

مایوس کن خیالات کے خاکے ہیں

*چیلیں اڑتے دیکھنا

unhygenic food کھانے کی علامت ہے

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ حضرت عمرؓ کو دیکھنا

بہت مبارک خواب ہے کوئی مسئلہ حل ہونے والا ہے

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفید گلاب اور بڑی کھجوریں عطا فرمائیں

نور نبوت ﷺ سے فیض نصیب ہو گا

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز پڑھنا اور سجدے کی حالت میں رینگتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو جانا

جس نے خواب دیکھا ہے وہ الحمدللہ حافظ قرآن ہے، بتایا گیا ہے کہ بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم دی جائے

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ۳۳ دانوں والی سبز تسبیح ملنا اور بلند آواز میں سورۃ والضحیٰ، سورۃ فاتحہ، سورۃ یٰسین، سورۃ نور اور سورۃ رحمٰن پڑھنا

اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عائشہؓ اور حضرت سیدنا فاطمہ زہرہؓ کو دیکھنا

بہت مبارک خواب ہے، دین سے لگاؤ اور اہل بیت کرام سے محبت اور عشق ہونے کی علامت ہے

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت عائشہؓ سے کہنا کہ اسے چاول پکا کر اپنے ہاتھوں سے کھلا دو، قدموں میں گر کر کہنا کہ میں خود پکاؤں گی

مستجاب الدعوات ہونے کی علامت ہے

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانا ''میں تم سے خوش ہوں''

کسی صاحب روحانیت کی نگرانی میں روحانی علوم سیکھنے چاہئیں، انشاءاللہ کامیابی ہو گی

* حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروں میں چاندی کی انگوٹھیاں جن میں ہیرے جواہرات جڑے ہوئے دیکھنا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چل کر فیض نصیب ہو گا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق روحانی طور پر سیراب ہو گی

*حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بات کرتے ہوئے چہرہ مبارک گلابی ہو جانا اور صاحب خواب کے سر پر دوپٹہ نہ ہونا

ضمیر نے احتجاج کیا ہے کہ مذہبی معاملات میں کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں

*حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں آمد کی خبر سن کر آپ ﷺ کا پوچھنا اور نہ پا کر روتے ہوئے اللہ سے ایک جھلک دیکھنے کی دعا کرنا

صاحب خواب کو چاہئے کہ بدستور درود شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ روحانی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لئے مراقبہ بھی کیا کریں، مراقبہ میں رسول اللہ ﷺ کے گنبد خضراء کا تصور قائم کریں

*حضرت ابراہیمؑ کی زیارت کرنا اور سورۃ ابراہیم کی آخری آیت پڑھنے کی تلقین کرنا

دین حنیف ایثار اور قربانی کا دین ہے، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت محمد ﷺ کی طرز فکر دین حنیف ہے، صاحب خواب کو زیادہ سے زیادہ سیرت طیبہ پر عمل کر کے "دین حنیف" میں استحکام پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے

*حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ لباس پر عطر چھڑکتے دیکھنا

نسبت محمدی ﷺ سے فیض حاصل ہونے کی خوشخبری ہے

*حی علی الصلوٰۃ پر لڑکی کا تڑپ کر چارپائی سے نیچے گرنا اور آسیب کا سلام کر کے چلے جانا

آدھی سیسی درد کے دوران ایک خاص قسم کی رطوبت کا دل پر اثر انداز ہونے کی علامت ہے

*حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنا

بہت بڑی سعادت ہے

*حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کچھ ارشاد فرمانا

اس بات کی نشاندہی ہے کہ کوشش میں مزید وقت لگایا جائے

*حسین و جمیل سانپ کا گھر میں آنا اور اس کا تعاقب کرنا، دوسرے سانپ کا آکر ڈس لینا

دو آدمی سبز باغ دکھا کر کسی معاملے میں کوئی اہم وعدہ لینا چاہتے ہیں

*حلقوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم پاک لکھا ہوا دیکھنا

دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے کوئی وظیفہ پڑھا گیا ہے، اللہ سے مدد مانگنا اچھی بات ہے لیکن عملی جدوجہد بھی ضروری ہے

*حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضۂ اطہر دیکھنا

عبادت میں بے قاعدگی کی وجہ سے طبیعت میں تکدر ہے

حاجیوں کو ریل اور جہاز سے بھیجنے کی ڈیوٹی کرنا، بزرگ کا کہنا کہ تم بہت اچھا کام کر رہے ہو

کسی معذور اور ضرورت مند کی مدد کرنے کی طرف اشارہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ آپ کے بچے کو صحت عطا فرمائیں گے

*حوض میں رنگین مچھلیاں دیکھنا

وقت ضائع کرنے کی علامت ہے

حد بندی کرنا

محدود شعور کی علامت ہے

*حقہ پینا

خون میں سمیت شامل ہونے کی طرف اشارہ ہے

*حرا دیکھنا

رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی

*خود کو پانچ سال کی بچی دیکھنا

شعور میں ابھی ناپختگی کی علامت ہے

*خالی مکان میں داخل ہونا

غلط طرز فکر کی طرف اشارہ ہے

*خلاء میں پرواز کرتے ہوئے لطف اندوز ہونا

صاحب خواب جلد بازی کے عادی ہیں، جلدی کا کام شیطان کا کام ہے

*خوبصورت پرندے کا گود میں آنا

نیک اولاد، صاحب کمال اولاد کی علامت ہے

*خلاء میں سانپ کا تعاقب کرنا

قوت فیصلہ نہیں ہے

*خود کو پہاڑ پر دیکھنا

عملی زندگی میں جدوجہد اور کوشش کی طرف اشارہ ہے، اللہ تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتے

*خون میں لتھڑی لاشیں دیکھنا

آنتوں کے مرض میں مبتلا ہونے کی علامت ہے

*خود کو سیڑھیاں چڑھتے اترتے دیکھنا

طوبت فاسد کی علامت ہے

*خود کو تیز دھار چھری سے لوگوں کے پیٹ پھاڑتے دیکھنا اور لوگوں کا بغیر مزاحمت کے گردنیں کٹوانا، خواب میں خواب دیکھنا

تنقید، تبصرہ اور غیبت کا پہلو نمایاں ہے، خاندان والے متاثر ہیں، معاشی اعتبار سے حق تلفی ہونا اور خیال کرنا کہ فلاں اشخاص حال نہ ہوتے تو ترقی کے امکانات روشن تھے

* بیدار ہونے کی کوشش میں آنکھیں نہ کھلنے پر آیت الکرسی پڑھنا اور چارپائی اور بستر کے درمیان آگ کے شعلے بلند ہونا

خون گاڑھا ہو گیا ہے جس سے کئی بیماریاں وقتاً فوقتاً ہوئیں جس کا شافی علاج نہیں کیا گیا، نہ ہی خون کے مرض کی طرف توجہ دی گئی، خواب خون کے زیادہ کمزور ہونے کی نشاندہی کرتا ہے جو امراض کی آماجگاہ بن گیا ہے

*خوفزدہ ہو کر بھاگ آنا

احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی علامت ہے

*خود کو محراب میں بیٹھے دیکھنا

تساہل پسندی کی علامت ہے

*خضر صورت باریش بزرگ کو دیکھنا

طرز فکر کو درست کرنے کی طرف متوجہ ہونے کی علامت ہے

*خود کو خون میں لت پت دیکھنا

غلط روش اپنانے کی کوشش کا تمثل ہے

*خواب میں رونا

خوش آئند مستقبل کا پیش خیمہ ہے

*خود کو بہت بڑے میدان میں دیکھنا

مقصد کی نشاندہی ہے

*خوبصورت جھولے پر لال رنگ کی چادر پر کچھ لکھا دیکھنا

نماز اور عبادات میں کوتاہی کی طرف اشارہ ہے

*دیوار کی پشت سے حضور ﷺ کا فرمانا، ابو تمامہ، ابو تمامہ

توبہ استغفار کرنی چاہئے

*دوست سے ریلوے لائن پر ملنا اور بغل گیر ہونا

لوگوں کے تعاون کی نشاندہی ہے

*دوڑ میں دوست سے ڈھائی ہاتھ آگے نکل جانا

پہلے صاحب خواب اور ان کے ڈھائی سال کے بعد دوست کا انتقال ہونے کی طرف اشارہ ہے، واللہ عالم بالصواب

*دودھ کا پیالہ پینے سے ناخنوں پر اثر ہونا

علم حاصل ہونے کی علامت ہے

*دیندار اور فرمانبردار بیٹے کی بشارت سننا اور آسمان سے تیز چمکتی ہوئی بجلی کا بل کھاتے ہوئے پیٹ میں داخل ہونا

دین دار بیٹا پیدا ہونے کی علامت ہے

*دل میں وسوسہ آنا کہ میری ایسی قسمت کہاں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھوں

طرز فکر میں شک و وسوسہ ہے

*دوستوں کو زدوکوب کرنا اور سفید گھوڑے پر ان کا تعاقب کر کے پکڑ لینا

شیزوفیرینیا کی علامت ہے

*دوست کے ہاتھوں سے چاقو چھین لینا

ذہنی الجھن پر قابو پایا جاسکتا ہے

*دھماکے کی آواز سن کر بستی سے باہر جانا اور پرندوں کا غول اپنی طرف آتے دیکھ کر خوفزدہ ہونا

حبس ریاح کے مرض کی علامت ہے، علاج نہیں ہوا تو ہائی بلڈ پریشر ہو سکتا ہے

*درخت کٹتے دیکھنا

دماغ میں رطوبت کی وجہ سے بار بار درد ہونے کی علامت ہے

*دوست کا سانپ کو ہلاک کر کے تمام سانپوں کو مارنے کی ذمہ داری لینا

چڑچڑاپن، غصہ، انتہا پسندی اور سخت گیری کے تمثلات ہیں

*دادا کا پیشانی پر ہاتھ پھیرنا

وہم کی علامت ہے

*دنبہ کے برابر گائے دیکھنا

جسم میں فاسد رطوبت بنتی ہے

*دیوار پر چڑھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرنا

صحیح طرح محنت کی گئی تو امتحان میں ڈویژن مل جائے گی

*دستک دینے پر لڑکی کا دروازہ کھولنا

مشن پر کامیابی ہو گی

*دوست کا شراب دینا

اتی منفعت کے لئے بلیک میل کرنے کی علامت ہے

*دو سیڑھیوں کا موجود ہونا

دو راستے ہونے کی علامت ہے جس میں سے ایک کو ایک راستہ اختیار کرنا ہو گا

*دوست کے مرشد کا دوست کے منہ میں چمچے سے کچھ ڈالنا

ودانحصاری کی ترغیب ہے، عملی زندگی میں کسی کا سہارا تلاش نہ کریں، اللہ تعالیٰ اور اپنی کوششوں پر اعتماد رکھیں

*لوگوں کی موجودگی میں قبر میں لیٹنا

فلم بینی میں دلچسپی اور وقت کے ضیاع طرف اشارہ ہے

*دیوانہ کو دیکھنا

مستقبل کے ارادے میں غلط اقدام سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ یہ عمل دیوانے کی بڑسے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا

*دوست کی تلاش میں گھومنا

جدوجہد جاری رکھنے کی علامت ہے

*دیوار کی منڈیر پر بچی کا نظر آنا

زائد اخراجات کے لئے قرض لینے کی طرف اشارہ ہے

*دوست کو شدت جذبات سے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا

طبیعت میں اتنی سکت ہے کہ ولولہ انگیز زندگی اپنائی جاسکتی ہے

*دلدل اور کیچڑ دیکھنا

وسائل میں کوتاہی کا مظاہرہ ہے

*دیہات میں گھومنا

ماضی میں کوئی قیمتی چیز ضائع ہوگئی ہے

*دولڑکیوں کو دیکھنا، ایک لڑکی کے ہاتھ سے پانی سے بھری بالٹی لے کر کہنا کہ میں نے دودھ کی بالٹی لی ہے

ایسے تصورات جو باہر جانے کی صورت میں ذہن میں آتے ہیں

*دیوار کی آڑ میں چھپنا

حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے عزائم کے پورے نہ ہونے کی علامت ہے

*درہ اور بے آب و گیاہ میدان دیکھنا

پیچیدگیوں، مایوسیوں اور پریشانیوں کی نشاندہی ہے

*دوست کی بہن کا نو تعمیر مکان تک لے جانے کے لئے رہنمائی کرنا

پاکیزہ جذبات کی علام تہے

*دل میں آسمانی مینار اور وضو کرنے کا خیال کرنا

پاکیزہ جذبات کی علامت ہے

*دراڑیں دیکھنا

عقائد صحیح نہ ہونے کی علامت ہے

*دکان سے باہر نکلے ہوئے تختہ پر کھڑے ہونا

آپ کی ذات اعزاء اور اقرباء کے لئے باعث تسکین ہو گی

*درخت اکھاڑ پھینکنا

بنے ہوئے اور جمے ہوئے کام بگڑنے کی دلیل ہے

*دراقدس سے باہر چپل کا نہ ملنا

کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں، ان کوتاہیوں کو ختم کر کے ہم اپنے آقا ﷺ کے دربار تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں

*ڈبے میں سے مٹھائی کے بجائے ساڑھی نکلنا

نامناسب اور غیر محتاط رویے کی علامت ہے

*زمین کھودنے پر گڑیا برآمد ہونا اور اس کے ٹکڑے کر دینا

خون کے اندر نمک کی مقدار زیادہ ہونے کی علامت ہے، ہائی بلڈ پریشر ہو سکتا ہے

*زمین کا پیر پکڑنا اور کسی آدمی کا جسم میں چاقو گھونپ دینا

خون میں ملیریا کا اثر باقی ہے

*زعفران اور سرمہ دیکھنا

ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے

*زمین پر جاسوس کا اترنا

نامناسب آرزو تقاضہ بن گئی ہے

*زمین سے چائے کا چشمہ ابلنا

گیس کا مرض لاحق ہونے کی علامت ہے

*زلزلہ سے عمارت گر جانا

جس مقصد کے لئے دوست نوازی کی گئی وہ مقصد پورا نہیں ہوگا اور دوستی ٹوٹ جائے گی

*ریتیلے میدان میں ہاکی کھیلنا

کاروبار میں حریف پیچھے لگے ہوئے ہیں مگر وہ کامیاب نہیں ہونگے

*ریتیلی زمین کو ناہموار دیکھنا

جسمانی کمزوری کے تمثلات ہیں

*راستہ نہ ہونے کی وجہ سے خود کو ہوا میں اڑتا دیکھنا

بیماری کی علامت ہے، بلڈ پریشر دیکھتے رہنا چاہئے

*رسیوں کی سیڑھی جس کو ایک لڑکے نے پکڑ رکھا ہے

وہ راستہ جس پر چل کر دوسروں کے رحم و کرم کے محتاج رہیں گے

*روشنیاں دیکھ کر سوچنا کہ اس قسم کی روشنی میں نے زندگی میں نہیں دیکھی

مایوسی اور پریشان خیالی کی طرا اشارہ ہے

*راستہ بھٹک جانا

تساہل پسندی اور بے تدبیری سے اکتا کر مایوس ہونے کی علامت ہے

*ریگستان کے سفید ذرات کا چاندی کا فرش معلوم ہونا

اچھی امیدوں کے تمثلات ہیں

*ریل کی پٹڑی کے درمیان بچے کا بیٹھ جانا

سفر کے درمیان دشواری پیش آئے گی

*ریگستان کا نقشوں سے بٹا ہوا ہونا

وسائل میں اور زیادہ کمی ہونے کے امکانات ہیں

*راجہ کو بیمار دیکھنا

شعوری احساسات کے خاکے ہیں

*ریل کی پٹڑی پر بچے کو بھاگتے ہوئے دیکھنا

اللہ خیر، کسی حادثے سے متعلق خواب ہے

*رسی کو بل دینا

خاندانی روایات کو بہت زیادہ اہمیت دینے کی علامت ہے

*سیلاب میں مسجد کا ڈوب جانا

دوسروں کا برا چاہنے کے لئے وظیفہ پڑھنے کی علامت ہے

*سرہانے کی طرف قرآن پاک پڑھنا

خوشی اور نیکی کی علامت ہے

*سانپ کو مار کر جلا دینا اور عورت کا کہنا کہ سانپ سونا بن گیا

کسی سے دشمنی کرکے اس کو نقصان پہنچا کر فائدہ اٹھانے کی علامت ہے

*سرخ رنگ پتھر کے قلعے میں تین دروازے دیکھنا

خون میں چکنائی بڑھنے کی وجہ سے جگر میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے

*سات موٹی گائیوں کا سات دبلی گائیں کو کھانا

سات برس خوب کھیتی باڑی ہو گی اور سات برس میں غلے کی فراوانی ہو گی

*سات بالیں ہری اور سات سوکھی دیکھنا

سات سال سخت قحط پڑ جائے گا اوران سات برسوں میں غلہ کام آئے گا جو محفوظ کر لیا گیا ہے

*سورۃ رحمٰن کا پہلا لفظ پڑھتے ہی روشن ستارہ چمکتا دیکھنا

پاکیزہ اور نور سے منور روح ہونے کی بشارت ہے

*ساتویں آسمان پر جانا، سفید روشنی دیکھنا اور اللہ کی آواز سننا

قرآن کریم کے معنی پر تفکر کرنے کی علامت ہے

*سفید روشنی کے بنے ہوئے دائروں میں گلابی اور بینگنی رنگ کے جلتے ہوئے چراغ دیکھنا

روحانی صلاحیتوں کی نشاندہی ہے

*سانپ نکل آنے کا خوف محسوس ہونا

آنتوں کے مرض کی نشاندہی ہے

*سیڑھیوں پر بیٹھ کر پڑھانا اور بھڑوں کا کاٹنا

امراض شکم اور امراض صدر کی علامت ہے

*سینہ پر سوار سایہ کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنا

پرانے قبض کی علامت ہے

*سانپ مار کر پھینک دینا

معمولی علاج سے مرض ختم ہو سکتا ہے

*ساس کے سفر پر جانے کے لئے چار پراٹھے پکانا

کوئی رشتہ دار پردیس میں بیمار ہے

*سرخ گلاب کے لدے پودے دیکھنا

بے غرض خدمت خلق کی بشارت ہے

*ستاروں کی جھرمٹ میں چمکتا ہوا چاند دیکھنا

باتیں بہت کام صفر

*سبزہ پر کچھ آدمیوں کو بیٹھے دیکھنا

زمین خریدنے کی خواہش ہے

*سوتیلی ماں کو دیکھنا

وہ راستہ جس کو اختیار کر کے دوسروں کے رحم و کرم سے نجات حاصل کر سکتے ہیں

*سیڑھیوں سے نیچے اترنا

اوپر سے نیچے اترنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ احتیاط کر کے نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں

*سفید رنگ کے کاغذ میں لپٹی ہوئی مزیدار ٹافی کھانا

بہتری کی صورتیں نکلیں گی

*سبز رنگ کا چوغہ پہنے خضر صورت بزرگ دیکھنا

ادھورا وظیفہ پڑھنے کی علامت ہے

*سیاہ بچھڑے کے حملے کو ناکام بنا کر فصیل سے گرا دینا

اختلافات رفتہ رفتہ ختم ہو جائیں گے اور معاشی حالات بہتر ہو جائیں گے

*سانپ کا کسی چیز کو گھیرے رہنا

کنبہ میں انتشار اور اختلافات کی دلیل ہے

*سانپ کا خشک ہو کر ہڈیوں میں بدل جانا اور سفید چیز کا خرگوش کی شکل میں بدلنا

صاحب خواب کی رائے اکثر غلط ہونے اور اہل خانہ کی رائے اکثر صحیح ہونے کی طرف اشارہ ہے

*ستونوں پر چھت دیکھنا

ترقی کے لئے جو ذرائع تلاش کیے جا رہے ہیں ان میں کامیابی کی توقع نہیں ہے

*سورۃ توبہ، سورۃ کوثر اور استغفار کرنے کی تلقین کرنا

ان سورتوں کے پڑھنے سے پریشانی دور ہو سکتی ہے

*سگے چچا کے ساتھ منگنی میں عروسی جوڑا پہننا اور تفریح کے لئے جانا

خیالات کے بے راہ روی اور غلط قدم اٹھ جانے کا امکان

*سینے میں آگ بھڑکنا

طرز عمل سے شدید تکلیف پہنچنے کا خاکہ ہے، مندمل نہ ہونے والے زخم لگنے کی علامت ہے

*سیاہ بلی کی طرح دو جانور دیکھنا

دو اہم خواہشات کا تمثل ہے

*سوتیلی ماں کی مار کی وجہ سے گھر نہ جانا

خوف کی طرف اشارہ ہے

*سرراہ عبادت گاہوں کو دیکھنا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملے گی

*سہیلی اور رشتے کے بھائی کو سہرا باندھے دیکھنا

رشتہ تکمیل کو پہنچ جائے گا

*سہیلی سے گلے مل کر رونا

تعلقات میں کشیدگی کا سبب آپ کی ذات ہے

*سرسبز و شاداب چمن اور بارش دیکھنا

خوش آئندہ مستقبل کا تمثل ہے

*ساس بہو کا مکالمہ اور بہو کی بدتہذیبی کو محسوس کرنا

پریشان حالی کا مظہر ہے

*سانپ سے نظر ملانے پر بے خودی طاری ہونا اور سانپ کا ڈس لینا

کوشش میں ناکام ہونے کی علامت ہے

*سڑک میں گڑھے دیکھنا

کوتاہیوں کی دلیل ہے

*شکستہ مکانات دیکھنا، سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک نام کو روشن دیکھنا

درود شریف پڑھنے میں جتنا ادب اور احتیاط ضروری ہے وہ پوری نہیں ہوتی، درود شریف پڑھتے وقت جگہ صاف ستھری ہونی چاہئے، وضو کرکے یا غسل کے بعد نہایت اچھی خوشبو لگانی چاہئے، بہتر ہے کہ درود شریف رات کے وقت پڑھا جائے

*شہد کی مکھی کی ملکہ کو دیکھنا

لاشعوری کیفیات کے نشانات ہیں

*شور و غوغا ہوتے دیکھنا

گیس کی وجہ سے بلڈ پریشر کی علامت ہے

*شعاعوں سے نظر کا خیرہ ہونا اور گنبد کا نظروں سے اوجھل ہونا

اس بات کی نشاندہی ہے کہ جدوجہد اور کوششوں میں استقلال نہیں ہے

*شادی میں خود کو افسردہ دیکھنا

محبت کا جواب محبت سے نہ ملنے کی نشاندہی ہے

*شاہراہ دیکھنا

سفر کرنے کے وسائل نہ ہونے کی نشاندہی ہے

*شعبہ کے انچارج کا کہنا کہ یہ تھیلہ پھر کسی وقت لے لینا

ترقی کا مسئلہ محض امیدوں تک محدود رہنے کی علامت ہے

*Short Cut کا سوچنا

صبر و سکون سے کام لینے کی ہدایت ہے

*شاعروں کا ادب کرنا

عملی زندگی میں لاپرواہی، تساہل کی علامت ہے

*شعر پڑھنے کی فرمائش سے بے نیازی برتنا

موجودہ طرز فکر سے زندگی کی بے ترتیبی میں اضافہ کی طرف اشارہ ہے

*شراب نہ لینا

بلیک میلنگ سے محفوظ رہنے کی علامت ہے

*شکنجہ میں جکڑ لینا

معاشی حالات میں تنگی کی علامت ہے

*صاحب خانہ کا زبردستی کھانا کھلانا

غیب سے کوئی مدد دینے والا مل جائے گا

*صاف شفاف پانی کا حوض دیکھنا

فائدہ ہونے کی نشاندہی ہے

*صلیبی جنگ دیکھنا اور شہادت کی خواہش کرنا

لوگوں کی مخالفت پر صبر و تحمل اختیار کرنے سے بڑا اجر ملے گا

*صدر کی پیشگی اطلاع کے بغیر گھر آنا

طبیعت امید اور ناامید کے درمیان معلق رہتی ہے

صدر ایوب کا ایک بیٹے کے لئے دوا لینا اور دوسرے سے دعا کروانا

معذور بچوں کے متعلق سوچنے کی علامت ہے

*صاحب خواب اور چند لوگوں کو گرفتار کر کے قلعے کی چھت پر لے جانا

خواب دیکھنے والے اور چند دوستوں کو کوئی حادثہ پیش آنے والا ہے، اللہ خیر کرے

*آنکھیں پانی پانی ہونا

شادی کے بعد پیش آنے والی پریشانیوں کے تمثلات ہیں

*صاف اور کشادہ سڑک پر چہل قدمی کرنا

ماضی کے اچھے دنوں کے نقوش ہیں

*صدر سے ہاتھ ملانا اور دوسرے لوگوں کا استقبال نہ کرنا

امیدوں کے نئے چراغ روشن ہونگے

*صدر کے ساتھ بیٹھنا اور ساتھ جانا

نئی کوششوں کے روشن ہونے اور ان میں کامیابی کا پیش خیمہ ہے

*صندقچی دیکھنا

حالات ساز گار ہونے کی طرف اشارہ ہے

*طیاروں کا کرتب دکھانا اور حملہ آور ہونا

کوئی آرزو کشمکش کا سبب بنی ہوئی ہے

*عورتوں کا انسانی اعضاء پر ٹوٹ پڑنا

شدید بدپرہیزی کی نشاندہی ہے

*عمارتوں کو گرتے دیکھنا

ذہنی انتشار و دماغی کشمکش اور اعصابی کشاکش کی علامت ہے

*عورت کا زیر لب کہہ کر گزر جانا

اوقات کار میں بے قاعدگی کی علامت ہے

*عورت کا گرجا سے آکر کہنا کہ گڑھے بھر دو

کام مکمل ہونے میں اندیشے اور خوف میں اضافہ ہوگا

*عریاں مناظر دیکھنا

جذبات کی رو میں حقائق کو نظر انداز کرنے کی علامت ہے

*عورت دیکھنا

طبقاتی رسم و رواج کی علامت ہے

*عالیشان عمارت دیکھنا

دوست نوازی میں پیسے خرچ کئے گئے ہیں

*غلیل سے چھپکلی مارنا اور چھپکلی کے سر سے خون بہنا پھر جھاڑو سے چھپکلی کچل دینا

کسی کمزور آدمی کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور اس کا نقصان بھی ہوا ہے

*غلط راستے پر بھاگنا

معاشرے کی متعین قدروں سے گریز کرنے کی علامت ہے

*فوج کو دیکھنا اور سپاہی کے سینہ میں چھرا گھونپ دینا

پرانے مرض سے شفا ہونے کی نشاندہی ہے

*فرشتہ دیکھنا

روحانی صلاحیتیں متحرک ہونے کی علامت ہے

*فاختہ کے بچے کو پکڑ کر گھر لانا

بے بنیاد امید کا تمثل ہے

*فضائیہ کے آدمی کا آگے جانے سے روک دینا

ذہن کی مخفی قوتیں غلط روش کو چھوڑنے کی تنبیہ کر رہی ہیں

*فیلڈ مارشل کا غائب ہونا

تعاون اور امداد صرف باتوں تک محدود ہے

*فون پر انتقال کی خبر سننا

عنقریب سفر درپیش ہوگا

*قبر کے اندر گدلا پانی اور کیچڑ دیکھنا

ذہنی اضطراب کی تمثیل ہے

*قبر پر فاتحہ پڑھنا

نقصان پر صبر کرنے کی علامت ہے

*قرآن پاک کی تلاوت کرنا، کسی کو ٹوپی دینا اور سر کے بال غائب ہو جانا

عقائد سے متعلق بحث کرنے کی علامت ہے

*قاتل کا بہن کی طرف بڑھنا اور بہن کا سرگوشی میں کہنا کہ مردہ بن جاؤ تاکہ یہ چھوڑ دے

قاتل کسی بڑی بیماری کا تمثل ہے، مردے کی طرح بن جاؤ کا مطلب ہے کہ معالج کے بتائے ہوئے پرہیز پر بلا چوں چرا عمل کرون،

بیماری سے نجات مل جائے گی

*قبرستان میں خوبصورت باغ دیکھنا

فضول خرچی اور غیر ضروری آرام اور تساہل پسندی چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے

*قبر میں مردے دیکھنا

کسی سلسلے سے وابستگی کی دلیل ہے

*قیامت آنے کا شور سننا

بار بار وظیفے پڑھنے سے دماغ پر بوجھ پڑنے کی نشاندہی ہے

*قتل و غارت گری اور بے گور و کفن لاشوں کا دیکھنا

مقروض ہونے کی طرف اشارہ ہے

*قرآن پاک پانی میں تیرتے دیکھنا

وظیفے پڑھنا حالات کی بہتری کے لئے اچھی بات ہے لیکن دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے لئے کوئی وظیفہ یا کوئی عمل کرنا بری بات ہے

*قیامت کے دن ہر طرف پانی دیکھنا اور پانی میں ڈوبتے ہوئے اللہ سے مدد مانگنا اور مدد مل جانا

روح نے بتایا ہے کہ مسلمان من حیث القوم ان اعمال سے دور ہو گئی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے لیکن توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے

*قصائی کا چربی دینا

بسیار خودی کی علامت ہے جس سے موٹاپا بڑھ جاتا ہے

*قصائی کا گھی بنانے کی ترکیب بتاتے وقت چربی کی تین ڈھیریاں بنانا

کولیسٹرول بڑھنے کی علامت ہے

*قبر کے دو سوراخ بند کرنا اور تیسرا سوراخ بند کرنے کے لئے عورت سے پتھر مانگنا

بیماری کی علامت ہے

*قبرستان میں چھوٹی چھوٹی قبریں دیکھنا

وظیفے پڑھنے کی نشاندہی ہے

*کوئلوں پر مرغی کا گر کر جل جانا

اچھی عادتوں پر دھیان نہ دینے کی علامت ہے

*کسی عورت کا نماز پڑھنے کے لئے اٹھانا

نماز فجر پڑھنے کی خواہش مگر آرام طلبی مانع کرنے کی علامت ہے

*کھانے کی میز پر بنولے کا اچار کھانا

نزلہ حار کی بیماری ہے جو ننہیال کی طرف سے ورثے میں ملی ہے

*کالی بکریوں کے پیچھے چلنا پھر سفید بکریوں کے پیچھے چلنا

کالی بکریاں عربی اور سفید بکریاں عجمی ہیں جو اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے عربی مسلمانوں سے بڑھ جائیں گی

*کعبہ شریف سے روشنی اور نور کی کرنیں تیزی سے نکلتے دیکھنا

عبادت قبول ہونے کی نشاندہی ہے

*کسی کا کہنا کہ گھر کے کمزور دروازے مضبوط کر لو

لایعنی اور فضول باتوں سے وقت ضائع ہوتا ہے

*کھال اتری لاشیں دیکھنا

متعدی امراض کی علامت ہے

*کڑھاؤ کا ہوا میں معلق ہو کر واپس زمین پر دھماکے سے گرنا

معدہ اور آنتوں میں یبوست اور غلاظت کی علامت ہے جس کی وجہ سے شدید قسم کی بیماری ہو جاتی ہے

*کتوں کو کنویں میں ڈالنا

جگر اور پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے کی شکایت کی علامت ہے

*کتے کو کان پکڑ کر نکال دینا

عطائی اور ناتجربے کار معالج سے علاج کرانے کی علامت ہے

*کالی بلی کو آٹا کھاتے دیکھنا

دماغ میں ٹیومر بننے کی علامت ہے

*کتے کے پلے دیکھنا

پیٹ میں کیڑے ہونے کی علامت ہے

*کمرے میں پریاں اور جنات دیکھنا

علاج میں کوتاہی اور لاپرواہی برتی گئی ہے

*کسی آدمی کا کان میں کہنا کہ پیر صاحب سے تعویذ لینے سے اولاد ہوگی

گھر کے دو افراد بیمار ہیں، ایک بیمار سینے کے امراض میں مبتلا ہے جب کہ دوسرے مریض کو نسوانی بیماری لاحق ہے

*کھنڈر دیکھنا

معاشی حالات اچھے نہیں ہیں

*کنوئیں سے پانی ابلتے دیکھنا

مستقبل میں امداد ملنے کی طرف اشارہ ہے

*کوڑا دیکھنا

غلط طرفداری کی نشاندہی ہے

*کھنڈرات سے ملے ۱۹۷۵ء کے سکے پر ''انگادام داماترک'' لکھا دیکھنا

کوئی وظیفہ ادھورا چھوڑا گیا ہے، پورا کر دینا چاہئے

*کبوتر کے ساتھ سور کو ناچتے دیکھنا

تساہل سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے

*کسی بزرگ کا دروازے پر آنا

زندگی توہمات کا شکار ہونے کی علامت ہے

*کرایہ پر نئے گھر کی اطلاع سننا

مہمانوں کی آمد کی نشاندہی ہے

*کھلی دکانوں میں سامان موجود نہ ہونا

صاحب خواب کی مالی حیثیت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ مستقل مہمان داری کا بوجھ اٹھایا جاسکے

*کالج میں پروفیسر صاحب کا دوست کی مشابہت ہونا

کسی ایسے شخص سے ملاقات ہوگی جس کا فائدہ ہوگا

*کچی مچھلی نگلنے پر حیرت زدہ ہونا

لوک ناچ میں زیادہ انہماک کی نشاندہی ہے

*کربلا نام کا تعذیہ دیکھنا

محروم اور مایوس جذبات کا اظہار تحصیل لاحاصل کی دلیل ہے

*کیچڑ میں چلنا

لاحاصل کوششوں کی طرف اشارہ ہے

*کسی نمازی کا بنڈل دینا

وظائف کا نتیجہ سامنے آنے کی طرف اشارہ ہے

*گھٹا، بجلی کی چمک اور بادل کی گرج اور لوگوں کا ادھر ادھر بھاگنا

غلط رسومات سے نقصان پہنچنے کے اندیشوں کی نشاندہی ہے

*گھر میں بھائی کا نظر نہ آنا

بھائیوں میں اختلاف ظاہر کرتا ہے

* گردن پکڑ کر مروڑنا

ناکام کوشش کو ظاہر کرتا ہے

*گھر واپس جانے کا خیال آنا

خواب ماضی کی عکاسی ہے

گھر والوں کو مطلع کرنے گاؤں روانہ ہونا

سفر کرنے کی علامت ہے

* گرجا گھر کے سامنے آسمان کی بلندیوں سے مینار نیچے آنا، ساتھی کو مینار دکھانا

طبیعت میں خدمت خلق کا جذبہ موجود ہے، بتایا گیا ہے کہ خدمت خلق خالصتاً اللہ کے لئے کی جائے

*گھبرا کر بھاگنا

قوت فیصلہ کے کمزور ہونے کی نشاندہی ہے

*گھوڑا دیکھنا

سیاسی عمل کا تمثل ہے

*گھوڑے کے پر نکلنا اور اس پر سوار ہو کر ہوا میں اڑنا، والدہ کا ڈرنا اور شور مچانا

ہوائی سوچ کی دلیل ہے

* گیلری سے کودنے کی خواہش کرنا

مستقبل کے سنہرے خواب دیکھنے کی علامت ہے

* گرتے ہوئے شیشے کے شوکیس کو سہارا دے کر سیدھا کرنا

ناقص اور خام خیالات پر مبنی غیر مستحکم کوششوں کی طرف اشارہ ہے

*گائے کے بچھڑے کا دو بھیڑیوں کے حملے سے محفوظ رہنا

معاشی اعتبار سے دو افراد کوشاں ہیں کہ صاحب خواب کو ترقی نہ ملے لیکن وہ ناکام ہونگے

*گھر خالی ہونا اور دروازے خود بخود کھل جانا

ان اختلافات کی طرف اشارہ ہے جس کی وجہ سے خاندان میں خلفشار پیدا ہوا ہے

*گورنر صاحب کا حکم کہ بینک کھول دو

جلد یا بدیر نتائج برآمد ہونگے

*گڑھے سے رنگ برنگے پھولوں کا کبوتر بن کر اڑ جانا

زندگی کے کسی شعبے میں بہت بڑی محرومی کی دلیل ہے

*گھوڑا قابو نہ ہونے پر افسوس کرنا

موجودہ حالات بے قاعدہ اور بے ترتیب ہونے کی علامت ہے

*گلاب کا پھول دینا

اولاد نرینہ کی خواہش پوری ہوگی، انشاءاللہ

*گڑبڑ کا خطرہ محسوس کر کے جگہ سے دور ہو جانا

صحت خراب ہے

*گائے کو ذبح کرنے کے بجائے پیٹ چاک ہوتے دیکھنا

اخلاقی کمزوری کی نشاندہی ہے

*گھر میں آگ لگی دیکھنا

خواب میں فضول خرچی اور غیر ضروری تکلفات کے خاکے ہیں

*لوگوں سے چھپتے پھرنا

اعصابی بیماری کی طرف اشارہ ہے

*لوگوں کا ریڑھی پر بٹھا کر لے جانا

بیماری کا علاج صحیح نہیں ہوا

*لاش زندہ ہوتے دیکھنا

صحیح تشخیص کے بعد صحیح علاج ہو جائے تو صحت بحال ہو سکتی ہے

*لڑکے کو تلاش کرنا اور اس کی مدد کرنا

وقت بے وقت کھانا کھانے کی علامت ہے

*لال رنگ کے کتے کا ہاتھ چبانا اور تکلیف نہ ہونا اور بھاگنے کا راستہ نہ ملنا

گرم مصالحہ اور مرچوں کے زیادہ استعمال سے آنتوں میں زخم ہونے کی طرف اشارہ ہے

*لڑکی پر غصہ کرنا اور سر پر ہاتھ پھیرنا

دونوں ٹانگوں اور دماغ پر غلط رطوبتوں کا غلبہ ہونے کی علامت ہے

*لڑائی دیکھنا

ملیریا بخار کا اثر خون میں موجود ہونے کی علامت ہے

*لڑکی کا بھائی کہہ کر پکارنا

درود وظائف کے نقوش ہیں

*لڑکی کو پریشان دیکھنا

بے وفائی کا مظہر ہے

*لڑکی کا ہاتھوں میں گرنے سے جھٹکا لگنا اور گرنے سے لڑکی کا سرزمین سے ٹکرا جانا

قرض کی ادائیگی دقت طلب مسئلہ ہے

*لڑکی کا دوبارہ اپنی جگہ چلے جانا

امید میں تاریک پہلو کے خاکے ہیں

*لڑکی کا متوجہ نہ ہونا

مایوسیوں، پامال امیدوں اور نامرادامیدوں کی طرف اشارہ ہے

*لڑکوں کا کالی پٹی باندھ کر جلوس نکالنا

غلط فیصلے کے برے انجام کی طرف اشارہ ہے

*لڑکی کے خط کا جواب دینا

غلط بیانی اور مبالغہ آمیز باتیں طبیعت میں نشوونما پا رہی ہیں

*لندن شہر کے گلی کوچوں کی سیر کرنا

باہر جانے میں کامیابی حاصل ہو گی

*لوگوں کو سوتے ہوئے دیکھنا

کسی شخص کے تعاون نہ کرنے پر فکر نہ کرنا اور اللہ پر بھروسہ کرنے کی علامت ہے

*لوگوں کو نماز کے لئے صفیں باندھتے دیکھنا

ایک دو وظیفے ادھورے چھوڑے گئے ہیں

*لوگوں کو چھوٹے بڑے کرتے پہنے دیکھنا

بتایا گیا ہے کہ دین کی سمجھ تفکر سے پیدا ہوتی ہے

*لٹو کھیلتے دیکھنا

وقت ضائع کرنے کی طرف اشارہ ہے

*لال رنگ کا چوغہ دیکھنا

خون میں گرمی اور حدت کی طرف اشارہ ہے

*لال رنگ کی آندھی دیکھنا

ماحول میں کشیدگی ظاہر کرتا ہے

*لال برقعہ پہنے دیکھنا

سازش کی طرف اشارہ ہے

*لال پانی ہو جانا

عتاب کی علامت ہے، اللہ معاف کرے

*لال کبوتر دیکھنا

اعصابی مرض اور فالج کی طرف اشارہ ہے

*میدان میں سالیوں کے ساتھ دیکھنا

خاندان میں رائج رسموں کا پابند ہونے کی علامت ہے

*مکان خالی کرنے کا تقاضا کرنا

قرضوں کے نقوش ہیں

*مرحوم دوست کو ناراض دیکھنا

مرحوم دوست کو آپ سے بہت توقعات وابستہ تھیں جو پوری نہیں ہوئیں

*مضحکہ خیز چھوٹی شخصیت کو دیکھنا

اپنی ہی افتاد شخصیت کو دیکھنا ہے

*مینار چھونے کی کوشش میں مینار کا اوپر اٹھ جانا

وسائل محدود ہونے کی طرف اشارہ ہے

*مظاہرے میں پولیس کا پکڑ کر تھانے لے جانا

بہت سی باتوں کے صحیح اور غلط ہونے میں طبیعت الجھی رہتی ہے

*مچھلی نگل لینا

بار بار رقص دیکھنے کی آرزو کرنے کی علامت ہے

*مچھلی دیکھنا

وقت کا ضیاع ہے

*مشعل بردار جلوس دیکھنا

باغ لگانا زیادہ مفید ہے

*مکان سے چھلانگ لگانے کے بعد آہستہ آہستہ گرنا

خون میں سرخ ذرات کم ہونے کی علامت ہے

*مری ہوئی بچی کو جھاڑ پھونک کرنے والی عورت کو دکھانے کا مشورہ دینا

ماں کا دودھ بچی کے لئے اچھا نہیں ہے

*مولوی صاحب کا بچی کو دیکھنے سے انکار کرنا

علاج کی طرف خصوصی توجہ دینا ضروری ہے

*مزار پر دعا مانگنا اور ایک عورت کا چشمے پر بلانا

زنانی بیماری ہے، یہ بیماری خون میں حدت اور تیزابیت کی وجہ سے ہوئی ہے، ماہانہ نظام ناقص اور خراب ہے

*مزار کی اوٹ میں بزرگ نے کالے سانپ کا سر کچل دیا

اولیاءاللہ سے عقیدت کی علامت ہے، اللہ کے ولی کا تصرف آپ کے شامل حال ہے

*معالج کا آواز دینا اور سنے بغیر گزر جانا

فریب سے محفوظ رہنے کی علامت ہے

*ملازمت سے برخاست ہونا

غلط باتوں کی ترغیب دینے کی علامت ہے

*گھر کا اثاثہ لٹ جانا

کوئی شخص غلط کام کروا کر فائدہ اٹھانا چاہتا ہے

*ماں کو دیکھنا

ضمیر ہے جو آپ کو صحیح اور غلط کی طرف متوجہ کرتا ہے

*ماموں کے ساتھ پانی سے بھرے راستے سے گزر جانا

روش میں تبدیلی سے معاملات سلجھ سکتے ہیں

*ملگجی دوپٹے اوڑھے عورتوں کا اجتماع دیکھنا

غیر مستحکم خیالات کی علامت ہے

*میدان میں لوگوں کا چھریوں سے اپنی گردنیں کاٹنا

بدخواہ اور دشمن ناکام ہونگے

*مسجد میں نماز ادا کرنا

کسی کام کے لئے عمل کرنے کی علامت ہے

* "مارو" کی آواز پر بچی کو دیکھ کر دل تڑپ اٹھنا

صحیح طرز عمل اختیار کر کے واجب حقوق پورے کرنے کی ہدایت ہے

*مچھلی پکڑنا اور مچھلی کا چھلانگ لگا کر پانی میں چلے جانا

خاندان سے تعلقات خراب ہونے کی دلیل ہے

* مچھلی پکڑ کر ندی کے کنارے رکھ دینا

خاندانی اختلافات کی طرف سے لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے

*مردہ ہاتھ کی کٹی ہوئی انگلیاں دیکھنا

کام میں لاپرواہی اور سستی کی دلیل ہے

*ماموں زاد بھائی کے ساتھ مکان تلاش کرنا

بغیر کوشش کے نتائج حاصل کرنے کی طرز فکر میں تسلسل کی علامت ہے

*ماموں کا گلے لگا کر پیار کرنا

بزرگوں کے انتخاب کو غلط سمجھنا

*محکمہ کی طرف سے کورس کے لئے باہر بھیجنے کا خط ملنا

ترقی ملنے کی بشارت ہے

*مرحوم والدہ اور بہن بھائی کو قرآن پڑھتے دیکھنا

شادی کے سلسلہ میں خاندان میں اختلاف کی نشاندہی ہوتی ہے، لاشعور نے متنبہ کیا ہے کہ اختلاف بری بات ہے

*مرنے کے بعد کے عالم، عالم اعراف کو دیکھنا

مرنے کے بعد جس دنیا میں سب کو قیام کرنا ہے وہ عام خواب میں دکھایا گیا ہے تاکہ یقین مکمل ہو جائے

*مکان کے کچے صحن میں پانی بھرنا اور چائے کی خواہش کرنا

ہاضمہ خراب ہونے کی وجہ سے نزلہ خراب ہو گیا ہے

*مکروہ شکل کی بڑھیا کو دیکھنا

جسم کے کسی حصہ میں شدید درد کی نشاندہی ہے

*منڈیر سے چوروں کو جھانکتے ہوئے دیکھنا

گھٹنوں میں خلاء پیدا ہونے کی نشاندہی ہے جس سے معذوری بھی ہو سکتی ہے

*مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے ٹانگیں کانپنا

زندگی میں شکوک وشبہات کی زیادتی کی علامت ہے

*مرحوم والد کو روتے ہوئے دیکھنا

والد صاحب کو ایصال ثواب کی ضرورت ہے

*ماتحت کے ساتھ جانا

غریب گھرانے کے افراد اعانت کے مستحق ہیں

*نورانی چہرہ بزرگ کا کہنا کہ تیری نیکی تیری پانچ وقت کی نماز میں ہے

بزرگان عظام اور اولیاء کرام سے عقیدت ہے لیکن طرز فکر پیچیدہ ہے، نماز بندے کو اللہ سے قریب کر دیتی ہے

*ناپاک کپڑے دیکھنا

علاج اور پرہیز کی ضرورت ہے

*نیم برہنہ لڑکی پہلو میں دیکھنا

کاروبار صاف ستھرا نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے

*نماز کی صف میں اپنی جگہ پر یا علی اللہ اللہ یا علی ہر مشکل کشاء یااللہ یا علی لکھ کر وضو کرنا

ارادوں کی تکمیل کے لئے عملوں کا سہارا لیا گیا ہے، مگر عملی اقدام میں کوتاہی ہوئی ہے، گھبرا کر عملیات کی مدت پوری نہیں کی گئی

*ندی سے دوبارہ مچھلی نکال لینا

خاندانی اختلافات ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن کامیابی نہیں ہوئی

*نادیدہ قوت کا زمین پر گرانا

نقصان اور پریشانی کا تمثل ہے

*نابینا فقیر ملنا

کوشش مفلوج ہونے کی علامت ہے

*ناہموار اور سنگلاخ راستہ دیکھنا

پر تکلف زندگی کی وجہ سے پیچیدہ حالات کی طرف اشارہ ہے

*نماز کی آخری رکعت میں شریک ہونا

شادی میں تاخیر ہونے کی علامت ہے

*نورانی گنبد دیکھنا

ناکافی کوششوں کے خاکے ہیں

*نومولود کو گود میں لینے کی خواہش کرنا

بڑے بھائی سے زیادہ محبت کی طرف اشارہ ہے

*ننھی ننھی انگلیاں دیکھنا

زندگی کے تقاضے، افسردہ اور ناقابل اعتماد ہیں، زندگی جن اصولوں پر قائم ہے وہ متزلزل ہو گئے ہیں، نتائج کا انتظار کئے بغیر فیصلہ بدل دینے کی طرف اشارہ ہے

*نئی عمارت بنانا

پھر سے دوستی قائم کرنے کی طرف اشارہ ہے

*والدہ کا بے گھر ہونے سے پریشان ہونا

وسائل کی کمی کی نشانی ہے

*وادی ظلمات دیکھنا

اس بات کی علامت ہے کہ مستقبل میں ارادوں کے پورا ہونے کی کوئی امید نہیں ہے

*والد صاحب کے مضمون کو شائع کرنے کی تائید کرنا

اپنے عقائد نہ چھوڑنے کی تاکید ہے

*وضو کرکے آیت الکرسی پڑھ کر ایصال ثواب پہنچانا

نامکمل وظیفہ پورا کرنے اور مقصد میں کامیابی کی بشارت ہے

*والدہ کا آکر کافی عرصہ قیام کرنا

منزل تک پہنچنے کے درمیانے وقفے کی علامت ہے

*والدہ کا چابی دینا

کوشش سے کامیابی ملنے کی علامت ہے

*والدہ کے ساتھ مجذوب بزرگ کی خدمت میں سوال کرنا اور خوش ہو کر اٹھنا

ہوائی امیدوں، نامعلوم سہاروں اور بغیر کسی کوشش کے نتائج پر ذہن مرکوز ہونے کی علامت ہے

*والد کا کہنا کہ بڑا نقصان ہو جائے گا

اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر روش کو بدلا نہ گیا تو نتائج اچھے برآمد نہیں ہونگے

*والد کو دیکھنے کی دعا کرنا اور مرحومین کو دیکھنا

مرحومین کے لئے ایصال ثواب کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے

*والد صاحب کا زبردستی کالج بھیجنا

طبیعت پر جبر کرنے کی دلیل ہے

*ہتھیلی کی جلن کو دوسرے ہاتھ سے دبا کر ختم کرنا

کوشش کا خاکہ ہے

*ہاتھ پر شوں کی آواز کے ساتھ کالا ناگ کرنا

خون میں ایسی رطوبت کا جمع ہو جانا جن سے دردوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے

*ہرے بھرے درخت دیکھنا

خوبصورت تصورات جو سفر سے وابستہ کئے گئے ہیں

*ہوا کے تیز جھونکے سے سر کی ٹوپی اور دوست کا رومال اڑ جانا

غلط طرز عمل اختیار کر کے بہت سا وقت ضائع کیا گیا ہے

*ہاتھی کا سونڈ اٹھا کر سلام کہنا

بہتری کی صورت پیدا ہو گی، مقاصد میں جلد یا بدیر کامیابی حاصل ہو گی

*ہوا میں اڑنا اور اچھلنا

ادبی اور شاعرانہ ذوق کی علامت ہے

*ہوا کے طوفان میں گھر جانا

نتائج پورے نہ ہونے کی علامتیں ہیں

*ہوائی اڈے کی طرف بڑھنا

ہوائی قلعے بنانا

*یاقوت، فرنیچر اور مسجد دیکھنا

یہ سمجھنا کہ موجودہ سکونت ترک کر دینے سے حالات اچھے ہو جائیں گے

*یہ سوچنا کہ آدمی کا گوشت حلال ہے یا حرام

حق تلفی ہو رہی ہے

*یکایک خود کو شرک پر دیکھنا

موجودہ روش میں تبدیلی کی جائے ورنہ حالات یہی رہیں گے

*یورپین کو گولف کھیلتے دیکھنا اور ان کے پیچھے کتے کا بھونکنا

مناسب اور غیر مناسب انگریزی دوائیوں کا سخت رد عمل کی وجہ سے بخار کی علامت ہے